خطباتِ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا ذکر ہے مثلاً سخی ہونا، شفیق ہونا، فصیح، بلیغ ہونا، خیر خواہ ہمدرد ہونا مہربان اور رحمت والا ہونا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ خوبیاں عطا فرمائے۔

از

حضرت مولانا محمد طیب صاحب

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

امام و خطیب جامع مسجد الرحمن، بلیو ایریا اسلام آباد

ناشر

مکتبہ طیبہ

جامع مسجد الرحمن، بلیو ایریا، اسلام آباد

Marfat.com

Marfat.com

یہ کتاب آپ ﷺ کی سیرت اور اس سے متعلقہ موضوعات
وخطبات پر مشتمل ہے، خطباء کے لئے بہترین تحفہ ہے۔

خطبات

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ازافادات
حضرت مولانا محمد طیب صاحب
فاضل: جامعہ دارالعلوم کراچی
خطیب جامع مسجد الرحمٰن، بلیوایریا اسلام آباد

ناشر: مکتبہ طیبہ
جامع مسجد الرحمٰن، بلیوایریا، اسلام آباد
فون نمبر: 0333-5599016

Marfat.com

297.04
E55K
۱۴۳۵۷۲

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب :.....خطباتِ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
ازافادات :.....حضرت مولانا محمد طیب صاحب (فاضل دارالعلوم کراچی)
سن طباعت :.....مئی 2016
کمپوزنگ :.....مفتی محمد عبداللہ (فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)
اسٹاکسٹ :.....شہزاد احمد شہزاد (اردو بازار، لاہور) 0323-7226788
ناشر :.....مکتبہ طیبہ، جامع مسجد الرحمٰن، بلیو ایریا، اسلام آباد
فون نمبر: 0333-5599016

۱۴۳۵۷۲

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

1	مکتبہ طیبہ: جامع مسجد الرحمٰن بلیو ایریا، اسلام آباد	051-2604413
2	المدنی سٹیشنرز، کھنہ پل، اسلام آباد	0333-5491331
3	دینی کتب خانہ، تیمر گرہ	
4	اسلامی کتب خانہ، تیمر گرہ	
5	مکتبہ حقانیہ، تالاش	
6	مکتبہ شیخ زکریا، مینگورہ	
7	مکتبہ صدیقیہ، مینگورہ	
8	عثمانیہ بک ایجنسی، مینگورہ	
9	مکتبہ رحیمیہ، بریکوٹ،	
10	لاریب قرآن ہاؤس، اردو بازار، لاہور،	0301-6801221

Marfat.com

فہرست مضامین

مقدمہ

	نام مضمون	صفحہ نمبر
	استقامت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	18
۞	استقامت کیا ہے	19
۞	استقامت کی اقسام	19
۞	ابوسفیان کو نصیحت	20
۞	حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا	21
۞	ابوعلی سری کا واقعہ	24
۞	دینداری کا معیار	25
	عبادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	30
۞	تمام نمازوں کا احاطہ	31
۞	نماز کی اہمیت	32
۞	تین تفسیریں	34
۞	گناہ کی معافی	35
۞	دو نمازوں کا خصوصی اہتمام	37
۞	بدبخت کی علامات	41
	عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	43

Marfat.com

✿	عہد انبیاء	45
✿	عہد الست	46
✿	اللہ کی رضامندی کا معیار	49
✿	نبی ﷺ اپنے امتی کو پہچان لیں گے	50
✿	حضرت عائشہ کا سورج	52
	پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم	54
✿	موسم بہار	54
✿	کوہ صفا کی چوٹی	58
✿	بات ماننا اصل ہے	61
✿	دبانے کا مشورہ	63
✿	قتل کا پروگرام	65
✿	حضرت ابو ہریرہؓ کی تھیلی	66
	اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	68
✿	تین اقوال	69
✿	خصوصیات مصطفیٰ ﷺ	71
✿	الہامی نام	72
✿	تعلیم والا نبی	73
✿	امانت و دیانت کا اعلیٰ معیار	74
	اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	82
✿	آیت کا شان نزول	83
✿	اولی الامر کی مراد	85

Marfat.com

۞	تین طبقات	85
۞	ولید بن عقبہ کا واقعہ	86
۞	رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم	87
۞	حضرت عتبہ کا واقعہ	88
۞	ایک بزرگ کا واقعہ	91
	دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم	93
۞	حضرت آدمؑ کی دعا	94
۞	حضرت نوحؑ کی دعا	95
۞	حضرت ابراہیمؑ کی دعا	96
۞	حضرت یعقوبؑ کی دعا	98
۞	حضرت یوسفؑ کی دعا	99
۞	حضرت صالحؑ کی دعا	100
۞	حضرت ہودؑ کی دعا	100
۞	حضرت یونسؑ کی دعا	101
۞	حضرت زکریاؑ کی دعا	102
۞	حضرت موسیٰؑ کی دعا	103
۞	حضرت عیسیٰؑ کی دعا	104
۞	نبی آخرالزمان ﷺ کی دعائیں	105
	سخاوت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	108
۞	عزیمت پر عمل	110
۞	سیرت النبی ﷺ کا ایک عجیب پہلو	111

Marfat.com

✿	حضرت عباسؓ اور خالد بن ولید کا واقعہ	111
✿	حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ	112
✿	سخاوت رسول ﷺ کے واقعات	114
	چاہت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	121
✿	عارف کی تین قسمیں	124
✿	روسول پاک ﷺ کی پہلی چاہت	124
✿	دوسری چاہت	125
✿	تیسری چاہت	126
✿	چوتھی چاہت	127
✿	پانچویں چاہت	128
✿	چھٹی چاہت	131
✿	ساتویں چاہت	131
✿	آٹھویں چاہت	133
✿	نویں چاہت	134
✿	دسویں چاہت	134
✿	گیارہویں چاہت	135
✿	بارہویں چاہت	136
✿	تیرہویں چاہت	137
✿	چودھویں چاہت	137
✿	پندرھویں چاہت	137
✿	سولھویں چاہت	138

Marfat.com

✿	سترویں چاہت	139
✿	اٹھارویں چاہت	139
✿	انیسویں چاہت	139
✿	بیسویں چاہت	139
	آداب رسول صلی اللہ علیہ وسلم	141
✿	چابت بن قیس کا واقعہ	143
✿	شہادت کے بعد کا واقعہ	148
✿	عبداللہ بن عباس رضی کا واقعہ	149
✿	حضرت مدنی کا واقعہ	151
✿	قرآن کریم کا ادب	152
✿	حدیث کا ادب	153
✿	صوبہ نیمروز کا واقعہ	154
✿	علامہ اقبال کی التجاء	157
	لباس رسول صلی اللہ علیہ وسلم	157
✿	حیاءِ انسانی کی ابتداء	158
✿	مشرکین کا عمل	159
✿	لباس کی حدود	159
✿	تقوی کا لباس	160
✿	اللہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے	165
✿	نبی ﷺ کی شیروانی	166
✿	لباس کا پہلا اصول	167

Marfat.com

۞	لباس کا دوسرا اصول	170
۞	لباس کا تیسرا اصول	171
۞	لباس کا چوتھا اصول	172
	مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم	176
۞	والضحیٰ اور واللیل کا مطلب	178
۞	حبیب اللہ کا لقب	181
۞	امتیوں کی شفاعت کا حال	183
۞	سنت کو زندہ کرنے کی ترغیب	185
۞	اعزاز نبی ﷺ کی سنت میں ہے	187
	شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	191
۞	محبت کیا چیز ہے	192
۞	محبت کا معیار اور اس کے ثمرات	194
۞	یہود کا اعتراض	195
۞	یہود کے دعوے	196
۞	محبت کا اصول	198
۞	ممنوع محبت	199
۞	علامہ رومی کی نصیحت	200
	مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	204
۞	نبی کریم ﷺ کے فرمان کا خلاصہ	205
۞	اعمال کا ایمان کے ساتھ رشتہ	206
۞	ایمان و عمل صالح لازم و ملزوم	208

Marfat.com

۞	صراط مستقیم کا مفہوم	208
۞	کس طریقے سے صراط مستقیم پر چلا جا سکتا ہے	209
۞	عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ	217
۞	مجدد الف ثانی کا واقعہ	218
۞	زندگی کے سکون کا راستہ	219
	شان مصطفی.....اول	221
۞	حدیث قدسی کا مفہوم	222
۞	ایمان کے لئے دو لازمی چیزیں	223
۞	شق صدر کتنی مرتبہ ہوا	224
۞	دو اہم باتیں	226
۞	الم نشرح کی دوسری تفسیر	227
۞	حضرت انسؓ کا واقعہ	228
۞	بوجھ ہلکا کرنے کا مطلب	231
۞	عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کلام عقیدت	234
	شان مصطفی.....ثانی	239
۞	انشراح صدر اور شق صدر	242
۞	مسکرانے کی وجہ	244
۞	قیامت تک باقی رہنے والی شریعت	246
۞	سورج کے ساتھ تشبیہ	249
	پیغام مصطفی	251
۞	غار حرا کی خلوت نشینی	252

Marfat.com

۞	آپ ﷺ کے لئے تہجد کی فرضیت	256
۞	مکہ کے پہلوان کیساتھ مقابلہ	257
۞	شعب ابی طالب	260
۞	اسامہ کوسواری پر بٹھانے کا واقعہ	261
۞	حضرت سلمان فارسی کی آزادی کا واقعہ	261
	معجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم.....اول	266
۞	ام جمیل کو نہ نظر آنے کا معجزہ	268
۞	ہجرت کے موقع کا معجزہ	269
۞	امام قرطبی کا واقعہ	270
۞	دشمن سے بچاؤ کی کل پانچ آیتیں	271
۞	درخت کی گواہی کا معجزہ	274
۞	اذان کے کلمات خود جاری ہو گئے	275
۞	قریب المرگ کو شہادتین کی تلقین	276
۞	کھجوروں میں برکت کا معجزہ	276
۞	غزوہ خندق کا معجزہ	277
۞	حضرت جابرؓ کی دعوت کا معجزہ	279
۞	حضرت جابرؓ کی کھجوروں میں برکت کا معجزہ	280
۞	حضرت ابو ہریرہؓ کے توشہ دان کا معجزہ	280
۞	انگلی سے متعلق معجزات	281
۞	درخت سجدے میں گر گیا	282
	معجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم.....ثانی	284

Marfat.com

۞	آیت کا شان نزول	285
۞	میمون بن زید بن ابی عبسہ کا واقعہ	287
۞	قتادہ بن نعمان کا واقعہ	288
۞	انگلی سے روشنی نکلنے کا واقعہ	288
۞	ایک چرواہے کا واقعہ	291
۞	اسلام کی تلوار دفاع میں اٹھی	292
۞	زید بن شعثہ کا واقعہ	293
۞	حضرت زید بن دثنہ کا واقعہ	294
۞	حضرت انسؓ کا واقعہ	296
	رحمت والے نبی ﷺ	298
۞	رحمت کا مفہوم	299
۞	کائنات کی روح	301
۞	انسانیت سکھانے والے نبی	302
۞	اللہ کی معرفت کرانے والے نبی	302
۞	فتح مکہ کو عام معافی کا اعلان	303
۞	ابوسفیان پر رحم وکرم کا مظاہرہ	304
۞	اہل طائف پر رحم وکرم کا مظاہرہ	305
۞	ثمامہ کے واقعہ میں رحم وکرم کا مظاہرہ	306
۞	اجتماعی وانفرادی سکون سنت میں ہے	307
۞	نبی ﷺ کے امت پر حقوق	308
۞	پانچ حقوق بجالاؤ	310

Marfat.com

	محبت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم	312
✿	آیت کا شان نزول	313
✿	حلاوتِ ایمانی کے تین اسباب	316
✿	رسمی محبت کا ایک واقعہ	317
✿	اللہ والوں کی خدمت کیجئے	319
✿	حضرت جابرؓ کی دعوت اور ان کے بچوں کا واقعہ	322
	گواہی والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم	325
✿	صحابہ کرامؓ کا انداز تخاطب	327
✿	سرکار دو عالم اللہ تعالیٰ کے عینی گواہ	328
✿	دوستوں کی تین اقسام	332
✿	روشنی کا چراغ	336
✿	حوض کوثر سے محروم لوگ	337
	اخلاق والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم	340
✿	حروف مقطعات	342
✿	عبداللہ بن سلام کے تین سوالات	342
✿	کون سی مچھلی	344
✿	آپ ﷺ کے اخلاق کی بات	348
✿	آپ ﷺ کو دیوانا کیوں کہا گیا	349
✿	نہ ختم ہونے والا اجر	351
✿	سنت پر عمل کرنے کے فضائل	352
✿	خندہ پیشانی سے ملنے کی سنت	352

Marfat.com

✿	آپ ﷺ نے کبھی ڈانٹا نہیں	353
✿	نبی ﷺ کی خوشبو کا ذکر	354
✿	قرب کا معیار	355
	ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	357
✿	اللہ کی سنت	359
✿	شرح صدر کیا ہوتا ہے	360
✿	حضرت موسیٰ کا شرح صدر مانگنا	360
✿	مانگنے اور عطا میں فرق	360
✿	نیکی کی قبولت کی علامت	361
✿	حضرت ابو ہریرہؓ کا سوال	362
✿	شق صدر چار مرتبہ ہوا	363
✿	نبی پاک ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے سوال	365
✿	اللہ رب العزت کی طرف سے جواب	366
✿	نبی پاک ﷺ کی جماعت کی تعریف	368
✿	حضرت طلحہؓ کی قربانی	370
	سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	373
✿	یہ مچھلی کون سی ہے	375
✿	اخلاق حسنہ کیا ہیں	377
✿	قصر نبوت	379
✿	ہر کسی کی ذمہ داری	380
✿	نبی ﷺ کی شان	381

Marfat.com

✿	میرے لئے میرا رب کافی ہے	382
✿	حضرت عیسیٰ نے آپ ﷺ کا تعارف کرایا	383
✿	حسان بن ثابت	383
✿	حذیفہ بن یمان کا قیمتی جملہ	384
✿	نظام انصاف کیا ہے	385
✿	پاکستان کا مطلب کیا	386
✿	یہود کی دعا	387
	تکلیف کے بعد آسانیاں	388
	قربِ نبی کیسے ملے گا	390
	حضرت عمرؓ کا جواب	392
	پریشانی دور کرنے کا وظیفہ	393
	دعا کرنا عبادت ہے	395
	جہاد اکبر اور جہاد اصغر	398

Marfat.com

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل وکرم سے دین کے ساتھ منسلک کیا ہوا ہے، اور دن رات اسی طکر، سوچ میں گزرتی ہے کہ کونسی اصلاح کی بات ہمارے لئے مفید ہے اور کرنی چاہیئے، اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ ہے کہ بندہ کے تمام بیانات اور خطبہ قلم بند ہو کر شائع ہو چکے ہیں اور نیٹ پر بھی اَپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔

اس میں سب سے پہلے اپنی اصلاح مقصد ہے اور پھر اپنے تمام احباب پڑھنے سننے والوں کے لئے بھی ہے۔

بندہ اور دیگر بندہ کے اس شعبہ سے متعلق احباب نے بھر پور کوشش کی کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہے، لیکن انسان کمزور ہے اور ہمیں اپنی کم علمی اور کم عملی کا اعتراف ہے اور اس میں بہتری کی کوشش جاری ہے اگر کوئی دوست دورانِ مطالع کوئی غلطی دیکھے تو ضرور بہ ضرور اطلاع کرے تا کہ آئندہ درست کی جا سکے اس پر بندہ ایسے شخص کے لئے دعا گو اور قدر دان ہوگا۔

گذارش ہے کہ بندہ کافی عرصہ سے جامع مسجد الرحمٰن، بلیوایریا اسلام آباد میں امامت خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا ہے، جو جمعہ میں بیان ہوتا ہے اس کو قلم بند کیا جاتا ہے، اسی ترتیب سے پہلے کئی مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

اسی طرح اب ایک مجموعہ تین جلدوں پر مشتمل منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کی ہے جس کا موضوع سیرت رسول ﷺ ہے،

سیرت کے عنوان سے ہر پہلو پر گفتگو ہوتی رہی جو اسی کے قریب بیان قلم بند ہوئے۔ ان تمام بیانات کو ریکارڈنگ سے قلم بند کرنے کی کوشش مفتی مشکور الرحمٰن صاحب کی ہے، اور کتابت مفتی محمد عبداللہ صاحب کی ہے اور ترتیب عنوانات وغیرہ مفتی طلحہ نظامی صاحب کی ہے اور جمعہ کے بیانات مولانا طیب صاحب کے ہیں۔

Marfat.com

ان بیانات کو جمع کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ کی سیرت، اسوۂ حسنہ ہم تمام مسلمانوں کی زندگیوں میں عملی شکل میں آجائیں۔

اللہ تعالیٰ اس سعی کو اخلاص کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے، اور تمام مذکورہ احباب، معاونین، جملہ اساتذہ، والدین کے لئے، میرے لئے اور میرے اہلِ خانہ اور اولاد کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

جناب نبی پاک ﷺ کے مناقب، اوصاف کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا، آپ ﷺ امام الانبیاء، خاتم الانبیاء، سید دو جہاں، شفیع المذنبین، شافعی محشر، ساقی کوثر، برتر و بالا وقدر ہیں۔ جن پر درود وسلام، رحمت اور برکت فرشتے بھی اور اللہ تعالیٰ خود بھی نازل فرماتا ہے اور امر کے ساتھ حکم دے کر تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم بھی میرے نبی پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔ جس کی بہت فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پڑھنے، سننے اور کتاب کے وجود میں آنے کے لئے تمام معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

ترا عزلولاک تمکین بس است
ثنائ تو طہٰ، یٰسین بس است
چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام
علیک الصلوۃ اے نبی السلام

طالب دعا

بندہ محمد طیب

امام وخطیب: جامع مسجد الرحمٰن، بلیوایریا، اسلام آباد

ومدیر: جامعہ رحمانیہ

۸ رجب ۱۴۳۷ھ 16 اپریل 2016

فون نمبر: 0333-5599016

Marfat.com

عرضِ مرتب

الحمدُ لولیه ولصلوۃ والسلام علی نبیه

اللہ تعالیٰ کا بیکراں کرم اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم اور توفیقِ خاص سے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے ساتھ بھی وابستگی کی نعمت دی ہے۔

چنانچہ کئی کتب بندہ کی ترتیب جدید کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہیں، انہیں کتب میں سے برادرِ مکرم مولانا محمد طیب صاحب کے بیانات کے مجموعے بھی ہیں، اس سے قبل چار مجموعے زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آچکے ہیں

1: خطباتِ عبدیت المعروف اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفات

2: خطبات الحقوق المعروف اسلام میں حقوق العباد کی اہمیت

3: خطبات الفضائل المعروف رحمت وبرکت کے خزانے

4: خطباتِ توحید المعروف خطباتِ توحید باری تعالیٰ

اب پانچوں مجموعہ بنام ''خطباتِ سیرت'' تین جلدوں پر مشتمل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ طلبہ، علماء اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے۔

اپنی طرف سے تصحیح کی خوب محنت کی ہے پھر بھی غلطی کا امکان ہے اور اگر کسی دوست کو کوئی غلطی نظر آئے تو لازماً اطلاع دے بندہ اس اطلاع پر شکر گزار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مجموعہ کے ذریعہ ہم سب کو اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین

محمد طلحہ نظامی

۸ رجب ۱۴۳۷ھ/ 16 اپریل 2016

Marfat.com

استقامت رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآ ءِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوفَواعَھْدَہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْرِ الخَلَائِقِ بَعْدَ الانَبِیَآءِ .اَمَّا بَعْد !

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿فَاسْتَقِمْ کَمَاأُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَکَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ وَلَا تَرْکَنُوْا إِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَالَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ أَوْلِیَاءَ ثُمَّ لَاتُنْصَرُوْنَ﴾ سورہ ھود: ۱۱۲، ۱۱۳

قال النبی ﷺ :" شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدٍ وَ أَخَوَاتُھَا". طبرانی کبیر بحوالہ الصحیحۃ: ۹۵۵

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

آیت کا مفہوم:

سورۃ ھود کی ایک دو آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کو استقامت علی الدین بتایا گیا ہے، دین کے اوپر استقامت کے ساتھ عمل کرنا رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا ہے۔ فرمایا:

نبی پاک ﷺ کو خطاب ہے کہ جس طریقے سے ہم آپ پر احکام نازل کر رہے ہیں، اسی

Marfat.com

طریقے پر آپ استقامت کے ساتھ عمل کریں اور وہ لوگ بھی اسی ترتیب کے ساتھ استقامت سے عمل کریں جو آپ پر ایمان لائے ہیں، گزشتہ زندگی کے گناہوں پر توبہ کر چکے ہیں اور تم حد سے تجاوز نہ کرو، زیادتی نہ کرو، سب مسلمانوں کو خطاب ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور تم لوگ ظالموں کی طرف اپنا جھکاؤ بھی نہ کرو،، ورنہ تمہیں آگ جلا دیگی، پھر اللہ کے علاوہ کوئی تمہارا مددگار نہیں ہوگا، کوئی تمہاری نصرت نہیں کی جائیگی۔

اور جو حدیث پاک تلاوت کی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سورۂ ھود نے بوڑھا کر دیا، یعنی اس میں کچھ ایسے مضامین اور احکام اور سابقہ امتوں کے واقعات ہیں، ان احکام میں اوامر ونواہی اللہ پاک نے جو بتائے ہیں، اس نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے، اور ان لوگوں کے عمل نہ کرنے کی وجہ سے عذاب آیا۔

استقامت کیا ہے؟

اب سمجھنا یہ ہے کہ استقامت چیز کیا ہے؟ علماء لغت نے لکھا ہے کہ استقامت کہتے ہیں بالکل سیدھا کھڑا ہونا، کسی طرف بھی آدمی جھکا ہوا نہ ہو۔ یہ استقامت ہے۔

اور اصطلاح شرع میں صراط مستقیم پر چلنے کا نام استقامت ہے۔ یعنی صحیح معنی میں صراط مستقیم پر چل رہا ہے، قرآن سنت کی ہدایت پر عمل کر رہا ہے، وہ استقامت والا ہے۔

اور اگر قرآن سنت کے علاوہ کسی اور چیز پر عمل ہے، تو استقامت پر نہیں ہے۔

استقامت کی اقسام:

اب استقامت کی انواع سمجھنی چاہیئے کس میں کتنی استقامت ہے؟ علماء تفسیر نے لکھا ہے استقامت کا لفظ جامع مانع ہے کہ پوری شریعت کو اس لفظ نے اپنے احاطے میں لیا ہے

استقامت علی العقیدہ
استقامت علی ارکان الاسلام
استقامت علی اخلاق حسنہ
استقامت علی معاملات اسلامیہ
استقامت علی معاشرات اسلامیہ

دین کے تمام شعبوں میں ایمان لانے والے کیلئے استقامت لازمی ہے، ورنہ اس کا دین

Marfat.com

صحیح نہیں ہے، عقیدہ میں استقامت کہ اس میں شرک نہ آجائے۔

ارکان اسلام میں استقامت کہ جس طریقے سے ثبوت ہے ارکان اسلام کا اسی کے مطابق یہ شخص عبادات کو بجالا رہا ہے، استقامت والا ہے، ایک مرتبہ رات کو نیند اچھی ہوگی، صبح شوق آگیا کہ دو فرض کے بجائے چار فرض پڑھ لیتے ہیں، تو یہ دین داری نہیں، شریعت کی اتباع نہیں ہے، اپنی خواہش کی اتباع ہے، استقامت نہیں ہے، زیادہ تھکاوٹ ہوگی ہے، عشاء میں چار فرض کے بجائے دو پڑھ رہا ہے، وتروں کو چھوڑ رہا ہے کہ آج تھکاوٹ ہے، جس دن صحت صحیح ہوگی، زیادہ پڑھ لیں گے، یہ استقامت کے منافی ہے۔

حج میں رش زیادہ ہوتا ہے، وہ کہے ربیع الاول میں جاکر حج کر لیتے ہیں، عرفات کا چکر لگالیں گے منیٰ اور مزدلفہ میں بھی حج کے دنوں میں رش ہوتا ہے، جان بچانی فرض ہے، تو یہ استقامت علی الدین نہیں ہے، دین داری نہیں ہے، خواہش کی پیروی ہو رہی ہے۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

حضرت ابوسفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ حاضر خدمت ہوئے، باتیں سنتے رہے، سمجھتے رہے، جب اپنے گھر جانے لگے، تو عرض کرنے لگے یارسول اللہ!

"قُلْ لِيْ قَوْلًا لَا أَسْئَلُ بَعْدَكَ أَحَدًا".

میں اب جا رہا ہوں، کوئی جامع مانع آپ بات ارشاد فرمادیں اور وہ ایسی بات ہو کہ آپ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد کسی سے پھر یہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے، کوئی ایسی جامع مانع بات آپ ارشاد فرمادیں، جو مجھے دین داری اپنانے میں ہمیشہ یاد رہے اور آخرت میں مجھے سُرخرو کردے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"يَا أَبَا سُفْيَانَ ! قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ". (رواه مسلم عن رواية بن هشام: ۱۲۰)

آپ نے اعلان کردیا ہے کہ آپ ایمان والے ہو، تو اب ایمانی تقاضوں پر استقامت کے ساتھ عمل کرو، ضرور کچھ نہ کچھ تو خواہش نفس بھی ستاتی ہے، کچھ ماحول ہے، کچھ عزیز واقارب ہیں، کچھ دوست ہیں، کچھ انسان کے اپنا نفس امارہ ہے، جو گناہوں کی طرف غیر

Marfat.com

شرعی امور کی طرف لے جاتا ہے، تو ہر پہلو میں خیال کر لینا کہ دین کیا ہے؟ شریعت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیا ہے؟ اس پر عمل کرنا، خواہ کچھ بھی ہو جائے، پھر اللہ کی مدد بھی ساتھ ہوگی۔

حضرت ابن عباس سے فرمایا:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مشہور صحابی ہے، آپ کے چچازاد بھائی ہیں، اور مفسر قرآن ہیں، اپنے شاگردوں کو یہ جملہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

" عَلَيْكُمُ الْإِسْتِقَامَةُ وَاتَّبِعْ وَلَاتَبْتَدِعْ".

تمہارے اوپر لازم ہے کہ صحیح معنی میں شریعت کے اوپر عمل کرو، استقامت کے ساتھ اور بدعت نہ کرنا کہ اپنی مرضی کے مطابق دینداری اختیار کر لو، مطلب یہ ہے کہ قدم قدم پر رکاوٹیں ہیں، ان کو دور کر کے شریعت پر چلنا ہے۔

دنیا قید خانہ ہے:

یہی فرمایا:

" اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ "(رواہ مسلم: ۲۹۵۶)

دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ ہے، اور کافر کیلئے جنت ہے۔

جیل میں کمرے الگ بنے ہوئے ہیں، کٹا گری کے لحاظ سے (اللہ بچائے، جیل کوئی اچھی چیز نہیں ہے) لیکن کبھی دیکھ لینی چاہیئے، الگ الگ کٹا گری بنی ہوئی ہیں کہ اس میں چور رکھنے ہیں، اس میں ڈاکو مجرم رکھنے ہیں، ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے کمرے میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔

سجن المؤمن ایک تو یہ ہے کہ پوری جیل سے باہر کیسے جائے، تو جا ہی نہیں سکتا، وہ جو اندر کمرے ہیں، اس میں بھی دوسرے کمرے میں نہیں جا سکتا ہے۔

سجن المؤمن فرمان رسول ہے کہ ہر جگہ دیکھ دیکھ کر چلنا ہے کہ میں مسلمان ہوں، دیندار ہوں۔

Marfat.com

رونے کی وجہ؟

جب یہ آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ اکثر رویا کرتے تھے، تو صحابہ نے پوچھا کہ حضرت آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جتنے مجھے حکم دیئے، ان احکام میں کوئی حکم اتنا سخت نہیں جتنا اس آیت میں سخت حکم دیا گیا ہے، اس خوف سے رو رہا ہوں

"فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ".

مثلاً آپ کو حکم کیا گیا ہے، کہ آپ ﷺ استقامت پر رہیں خواہ سارا زمانہ مخالف ہو جائے یا موافق، بس نہ ہی کسی کی مالداری کی حرص اور نہ ہی کسی بہت بڑے بہادر کی شجاعت کا خوف اور نہ ہی کسی ملامت کرنے والے کی والے کی ملامت کا ڈر اور نہ کسی دھمکی دینے والے کی دھمکی سے ڈرنا ہے۔ فرمایا روتا اس لئے ہوں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جو مجھے حکم دیا ہے، اتنا سخت ایسا حکم پورے قرآن مجید میں مجھے نہیں دیا گیا ہے اور آپ تو ہیں ہی استقامت والے نبی، نبی تو معصوم ہوتا ہے۔

یہاں پر حکم اس طرح ہے:

﴿فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ﴾ هود: ۱۱۲

جنہوں نے آپ پر ایمان لایا گزشتہ زندگی پر تائب ہوگے، ان کو بھی یہ فرمادیں کہ استقامت علی الدین کا شیوہ اختیار کریں، تو روتا اس لئے ہوں کہ میرے امتی استقامت علی الدیں پر کیسے رہیں گے اور یہاں آکر حکم ہوا کہ حد سے تجاوز نہ کرنا، جو راستہ ہم نے دیا ہے، اس پر چلنا ہے، ادھر اُدھر نہ جانا

﴿ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾

اللہ تعالیٰ اعمال کو دیکھ رہا ہے، کس نیت سے بول رہے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ کتنا تقویٰ دین داری کتنا مجاہدہ ہے؟

﴿وَلَاتَرْكَنُوْا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ﴾ هود: ۱۱۳

ظالموں کی طرف ادنی جھکاؤ بھی نہ ہو، استقامت کے ساتھ رہو اور۔

۱۴۳۵۷۲

Marfat.com

وصف استقامت:

اللہ تعالیٰ نے پارہ پندرہ میں ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ اے نبی! ہم نے آپ کے اندر یہ وصف رکھا ہے کہ آپ دین پر استقامت کے ساتھ رہیں، بلکہ ہم نے آپ کو عطاء کیا ہے، اگر ہم آپ کو یہ مقام عطاء نہ کرتے، تو خطرہ تھا کہ آپ ڈگ مگا جاتے، فرمایا

﴿ وَلَوْ لَاأَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ﴾ بنی اسرائیل: ۷۴

اگر استقامت علی الدین کا وصف آپ سے چھوٹ گیا، تو پھر دنیا میں بھی ناراضگیاں ڈبل ہوں گی، اور آخرت میں ناراضگیاں ڈبل ہوں گی، انعامات جو نوازنے کے ڈبل ہیں، تو پھر ناراضگیاں بھی ڈبل ہوگی۔

اے ہمارے محبوب پیغمبر! اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے، تو آپ معمولی سا صراط مستقیم سے ہٹ جاتے، تو وہ ادنی جھکاؤ بھی دین سے دوری والا اس کی سزا یہ ہوتی، آپ کو جھکانے کی سزا دنیا میں بھی ڈبل آخرت میں بھی ڈبل، اگر آپ بالفرض صراط مستقیم سے ذرا بھی ہٹ گئے، تو اللہ کی ناراضگی کے مقابلہ میں آپ کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اصل بات یہ ہے کہ اس طرح کا خطاب جو آپ ﷺ کو ہوا ہے، آپ ﷺ تو معصوم ہیں، آپ سے تو صراط مستقیم سے ہٹنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اس طرح کی آیات سے امت کو سمجھانا مقصود ہوتا ہے، ہم نے آپ کو یہ مقام دیا ہے، ثابت قدم رہنے کا اور ثابت قدمی کی مثال رسول اللہ ﷺ جیسی کوئی نہیں پیش کر سکتا۔

دوستو! میں بار بار یہ عرض کرتا رہتا ہوں، رسول ﷺ کی سیرت میں سب کچھ ہے، ایک شخص ہے جو کہ مکہ میں لوگوں کو دعوت دے رہا ہے، رشتہ دار سب مخالف، زمانہ سارا مخالف، سردار سارے مخالف اور یہ اپنی بات پر ڈٹا ہوا ہے، اس جیسی کوئی مثال تو لیکر آئے، یہی استقامت ہوتی ہے۔ اقبال مرحوم کہتے ہیں

ہزار خوف ہوں لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

Marfat.com

جن کا بول ان کے دل کی آواز کے مطابق ہوا کرتا ہے، وہ انبیاءؑ ہوتے ہیں، یا ان کے ماننے والے صحابہ ہوتے ہیں، یا ان کے ماننے والے محدثین، فقہاء اور علماء ہوتے ہیں، یہ سیاسی نہیں ہوتے، جن کی پرورش جھوٹوں میں فراڈوں میں ہوئی ہو، یہ آج اِس کے ہوتے ہیں، اور کل اُس کے ہوتے ہیں۔

ہزار خوف ہوں لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

اس قلندر کو رب کی رضا چاہیئے، حکومت کے ایوان نہیں چاہیئے، اس قلندر کو اپنے رب کی اور اپنے پیغمبر کی شفاعت اور خوشنودی چاہیئے، دنیا کا مال متاع نہیں چاہیئے۔

ابوعلی سری کا واقعہ:

حضرت ابوعلی سری ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں، یہ ایک اللہ والا شخص ہے، اللہ والا وہ ہوتا ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کی ہر بات کو مانتا ہے، کچھ لوگ نظر بندی کرتے ہیں اور نظر بندی کہتے ہیں تماشا دکھا دینا، ایسا بندہ اللہ والا نہیں ہوتا، اللہ والا وہ ہوتا ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی باتوں کو دل سے تسلیم کرتا ہے اور ظاہری اعضاء سے عمل کر کے دکھاتا ہے، یہ اللہ والا ہوتا ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے ابوعلی سری کی بات کو بعد میں نقل کرتے ہیں مقولہ یہ ہے

"أُطْلُبُوْا الْاِسْتِقَامَةَ وَالسُّنَّةَ وَالشَّرِيْعَةَ وَلَاتَطْلُبُوْا الْكَرَامَةَ".

اے اہل ایمان کی جماعت! دین داری کو تلاش کرو، تقوی کو تلاش کرو، سنت کو اختیار کرو، استقامت کو تلاش کرو، کرامات کو تلاش مت کرو، کرامات ظاہر ہوں گیں، تب یہ ہوگا، فلاں ہو گا، کرامات کا ظہور ہو جانا کوئی کمال کی بات نہیں ہے، دوستو کمال یہ ہے کہ کامل دینداری اختیار کی جائے، ہاں اس میں کوئی کرامت بھی ظاہر ہو جائے، تو کوئی بات نہیں ہے، اچھی بات ہے۔

ابوعلی سریؒ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور خواب میں زیارت اونچے لوگوں کو ہوتی ہے، حدیث میں آتا ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ کی زیارت جس شخص کو حاصل

Marfat.com

ہو جائے، بس بعینہ حضور ﷺ کی زیارت ہوگی، شیطان رسول اللہ ﷺ کی شکل میں خواب میں نہیں آسکتا، حضرت خود ہی آتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جس کو عطا کردے، بعض حضرات نے تمام انبیاء کا یہ مقام لکھا ہے کہ خواب میں کسی بھی نبی کی زیارت ہو جائے، تو وہ نبی ہی ہے، شیطان کسی نبی کی شکل میں نہیں آسکتا، حضرت ابوعلی سری کو خواب میں زیارت ہوئی، تو ابوعلی سریؒ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا یہ ارشاد ہے:

"شَيَّبَتْنِي سُورَةُ هودٍ"

کہ سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں یہ میرا ارشاد ہے کہ مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے، کیونکہ اس سورۃ میں انبیاءؑ کی ان قوموں کا ذکر ہے کہ جن قوموں پر اللہ کا عذاب آیا ہے اور اس آیت کی وجہ سے جو اللہ نے مجھے حکم دیا ہے، کہ اے نبی استقامت کے ساتھ دین پر عمل کریں، جیسے آپکو حکم کیا گیا ہے، یہ بہت سخت حکم تھا، پوری کتاب میں جتنے احکام آئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ سخت یہی حکم ہے، تو اس سخت حکم کی وجہ سے میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔

صحابہ کرامؓ میں جن میں ابوبکر صدیقؓ بھی تھے پوچھا حضرت آپ کی داڑھی کے بال سفید ہونا شروع ہو گئے ہیں، بظاہر تو ابھی سفید نہیں ہونے چاہیئے تھے

"شَيَّبَتْنِي سُورَةُ هودٍ"

فرمایا مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا، سورہ ہود میں حضرت نوحؑ سے لیکر حضرت موسیٰؑ تک ان قوموں کا ذکر ہے، جن سرکش قوموں نے اللہ اور اس کے رسول کی بغاوت کی تھی اور پھر اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا، آپ ﷺ روتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری امت پر بھی اسی طرح عذاب آجائے، یا اللہ یہ بھی پورے استقامت علی الدین والے نہیں ہیں، آپ جانتے ہیں

دینداری کا معیار:

دوستو! دینداری تب پتہ چلتی ہے، جب خلاف طبیعت بات سامنے آجائے، پھر انسان کا امتحان ہوتا ہے، پھر یہ اپنے پیغمبر کے حکم کو مدنظر رکھتا ہے، یا رسم ورواج کو مدنظر رکھتا ہے، میں نے بہت سارے ایسے دیندار دیکھے ہیں، جو صوم وصلوۃ کے پابند ہیں، لیکن شادی غمی کے موقع

Marfat.com

پر شریعت کو بھول جاتے ہیں اور کئی مواقع میں ان کو شریعت بھول جاتی ہے، یہ کیسی دینداری ہے، دینداری کا پتہ تب چلتا ہے، جب کوئی خلاف طبع بات سامنے آجائے، دل نہیں مان رہا، جب دل پر آرے چلانے پڑتے ہیں، تب دل مانے گا اور دین پر عمل کرے گا، ہمیں تو بس اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات عزیز ہے، کوئی ناراض ہوتا ہے لاکھ ہو، خوش ہوتا ہے تو ہو، ہم نے اس بات کو لیکر چلنا ہے، ہم نے زندگی کی بیعت کی ہوئی ہے اسلام کے اوپر، بس اسلام میں جو بات ہے، اس پر عمل کرنے کا نام دینداری ہے۔

دوستو! جمعہ کی بات ہم نے سن لی اور بات ہوگئی اور حق ادا ہوگیا، میں بھی طالب علم ہوں، آپ بھی طالب علم ہیں، ہم سب کی یہ نیت ہو کہ ہم یہاں سیکھنے کے لئے آئے ہیں، میری پوری خواہش اور پوری دلی توجہ ترغیب اس تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ آئے ہو، تو ایک چیز لیکر جاؤ۔

دوستو! لوگ ڈھول گانے والوں کی طرف جاتے ہیں، واپس آرہے ہوتے ہیں، وہ بھی گانا گا رہے ہوتے ہیں، وہ میراثی اور ان کی ذریت جب واپس آرہے ہوتے ہیں، تو راستے میں انہیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کہ کوئی مولوی صاحب بیٹھے ہیں، وہ اپنا سبق یاد کر کے آرہے ہوتے ہیں، وہ جہنمیوں کا سبق ہے اور یہ اسلام اور جنتیوں کا سبق ہے، میں بھی طالب علم ہوں اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی رضا کی تلاش میں ہوں، آپ بھی طالب علم ہیں اور اسی نیت سے آئے ہیں کہ کوئی چیز لیکر جائیں اور اس کو اختیار کریں، یہ دن جارہے ہیں، بس جارہے ہیں

سب سے برا عالم دین:

اے اہل ایمان! ظالموں کی طرف ادنیٰ جھکاؤ بھی نہ کرنا، ورنہ جہنم کی آگ آپ کو جلا دے گی، قرآن کا استعارہ سمجھو، استعارے ہوتے ہیں آپ کی اردو انگلش میں بھی استعارے ہوتے ہیں، قرآن نے کہا ظالموں کی طرف ادنیٰ جھکاو بھی نہ کرنا، یعنی ظلم کرنا تو درکنار ظالموں کی جماعت کی طرف ادنیٰ جھکاؤ بھی نہ کرنا، ورنہ تمہیں آگ جلا دے گی، سوچ سوچ کر چلنا، ادنی سا جھکاؤ بھی ہوگیا، تو برباد ہو جاؤ گے۔

Marfat.com

امام غزالی نے لکھا ہے کہ سب ست برا عالم دین وہ ہے جو کسی ظالم شخص کو ملنے کے لئے جاتا ہے، اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، عالم کو کسی ظالم سے نہیں ملنا چاہیئے، بلکہ اگر ملنا ہو تو اس کو نصیحت کی غرض سے ملنا چاہیئے، تاکہ وہ ظلم سے رک جائے، یہ دنیا دار لوگ بڑے چالاک ہوتے ہیں، اپنے ساتھ کچھ زلفوں والے کچھ پگڑیوں والے کچھ داڑھیوں والے ملا لیتے ہیں، کہ ہم بھی دیندار ہیں، پھر ان سے یہ لوگ اپنی مرضی کی باتیں کرواتے ہیں اور پھر بکے ہوئے لوگ ان کی مرضی کی باتیں کرتے ہیں، خالص اللہ والے کی بات میں اثر ہوتا ہے۔

اقبال کہتا ہے:

محبت کے لئے ڈھونڈ کوئی دل ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

اگر محبت کرنا چاہتے ہو، تو اس کے پاس جا کر اپنی محبت کی ڈوریاں باندھو، جو دل اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خشیت میں رو رہا ہے، گڑگڑا رہا ہے، ٹوٹا ہوا ہے اور اس ٹوٹے ہوئے دل کے پاس جا کر رہو، وہاں اللہ رب العزت بستے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کے چراغ روشن ہیں۔

اس کو بچانے کے لئے دین دار کے پاس رہو گے، تو بچ کے رہے گا، حدیث پاک میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ کو تلاش کرنا چاہتے ہو تو اس غمزدہ دین دار کے پاس جاؤ جس کا دل ٹوٹا ہوا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں اور دوستو یہ ٹوٹنا کب ہے

توبہ میری جام شکن
جام میرا توبہ شکن
سامنے میرے پڑے ہیں
ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے ڈھیر

یہ بار بار توبہ ٹوٹتی رہی شرابی کی، ادھر توبہ کرتا ہے، پھر شراب پی لیتا تھا، پھر اپنی بوتل اور برتن توڑ دیتا تھا کہ آئندہ نہیں پیوں گا اور پھر توبہ کرتا تھا، پھر توبہ توڑتا تھا، سامنے پیمانوں کے

Marfat.com

ڈھر لگ گئے، پھر وہ افسوس کے ساتھ شراب کی ٹوٹی ہوئی ٹھیکروں کو دیکھنے لگا، تو کہنے لگا اے بندے تو کب تک اپنی توبہ کو توڑتا رہے گا؟۔آج اپنی جان کو دل کو توڑ دے، اس کے بعد شراب کی بوتل کو دیکھنا بھی نہیں ہے، پھر توبہ پکی ہوگئی۔

جب دینداری ہوتی ہے، تب دل ٹوٹتا ہے اور دل ٹوٹتا ہے استغفار سے ریگ مار مارنے سے، تھوڑا بہت زنگ اتر جاتا ہے، جب بالکل زنگ آلود ہو جائے، تو پھر توڑنا پڑتا ہے، دوبارہ بھٹی سے وہ لوہا جب نکلے گا، خواہ یہ کچرا چن کر اسٹیل مل میں جائے، اس کا زنگ خراب ہو کر ادھر گر جائے گا، خالص لوہا باہر آجاتا ہے، جس دل کو تھوڑا زنگ لگ جائے، تو یہ استغفار ذکر اذکار کے ساتھ اتر جاتا ہے اور جب یہ دل گناہ کر کر کے سیاہ ہو جائے، تو اس پر دین کی بات اثر ہی نہیں کرتی اور دینداری کی طرف یہ آتا ہی نہیں، تاویل کرنے لگ جاتا ہے، سارا دل گناہوں میں سیاہ ہو گیا ہے، اس دل کو پورا جلانا پڑے گا، توڑنا پڑے گا، جب یہ دل افسوس کے مارے ٹوٹے گا، پھر آہ و بکا کرے گا، اپنے معبود حقیقی کو راضی کرے گا، پھر اللہ پاک کی طرف سے فیصلہ ہو جائے گا۔اعلان ہو جائے گا، کیا اعلان ہوگا؟

فرمایا

﴿ يٰأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴾

الفجر:۲۷..۲۸

ہماری بات ماننے والے نفس! آج اپنے رب کے پاس چل، پہلے تو رحمٰن کے علاوہ شیطان کی راہوں کی طرف جا رہا تھا، جب دل کو توڑ ڈالا، آج ہماری مرضیات کے مطابق اس کو صیقل کر ڈال، آہ و بکا کی حد کر دی، اپنے رب کے پاس جا، ادھر تیری رضا خوشنودی کے بلاوے آرہے ہیں، وہ رب تجھ سے راضی اور تجھے وہ انعامات عطا کرے گا کہ تو بھی خوش ہو جائے گا۔

جب سچے دل سے انسان توبہ کرتا ہے، تو پھر اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ کون سن رہا ہے اور کون نہیں سن رہا؟ اور کوئی سن رہا ہے، تو شرم آرہی ہے، ندامت ہوئی ہے۔

دوستو! گناہ کرنے سے لوگ شرماتے ہیں کہ کسی دوست کو والد کو بھائی کو استاد کو پتہ نہ چل

Marfat.com

جائے ،ارے بھائی ان کو پتہ چل گیا ،تو کیا ہو جائے گا؟ وہ تو خود گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں ،اللہ سے ڈرو اور شرم ،حیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کرو جس سے فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں شریعت کی مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

عبادت رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآ ءِ وَعَلیٰ آلِه وَ اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوفَوعَهُدَه اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَۃِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْرِ الخَلَائِقِ بَعْدَ الانبِیَآءِ .

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ أَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ الَّیْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ، وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا یَضِیْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾هود: ۱۱۴، ۱۱۵

قال النبی ﷺ: "صَلُّوا کما رَاَیْتُمُونی اُصلی". (رواہ البخاری)

صَدَقَ اللّٰهُ العَظِیْمِ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُ الاُمِّیُّ الکَرِیْمِ ، وَنَحْنُ عَلیٰ ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِین.

آیت وحدیث کا مفہوم:

سورۃ احزاب کی ایک آیت کریمہ اور نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد مبارک تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا ذکر ہے، فرمایا

اے نبی ! آپ نماز کو قائم رکھیں ، دن کے حصوں میں اور رات کے حصوں میں، بلا شبہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔ اور آپ صبر کے ساتھ رہیں، بلا شبہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

Marfat.com

اس طرح آپ لوگ نماز پڑھو جیسے میں نماز پڑھتا ہوں۔
یعنی وقت کے اندر اور خشوع، خضوع کے ساتھ پڑھو۔

تمام نمازوں کا احاطہ:

علماء تفسیر نے صحابہ کرامؓ اور تابعین کے اقوال نقل کئے ہیں کہ اس میں پانچوں نمازوں اور تہجد کی نماز کا ذکر ہے:

طرفی النھار..... میں دن کی نمازیں ہوگئیں۔
زلفا من اللیل..... میں رات کی نمازیں ہیں مغرب، عشاء اور تہجد کی نماز۔

ساری نمازوں کو احاطہ میں لیا ہے اس آیت کریمہ نے اور یہ سورت مکی ہے، ہجرت سے قبل نازل ہوئی ہے اور نماز کی فرضیت بھی مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ معراج کے سفر میں تو دونوں کی مناسبت اپنے لحاظ سے واضح ہے کہ سورۃ کی آیت بھی مکی ہے اور نماز بھی مکہ میں فرض ہوئی اور سب نمازوں کا ذکر اس کے اندر آ گیا ہے۔

تہجد کی نماز:

البتہ اتنی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر شروع میں تہجد کی نماز فرض تھی اور بعد میں اس فرضیت کو ہٹا دیا گیا، لیکن سنت مؤکدہ رہی ہے، تاکیدرہی ہے، تہجد کی نماز پڑھنے کی۔

بعض محدثین کا رجحان یہ ہے کہ عوام کے لئے تہجد کی نماز نفل اور سنت ہے اور صلحاء اور علماء، فقہاء، محدثین، مفسرین کے لئے تہجد کی نماز سنت ہے، اس کا اہتمام کرنا افضل ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ پر جب شروع میں تہجد کی نماز فرض ہوئی، تو آپ کے ساتھ مکہ میں اس وقت تھوڑے سے مسلمان تھے، ان کے لئے بھی یہی حکم تھا کہ تم بھی تہجد پڑھا کرو اور وہ مکی زندگی کا واقعہ ہے، جو رات کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تہجد کی نماز کی تلاوت سنی تھی، پھر آپ نے ان کو بلایا کہ ابوبکر آپ بہت آہستہ تلاوت کرتے ہو تہجد کی نماز میں، عرض کیا حضرت جس کو سنانا چاہتا ہوں وہ سن رہا ہے۔ پھر حضرت عمر کو بلایا اور فرمایا تہجد کی نماز میں تلاوت بہت اونچی کرتے ہو، عرض کیا حضرت شیطان کو بھگاتا ہوں کہ

Marfat.com

جہاں تک آواز جائے گی ،شیطان دور بھاگ جائے گا،تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر تھوڑی سی آواز کو بلند کرواور عمر سے فرمایا تھوڑی سی آواز کو پست کرو، ایسی تلاوت ہو کہ آپ خود سن سکو ،کسی کو تکلیف نہ ہو۔

تہجد کی نماز میں تھوڑی اونچی آواز کے ساتھ تلاوت زیادہ مفید ہے اور اس کے سنت ہونے کی ایک اور دلیل بھی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بڑی خوش بخت ہے وہ خاتون جو تہجد کے لئے اُٹھے اور شوہر پر پانی کا چھڑکاؤ کرے اور کہے اٹھو تہجد کے لئے اور بڑا خوش بخت ہے وہ شخص جو تہجد کے لئے اٹھا اور پانی کا چھڑکاؤ کیا اپنی بیوی پر، اٹھو تہجد کی نماز ادا کرو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نفل کچھ اونچے درجے کی عبادت ہے اور اسی پر تمام اولیاء اللہ اور صلحاء کا عمل رہا ہے، بعض نے تو آخر دم تک رسول اللہ ﷺ کے لئے واجب ہی لکھا ہے، لیکن بعض نے فرمایا تخفیف آگئی تھی، لیکن آپ سے تہجد کی نماز چھوڑنا ثابت نہیں ہے، آخری جو مرض کے ایام تھے، ان میں تہجد نہیں پڑھی الگ بات ہے، اس میں تو فرض کی بھی بیٹھ کر پڑھنے وغیرہ کی گنجائش ہوتی ہے۔

نماز کی اہمیت:

یاد رکھو دوستو! آپ نے یہ بات سنی ہوئی ہے کہ نماز ایمان کے بعد پہلا فریضہ ہے اور اس سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے، اس کے بعد دیگر ارکان ہیں اور یہی وہ رکن ہے کہ جس کا حساب سب سے پہلے ہوگا، نماز کو دن میں بھی ادا کرنا ہے، رات کو بھی ادا کرنا ہے، اور ایک مہینہ نہیں، ایک ہفتہ نہیں ،ایک سال نہیں ، پوری زندگی ادا کرنا ہے، دیگر فرائض سے مختلف ہے، مثلاً رمضان کے ایک مہینے میں روزے رکھنے ہیں، زکوۃ بھی سال میں ایک دفعہ صاحب حیثیت نے ادا کرنی ہے، حج کے دن بھی مقرر ہیں اور نماز رخصت کی دور دور تک کوئی گنجائش نہیں ہے ،الا یہ کہ بالکل بے ہوشی ہو جائے۔

نماز برائیوں سے روکتی ہے:

تو علماء نے لکھا ہے جو شخص نماز کا صحیح معنی میں پابند ہے، یہ حقوق اللہ میں سے ایمان کے

Marfat.com

بعد سب سے اعلیٰ حق ہے، اللہ کا جو بندوں کے اوپر ہے، جب اللہ کے ساتھ بندہ اپنے حق کو صحیح معنی میں ادا کرنے لگ جائے پھر اس بندے سے حقوق العباد بھی ضائع نہیں ہوں گے، یہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے، نیک بندہ بن جاتا ہے، اللہ کا دوست بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب بنالیں، تو اس سے پھر کوئی زیادتی کوئی غلطی کوئی ظلم نہیں ہونے دیتے اور قرآن نے دلیل دی ہے

﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ عنکبوت:۴۵

کہ نماز بے حیائی سے گناہوں سے برائی سے چھوٹے گناہوں سے بڑے گناہوں سے روکتی ہے باز رکھتی ہے، دور رکھتی ہے

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾

کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، مٹا دیتی ہیں، یہ آیت کریمہ نماز کے بعد آئی ہے اور حسنات کا لفظ جمع آیا ہے اوپر نمازوں کا ذکر آیا ہے، نمازیں جمع ہے۔ ان الحسنات نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتیں ہیں نیکیاں جمع ہیں یعنی ایک آدھ نماز سے بندہ اللہ کا مقرب نہیں بنتا، سب نمازیں ادا کرے گا، پابندی سے ادا کرے گا، جب سب نیکیاں کرنے والا بنے، تو پھر گناہ مٹیں گے۔

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾

دن کو تو آسانی ہوگی پڑھ لیں رات کو تھکاوٹ ہوگی چھوڑ دی اور صبح کی نماز بھی چھوڑ دی، تو اس نے مجاہدہ کیا اس کی تو نیند ہی پوری نہ ہوئی، اس نے ریاضت کیا کی ہے، مشقت کیا اٹھائی ہے، اللہ کے لئے اور اللہ کے رسول کے لئے اور اپنے نفع کے لئے آخرت کے لحاظ سے وقت مل گیا، تو پڑھ لی اور اگر مصروفیت ہے، یا گاہک آ گیا، تو جنون آ گیا، یہ مسلمان تاجر کی بات کر رہا ہوں، گاہک دوکان میں آ گیا، بس جنون آ گیا ہے، سبحان اللہ کیا ہو گیا ہے، نماز کیا ہوتی ہے، یہ تو سب کچھ بھلا سکتا ہے، نیند آ گئی نماز چلی گئی اور صبح کی نماز کو تو پتہ ہی نہیں مسجدوں میں جا کر اندازہ کرلو، کتنے نمازیں ادا کرنے والے ہیں۔

اقم اقیمو عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی ہوتا ہے مداومت، ہمیشگی۔ ایک دن یا دو دن یا

Marfat.com

تبلیغی جماعت کے ساتھ سہ روزہ لگاو، تو تہجد کی نمازیں بھی ہو رہی ہیں، اشراق بھی ہو رہے ہیں، چاشت بھی ہو رہے ہیں، اور ہر نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے، جب گھر آ گیا، تو پھر

هر چه خوانده ایم فراموش کرده ایم

الا حدیث یار که تکرار می کنیم

جو کچھ پڑھا لکھا سمجھا تھا، وہ ادھر ہی چھوڑ کر گھر میں آ گئے، تو اپنے پرانے یار کی داستان اور باتیں دہرا رہے ہیں، یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔

فرمایا جناب نبی پاک ﷺ نے

"أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ "متفق علیه

نفلی نماز کے لئے یہ بات کہی ہے کہ ہر روز کرو، اگر چہ تھوڑی کرو، یہ بات ہمیں زیادہ پسند ہے، لیکن ایک دن تو بہت زیادہ کر لی اور پھر اس کے بعد سب کچھ کو چھوڑ دیا، یہ پسند نہیں ہے۔

تین تفسیریں:

علماء تفاسیر نے اس کی اور تفسیریں بھی لکھی ہیں:

۱).....ایک یہ کہ اگر اعمال نامے میں کچھ گناہ ہیں، تو ان کو یہ نماز کی پابندی دور کر دیتی ہے، مٹا دیتی ہے، اگر ان گناہوں پر یہ نادم ہے اور ان گناہوں کو گناہ سمجھتا ہے اور نماز کی پابندی کر رہا ہے، تو اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲).....دوسرے یہ کہ یہ اونچے لوگوں کا مقام ہے کہ اس شخص کی نماز اس درجے کی بنے کہ اس کو ادنی گناہ سے بھی نفرت ہو جائے، اس شخص کی نماز اس مقام کی ہو کہ اس سے گناہ ہوتے ہی نہیں ہیں۔

نماز نمازی کو بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے، اگر اس کو روک دیا گناہوں سے جھوٹ سے دھوکے سے، بدنظری سے، ہر طرح کے گناہوں سے، جب اس نمازی کو نماز نے روک دیا پھر تو اس کی نماز ہے کہ جو اللہ اور اللہ کے رسول کو نماز مطلوب ہے اور اگر ابھی گناہوں سے نماز روک نہیں رہی ہے اور یہ نماز پڑھ رہا ہے، تو یہ نیکی اس کے جو تھوڑے بہت گناہ ہو رہے ہیں، تو یہ معاف کر رہی ہے اور کوشش کر تا رہے۔ یہ بھی فائدہ ہے کہ فرض ذمہ سے ساقط ہو رہا ہے۔

Marfat.com

ہر چیز محنت مانگتی ہے:

دیکھو ہر کام ایک دن میں نہیں ہوسکتا، یہ مقام بھی ایک دن میں نہیں ملتا، دیکھتے نہیں ہو، لوگ کلاسیں پاس کرتے ہیں، ڈگریاں حاصل کرتے ہیں، پھر آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں، پھر پہلے تو کلرک تھا، جب ریٹائر ہوا تو ڈی جی تھا، محنت کی ہے، آج ہی نماز کے لئے آئے ہیں، پہلے ہی دن میں آدمی جنید بغدادی نہیں بنتا، اس میں مجاہدہ ہوگا، پابندی ہوگی، کچھ مشکلات اور تکالیف آئیں گی، ذرہ سی دفتر میں اوپر نیچے ریل پیل کی پریشانی ہوئی، تو دعائیں اور ختم شروع ہو جاتے ہیں اور آیت کریمہ۔ ایسے ایسے ذکر لوگ بتاتے ہیں کہ ہمیں بھی نہیں پتہ ہوتا کہ یہ صلوۃ الحاجت ہے، پریشانیاں دور ہوتی ہیں، تھوڑی مشکل دنیاوی آئی کیسے دعاؤں میں لگ گئے، اچھی بات ہے اور ان رکاوٹوں کو ختم کرنے میں لگ گئے، یہ جنت دیکھ اس قدر سستی نہیں، اس میں بھی کوئی ریاضت ہوگی، ایک دن میں مقام نہیں ملے گا

گناہ کی معافی:

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص سے غلطی ہو جائے، گناہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے جو دل رکھا ہے، انسان کے اندر کوئی اور اس کو نہ بتائے، یہ خود مفتی ہے، بتا دیتا ہے، اس نے غلطی کی ہے، جس سے غلطی ہو جائے، فورا اس کے بعد فرمایا، وضو کرو اور دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ سے توبہ کرلو، اللہ معاف کر دیتے ہیں، جیسے کپڑوں پر میل ہو اور اسے جلدی دھولیا جائے، تو داغ اتر جاتا ہے، لیکن مہینہ دو مہینے وہ داغ لگا رہے، اب مشکل سے اترے گا، اب بارہ نمبر کے ریگ مار سے رگڑنا پڑے گا، پھر اور قسم کی توبہ ہوگی، اگر گناہ کا پکا داغ لگ گیا، تو فرمایا گناہ ہوگیا، تو وضو کرو دو رکعت نفل پڑھو اور عجیب ارشاد فرمایا اپنے دل سے کسی اور کے ساتھ باتیں نہ کرو، جس کے سامنے سر بسجود ہو، پھر اسی کا لحاظ کرو، اس کے بعد اپنے گناہ کی معافی چاہو، اللہ پاک معاف کر دے گا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بمع صحابہ کرامؓ ایک جماعت میں تھے، تو آپ نے ایک صحابی کو فرمایا مجھے دیکھتے رہو، میں کیسے وضو بنا رہا ہوں؟ ''ھکذا امرنی جبرائیل'' مجھے جبرائیل نے پورا

Marfat.com

وضو کرنا سکھلایا ہے، جیسے میں وضو کر رہا ہوں، مجھے دیکھتے رہو، آپ نے وضو مکمل کر لیا اور پھر اس کے بعد فرمایا، اب ہم ظہر کی نماز پڑھیں گے، پھر ایمان والا عصر کی نماز پڑھے گا، ظہر اور عصر کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے، اللہ معاف کر دے گا اور مغرب اور عشاء جب پڑھے گا، تو ان کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے، اللہ معاف کر دے گا، پھر صبح کی نماز جب جماعت کے ساتھ پڑھے گا، تو رات کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

گناہ تو معاف ہیں اب دیکھو یہ تو آرڈر پر عمل ہو رہا ہے، آرڈر پر عمل تقرب کا سبب نہیں بنتا، استحباب تقرب کا سبب بنتا ہے، جیسے استحبّ یستحب باب استفعال ہے اور اس کا مادہ ہے ''حب''، یعنی محبت یعنی اللہ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے مستحب کو بجا لاؤ، محبوب بن جاؤ گے، اپنے معبود کے، تو عشاء اور فجر کی نماز با جماعت ادا ہوگی، تو گناہ معاف ہیں، تہجد کے لئے قیام کیا، تو مقرب الی اللہ ہو گیا، اللہ کا نیک بندہ ہو گیا اور پھر اس کے بعد صبح کی نماز ادا کی، اب درمیان میں جو گناہ ہوئے، معاف ہو گئے۔

آمین کی برابری کا ثواب:

پھر جب یہ فرمایا صحابہ کرام کو کہ سورۃ ھود کی اس آیت کی تفسیر یہ ہے جو میں نے بتائی ہے

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾

یہ نیکیاں انسان کے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں، بس یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے، جن کے مقدر میں ہدایت ہے، وہ نصیحت حاصل کر لیں، یہ پورا واقعہ اور منظر دکھا کر آپ نے فرمایا سورۃ ہود کی اس آیت کی یہ تفسیر ہے، نماز کے پابند بن جاو، گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حدیث میں رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ نماز با جماعت ادا کرو، جب امام کہے گا ''ولا الضالین آمین'' تو تم بھی ''آمین'' کہو، اگر تمہاری آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ برابر ہو گئی، تو تمہارے سب گناہ معاف ہو گئے، یہ غور کرنے کی بات ہے، آمین کی برابری کی بات ہے، توجہ سے امام کی قرأت سن رہا ہے، جیسے امام سکتہ کرے گا ''ولا الضالین'' کے بعد، تو یہ آمین کہے، فرشتے تو غافل نہیں ہوتے، انسان غافل ہو جاتا ہے، تو آمین برابر ہو جائے گی۔

Marfat.com

اس پر غور کی بات ہے، یہ حدیث آپ نے سنی ہے، غور کرنے کی بات اور ہے کہ فرشتوں کی آمین کے ساتھ آمین برابر ہوگئی، تو گناہ معاف ہوں گے، دوستو آمین کب برابر ہوگی بیڈ روم پر سوتے ہوئے کیا آمین برابر ہوگی؟ اپنے کاروبار کو سلجھاتے ہوئے کیا امین برابر ہوگی؟ اپنے دفتروں میں میٹنگوں سے کیا آمین برابر ہوگئی؟ جب اللہ اکبر کی صدا بلند ہوگئی، اس ایمان والے کو اب اور کوئی چیز اچھی ہی نہیں لگتی، نماز کی ادائیگی کے لئے اب یہ مسجد آ گیا، ان نے نماز با جماعت ادا کی، اب اس کی آمن برابر ہوگئی، فرشتوں کی آمین کے ساتھ۔

دونمازوں کا خصوصی اہتمام:

قرآن مجید کی آیت ہے، اس کی تشریح میں رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے، فرشتے صبح کو اور عصر کو حاضری کے لئے آتے ہیں اور جو رات کے فرشتے ہیں، وہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور دن والے فرشتے بھی صبح کی نماز میں آجاتے ہیں، اب یہ فرشتے جو رات والے ہیں، یہ بھی صبح کی نماز میں ہوتے ہیں اور نمازیوں کی حاضری لگاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، اپنا دفتر لیکر اور دن والے فرشتے بھی صبح کی نماز کی حاضری لگاتے ہیں، پس ڈبل حاضری ہو جائے گی رات والے فرشتے بھی حاضری لگا رہے ہیں، دن والے بھی لگا رہے ہیں، رات والے بھی یہ بھی یہی بات ہے رات والے آئے ہیں دن والے جائیں گے، عصر کی نماز میں دن والے فرشتے حاضری لگا کر جا رہے ہیں، رات والے آتے ہیں، وہ بھی حاضری لگا رہے ہیں۔

تشریح جناب نبی پاک ﷺ نے فرمادی کہ یہ مشکل نماز ہے، اس میں دوھرا اجر ہے، ابھی دفتر سے چھٹی نہیں ہوتی، پہلے ہی چلے جاتے ہیں، بیوی گھر پر ہی ہوتی ہے، دفتر کا وقت پورا کیا کرو، اس غلام کو دوھرا اجر ملے گا، جو اللہ کا حق بھی ادا کر رہا ہو اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کر رہا ہو، فرمایا

﴿ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴾ بنی

Marfat.com

اسرائیل: ۷۸. ۷۹

نماز کی مداومت کرنا ہے اے اھل ایمان! جب سورج ڈھل رہا ہو، تو اس نماز کا خیال کرنا اسے مکروہ نہ ہونے دینا، یہ عصر کی نماز ہے، حضرت سلیمانؑ جہاد کی تربیت میں مصروف تھے، عصر کے بعد سورج غروب ہونے لگا۔ دعا کی اے رب تیری راہ میں مصروف تھا عصر قضا ہونے لگی ہے، درخواست یہ ہے کہ سلمان تیرے پیغمبر نے کوئی نماز مکروہ نہیں پڑھی، سورج کو واپس لائیں، تا کہ نماز کی صحیح ادائیگی ہو جائے، سورج واپس آ گیا۔

تاجدار دو عالم ﷺ جب مصروف عمل ہوئے ایک غزوے میں سورج غروب کی طرف جا رہا تھا، سورج کو آرڈر ہوا، اے سورج جس کے آرڈر سے تو چل رہا ہے، میں محمد بھی اس کے ارڈر سے چلتا ہوں، لیکن مصروفیت ایسی ہے اجازت لے لو، اپنے چلانے والے سے کہ کائنات کا سب سے بڑا امام جہادی ٹریننگ میں مصروف ہے اور عصر کی نماز قضا نہ ہونے پائے سورج رک گیا۔

قرآن کی تلاوت فجر کی نماز میں ذرا جھوم کر سننا، رات کو سو گئے، تو صبح کی تلاوت جھوم کر سنو گے، جب امام صاحب بھی نہیں سوئیں گے اور مقتدی بھی نہیں سوئیں گے، یہ تو پھر نیند کا جھومنا ہوگا۔

صبح کی نماز کی تلاوت کا خیال رکھنا، کہ صبح کی نماز کی تلاوت کے وقت تو ہماری حاضری کا وقت ہوتا ہے، ہم بھی آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں، او ہم حضرت بلالؓ کے پاوں کی آواز جنت کا منظر بنا دیتے ہیں، صبح ہماری حاضری کا وقت ہوتا ہے، اس کا خیال رکھنا فرشتے تو حاضری کے لئے ہیں ہی۔

وقرآن الفجر حدیث مین آتا ہے اللہ تعالیٰ ہر روز ثلث لیل آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں، اب کون ہمیں چاہنے والا ہے، اور کون ہے جو کو بستر سے پیار ہے، پتہ چل جائے گا، پھر خود اللہ تعالیٰ منظر دیکھتے ہیں، اور آگے فرمایا

﴿ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَكَ ﴾ بنی اسرائیل: ۷۹

اور رات کی تنہائی میں نصف اللیل میں اے نبی تہجد کے لئے اٹھ جایا کرو، لیکن میرے اور

Marfat.com

تیرے محبت کے کچھ رمز ایسے ہیں کہ تو تہجد میں اٹھ جایا کر قیام میں اس لاریب کتاب کی تلاوت کیا کر، میری محبت کے معرفت کے مراحل طے کرلیا کر، پھر قوی امید رکھ لینا اپنے داتا سے پھر قوی امید رکھنا اعمال بجالا کر اپنے آقا سے کہ تجھے عرش کے قریب مقام محمود عطا کردونگا یہ اتنا مقام تہجد والے کو ملا۔

اللہ کے ولی کی بات:

ایک بزرگ شبانہؒ ہیں، بڑے اللہ کے ولی ہیں، اللہ کے ولیوں کے تذکرے سے ایمان تازہ ہوتا، یہ تذکرہ ایک اللہ کے ولی کا ہے، جو کہ برحق جماعت ہے اور علامہ رومی کیا کہتا ہے

تازہ خواہی داشتن گرداغہ سینہ را
خواہ باز خواہی قصہ اے بازینہ را

اگر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کی یہ ادا تازہ رکھنا چاہتے ہو، پھر اللہ کے نیک بندوں کا اپنی مجلسوں میں تذکرہ کرلیا کرو، انبیاء کا، صحابہ کا، اولیاء کا، فقہاء کا، علماء کا تذکرہ اپنی مجالس میں کیا کرو، تو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کے چراغ تمہارے دلوں میں روشنی کریں گے، ان کو پٹرول ملتا رہے گا، ان نیک لوگوں کی کہانیوں کو ان کی تہجد کی اداؤں کو، ان کی اللہ کے ساتھ مناجات کو یاد کرلیا کرو تیرے دل کو پٹرول ملے گا یہ علامہ رومی کی بات ہے اور اقبال نے تو بڑے دکھ سے بات کہی ہے

نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گل ویراں وہی تبریز ہے ساقی

وہ تبریز سے اٹھا، سمرقند سے دیگر فقہاء اٹھے، بخارا سے امام بخاری اٹھا، فارس سے علامہ رومی آیا، علامہ سعدی آیا، سب لوگ فارس سے آئے، یہ وہی مٹی ہے، وہی پانی ہے، یہ وہی علاقے کے لوگ ہیں، اس وقت رومی پیدا ہوا، اب کیوں پیدا نہیں ہوتا؟ تو اللہ کے نیک بندوں کی بات کر رہا تھا کہ تذکرہ کرنے سے بندہ نیک ہو جاتا ہے، ایک تو جھوٹ ہوتا ہے، کچھ لوگوں نے تو جھوٹ بنا کر جھوٹ کی جلدیں لکھ دیں، اللہ کے ولیوں کی پہچان یہ ہے کہ جن کے ظاہری طور پر تمام اعمال سنت رسول ﷺ کے مطابق ہوں نماز با جماعت ہو خوش اخلاق

Marfat.com

ہوں سخی ہوں گناہوں سے بچتا ہو، عورتوں سے اجتناب کرتا ہو، مجبوراً پردے میں بات کرتا ہو یہ اللہ کا ولی ہوتا ہے۔

اور ڈاڑھی مونڈھی ہوئی ہو، تازہ تازہ مونچھیں، کس کے زلفیں اتنی بڑی بڑی لوگ کہتے ہیں خاموش خاموش پہنچا ہوا ہے، جہنم میں پہنچا ہوا ہے، میرے پیغمبر کی اداؤں کو اپنایا نہیں، وہ شیطان کے گھر میں پہنچا ہے، رحمٰن کے گھر میں پہنچنے کے لئے تو نبی کی ادائیں چاہئیں۔

تو میں بتا رہا تھا علامہ شبانہ ایک بزرگ گذرے ہیں، خواب میں دیکھتے ہیں کہ فرشتوں کو آڈر ہو رہا ہے، جنت سجاؤ کوئی مہمان آرہا ہے، جنت سمجھ گئی کوئی مہمان آرہا، ایک خاتون آرہی ہے، استقبال ہو رہا ہے، فرشتے ترانہ گا رہے ہیں فرمایا

﴿ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ ﴾ زمر: ۸۳

اے اللہ کے برگزیدہ بندو ہم نورانی مخلوق فرشتے سلام عرض کرتے ہیں، قبول کرلو ہم تمہاری نوکری میں لگے ہوئے تھے، جنت کو سجا رہے تھے نہروں سے خوشبوؤں سے باغات کو سجا رہے تھے کہ اللہ کا مہمان آرہا ہے، سلام قبول کرلو، پوچھا کون مہمان آرہا ہے؟ کہا یہ خاتون آرہی ہے، جنت اس کے لئے سجائی گئی کہا یہ تو میری بہن ہے، کہا ٹھہر جاو، کیا نیکی کی ہے کہ اتنا منظر تیرا جنت میں کہا اور تو کوئی نیکی نہیں، بس رات کو آخری حصے میں اٹھ کر اللہ کے سامنے کھڑی ہو جاتی تھی، شوہر سو جاتا تھا، بچے سو جاتے، پھر اس وقت اللہ کو یاد کرتی تھی، بس یہی نیکی اللہ کو پسند آئی۔

دوستو! یہ وہ زرخیز مائیں تھیں، جن کی گود سے جنید پیدا ہوا، جن کی گود سے شیخ عبدالقادر جیلانی پیدا ہوا، جن کی گود سے علامہ رومی پیدا ہوا، یہ وہ زرخیز مائیں ہیں، جنہوں نے وہ باغ پیدا کئے، علامہ رومی جیسے پھول پیدا کئے کہ رہتی دنیا ان پھولوں سے معطر ہوتی رہے گی، یہ ان زرخیز ماؤں کی گودیاں ہیں، اور ایک شیطان ماؤں کی گودیاں ہیں کہ بنجر گودیاں ہیں کہ شیخ سعدی بھی کہتا ہے کہ

رب کی رحمت بھی برسے تو بنجر زمین سے خار نکلتے ہیں، کانٹے نکلتے ہیں، سرکش نکلتے ہیں، متکبر نکلتے ہیں، مدارس کو گرانے والے نکلتے ہیں، وہ اس لئے کہ ان کی ماؤں کی گودیں بنجر تھیں،

Marfat.com

زرخیز زمین سے پھول نکلتے ہیں۔

بدبخت کی علامات:

ذوالنون مصریؒ ایک بزرگ گزرے ہیں، کہتے ہیں نیک بخت آدمی کی تین علامتیں ہیں سبق آسان ہے یاد کرلو

۱).....عمر بڑھتی گئی حرص کم ہوتی گئی نیک بختی کی علامت ہے۔

۲).....مال بڑھتا گیا سخاوت بڑھتی گئی نیک بختی کی علامت ہے۔

۳).....عزت بڑھتی گئی تواضع بڑھتی گئی نیک بختی کی علامت ہے۔

شاعر کہتا ہے

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد
تکبر مکن زینہارا ے پسر
کہ روزے زدستش درآئی بسر

ترجمہ غور سے سننا کہ متکبر کو نکالا جارہا ہے، وہ نہیں نکلتا، ابلیس جنت سے نکلتا نہیں تھا، وہ نکالا گیا، ہم نے ابلیس کو بیڑیاں نہیں لگائیں، ابلیس کو ہم نے ایک اور طرح کی سزا دی ہے، متکبر کو ہر ایک بندے کی زبان پر لعنت جاری کردی کہ کرتے رہو، ابلیس لعنت سن سن کر اور موٹا ہوتا جائے گا، اس لئے کہ اس کی غذا یہ ہے بیڑیاں کیوں پہناتے ہو اپنے گھروں میں بیٹھ کر لعنت کرتے رہو۔

بزرگوں کے اقوال میں ایک بات ملی، حدیث کے مفہوم سے ملتی جلتی ہے کہ اللہ پاک نے عمریں تقسیم کیں ہیں، رزق تقسیم کیئے ہیں، قوت کمزوری یہ تقسیم کیا ہے، علم تقسیم نہیں کیا ہے، جو اللہ سے محبت کرے، اس کو علم عطا کرتا ہے، پھر یہ علم پھیلا دیا ہے، حاصل کرو، اب جس کو محبت ہے، اللہ سے وہ حاصل کرے اور پھر اگلا مقام حاصل کرے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورہ مزمل میں

﴿ إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَّ أَقْوَمُ قِيْلًا ﴾ مزمل: ۶

Marfat.com

اے نبی! ہمیں معلوم ہے رات کے آخری حصے میں اٹھنا بڑا مشکل ہے، لیکن جب اٹھ جایا کرو، تو ہم بڑے جلدی ملتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا

﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ آخِذِيْنَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ ذاریات: ۱۵، ۱۶، ۱۷

ہم نے اپنے ساتھ محبت کرنے والوں کے لئے بڑے انعامات مقرر کر رکھے ہیں، نہریں ہیں، باغات ہیں، ان سے کوئی نکالے گا نہیں، غور کریں میں ان بادشاہوں کے ایوانوں کو کیا کروں، چھین لیتے ہیں لوگ چھین رہے ہیں، وہ ایوان حاصل کرو، کوئی پوچھے گا بھی نہیں، کیسے نیک بنے، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں، راتوں کو ان کو نیند کم آتی ہے، رات کو اللہ کے سامنے قیام کرتے نظر آتے ہیں

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ سجدہ: ۱۶

ان کو بستروں سے الرجی ہوتی ہے، اللہ کے سامنے قیام میں ان کو سکون ملتا ہے اور رات کو قیام میں عبادت میں گزارتے ہیں اور صبح کے وقت استغفار کی تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں کہ اے رب جس طرح آپ کی چاہت ہے اس طریقہ سے ہم آپ کو یاد نہ کر سکے ہماری یاد میں کمزوریاں ہیں معاف فرما۔

عطا رومی رازی و غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.....﴾

Marfat.com

عظمتِ رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآ ءِ وَعَلیٰ آلِه وَ أَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ أَوفَوْاعَهْدَہٗ اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَةِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْر الخَلَائِقِ بَعْدَ الانَبِیَآءِ .أَمَّا بَعْد!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَّ حِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرَنَّهٗ قَالَ أَ أَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ إِصْرِیْ قَالُوْا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ ﴾ال عمران: ۸۱

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "أَنَا نَبِیٌّ وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ ". جامع ترمذی جلد دوم: ۱۵۷۵

صَدَقَ اللّٰهُ العَظِیْمِ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الاُمِّیُّ الکَرِیْمِ ، وَنَحْنُ عَلیٰ ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِین .

تمہید:

تیسرے پارے کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے، جس کے اندر مقام رسول ﷺ کا ذکر ہے، اللہ رب العزت نے عالم ارواح میں دو طرح کے اجتماع سے دو باتیں روحوں کے سامنے بیان فرمائیں اور روحوں سے عہد لیا، ایک عہد عالم

Marfat.com

ارواح میں اللہ رب العزت نے اپنی ربوبیت کا لیا، جس کا ذکر سورہ اعراف نوے پارے میں ہے اور ایک عالم ارواح میں انبیاءؑ کی ارواح مقدسہ کو جمع کر کے عہد لیا ہے، وہ عہد نبی پاک ﷺ کی رسالت کا عہد ہے، جب اپنی ربوبیت کا عہد لیا، تو ارواح کا اجتماع عام تھا، سب لوگوں کی روحوں کو جمع کیا گیا اور جب اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کی رسالت کا عہد لیا ،اس وقت اجتماع خاص بلایا اور وہ اجتماع خاص انبیاءؑ کی ارواح مقدسہ ہیں اور ان ارواح مقدسہ سے رسول اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا عہد لیا اور آپ کی نصرت کا عہد لیا اور اس کا ذکر ہے تیسرے پارے کی اس آیت کریمہ میں، جو خطبے میں تلاوت کی ہے۔

آیت کا مفہوم:

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ میں تمہیں دنیا میں اپنے اپنے دور میں نبی بنا کر بھیجوں گا اور تمہارے اوپر آسمانی کتابیں بھی نازل کروں گا اور تمہیں حکمت، فراست اور قوت گویائی کا ملکہ بھی عطا کروں گا۔ پھر تم سب کے بعد نبی آخر الزمان ﷺ کو بھیجوں گا یہ آخری رسول نبی پاک ﷺ تصدیق کریں گے تمہاری نبوت کی، تمہاری کتابوں کی، تمہاری شریعتوں کی، تمہاری امتوں کی، تمہاری تبلیغ کی، تمہاری تمام خوبیوں کی تصدیق کریں گے۔ تم سے یہ عہد لینا ہے کہ تم ضرور بہ ضرور نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لاؤ اور پھر اس کی مدد کا عہد کرو۔

پھر فرمایا کہ تم عہد دو کہ نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لاؤ گے؟ ان کی مدد کرو گے؟ سب انبیاءؑ نے اقرار کیا کہ ہم ضرور کریں گے، ایمان تو اسی وقت لانا ہے اور نصرت کیسی کرنی ہے کہ ہر نبی اپنے امتیوں کو جیسے دوسرے کام اپنے لحاظ سے سمجھائے گئے، ایمانیات کو رسالت کو عقائد کو اعمال کو ایسے ہر نبی اپنی امت کو یہ سمجھا کر جائے کہ ایک نبی آخر الزمان ﷺ آنے والے ہیں تمہیں اللہ رب العزت وہ دور نصیب کرے تو ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا، چنانچہ آپ ﷺ کی خوبیاں آپ کے فضائل اور آپ کے بارے میں بشارتیں یہ توریت میں بھی، زبور میں بھی اور انجیل میں بھی تھیں اور دیگر صحائف جو اللہ رب العزت نے دیگر انبیاءؑ پر نازل کئے، تقریباً سب میں رسول اللہ ﷺ کی علامتوں کا اور بشارتوں کا ذکر تھا آسمانی چار بڑی کتابیں ہیں، توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن مجید جو چار برگزیدہ پیغمبروں پر

Marfat.com

نازل ہوئیں ہیں اور سو چھوٹی کتابیں آسمانوں سے نازل ہوئی ہیں، جو چھوٹی کتاب حضرت ابراھیمؑ پر، حضرت شعیبؑ پر، حضرت شیثؑ پر اور دیگر انبیاؑ پر جو چھوٹی کتابیں نازل ہوئی ہیں، وہ سو ہیں۔ تو اللہ رب العزت نے سب انبیاء کی روحوں کو جمع کیا اور ان روحوں سے یہ عہد لیا نبی آخر الزماں ﷺ کا اعلان کر رہا ہوں تمہارے بعد آئے گا۔

حدیث کا مفہوم:

جو حدیث تلاوت کی گئی، اس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"أَنَا نَبِیٌّ وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ".

جب حضرت آدمؑ کو اللہ رب العزت بنا رہے تھے میں اس وقت بھی نبی تھا۔

عہد انبیاء:

حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدمؑ پیدا بھی نہیں ہوا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کو اللہ رب العزت نے امام الانبیاء بنایا خاتم النبیین بنایا، سید دو جہاں بنایا، آخر میں آنے سے مقام کم نہیں ہوتا۔ ایک ہے ترتیب مکتوبی اور دوسری ہے ترتیب نزولی۔ یہ اللہ رب العزت ہاں دو طریقے ہیں۔ قرآن مجید کی ترتیب مکتوبی ہے، ترتیب نزولی جیسے جیسے جس جس جگہ میں جس جس بات کی ضرورت پیش آئی جس مسئلے کی ضرورت پیش آئی جس قصے اور واقعہ کی ضرورت پیش آئی وہ تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل ہوتا رہا ہے یہ ہے ترتیب نزولی، ایک ترتیب مکتوبی دنیاوی ہے ایک ہے وہ ترتیب قرآن کی جو لوح محفوظ میں ہے وہ سارا لکھا ہوا ہے۔ ایک ہے تھوڑا تھوڑا نازل ہونا ضرورت کے لحاظ سے جو رسول اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوا ہے یہ ترتیب نزولی ہے۔

پھر ایک ترتیب مکتوبی ہے جو نبی ﷺ نے لکھوائی ہے کہ پہلے بسم اللہ لکھو پھر سورۃ فاتحہ لکھو، پھر بسم اللہ لکھو، پھر سورۃ بقرہ لکھو، یہ ترتیب بھی مکتوبی ہے اس میں جو آخری سورت "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" آپ نے لکھوائیں ہیں، یہ قرآن مجید کی ترتیب مکتوبی ہے۔

Marfat.com

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ المائده: ۳

یہ آخری آیت ہے، لیکن آپ ﷺ نے آخر میں سورۃ فلق اور سورۃ ناس کو لکھوایا، تو نزولی ترتیب میں جو آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی، وہ پورے قرآن میں سب سے زیادہ مقدس ہے، عظمت والی ہے۔

اللہ رب العزت نے کتنے انبیاءؑ مبعوث فرمائے ہیں وہ پہلے سے اللہ کو معلوم ہے اور پھر ایک وہ ترتیب ہے کب کس کس نبی کو کس کس قوم کے لئے نازل کرنا ہے، بھیجنا ہے، پیدا کرنا ہے، مبعوث کرنا ہے، یہ ترتیب نزولی ہے، تو جب ترتیب مکتوبی ہوئی تمام انبیاءؑ کی روحوں کو نبوت عطا کی گئی، انبیاءؑ کی ارواح مقدسہ سے یہ عہد لیا کہ نبی آخر الزماں ﷺ یہ آنے کے اعتبار سے سب سے آخر میں ہیں، لیکن مقام و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے اونچے ہیں، لہذا تم سب ان پر ایمان لاؤ اور ان کی نصرت کا عہد کرو، یہ اجتماع خاص تھا انبیاءؑ کی روحوں کا اور وہ اجتماع عام ہے جس میں اللہ رب العزت نے تمام روحوں کو جمع کیا اور اپنی ربوبیت کا عہد لیا اور لوگوں نے اقرار کیا۔

علماء نے لکھا ہے کہ سیرۃ النبی کانفرنس جو سب سے پہلی منعقد ہوئی، وہ اللہ رب العزت نے کی، نبی کی شان بیان کرنے والے اللہ رب العزت ہیں اور اس شان اور مقام کو سننے والے انبیاءؑ ہیں اور پھر سب انبیاءؑ نے عہد دیا، ہم ایمان بھی لائے ہیں اس نبی آخر الزماں پر اور نصرت کا بھی عہد کرتے ہیں۔

عہد الست:

جو اجتماع ہے، یعنی عام روحوں کو جمع کیا ہے، اس میں اپنی ربوبیت کا عہد لیا، نوے پارے میں سورۃ اعراف میں ذکر ہے۔ فرمایا:

﴿ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَكُوْنُوْا انا كنا عن هذا غافلين ﴾ اعراف: ۱۷۲

Marfat.com

اور آپ کے رب نے جب تمام انسانیت کی ارواح کو جمع کیا، اور تمام ارواح کے اجتماع پر اپنی ربوبیت کا عہد لیا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تمام روحیں یہ اقرار کرنے لگیں، عرض کرنے لگیں، کیوں نہیں یا رب العالمین، آپ ہی ہمارے رب ہیں، آگے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میں یہ عہد اس لئے لے رہا ہوں، بعد میں تم دنیا میں جا کر کہیں عہد سے منحرف نہ ہو جاؤ، پھر نہ جاؤ۔ پھر اس عہد کی یاد دہانی کے لئے انبیاءؑ کو بھیجوں گا، اپنی کتابوں کو نازل کروں گا اور انبیاءؑ اپنے اپنے دور میں اپنے اپنے انداز سے میری اس عالم ارواح والی روحوں سے عہد کی یاد دہانی کرواتے رہیں گے۔

تمام مخلوقات کے نبی:

یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ پر آیت نازل فرمائی اور اللہ رب العزت نے فرمایا اے نبی آپ اعلان کر دیجئے کہ میں صرف خاص بستی کا اور کسی خاص مخلوق کا نبی نہیں ہوں، تمام عالم کے لئے آپ کو بھیجا ہے، تمام مخلوق کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے اور قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ بات سمجھنی ہے، تمام اقوام کے لئے تمام عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے، تمام مخلوق کیلئے نبی بنا کر بھیجا ہے اور قیامت تک کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ آبَا أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴾ احزاب: ۴۰

بائیسویں پارے کی آیت کریمہ ہے کہ انبیاءؑ میں سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں، خاتم النبیین ہیں، اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ کے علم میں ہے، سب کچھ اور سب کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا فرمایا

﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴾ اعراف: ۱۵۸

اے میرے محبوب! فرما دیجئے کہ تمام انسانیت کے لئے مجھے آخری نبی بنا کر بھیجا گیا ہے، تمام اقوام کے لئے، میدان حشر کے بعد جنت تک کے لئے، تمام انبیاء آئے اپنا اپنا مشن ادا

Marfat.com

کر کے اپنے اپنے دور میں چلے گئے، اور آپ کو تمام عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے، یہی وجہ ہے دوستو کہ اونٹ بھی شکایت کر رہے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام عالم کے لئے جو بھیجا ہے، ہرنیاں شکایت کر رہی ہیں۔ مشہور واقعہ عرض کر چکا ہوں کئی دفعہ کہ جب ایک صحابی ہرنی کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، تو وہ رونے لگی اور اپنی زبان سے یہ شکایت کی کہ میرے بچے بھوکے ہیں، میں یہ عہد کرتی ہوں کہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ اے میرے نبی! اس عہد کو آپ کا صحابی نہیں مانتا، یہ سمجھتا ہے کہ میں جھوٹ بولتی ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ دو، اس صحابی نے چھوڑ دیا اور وہ دودھ پلا کر بچوں کو ساتھ لا رہی ہے، پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کہ آپ نے آنا تھا بچوں کو کیوں لائی ہو؟۔ کہا جب آپ کا ذکر کیا، تو یہ بھی بے تاب ہو گئے آپ کے دیدار کے لئے، فرمایا اس صحابی نے یہ عجیب چیز ہے، اس نے تو میرے ایمان میں اور اضافہ کیا، تو آپ رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں تمام عالم کے لئے چنانچہ اس صحابی نے رسول پاک ﷺ کے فرمانے سے پھر ہرنی کو چھوڑ دیا۔

ایک صحابی کے باغ میں آپ تشریف لے گئے، تو خاموش اونٹ کھڑا تھا، آپ کو دیکھ کر اپنی زبان سے کچھ گنگنانے لگا، تو آپ نے پوچھا اس کا مالک کہاں ہے؟ بتایا گیا حضرت یہ ہے۔ فرمایا کہ اس نے شکایت کی ہے کہ تم کام زیادہ لیتے ہو اور کھانا اس کو پورا نہیں دیتے ہو، ایسا نہ کرو، اسی کو قرآن مجید نے کہا

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ﴾ انبیاء:۱۰۷

﴿وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْ مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ﴾ ال عمران: ۱۵۹

غزوہ احد میں جن صحابہ کرامؓ کو آپ نے جبل الرماد پر کھڑا کیا تھا، وہ پچاس صحابہ جن سے خطاء اجتہادی ہو گئی، فتح کے آثار دیکھنے کے بعد وہ نیچے اتر آئے اس جبل رماد سے، رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، بلانا بند کر دیا، اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل کر دی کہ اے نبی! آپ کی شان یہ ہے ہم نے تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ﴾

Marfat.com

تمام عالم کے لئے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپ نے اپنی رحمت کا کرشمہ یوں دکھایا ہے کہ کوڑا کرکٹ ڈالنے والی راستے میں کانٹے بچھانے والی وہ خاتون جب بیمار ہوگئی تو آپ اپنی صفت رحمۃ للعالمین کا مظہر بنتے ہوئے وہ کانٹے بچھانے والی خاتون کے گھر تشریف لے گئے، متعجب ہوگئی وہ خاتون کہ میرا کردار کیا اور اس ہستی کا کردار کیا اور پھر مسلمان ہوگئی۔

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ﴾

آپ اپنی صفت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان صحابہ کو معاف کردیں، ہم نے آپ کا دل سخت نہیں بنایا، ہم نے آپ کا دل غرور والا نہیں بنایا، ہم نے آپ کو جابر نہیں بنایا، ہم نے آپ کو سرکش نہیں بنایا، رحمت بنا کر بھیجا ہے ناراض نہ ہوں۔ جن سے خطا ہوگئی ہے، ان کو معاف کر دے اور ان کی غلطی کی معافی مجھ سے بھی مانگیں اور آئندہ اپنے تبلیغی اور جہادی کاموں میں صحابہ کو بھی شریک مشورہ رکھیں ان کے دل ٹوٹیں نہیں اور یہ پریشان نہ ہوں، آپ کے قریب جڑتے رہیں یہ رحمت ہے۔

اللہ کی رضامندی کا معیار:

میں یہ بتا رہا تھا کہ رسول اکرم ﷺ کو ہر عالم کیلئے بھیجا ہے اور قیامت تک کے لئے اور ہمیشہ کے لئے بھیجا ہے کوئی نبی آپ کے بعد نہیں آئے گا، خاتم النبیین بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی زندگی میں اللہ نے آپ کی سنتوں میں آپ کے اقوال و افعال میں اپنی رضا معلق کردی، میں راضی ہوں گا تب جب تم سے میرا محبوب راضی ہے، تو اگر میرا محبوب تم سے راضی نہیں ہے، قرآن نے اعلان کردیا، جس کو نہ کوئی مٹا سکے، نہ کوئی بٹا سکے فرمایا

﴿ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ ال عمران: ۳۱

اے نبی! اعلان کردیں جیسے اگر تم اللہ کو چاہنے والے ہو، اللہ کو اپنا معبود اور محبوب سمجھتے ہو، اللہ سے اپنی محبت کے دعوے کرنے والو یہ دعویٰ قبول نہیں ہوگا محبت الٰہیہ کا دعویٰ اس وقت تک قبول نہیں ہوگا، جب تک کہ میرے محبوب کی پیروی نہ کرنے لگ جاو، رسول اکرم ﷺ کی پیروی میں اللہ رب العزت نے اپنی رضا رکھ دی۔ اسی کو اقبال کہتا ہے:

Marfat.com

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اس میں خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

اس سفر میں رسول اکرم ﷺ کی پیروی کی، سفر میں کہ جب جتنا کوئی آگے بڑھتا جائے گا اتنا رسول کا دنیا میں بھی قریب ہوتا جائے گا۔ آخرت میں، میدان حشر میں، حوض کوثر میں بھی اتنا قریب ہوتا جائے گا۔

نبی ﷺ اپنے امتی کو پہچان لیں گے:

صحابہ کرامؓ کے سامنے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قیامت میں فخر ہوگا اپنی امت کی کثرت سے اور میں پہچان لوں گا اپنے امتیوں کو میدان حشر میں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اتنا بڑا اجتماع ہوگا، نفسا نفسی کا عالم ہوگا، آدم سے لیکر آپ تک تمام کائنات میدان حشر میں کھڑی ہوگی، آپ کیسے اپنے امتیوں کو پہچانیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے امتیوں کے چہرے کی چمک سے پہچان لوں گا، جو پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، وضو بناتے ہیں، ان کے چہرے میدان حشر میں چمکیں گے۔

محمد کی غلامی سند ہے آزاد ہونے کی:

اور مکہ والے بچیوں کو زندہ قتل کرتے تھے، قافلے لوٹتے تھے، عورتوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے تھے، نبی آخر الزمان ﷺ کا بابرکت نزول ہوا، بعثت ہوئی تو عورتوں کو بھی مقام مل گیا۔

محمد کی غلامی سند ہے آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی۔

اقبال کہتا ہے:

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کہ میرا ایماں کامل ہو نہیں سکتا

یعنی رسول اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا آسان ہے، دوستو لیکن آپ کی عزت کی خاطر

Marfat.com

جان قربان کرنا مشکل ہے، نبی کے عاشق صادق ایسے گذرے ہیں کہ نبی کے گستاخوں کو داخل نار کر کے خود شہادت کا جام پی گئے۔

نبی اکرم ﷺ کی کامل پیروی کرو، زندگیوں میں برکت آئے گی، رزق میں برکت آئے گی، دل میں سکون آئے گا اور سنت پر عمل کرنے سے جو دل میں نور آتا ہے، اس نور کا بڑا وزن ہوتا ہے، دوستو شریعت کی وجہ سے جتنا جتنا مشکل سے مشکل دور سے گذرنا پڑے، تو یہ گذرنا آسان ہوتا ہے کہ ایمان میں وہ کیفیت بن چکی ہو، اتباع رسول ﷺ کی

سنت کا پیروی کا فائدہ:

اور سنت کی پیروی میں فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا، پھر دوستو سوچو ہمارا ایمان ہے، رسول اکرم ﷺ جیسا انسان تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا، کوئی نبی بھی آپ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا، یہ سب کا ایمان ہے، اگر اس طرح کا ایمان نہیں ہے، تو مسلمان نہیں، نبی آخر الزماں ﷺ جو ہمارے نبی ہیں، حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ ان جیسا کوئی بھی نہیں ہوسکتا، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ آخری نبی میں نے ان کو اتنا اعزا مقام عطا کیا ہے کہ پہلے انبیاءؑ کو نہیں دیا یعنی ظاہری اعتبار سے بھی آپ ﷺ کو پوری دنیا سے حسین، جمیل، عفو، درگذر، شفقت اور تبسم والا بنایا ہے۔

صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں جا کر بیٹھتے تھے، ہر صحابی یہ محسوس کرتا تھا کہ کامل توجہ حضور ﷺ کی طرف ہے، ایسا دیکھنے کا انداز تھا اور کوئی صحابی جو عرصہ سے آپ کے پاس بیٹھتا ہے اور ایک دیہات سے آ کر آج ہی بیٹھا ہے، آپ اس سے بھی ایسے ہی ملتے تھے، جیسے پرانی واقفیت ہے، یہ آپ ﷺ کے تمام احوال ہیں، نہ ظاہر کے لحاظ سے آپ سے کوئی اونچا ہے اور نہ علم ربانی کے اعتبار سے عالم ارواح کے اعتبار سے، روحانیات کے اعتبار سے، نبوت کے لحاظ سے میدان حشر میں شفاعت کبریٰ کے لحاظ سے آپ ﷺ سے کوئی اونچا ہے، تو پھر ہمیں اپنے اونچے نبی کی سنتوں پر عمل کرنا چاہیئے یا نبی کے دشمنوں کے طریقے اختیار کرنا چاہیئے؟ مجھے جواب دو اس کا،

بتاؤ ہمیں اس مبارک اونچی ہستی کے طریقے کو اپنانا چاہیئے یا اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ

Marfat.com

کے دشمنوں کے طریقے پر عمل کرنا چاہیئے؟ اونچا بتائیں۔

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقوں پر کہ آپ سے بہتر کوئی حسین نہیں ہے، آپ سے اونچا کوئی شفیق نہیں ہے، آپ سے زیادہ کوئی سخی نہیں ہے، آپ سے زیادہ کوئی مہربان نہیں ہے، آپ سے اونچا کوئی نبی نہیں ہے، تو پھر ایسی اونچی ہستی کی پیروی کرنے میں اللہ نے سب کچھ رکھا، کن کی پیروی میں گھومتے ہیں، سب جہالت ہی جہالت ہے، تاریکی ہی تاریکی ہے، دکھ ہی دکھ ہے۔

حضرت عائشہؓ کا سورج:

دوستو! اس راستے کے علاوہ باقی سب راستوں میں دکھ ہی دکھ ہیں، ان میں آگ ہے، اس طریقے میں نور ہے، پھر فرق آج محسوس کرلو، آگ اچھی ہوتی ہے یا نور اچھا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں صحیح محبت والی خاتون ہیں ازواج مطہرات میں سے ہیں رسول اللہ ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں

لَنَا شَمْسٌ وَلِآفَاقٍ شَمْسٌ
شَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَآءِ
فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَعْدَ الْفَجْرِ
وَشَمْسُی طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَآءِ

صدیقہ بنت صدیق اکبرؓ اپنے محبوب شوہر محمد عربی ﷺ کی منقبت بیان کرتی ہیں، فرماتی ہیں ایک اللہ نے مجھے سورج دیا ہے، ایک اللہ نے آسمان والوں کو سورج دیا ہے، وہ سورج جو آسمانوں میں جلتا ہے، میرے سورج کے اشارے سے وہ رک بھی جاتا ہے، ایک اللہ رب العزت نے مجھے سورج عطا کیا، ایک آسمانوں کو سورج عطا کیا، میرا سورج آسمان والے سورج سے کہیں زیادہ بہتر ہے؛ اس سورج کو اس سورج کے اشارے پہ رکنا بھی ہوا ہے، معراج کا واقعہ نقل کر رہا ہوں، جب مشرکین مکہ نے سوال کئے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ قافلہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے مکہ میں پہنچ جائے گا، وہ قافلہ دیر کرنے لگا، سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا، اللہ کے رسول نے سورج کو اشارہ کیا، رک جانا عہد کیا ہوا ہے، اے

Marfat.com

سورج رک جا، میں بھی اسی ہستی کے حکم پر چل رہا ہوں اور تو بھی اسی اللہ رب العزت کے حکم پر چل رہا ہے، لیکن اب مناظرے اور مقابلے کی بات آگئی، حق اور باطل کی بات آگئی، اے سورج رک جا، غروب اس وقت ہونا جب مشرکین مکہ کا قافلہ مکہ پہنچ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سورج رک گیا اور جب مشرکین کا قافلہ پہنچ گیا تو اس کے بعد سورج غروب ہوا۔

لَنَا شَمْسٌ وَلَآفَاقِ شَمْسٌ
شَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَآءِ

حضرت عائشہ صدیقہ فرمائی ہیں کہ اللہ نے جو مجھے سورج عطا کیا ہے، وہ آسمانی سورج سے کہیں بہتر ہے، اس لئے کہ میرے سورج کو دیکھتے رہو، سو سالہ ہزار سالہ زندگی میسر ہو جائے اور میرے سورج کو دیکھتے رہو، آنکھیں اور دل سیر نہیں ہوں گے، اکتائے گا نہیں، شوق دیکھتے دیکھتے پورا نہیں ہوگا آسمانی سورج کو دیکھتے ہوئے آنکھیں چندھیا جائیں گیں تھک جائیں گیں۔

اس لئے کہ وہ سورج تو صبح کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج ہر وقت طلوع ہے۔ یہ سورج رات کو بھی روشنی دیتا ہے، حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رات کے دوران مجھے سوئی کی ضرورت پیش آگئی، سوئی ڈھونڈ رہی تھی، بجلیاں نہیں تھیں دوستو، اس وقت چراغ مسجد نبوی کو سن نو ہجری کو نصیب ہوا، اور رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اللہ نے ہم پر اتنے احسانات کئے اور اتنے کرم کئے کہ آج ہماری مسجد کو چراغ نصیب فرمایا، چراغ نہیں تھا گھر میں اور خاتم النبیین کے گھر میں، امام الانبیاء کے گھر میں، سید دو جہاں کے گھر میں جس کے لئے دنیا بنائی گئی، اس کے گھر میں چراغ نہیں ہے، امی عائشہ صدیقہؓ سوئی ڈھونڈ رہی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے عائشہؓ کیا کرتی ہو عرض کرنے لگیں اے اللہ کے رسول سوئی ڈھونڈتی ہوں، سوئی نہیں مل رہی، آپ نے چہرہ انور سے چادر کو اٹھا دیا، فرمایا عائشہ دیکھ لو سوئی کہاں ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا سوئی مل گئی۔

اللہ پاک ہمیں صدق دل سے رسول اللہ ﷺ کی کامل پیروی کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .....﴾

Marfat.com

پیغام رسول

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآ ءِ وَعَلیٰ آلِه وَ اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوفَوعَهْدَه اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَةِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْرِ الخَلَائِقِ بَعْدَ الانَبِیَآءِ .اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْکُمْ وَلَآ اَدْرٰئکُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾یونس:۱۶

قال النبی ﷺ : "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ".

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

موسم بہار:

گیارہویں پارے ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول پاک ﷺ کا دنیا میں آنے کا مقصد ذکر ہوا ہے، آپ دنیا میں تشریف لائے ربیع الاول کے مہینہ میں، مہینے کے لحاظ سے تو سب مورخین متفق ہیں، تاریخ ولادت کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے نو، بعض نے سات، بعض نے بارہ اور بعض نے کچھ اور اقوال نقل کئے ہیں۔

ربیع الاول کے مہینے میں ہی آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے، اس وقت ہر چیز لکھی جارہی تھی، تو آپ ﷺ کا سن وفات بارہ ربیع الاول لکھی ہے، عجیب بات ہے جب دنیا میں تشریف لائے، تو بھی ربیع الاول تھا، جب دنیا سے پردہ کر گئے، تب بھی ربیع الاول

Marfat.com

تھا، مقصد یہ ہے کہ امت کو یہ درس دیا جارہا ہے کہ میں تمہیں موسم بہار میں چھوڑ کر جارہا ہوں ، اس موسم بہار کو نہ بدلنا، شریعت کے ساتھ مضبوطی سے رہنا، تو مسلمانوں کا ہر دن موسم بہار ہے، ہر مہینہ اور ہر صدی ہی موسم بہار ہے اور اگر نورانی شریعت سے دور ہو گئے ، تو بہار دور ہو جائے گا۔

ربیع الاول میں ہی تشریف آوری ہوئی اور ربیع الاول ہی میں اس دنیا سے رخصتی ہوئی ، یہ سبق دیا کہ میں پیارا موسم دنیا کے لئے بن کر آیا ہوں ، جو دنیا وحشی بن چکی تھی ، قتل وقتال کی عادی بن چکی تھی ، سو اُن کی رگوں میں پھر رہا تھا اور طرح طرح کے خرافات ، دہشت و وحشت ان میں رائج تھے ، ایسے برے احوال میں میں موسم بہار لے کر آیا ہوں کہ ان تعلیمات کو اپناؤ گے ، تو موسم بہار میں مریض کو بھی سکون آنے لگتا ہے ، خوشی محسوس کرتا ہے پھولوں کو دیکھ کر، میری شریعت کا ہر پہلو ہی پھول ہے، ہر پیغام ہی خوشبو ہے، ہر حکم میں ہی راحت سکون ہے، تو وحشت دور ہو جائے گی ، بہار ہی بہار آ جائے گی ۔

اس دل میں جس نے مانا، اس قبیلے نے جس نے مانا، اس شہر میں جس نے مانا، اس پورے خطے میں جس نے میری شریعت کو مانا بس بہار بہار ہی ہمیشہ اس کے لئے ہوگی ، دنیا میں اور پھر آخرت میں ایسی موسم بہار ملنی والی ہے، وہ بالکل حقیقی موسم بہار ہے، اس جنت کے موسم بہار میں کبھی خزاں نہیں ہے ۔ یعنی نیک بندہ جب جنت میں جائے گا تو جنت میں ہمیشہ موسم بہار ہی رہے گا۔

بعثت کا مقصد رسول پاک ﷺ کا بیان کیا اللہ رب العزت نے ، عموماً خطباء واعظین مبلغین یا صحافی بھی کسی حد تک ربیع الاول کے مہینے میں رسول اکرم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہیں اور تذکرے سے ایمان میں رونق محسوس ہوتی ہے، تازگی محسوس ہوتی ہے، نیک لوگوں کے تذکرے سے دل میں بیداری پیدا ہوتی ہے، ہمت اور صلاحیت آ جاتی ہے ، پھر جن اولیاء کو جن نیکوں کو محدثین کو جن صحابہ کو یہ نیکی جس ہستی سے ملی ہے، جب اس ہستی کا تذکرہ ہو کیسے نہ ایمان میں رونق آئے ؟ ربیع الاول کے مہینے میں کچھ تھوڑا سا اہتمام سے لوگ تذکرہ کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا، ویسے تو کوئی بیان کوئی مجلس کوئی نشست جو اسلامی ہو جو بیان جو وعظ جو

Marfat.com

نشست ہواس وقت تک ادھوری ہی سمجھی جاتی ہے ،جب نبی پاک ﷺ کا تذکرہ نہ ہو،تو شریعت کی ہر بات میں تذکرہ لازمی ہوتا ہے، پورے سال آپ کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔

وہ نبی جو خاتم النبیین ہے وہی نبی ہے ،جس نے ہمیشہ رہنا ہے ،اس کائنات میں اس شریعت نے ہمیشہ رہنا ہے اوراسی کے وہ جانثار ہیں جن کے تذکرے ہمیشہ رہنے ہیں ،تو کیوں نہ ہر مجلس میں تذکرہ ہو کہ شریعت کی کوئی بات مکمل ہی نہیں ہوسکتی ہے رسول اللہ ﷺ کے تذکرے کے بغیر،شریعت نام ہے دو چیزوں کا فرمان الٰہی اور فرمان رسول ﷺ یعنی قرآن وحدیث۔

حدیث رسول ﷺ کے کلام اور فرمان کو کہتے ہیں، اہل ایمان رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ سن کر،خواہ آپ کی زندگی کے کسی گوشے کو بیان کر دیا جائے ،آپ ﷺ کی جسم کی ساخت کو ہی بیان کر دیا جائے ،وہ اہل ایمان جو حقیقی محبّ ہیں،ان کے ایمانوں میں رونق آئے گی کہ آپ ﷺ کے دیکھنے کا انداز یہ تھا،آپ ﷺ کے چلنے کا انداز یہ تھا،آپ ﷺ کے پکڑنے کا انداز یہ تھا،آپ ﷺ کے جبے کا انداز یہ تھا،اپنے ساتھیوں سے گفتگو کا انداز یہ تھا، بیٹھنے کا انداز یہ تھا،کھانے کا انداز یہ تھا،نماز کا انداز یہ تھا، بیان کا انداز یہ تھا،جس پہلو کو بیان کرو آپ ﷺ کی جس ادا کو بھی بیان کیا جائے ،اسی میں ہی روشنی ہے،اسی ہی میں نور ہے اوراسی ہی میں ایمان والے کے ایمان میں تازگی آئے گی۔کہا:

أَعِدْ ذِكْرَ مُحَمَّدٍ لَنَا فَإِنَّ ذِكْرَهُ
هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ

اپنی مجلسوں میں اپنے حلقوں میں شافعی محشر کا تذکرہ کیا کرو کہ اپنی مسجدوں میں اپنے حلقوں میں جب ہمارے نبی ﷺ شافعی کا تذکرہ کرو گے تو خوشبو مہکے گی جیسے کہ مشک کی خوشبو جب صرف ڈبیا کا ڈھکن کھولا جائے تو پوری مجلس کو معطر کر دے۔ نبی پاک ﷺ کا تذکرہ اپنے حلقوں میں کرلیا کرو تو اپنے دلوں میں خوشبو اپنی مجلسوں میں راحتیں محسوس کرو گے۔

انسانوں کے لئے اللہ رب العزت نے سب سے قیمتی خوشبو ہرن کے نافے میں رکھ دی ہے،اگر صرف اس کو کھول ہی دیا جائے ،سنگھایا نہ جائے ،تو اہل مجلس مسرور ہو جاتے ہیں،

Marfat.com

میرے نبی کے ہر اداوں میں ہر فرمان میں ہر حرکت سکون میں ہم نے ایسی مہک رکھ دی ہے کہ اپنے تو اپنے کافر بھی دیکھ کر سن کر مسرور ہو جاتے ہیں۔

بہار میں تذکرہ بہار:

رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ربیع الاول میں اہتمام سے ہوتا ہے، یہ محسن ہے انسانوں کا اور اللہ رب العزت نے محسن کا لقب دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کو فرمایا

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ال عمران: ۱۶۴

کہ اللہ رب العزت نے احسان کیا لوگوں پر، انہیں میں سے اپنا امام الانبیاء بھیجا، احسان بیان کیا اللہ رب العزت نے اور پھر اس کی ایک ایک چیز کو محفوظ کر لیا، نبی بنا دیا اور نبوت کے بعد پہلے تو یہ حکم دیا کہ اپنے گھر سے تبلیغ شروع کر، سب سے پہلی تبلیغ اپنی بیوی سے ہوئی اور اس نے ایمان لایا، تسلی بھی دینے لگی، پھر نوکر سے، پھر بچوں سے، پھر زمانے نے مانی بات، پھر کہا اپنے رشتہ داروں کو سمجھاؤ، یہ دونوں کام بڑے مشکل ہیں۔

دوستو! یہ اونچا انسان کر سکتا ہے، سب سے پہلے گھر سے تبلیغ انسان کی بیوی کو ہر عیب کا پتہ ہوتا ہے، پہلے اپنے آپ کو عیبوں سے پاک کرنا ہوگا، پھر بیوی کو تبلیغ کی جائے گی اور یہ بیوی تو وہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی امانت و دیانت مشہور ہوئی، تو اپنے غلام میسرہ کو کہا کہ اس شریف مکہ کے پاس جاؤ، اگر مضاربت کے طور پر میرا مال لے کر کاروبار کرنا چاہتا ہے، تو میں مال دیتی ہوں، اللہ کا نظام تھا میسرہ غلام گیا، آپ نے کہا ٹھیک ہے، تجارت میں تو مجھے خوشی ہے، یہ ساتھ گیا جہاں جہاں سے گزر ہوا، پھر بادل نے سایہ گیا، میسرہ نے واپس آ کر کہا اپنے آقا کو مخدومہ کو کہا عجیب انسان ہے۔ عظیم انسان ہے۔

آئندہ شام نہ لایئے گا!

جب ابو طالب کے ساتھ آپ کا سفر ہوا شام کا، آپ کے چچا بھی تاجر تھے، راہب عیسائی نے کہا تھا اس شخص کو آئندہ شام نہ لانا۔ (سیرت مصطفیٰ جلد اول: ۱۰۱)

Marfat.com

دوستو! ابھی چالیس سال عمر نہیں ہے، بہت تھوڑی عمر ہے، پندرہ یا بیس سال اپنے بھتیجے کو ساتھ نہ لانا، کہا کیوں؟ مجھے بہت محبوب ہے، اپنا بھتیجا ویسے بھتیجے چاچوں کو عزیز ہوتے ہیں، لیکن اس کے سر سے اس کے ابا کا سایہ اٹھ گیا ہے، اس لئے یہ یتیم ہے، مجھے بہت عزیز ہے، پیارا ہے، میں تو ساتھ لاوں گا، اس راہب نے ابو طالب کو کہا کہ اس کے پیشانی سے مہر ختم نبوت کی جھلک ہے، کہیں شام کے عیسائی اس کی پیشانی کو جانچ کر قتل نہ کر دیں، جو سلیم الفطرت مخلوق تھی، دل سیدھا تھا، تعصب سے پاک ہے، اس کے دیدار ہی سے ہدایت ملتی ہی گئی، دل تعصب سے اگر پاک ہے، اس کے دیدار سے ہی ہدایت ملتی گئی، چالیس سال بعد نبوت ملی، اس سے پہلے اہل نظر کو نبی کی جھلک محسوس ہونے لگی، اب نبوت مل گئی، شروع میں بیوی سے بات ہوتی ہے تبلیغ کی اور پھر رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔

دوستو! اگر کوئی سنت تبلیغ کرنا چاہتا ہے، وہ یہ ہے دوسروں کو بتانا آسان ہوتا ہے، اپنے گھر میں بتانا مشکل ہے، ورنہ نمونہ بننا پڑے گا، اس سنت پر چل کر عمل کرنا پڑے گا، پھر کوئی مشکل نہیں، پھر ہر ادا ہی تبلیغ ہے، ہر حرکت وسکون ہی تبلیغ ہے، گھر میں آنا جانا ہی تبلیغ ہو جائے گا، جب صحیح محمدی بن جاؤ گے۔

کوہ صفا کی چوٹی پر:

اب حکم ہوا پیغمبر کوہ صفا کی چوٹی پر چڑھ کر ہماری دعوت توحید کا اعلان عام کر دو، رسول اللہ ﷺ نے حکم کی اتباع کی اور صبح اشراق کے وقت دستور کے مطابق اپنی چادر لہرائی، تمام اہل عرب جمع ہو گئے اور آپ کی تعریف تو پورے حجاز میں گونج رہی تھی، یہ کیسا عجیب انسان ہے، جمع ہو گئے، آپ ﷺ نے ان کو مثال کے طور پر سمجھایا کہ ادھر سے کوئی حملہ آور آ رہا ہے، میں بتاؤں تو مان جاؤ گے؟ کہا ضرور مان جائیں گے، آپ ﷺ کی زبان سے کبھی جھوٹ سنا نہیں، آپ ﷺ نے پھر اعلان کیا، فرمایا

يَأَيُّهَا النَّاسُ هَلْ وَجَدْتُمُوْنِىْ صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا.

زندگی کا اکثر حصہ آپ کی اس دھرتی پر گزار چکا ہوں، یعنی چالیس سال سے زائد عمر تمہارے درمیان گزار بیٹھا ہوں، جو گیارہ اور سترہ سال کی عمر کے بچوں سے نسوانیت بھی پناہ

Marfat.com

مانگتی ہے کہ ان کے ہر حرکت سکون سے جنت کی حوروں کی جھلک آتی ہے، قیامت میں جنت کے مناظر میں لبالب بھرے ہوئے گلاس لانے والے ولدان مخلدون دس اور سترہ سال عمر کے لڑکے آئیں گے، یعنی بچپن بھی تم میں گذارا ہے، لڑکپن بھی تم میں گذارا ہے اور جوانی بھی تم میں گذاری ہے۔ (سیرت مصطفیٰ: ۱۷۷)

گیارہواں اور سترہ سال کی عمر جونسوانیت نما مثل حور ہوتی ہے وہ بھی گزار بیٹھا ہوں اکیس سال سے چالیس سال تک شباب ہوتا ہے، وہ بھی گزار بیٹھا ہوں، مجھے وفادار پایا ہے یا بے وفا پایا ہے؟ مجھے امانت دار پایا ہے یا خیانت دار پایا ہے؟ مجھے ایسا نوجوان پایا جس کی نگاہ نیچی دیکھ کر عرب کی دوشیزگی بھی حیا کرتی تھی، مجھے ایسا جوان پایا ہے یا پھر ایسا جوان پایا ہے کہ بوڑھی عورتوں کو بھی پیچھے سے نوجوان دیکھتے رہتے ہیں؟ کیا تم نے مجھے وفادار پایا ہے حیادار پایا ہے دلدار پایا ہے صادق وامین پایا ہے کہ نہیں؟

یہ اعلان کیا رسول پاک ﷺ نے، دوستو یہ عام اعلان نہیں ہے، غور کرو، کوئی نہیں یہ اعلان کرسکتا ہے، نہ کوئی بادشاہ نہ کوئی عوام کا فرد نہ کوئی مالدار نہ کوئی غریب نہ کوئی آقا نہ کوئی غلام نہ کوئی مرد نہ کوئی عورت یہ اعلان کرسکتی ہے، جس چالیس اپنی زندگی کو ہتھیلی پر رکھ کر پیش کر دیا، اپنے شہر والوں کے سامنے پھر اعلان اگر کسی نے کیا، تو پھر وہ ابوبکر عمر ہوگا، وہ اعلان پھر وہی کرسکتے ہیں کہ وہ سچے عاشق تھے، بتاؤں گا، ان کا اعلان کیا تھا، مشرکین نے جواب دیا

جَرَّبْنَاکَ مِرَارًا مَا وَجَدْنَاکَ إِلَّاصَادِقًا

اے آمنہ کے لال! ہم نے آپ کو بار بار آزمایا، ایک بار نہیں، بار بار آزمایا، مجلسوں میں دیکھ کر آزمایا، کاروبار میں بھیج کر آزمایا، جوانی کے ایام میں سفر کرتے ہوئے، غار حرا میں جاتے ہوئے آزمایا، لوگ پہاڑوں کا سفر کرتے ہیں، تم نے آزمایا ہے میری خوبصورت جوانی کو آزمایا میں تو تین میل دور جایا کرتا تھا، غار حرا میں جا کر تنہائی میں بیٹھ کر اپنے محسن حقیقی کو یاد کرتا تھا، کبھی تم نے مجھے آزمایا، اپنے دادا کے گھر میں کبھی مجھ کو آزمایا میرے چچا کے گھر سب کہنے لگے ہم نے آپ کو سچا ہی سچا پایا، کوئی عیب کی بات نہیں آپ میں، ہر لحاظ سے کوئی عیب کی بات نہیں، یہ بہت اونچی بات اور مقام اس میں ہے

Marfat.com

، جب چیلنج کے طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا کہ میرے اندر کوئی غلط بات ہے، تو بتاؤ

ابراہیمی نظر پیدا بڑی مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے پہلو میں بنا لیتی ہے تصویریں

ہوس کبھی نوکری کی شکل میں۔ کبھی ہوس رسم ورواج کی شکل میں۔ کبھی حوس اپنے نفسانی خواہشات کی شکل میں حملہ آور ہوتی ہے اور انسان متقی والے درجے سے نیچے چلا جاتا ہے

یہ وہ مسلمان ہے جسے دیکھ کر شرمائے یہود:

ہم دیکھتے ہیں آج اس ربیع الاول کے مہینے میں آپ کا تذکرہ سن کر اپنے وجود کو کون بدلتا ہے؟ پھر تو بات ہوئی نا عشق کی، پھر تو بات ہوئی محبت کی، صرف تذکرے کی کیا بات ہے، رسول کی تعریف مشرکین مکہ نے کی، دوستو چالیس سالہ دور میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی ہے، تعریف کر دینا کافی نہیں ہے، بات کو مان کر جانوں کے نذرانے پیش کر دینا کمال ہوتا ہے، تعریف کرنا کیا بات ہوئی، رسول کی ولادت پر ابو جہل اور ابولہب نے گھی کے چراغ جلائے تھے، لیکن جب بات ماننے کی باری آئی، تو پھر مقابلے میں کھڑے ہو گئے، پیغمبر کی تعریف بحیثیت اتباع مقصود ہوتی ہے، اگر تذکرہ ہو اتباع کی نیت سے ہو، یہ مقصود شریعت ہے تذکرہ محض تذکرہ ہو، یہ کوئی کمال نہیں ہے، جب اتباع کا جذبہ ہی نہیں، جب رسول پاک ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا ارادہ ہی نہیں ہے، وہ کیا عاشق ہے، کیا محبّ ہے، کیا مسلمان ہے، کیا امتی ہے، کیسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حوض کوثر میں سامنے پیش ہوگا؟ کس شکل میں جائے گا؟ کن اداوں میں جائے گا؟

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہو ہنود
یہ وہ مسلمان ہے جسے دیکھ کر شرمائے یہود

کیا مشکلیں ہیں اپنے پیغمبر کی اداوں کو اپنانے میں کوئی افسر بھی تمہیں نوکری سے فارغ نہیں کرے گا، بہت سارے تمہارے افسر بھی تمہارے دفتروں میں بہت لوگ کمپنیوں میں تمہارے اداروں میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی بہاریں لے کر بیٹھے ہیں، انہیں کوئی مجبوری نہیں، تو تمہیں اپنے پیغمبر کی اداؤں کو اپنانے میں کیا مجبوری ہے، عشق

Marfat.com

سچا پیدا کرو پھر بات بنے گی، تعریف تو مشرکین مکہ نے بھی کی تھی

بات ماننا اصل ہے:

دوستو کیا کیا کمال ملابات مان لینے میں تو کوئی عدالت کی خوشبو لے کر جاتا ہے کوئی صداقت کی خوشبو لے کر جاتا ہے، کوئی اسداللہ کا لقب پاتا ہے، کوئی سیدالشہداء کا لقب لے کر جاتا، کوئی ذوالنورین کا لقب لے کر جاتا ہے، بات مانتے تو لقب ملتے بات نہیں مانی تو رسوا ہوگے سبحان اللہ آپ سے اونچا کوئی خطیب نہیں ہے، آپ سے اونچا کوئی جوامع الکلم نہیں ہے، آپ سے اونچا کوئی فصاحت و بلاغت کا مایہ ناز شخص نہیں ہے، آپ پر کلام کون سا آرہا ہے، جو فصاحب بلاغت کے بہت اونچے مقام پر ہے، آپ نے یہ موضوع بنایا لوگوں کو متوجہ کیا اب اعلان فرمایا:

﴿ يٰأَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْنَ ﴾

جب سچا مان رہے ہو، تو بات یہ ہے جو منوانا چاہ رہا ہوں اللہ وحدہ لاشریک ذات کو رب مانو، مجھے اس کا سچا رسول مانو، دنیا میں بھی کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی، آخرت میں جنت تمہارے لئے سجی ہوئی ہے، مجھے اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے، تعلیم دینے والا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، جو میری تعلیم کے زیور کو دل کی کتاب میں لکھتا جائے گا، وہ دنیا آخرت کی کامیابیوں کو سمیٹتا جائے گا، وہ چراغ جلانے والے

تَبًّا لَکَ یَامُحَمَّدُ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ) أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا

ھلاک ہو جاؤ، آپ نے اس لئے ہمیں جمع کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ہلاک نہیں آبادی کا پیغام دینے آیا ہوں، رب کی صفت جلال کو جوش آیا اسی مقام پر آیت نازل فرمائی:

﴿ تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴾

میرے پیغمبر کو گالیاں دینے والو! ھلاکت کی بددعا دینے والو! تم ہلاک ہو جاؤ برباد ہو جاؤ، تمہاری بیوی جو کانٹے اٹھا کر لاتی ہے، میرے پیغمبر کے راستے میں بچھاتی ہے، وہ اسی رسی سے تباہ ہو جائے گی، اسی سورت تبت یدا کے اندر واقع بیان کر دیا ہلاک ہو گئے اور اسی طرح ہلاک ہو گئے۔

Marfat.com

ہمیں تو دیکھنا یہ ہے تو ظالم کہاں تک ہے

اور جن کو صداقت سمجھ میں آ گئی تھی، وہ دو چار تھے، آپ ﷺ پر ایمان لانے والے چند تھے پورا مکہ حکومت مشرکین کے قبضے میں ہے، سرداری ان کے قبضہ میں ہے، چوہدراہٹ ان کے قبضے میں ہے، ظلم ان کے قبضے میں، بربریت ان کے قبضے میں، جبریت ان کے قبضے میں، ہر کچھ ان کے قبضے میں تھا، ابوجہل ابولہب ہے، شیبہ ہے، سب کچھ ان کے پاس ہے، محمد ﷺ کے نام لینے والے تین چار تھے، کمزور تھے اور وہ کمزور بھی ایسے کوئی غلام تھا، کوئی دور سے آیا ہوا مسافر تھا، وہ سارے ظلم کرتے رہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ صحابی کو ایمان سے نہیں پھیر سکے، احد احد کے نعرے گونجتے رہے، امیہ بن خلف کا غلام تھا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب رسول اللہ ﷺ کی بات سمجھ میں آئی، تو کہنے لگا

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

وہ مارنے لگا اور کیا ظلم کیا ان مارنے والوں نے کبھی ریت پر لٹاتے ہیں، کبھی پتھر سینے پر رکھتے ہیں، کبھی رسی سے باندھ کر گھسیٹتے ہیں، نشان پڑ جاتے ہیں، جوان تھا، حبشہ سے آیا تھا، اس کی زبان میں لکنت تو تھی، لیکن اس زبان نے جو بولنا تھا، اس بول میں کوئی لکنت نہ تھی احد اللہ احد، محمد رسول اللہ اللہ احد محمد رسول اللہ یہی ترانہ تھا گاتا تھا۔

ستمگر تجھ سے امید کرم ہوگی جسے ہوگی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے تو ظالم کہاں تک ہے

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زنیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، عمار یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی صحابہ جو مسلمان ہوتے جاتے تھے، یہ ظلم کے ذریعے سے مارنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ان کو طاقت خدائی آ رہی ہے، کیونکہ مارا جا رہا ہے، خدا کے نام پر خدا کے پیغمبر کے نام پر اب نصرت آ رہی ہے۔ اور یہ حیران ہو رہے ہیں کہ ہم ان کو اتنا مارتے ہیں، یہ کلمہ طیبہ پڑھتے جا رہے ہیں، آپ ﷺ جب سجدے میں تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر چھڑایا فرمایا

Marfat.com

﴿اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ قَدْجَاءَ كُمْ بِالْبَيِّنَاتِ﴾

مومن:۲۸. تفسیر اشرف الحواشی شیخ محمد عبده الفلاح

اوظالموں تم ایسے شخص کو تکلیف دیتے ہو، قتل کرنا چاہتے ہو، جو یہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہی ہے پھر اس کے پاس دلائل ہے، دلائل سے بات کرو، جب دلائل نہ ہو، تو پھر یہ لوگ اس طریقہ سے ہٹ دھرمی سے ظلم کرتے ہیں اور پھر ایک مرتبہ ان لوگوں نے کسی طریقہ سے اونٹ کی اوجڑی منگوا کر رسول اللہ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے پھینک دی، توہین کرنے کے لئے اور اس طرح کی توہین سے کوئی چراغ کو بجھایا نہیں جاسکتا، یہ جتنا یوں کرتے گئے، اللہ پاک اس سراج منیر کو اور چمکاتا گیا، ایسا کبھی نہیں ہوا، بڑے بڑے ظالم وجابر آئے، حق صداقت کے صداؤں کو ختم نہیں کر سکے، یہ آواز گونجتی رہی، اب تکلیف دے دے کر بے بس ہو گئے، یہ تو باز نہیں آتے۔

دبانے کا مشورہ:

تو مشورہ ہوا اب کیا کریں؟ اس آواز کو کیسے دبائیں؟ کوئی کہتا ہے ساحر کی مشہوری کردو، یہ جادوگر ہے، تاکہ اس کی باتوں کو کوئی نہ سنے، کوئی کہنے لگے مشورہ دینے والے کہ اس کو کاہن کہو، کاہن اور ساحر عجیب بات ہے، اس زمانے میں بھی بدنام شعبہ تھا، اسلام تو اب آرہا ہے، ایک دن ہوا ہے تبلیغ ہوئی فاران کی چوٹی پر اور یہ کہہ رہے ہیں اس کو لقب دو ساحر کا، کاہن کا، غور کی بات جو اس وقت کے کافروں کی نظر اور مشرکین کی نظر اور عقیدے میں بھی کاہن اور جادوگر برا ہوتا تھا اور پھر مسلمان کسی جادوگر کے پاس جائے کاہن کے پاس جائے کتنی بری بات ہوگی، ان کو کافر بھی برا سمجھتے ہیں کہ مسلم ان کے پاس جاکر کیا کرتا ہے، فرمایا کاہن کے پاس گیا اور اس سے کوئی بات پوچھی، مانی نہیں، چالیس دن تک اسکی عبادت قبول نہیں گی، حدیث ہے رسول اللہ ﷺ کی ولید بن مغیرہ بوڑھا بندہ تھا، مشرکین کا کہنے لگا تم لوگ بڑے سردار ہو بڑے ملکوں کے سفر کئے ہیں، سب دنیا کو دیکھا ہے ساحروں کو دیکھا ہے کاہنوں کو دیکھا ہے، مجنونوں کو دیکھا ہے، مجھے بتاؤ اس جیسا نورانی چہرے والا کوئی ساحر کاہن دیکھا ہے اتنا نورانی چہرہ

Marfat.com

کاہنوں کا جادوگروں کا نہیں ہوتا ہے، ان کا چہرہ تو منحوس ہوتا ہے، کوئی نہیں مانے گا، جب تم کہو گے یہ کاہن ہے، ساحر تو پھر اور مشورے ہونے لگے کسی نے کیا خوب کہا ہے

تیرے چہرے یہ فدا شمس وقمر
تیری زلفوں پہ تصدیق شام وسحر
تیرے رخسار پر ٹھہرے کس کی نظر
تیری باقی اداوں کا کیا کہنا
و العصر تیرے زمانے کی قسم
و الضحی تیرے چمکتے چہرے کی قسم
واللیل اذا یجی تیری زلفوں کی قسم
المدثر تیری کملی کی قسم
طہ یاسین تیرے ناموں کی قسم
والتین تیرے کھانوں کی قسم
الم نشرح تیرے سینے کی قسم
والبلد تیرے وطن کی قسم
تیرے رہنے کی جگہ کے کیا کہنے
تیرے چہرے پہ فدا شمس وقمر
تیرے زلفوں پر تصدق شام وسحر

کیسے باتیں کرتے ہو، ولید بن مغیرہ مشرکین کی مجلس شوری کا بڑا ہے، وہ کہنے لگا اس کو دیکھ کر کوئی بھی ساحر اور مجنون نہیں کہے گا یہ جو کلام پڑھتا ہے کیا وہ ساحر کا کلام ہے اس کے کلام میں اتنی مٹھاس ہے، اتنی چاشنی ورونق ہے، اتنا سرور ہے کہ دیر تک انسان کے دل میں رہتا ہے، جو ایک دفعہ اس کی مجلس میں بیٹھ جائے وہ اس کا ہو کر رہتا ہے، ساحر سے تو تھوڑی سی دوستی عارضی سی ہوتی ہے۔

Marfat.com

قتل کا پروگرام:

پھر قتل کرنے کا پروگرام بنایا، اللہ رب العزت نے تو بلند کرنا تھا، ایک سکیم کے تحت رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور جتنے لوگوں نے ایمان لایا اور رسول اللہ ﷺ کی بات مانی اور مار کھا کر ایمان پر فخر کرتے تھے کہ ہمیں اس لئے مارا گیا ہے کہ ہم ایمان والے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہے، آپ ﷺ کی صداقت کو مانا ہے۔

آپ ﷺ کی سنت کو مانا ہے، آپ ﷺ کے فرمان کو مانا ہے، اس لئے مارا جاتا ہے کوئی بات نہیں

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾

پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، سلیم الفطرت اور غیر متعصب شخص کی ہدایت کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ایک ملاقات ہی کافی تھی۔

علماء نے لکھا ہے کہ بغیر تعصب کے نبی کی مجلس میں آجائے، وہ قسمیں کھا کر کہتا تھا نہیں ہے یہ جھوٹے شخص کا چہرہ، یہ سچے نبی کا چہرہ ہے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ کا مقیم ہے، دیکھ کر کہنے لگا یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے، یہ پیغمبر ﷺ محسن انسانیت ہے، اور پوری امت کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے خصوصاً اس اشرف المخلوقات کے لئے آپ ﷺ کا مقام یہ ہے کہ اشارہ کیا چاند کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا کوئی اور اشارہ کر کے دیکھائے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے، خواہ کتنا بڑا سیاست دان کیوں نہ ہو، پوری دنیا کا بادشاہ کیوں نہ ہو، اشارہ کر کے دیکھیں چاند اپنی منزل سے ذرا سی بھی نہیں ہٹے گا اس پیغمبر کے فرمان میں اتنی طاقت تھی کہ سیارے نے اپنے دو ٹکڑے کر کے حق ادا کر کے پوری دنیا کو دکھا دیا یعنی کہ اس پیغمبر کی اتباع ہمارے لئے بھی فرض ہے، وہ اصل مخلوق جس میں سے میں نے یہ آخری پیغمبر بھیجا کیا اس کا فرمان تمہارے لئے نہیں ہے۔

ایک غزوے میں تاخیر ہوئی عصر کی نماز میں، حکم فرمایا سورج رک جائے، ہم اس رب کی اتباع میں تھے، جہاد میں مصروف تھے، جس رب کے حکم سے تو چلتا ہے، طلوع ہوتا ہے، ہر روز غروب ہوتا ہے، اسی کے حکم سے رک جاؤ، میں نے اور میرے جانثاروں نے نماز پڑھنی

Marfat.com

ہے، رک گیا سورج۔

دوستو! یہ وہ پیغمبر ہے اشرف المخلوق کے لئے یہ اپنے پیغمبر کی کتنی قدر کر رہے ہیں، اپنے دلوں کو جنجوڑو دلوں کے دروازے کھولو، ان کی کھڑکیاں اور روشن دانوں کو کھولو اور اپنے دلوں کے زاوئے میں ڈھونڈوں کہ رسول اللہ ﷺ کی حکم کی اتباع ہے تو اچھی بات ہے ورنہ فکر کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی تھیلی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے، ایک تھیلی سی ساتھ تھی، فرمایا کیا ہے ابو ہریرہ؟ فرمایا کمزور سا آدمی ہوں، چند کھجوریں ہیں، جب زیادہ بھوک لگ جائے، تو ایک کھجور چبا تا ہوں، میں بے ہوش ہو جاؤں، تو سارے لوگ جمع ہو جاتے ہیں، ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو مرگی ہوگئی ہے، مرگی نہیں ہوتی، سبق پڑھ پڑھ کر بے ہوش ہو جاتا ہوں، پھر سارے لوگ جمع ہو جاتے ہیں، طالب علموں کا سبق ضائع ہو جاتا ہے، مجھے کوئی اٹھاتا ہے، کوئی پانی پلاتا ہے، کھجوریں تھیلی میں رکھی ہوئی ہیں، جب بھوک لگ جائے تو کھالیتا ہوں، تو سنبھال کر رکھتا ہوں کمزور ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تھیلی کھجوروں کی ادھر لاؤ ابو ہریرہ میں برکت کی دعا کرتا ہوں، اس کو پھر سنبھال کر رکھنا ان شاء اللہ کبھی ختم نہیں ہونگیں۔ یہ تھیلی کبھی ختم نہیں ہوئی، سب کو کھلاتے اور کہتے تھے ابو ہریرہ کو نبی خاتم النبیین ﷺ کی دعا ہے یہ کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ کھاؤ کھاؤ صدقہ دیتے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں ختم ہوئیں دور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نہیں ختم ہوئی دور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نہیں ختم ہوئی تھیلی دور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جب ظالم لوگوں نے حملہ کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جان کا بھی نہیں پتہ چلا وہ تھیلی کہیں گم ہوگئی دیکھو ہمارے پیغمبر ﷺ کی دعا کی برکت۔ (رواہ الترمذی، کتاب المناقب، ابی ہریرۃ: ۳۷۷۴)

غزوۂ احد میں جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس پہاڑ کو دیکھا ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں، یہ ہم سے محبت کرتا ہے، یہ پہاڑوں نے بات مانی تھی، پھر کیسے جانثار تھے رسول اللہ ﷺ کے، جب لوگوں نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ آگ لگ گئی ہے اور ادھر آرہی ہے غار سے نکل کر آرہی ہے، فرمایا میری

Marfat.com

یہ چادر لے جاؤ آگ کو اس چادر کے ذریعہ غار میں واپس کردو آگ نے بات مانی۔

جب زلزلہ آیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے زوردے عصا زمین مارا یا پاؤں زمین پر مارا اور پھر زمین کو خطاب کیا کہ رک جا کیا تیرے اوپر عمر انصاف والا حکمران نہیں ہے اسی طرح کے کئی واقعات ہیں یہ سب سنت پر عمل کرنے کی برکت ہے۔

میری بات کو غور سے سنناربیع الاول کا حق ادا کر کے جانا آج مسجد میں اللہ سے عہد کر کے جانا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ہر سنت کے لئے جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت حاضر ہیں کوئی دنیاوی رکاوٹ نہیں ہوسکتی۔ دنیا سب اس کے قبضہ میں ہے۔

قرآن ہمارے سامنے ہے، حدیث ہمارے سامنے ہے، جو پیغمبر کی بات کو مانے گا وہ کامیاب ہے اور تم پیغمبر ﷺ کی بات کو نہ مانتے ہوئے ہر روز صبح اٹھ کر ڈاڑھیوں پر شیو کر کے پیغمبر کی سنت کی توہین کر کے آتے ہو، ٹائیاں لگا کر پیغمبری لباس کی توہین کر کے آتے ہو، مسلمانو غور کرو، جب صحیح مسلم بنو گے تو دنیا کے انسان نہیں دنیا کی ہر چیز تمہاری غلامی کرے گی۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

اخلاقِ رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآء وَعَلیٰ آلِه وَ اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوفَوعَهْدَه اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَةِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْرِ الخَلَائِقِ بَعْدَ الانَبِیَآءِ .اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿وَاِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴾قلم: ۴

"وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا یَاأُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ ! اِنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرآنَ ؟ قُلْتُ بَلیٰ ، قَالَ فَإِنَّه خُلَقَ النَّبِیِّ ﷺ". سنن دارمی کتاب الصلوۃ: ۱۴۷۵

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

آیت کا مفہوم:

انتیسویں پارے ،سورۃ القلم کی ایک آیت کریمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک مقولہ نقل کیا ہے ،جس میں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کا ذکر ہے ۔قرآن پاک نے تاکید کے ساتھ یہ فرمایا کہ اے نبی! آپ اونچے اخلاق پر ہیں، عظیم اخلاق پر ہیں۔

حدیث کا مفہوم:

اور جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان نقل کیا ہے، حضرت سعد بن ہشام رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کہتے کہ میں نے ایک دفعہ پوچھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول پاک ﷺ کے خلاق بتائیں، توام المومنین نے جواب میں فرمایا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے ہو؟ تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کرتا ہوں، تو فرمایا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے اخلاق قرآن ہیں۔ جو کچھ اس میں ہے، وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق ہیں۔

تین اقوال:

اس حدیث کی شرح میں محدثین نے تین قول نقل کئے ہیں:

۱)..... پہلا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ بجالاتے ہیں، اور جن سے منع کیا ہے، اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، ان سے آپ ﷺ اجتناب کرتے ہیں۔ یہ اخلاق ہیں اور اصل عمدہ وصف تو یہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو، جو کام کرنے کے ہیں، ان کو بجالایا جائے اور جو رکنے کے ہیں، رکا جائے۔

۲)..... محدثین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرمان کا دوسرا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے عمدہ اخلاق میں سے رسول اللہ ﷺ کو اخلاق اور قرآن اللہ کی کتاب ہے اللہ کا کلام ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں اور اوصاف بیان ہوئے، اللہ مہربان ہے، غفور درگزر کرنے والا ہے، اللہ سخی ہے، اللہ شفیق ہے، اللہ حلیم ہے، یہ اللہ کی صفات ہیں، اللہ نے اپنی بعض صفات نبی اکرم ﷺ کو عطا کی ہیں، جو ایک انسان کو عطا کی جاسکتی ہیں۔

جو صفات صفات ذاتیہ ہیں، جو خالق کے ساتھ ہی مختص ہیں، وہ تو اللہ کی اپنی ہی ذاتی صفات ہیں، خالق ہونا رازق ہونا مالک ہونا داتا ہونا، لیکن اخلاق حسنہ جو اللہ کی صفات غیر ذاتیہ ہیں مثلاً عمدہ اخلاق ہیں، ان میں سے رسول اللہ ﷺ کو اخلاق عطا کئے۔

۳)..... تیسرا مطلب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرمان کا کہ اللہ پاک نے اپنی کتاب ساری ہی نبی پاک ﷺ پر نازل کی ہے، آپ ﷺ ہی وحی کے مخاطب اول ہیں، لیکن

Marfat.com

خاص انداز میں قرآن نے جہاں نبی ﷺ کی خوبیاں بیان کی ہیں نبی ﷺ کے مناقب اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں، یہ مطلب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا کہ اللہ نے جو قرآن پاک میں رسول پاک ﷺ کو مخصوص انداز میں خطاب کر کے کچھ اوصاف بیان کئے، مثلاً مزمل، مدثر، طہ، یسین، شاہد، مبشر، نذیر وغیرہ یہ اخلاق ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔

میرے رب نے مجھے سکھلایا:

ایک حدیث ہے رسول اللہ ﷺ کی آپ نے فرمایا:

"أَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَأَحْسَنَ تَأْدِیْبِیْ".

۱. الفوائد الموضوعة فی الاحادیث الموضوعة رقم الحدیث:۲۷

۲. رواه ابن السمعانی فی ادب الاملاء والاستملاء : ۱

میرے رب نے مجھے علم دیا ہے اور پھر مجھے خوب اچھی تربیت دی ہے۔ یعنی علم نبوت، علم وحی، علم قرآن، آسمانی علوم دیئے اور بڑے ادب سکھائے ہیں اللہ رب العزت نے۔

علماء سیر نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے زمانہ حیات میں کسی کو تھپڑ تک نہیں مارا۔

یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہماری تحقیق یہ بات ہے اور پوری زندگی میں جو بے ادبی کا لفظ فحش بات ہو یعنی گالی کا لفظ تو بہت بڑی بات ہے، بے ادبی کا لفظ کبھی پوری زندگی میں اپنے دشمنوں کو بھی نہیں کہا ہے اور سامنے آ کر پتھر مارنے والوں کو معاف کیا، کسی نے یہ کیا کہ یہ سرداری چاہتا ہے، مدینہ کے یہودیوں نے کہا یہ العیاذ باللہ شادیوں کا بڑا شوقین ہے، لیکن کسی کو آپ ﷺ نے نازیبا الفاظ سے جواب نہیں دیا، بلکہ فرمایا بس یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہمیں پہچان نہیں سکے، یہ اخلاق تو دشمنوں کے ساتھ تھے اور پھر دودھ نکال لینا جانوروں کا کئی دفعہ آپ نے اونٹنی کو چارا ڈالا ہے، کپڑوں کو سیلائی کر لیتے، جوتا سلائی کر لیتے، کئی دفعہ کوئی کپڑا خراب ہوا خود دھولیا یہ سب اخلاق ہیں، بازار سے کوئی چیز ضرورت ہوئی باہر کوئی نظر نہ آیا، خود جا کر بازار سے سامان لے کر آئے۔

Marfat.com

اسے اتنا ملا جتنا اس کا ظرف تھا:

اور جس شخص کو جتنی صلاحیت تھی، رسول اللہ ﷺ کے اوصاف کو اخذ کرنے کی، وہ اخذ کرتا گیا وہ بھی پھر اتنا اونچا ہوتا گیا، قرآن پاک نے جو لفظ استعمال کیا ہے۔

﴿وَإِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾

آپ اچھے اخلاق والے ہیں، یہ تعبیر رسول کے شان کے اعتبار سے صفتِ مشبہ کے صیغے سے بیان فرمائی آپ اچھے اخلاق والے ہیں، یہ صفت مشبہ ہے، جس کے مقابلے میں کوئی صفت نہیں ہوتی، لیکن جب کسی کے وصف میں صفت مشبہ بیان ہو جائے، وہ فعیل کا وزن ہے، یعنی اس سے اونچی کوئی صفات نہیں ہے، لہٰذا ان اونچائیوں پر کون جائے گا؟ اور مقابلہ کر سکتا ہے ان اوصاف کو حاصل کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو اوصاف دیئے، مثلاً خاتم النبیین ﷺ ہونا ہے، آپ کے اوپر کتاب نازل ہونا ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو بہت اونچے اخلاق سے نوازا

کہ جیڑے آندے گئے نیڑے باندھے گئے
سینے لا کے محمد ﷺ رَگیندا گیا

کہ جیسے جیسے وہ آئے اور آپ کے قریب طلب کے ساتھ وہ آئے، وہ اتنا رنگ لے کر جاتے رہے، جتنا ان کے پاس ظرف تھا، اس محسن اعظم کی طرف سے عطا میں کمی نہیں تھی، یا اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی، وہ جھولی والوں کی جھولی میں کمی تھی، اس محسن اعظم کے عطا میں اس پیغمبر ﷺ کے علمی خزانے میں، عمدہ اخلاق میں کوئی کمی نہیں تھی۔ یہ تو دینے کے لئے آیا تھا، لیکن جس نے جتنا لے لیا، جتنی جھولی تھی اس کو اتنا مل گیا۔

خصوصیات مصطفیٰ ﷺ:

آپ ﷺ نے فرمایا میں تو پڑھا لکھا نہیں ہوں، چالیس سال ہو گئے پڑھا لکھا نہیں، لیکن عمدہ اخلاق ہیں کہ آپ کو اللہ پاک نے عرب کا خطہ عطا کیا، عرب کا معنی فصاحت و بلاغت والے لوگ، پھر اہل لغت نے لکھا ہے کہ آپ کو قریش میں سے بنایا، اس کا معنی ہوتا ہے پختہ

Marfat.com

ہونا، پھر بنو ہاشم ہاشم کا معنی ہے تقسیم کرنے والا، جس کا چولھا کبھی نہ بجھے، ایسا سخی اس کو ہاشم کہتے ہیں اور پھر دادا کو عبدالمطلب دیکھو نام کتنا اچھا یہ مشرکین مکہ تھے، نام کتنا توحید والا دادا کا اور آپ کے دادے کی کئی اولاد ہے، عبدمناف ہے، کوئی عبدالات ہے، کوئی عبدالعزی ہے، لیکن آپ ﷺ کو جس میں سے پیدا کیا، ان کا نام ہے عبداللہ، توحید والا نام ہے اور دادا مکہ کا متولی ہے، صرف اس خطے کا اور پوتے کو اللہ نے پوری دنیا کا والی، آقا، سردار بنا کر بھیج دیا۔

امانت رکھنے والی:

اور آپ ﷺ کو خاندان دیا آمنہ بنو زہرہ، زہرہ کہتے ہیں تروتازگی باغات کو، خوش خرم کو اور پھر قبیلہ بنو زہرہ کی عورتیں بھی بہت تھی، کسی کا نام کیسا تھا، کسی کا نام کیسا تھا، اس زمانے میں لوگوں کے عجیب نام ہوتے تھے، جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا، جیسے آج کل بعض لوگوں کے نام ہوتے ہیں، اب زیادہ پڑھا لکھا ہونے کی وجہ سے عجیب نام رکھتے ہیں، پتہ نہیں چلتا ہے کہ مذکر نام ہے، یا مونث کا نام ہے، قبیلہ بنو زہرہ کی عورتیں بہت تھی، دوستو کسی کا نام کیا تھا، کسی کا نام کیا تھا، لیکن آپ کی امی کا نام آمنہ تھا، امانت رکھنے والی، ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے ایک اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام اور ایک اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام میں سے نبی آتے رہے، حضرت اسماعیل کی اکتالیس پشتوں کے بعد عبدالمطلب کے گھر میں وہ امانت سامنے رکھ دی گئی، جو اکتالیس پشتوں سے سنبھالی ہوئی تھی، آمنہ نامی سے آپ کو پیدا کیا، امانت رکھنے والی، امانت سنبھال کر امن دینے والی۔

الہامی نام:

اور آپ کا نام دادا نے الہامی طور پر محمد (ﷺ) رکھ دیا، اللہ پاک نے احمد رکھا ہے، عجیب بات لکھی علماء نے دوستو کہ عموماً جب نعمتیں خوب مل جائیں، تو انسان خوش ہو کر کہتا ہے یارب تیری تعریف الحمدللہ سب کائنات بن گئی، سج گئی، نہریں آ گئیں، دریا آ گئے، چاند آ گیا، سورج آ گیا، سب کچھ آ گیا، جنت سج گئی، جہنم بن گئی، کائنات کا تمام نظام بن گیا، فرشتے

Marfat.com

آ گئے ، جن آ گئے ، آدم سے لے کر عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام تک انبیاء آ گئے ، سب نعمتیں آ گئی ، اب محمد ﷺ الحمدللہ آخر میں تشریف لائے تعریف ہوتی ہے ، کہ وہ شخص اب آ گیا ، محمد کا مادہ حمد ہے۔ اور احمد کا مادہ بھی حمد ہے ، دستور رسول اللہ ﷺ کے اخلاق جیسے ہمیں حکم ہے کہ دینی تعلیم حاصل کرو ، اچھا عقیدہ بناؤ ، اعمال بناؤ ، اخلاق بناؤ ، اچھی تربیت حاصل کرو ، کسی نیک بندے کے پاس جاؤ ، یہ سنت ہے اللہ رب العزت کی ، نبی نے تربیت دی صحابہ کو اور صحابہ پھر تابعین علی ہذا القیاس

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

تعلیم والا نبی:

تو بات یہ ہے کہ ہمارے لئے یہ حکم ہے کہ پڑھنا لکھنا ہے ، دین کی تعلیم حاصل کرنی ہے ، اچھے اخلاق حاصل کرنے پڑھائی کے بغیر نہیں ہو سکتے اور ان کی یہ صفت ہے کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں ، دوسری صفت ہے ، آپ ﷺ نے فرمایا میں تلوار والا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں ، جہاد والا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں ، معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں ، میری صفت ہے ، تعلیم دینا تو پھر لوگ آتے گئے ، تعلیم حاصل کرتے گئے ، اسی سے پھر اخلاق بنتے ہیں ، تربیت ہوتی ہے ، لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ چالیس سال رسول اللہ ﷺ اس دور میں رہے جو دور کفر و شرک ظلم و بدعت کی تاریکیوں کا ڈھوبا ہوا دور تھا ، پھر ایک شخص چالیس سال میں عمدہ اخلاق والا یہ خاص اللہ رب العزت کا کرم نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے کہ لوگ امانت دیانت کی حیا کی سب مثالیں دینے لگے کہ عبدالمطلب کے پوتے کو تو دیکھو ، لڑکیاں اس سے حیا سیکھتی ہیں ، چالیس سال کی عمر میں کچھ بھی نہیں لکھنا پڑھنا سیکھا اور اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا:

﴿ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴾ العنکبوت: ۴۸

اے نبی! ہم نے آپ کو آج تک کسی کے پاس شرف تلمذ کے لئے نہیں بٹھایا اور آپ

Marfat.com

ظاہری طور پر پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، اسی لئے چالیس سال تک آپ کو کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سکھایا، اس لئے کہ جب آپ ہماری تبلیغ کی بات لوگوں کے سامنے کروگے، تو وہ کہیں گے کہ یہ ان سے پہلے پڑھا لکھا ہے، تب باتیں کررہا ہے

﴿ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴾

باطل لوگ باتیں کرنے نہ لگ جائیں اور جب جبرئیل نے سینا دبایا، تو علم سیکھنے کا ملکہ پیدا کردیا، غار حرا میں بات

امانت ودیانت کا اعلیٰ معیار:

دوستو کہ عمدہ اخلاق رسول اللہ ﷺ کو اللہ پاک نے عطا فرمائے اونچے اخلاق عظیم اخلاق اور انہی کو سورۃ القلم میں ذکر کیا

﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴾

اونچے اخلاق یہ ہیں مشرک لوگ پیغمبر کو کوئی کہتا ہے ساحر، کوئی کہتا ہے مجنون، کوئی کہتا ہے کاہن، کوئی کہتا ہے متشدد، کوئی کہتا ہے مجنون، کوئی کہتا ہے کہ سخت لہجے میں تبلیغ کرنے والے، ان کو یہ بتادو کہ کبھی مجنون اونچے اخلاق والا ہوتا ہے، کل تو تم ان کو امانت دیانت کے بادشاہ کہہ رہے تھے، جس کو شرافت حیا کا پیکر کہہ رہے تھے، کیا وہ مجنون ہوسکتا ہے، مجنون تو دیواروں کے ساتھ سر مارتے ہیں، یہ تو امانت دیانت کے اعلیٰ معیار ہیں

﴿وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان کے آخری تشریح کی آج بات کریں گے کہ جو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مخصوص انداز میں کچھ خوبیاں دی، ترتیب کے ساتھ ایسے تو ہر آیت ہی رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی ہے، آپ ہی مخاطب ہیں، سارے دین کا مدار ہی حدیث وقرآن ہے، لیکن خاص آیات والفاظ جو آپ ﷺ کی شناخت کرواتی ہیں، آپ ﷺ کے اوصاف بیان کرنے والی ہیں۔

Marfat.com

نبی کی شناخت بزبان قرآن:

آج میں پہلے پارے سے پانچویں پارے تک کا ایک ظاہری خاکہ پیش کروں گا، سب سے پہلے اللہ پاک نے پہلے پارے میں فرمایا:

﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

ہم نے انسانیت کو اخلاق کی بلندیاں عطا کرنے کے لئے آخری پیغمبر بھیجا، یہ پیغمبر کسی اور خالق کا نہیں ہے، یہ اسی خالق کا پیغمبر ہے، جس نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیغمبر بنایا، جس نے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام، یونس علیہ الصلوۃ والسلام، عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو پیغمبر بنایا، یہ بھی اسی خالق کا پیغمبر ہے

اور یہ آپ کے اوپر اترنے والی کتابوں کو تورات انجیل کو اور جو صفیحے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر اترے ان کی تصدیق کرنے والا پیغمبر ہے، لیکن یہودیوں کی ایک جماعت الگ ہو کر بیٹھ گئی اور اپنی کتاب تورات کی وہ خوشخبری ماننے کے لئے تیار نہیں ہوئی، یہ رسول پاک ﷺ کی خصوصی بات ہوئی، پھر دوسرے مقام پر فرمایا یہودی لوگ مدینہ طیبہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے۔

یہ یاد رکھنا کہ انصار مدینہ جو عرب تھے، ان میں سے بعض نے منافقت کی ہے اور بعض یہودیوں نے دھوکہ کیا ہے، یہ انکا شیوہ ہے، اپنے پیغمبر کے ساتھ بھی یہی کیا تھا

﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ المائدہ: ۲۴

ہم اسی رب کی بات بتاتے ہیں، جس پر ایمان لایا ہوا ہے، تمہیں تو ہمارا احسان مند ہو جانا چاہئے، یہودی آئے، منافق آئے، ایک لفظ گول مول کر کے کہتے تھے، جو بے ادبی تھی رسول اللہ ﷺ کی راعینا یا محمد راعینا یا محمد ہم دیر سے آتے ہیں، ہمارا خیال کرو، وہ بات جو نصیحت کی ہو رہی تھی، وہ دھرادیں، یہ اس کا معنی صحیح ہے، دوسرا معنی اس کا یہ تھا العیاذ باللہ ہمارے چرواہے بکریوں کو چرانے والے یہ بات اللہ پاک کو پسند نہیں آئی، فرمایا کوئی مسلم

Marfat.com

ہمارے پیغمبر کی مجلس میں آ کر راعنا کا لفظ استعمال نہیں کرسکتا، انظرنا کہے گا، پہلے پارے کی آیت فرمایا:

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ﴾البقرة: ۱۰۴

اے اہل ایمان ہمارے پیغمبر کی مجلس میں آ کر بات کو دوبارہ دھرانے کے لئے راعنا کا لفظ نہ کہنا، اگر پیغمبر کے دہن اطہر سے وحی کے موتیوں اور پھولوں کو دوبارہ سننا چاہتے ہو، ان نبی کے منہ سے نکلنے والے خوشبودار الفاظ کا دوبارہ سننے کا شرف حاصل کرنا ہے۔

﴿قُوْلُوا انْظُرْنَا﴾ یہ کہو کہ اے نبی ﷺ ہمارا خیال کریں، راعینا نہ کہو، ورنہ ہم ناراض ہو جائیں گے، ایمان والے نہیں رہو گے، لفظ ہی ختم کر دیا ہے، جس کا رب ادب کرے، فرشتہ سلام کرے سبحان اللہ..... جس کو عرش پر بلایا جائے، تم کون ہوتے ہو، میرے پیغمبر کی شان میں بے ادبی کرنے والے، اپنی بدنامی کو پوری دنیا میں مشہور کرنے کے لئے خاکے شائع کرتے ہیں، تاکہ ہر کوئی دنیا کے کونے میں رہنے والا بھی ہمیں بدنام ہے کہ ہم تو ہیں ہی بدنام

میں بات کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ لفظ ہی بولنے سے منع کر دیا، جس سے بدنامی اور بے ادبی کا اندیشہ تھا، وہ لفظ ہی نکال دیا، اور آگے اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا آپ کو ہم نے نرم بنا دیا بات کرنے میں لیکن یہود و نصاریٰ سے زیادہ قربت ٹھیک نہیں ہے ظاہری تعلق ہو کوئی حرج نہیں، کوئی تجارت لین دین قرضہ وغیرہ، لیکن قریبی بنانا ٹھیک نہیں ہے، جنہوں نے اپنے پیغمبر کے ساتھ وفا نہیں کی، تو ہمارے ساتھ وفا کیسے کریں گے، سامری نے دھوکہ دیا، تو بچھڑے کی عبادت کرنے لگے، آپ کے ساتھ کیا وفا کریں گے فرمایا:

﴿وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمْ قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَ ھُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴾البقرة: ۱۲۰

اے میرے محبوب پیغمبران یہود و نصاریٰ کے ساتھ ذرہ بھی خوش فہمیوں میں مبتلا نہ ہونا،

Marfat.com

کبھی آپ ان کو خوش نہیں کرسکو گے یہود ونصاری یہاں تک کہ آپ بھی ان کے مذہب کو مان لیں، تو پھر یہ خوش ہو جائیں گے اور آپ تبلیغ کے فکر میں وعظ نصیحت کے شوق میں اپنے پیغمبرانہ شان میں بار بار یہ فکر کرتے ہو کہ وہ ہدایت پر آ جائیں، یہ تو میرے قبضے میں ہے، جس کو ہدایت دے دوں آپ کے قبضے میں ہے تبلیغ کرنا تلاوت کر کے سنانا آپ کا کام ہے، لیکن ایک تنبیہ کی بات بھی سن لیجئے

﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ﴾البقرة: ۱۲۰

اگر ہماری وحی کے نزول کے بعد بھی آپ پر جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کے آنے کے بعد بھی قرآن کے نزول کے بعد بھی یہود ونصاری کی بات کو ماننے لگ جائیں گے، تو پھر سن لیجئے

﴿مَا لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴾البقرة: ۱۲۰

تو پھر آپ کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہیں ہوگا۔

دوستو قرآن مجید کی یہ پہلے پارے کی آیت ہے، نبی پاک ﷺ کو یہ فرمایا جا رہا ہے کہ ان کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کرنا، جس سے ہم ناراض ہو جائیں، دین اپنا ہی مقدم رکھنا ہے، دوستو یہ نبی سے تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ دین کو چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کر لیں گے، اصل میں ہمیں سمجھایا جا رہا ہے یہود ونصاری سے دوستی لگاؤ گے رب کہہ رہا ہے میری مدد نہیں رہے گی، پھر ڈھونڈتے رہو گے یہی حال ہے ہمارا دوستو پہلے پارے کی آیت جب رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لائے تھے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت مختلف طریقوں سے آزمایا، پیغمبر بنایا، اپنا خلیل بنانا ہے، بہت آزمائش میں، لیکن چار بہت بڑی آزائشیں تھیں، جن میں سے پہلی آتش نمرود، دوسری وادی غیر ذی زرع میں اپنی اولاد کو اور بیوی کو چھوڑ کر آ جانا، تیسری اتنے عرصے کے بعد بیٹا ملا، خواب میں بتا دیا کہ ذبح کر رہے ہو، تو یہ تیسری آزمائش ہے اور چوتھی آزمائش فرمایا ہمارے گھر کو بناؤ، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ بنا دیا بیت اللہ شریف بن گیا، اللہ نے لقب دیا، خلیل

Marfat.com

اللہ اب دعا مانگ رہے ہیں

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ البقرة: ۱۲۹

اے میرے رب بہت سارے امتحانات لئے آپ نے مجھ سے آپ نے خود ہی فرما دیا ہے کہ امتحانوں میں پاس ہو گئے ہو، اے میرے رب میں دعا مانگتا ہوں یارب العالمین وہ ایک ہیرا مانگتا ہوں، وہ ایک درِ یتیم پیغمبر مانگتا ہوں، جو تیرے خزانے میں بھی ایک ہی ہے، اس آخری پیغمبر کو میری نسل سے بھیجنا جب سے دنیا بنی ہے، اسی کے انتظار میں بیٹھی ہے اور آپ کے پاس وہ در یتیم ایک ہی ہے، اب بیت اللہ بن گیا ہے، ظاہری تعمیر تو بیت اللہ کی تیرا خلیل کر کے جا رہا ہے، مزدوری کے فرائض اس کا بیٹا سرانجام دے کر جا رہا ہے، لیکن اس کی روحانی تعبیر کے لئے اپنا آخری پیغمبر خاتم النبیین محمد بن عبداللہ ﷺ کو میری اولاد میں سے بھیج، یہ دعا ہو گی، جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی، مدینہ طیبہ میں آپ تشریف لائے، قیام پذیر ہو گئے، وہ سراج منیر جو طلوع تو ہوا عبدالمطلب کے گھر، لیکن بعد میں اس کی رہائش مدینہ طیبہ میں بنا دی

دیار شرب میں گھومتا ہوں
نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کے جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا
دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوقِ ابو ذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

مدینے طیبہ میں سراج منیر آ گیا اور آخری نبی ہے، دوستو آخری کتاب ہے، آخری امت

Marfat.com

ہے، یہ آخری نبی ہے، کبھی غور کیا، آپ نے یہ قیامت تک کا نبی ہے، قیامت کے بعد بھی نبی ہے ، میدان حشر میں بھی نبی ہے ، یہ آخری نبی ہے، نہ ختم ہونے والا نبی ہے ، ظاہری طور پر تو دنیا سے پردہ ہوگیا، وفات ہوگئی، لیکن آپ ﷺ کے فیوض برکات اسی طرح جاری ہیں، کیونکہ یہ نبی ایسا ہے، جو ختم ہونے والا نہیں ہے، ہمیشہ کے لئے ہے، تو اس کی تعلیمات اس کے فیوض ہمیشہ کے لئے ہیں ، برکات انوارات اس کی تجلیاں اور اس کے علاقے میں ایک خاص قسم کی متانت سکون وقار وہ آج تک موجود ہے، اس لئے کہ اس نبی کی شان ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا قیامت تک اسی کی برکات رہیں گی ، ابھی تک دنیا میں کسی پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا مقبرہ ایسا نہیں ہے، کیوں کہ وہ وقتی آئے تھے اور دنیا سے چلے گئے ، ان کی نبوت بھی وقتی تھی، سبحان اللہ تاجدار دو عالم ﷺ اس کی نبوت دائمی تھی، اس کے کرشمے بھی دائمی کر دیئے، وہ کوئی بد بخت ہو جواب بھی فیوض برکات حاصل نہ کر سکے۔

کئی نیک بخت تو اب بھی حاصل کر رہے ہیں، اللہ ہم سب کو کامل نیک بنائے ، اپنا سچا محبّ بنائے ، جیسا اللہ کو پسند ہے ہمیں ایسا بنا دے، اسی میں سب کچھ ہے، دنیا بھی ہے، لیکن دیکھو یہاں بہت سارے لوگوں کا یہاں ذہن بنتا ہے، پھر ٹوٹ جاتا ہے، جسے روضہ رسول پر حاضری دی حاجی کی آنکھیں برسنے لگیں ، اپنے آپ کو یہ حاجی نادم کرنے لگا او پاکستان سے آنے والے عبداللہ تو کس نبی کے روضے کے قریب سلام پیش کر رہا ہے، تو نے اپنے نبی جیسی سنت تو چہرے پر سجائی نہیں ، اسی وقت نظام بدل جاتا ہے، یہ انوار برکات ہیں کہ نہیں میں نے بہت سارے حاجیوں کو دیکھا ہے، دوستو داڑھی منڈوانے والے حاجیوں کو دیکھا ہے، جب روضہ رسول پر جا کر سلام پیش کرتے ہیں ندامت کی وجہ سے ان کے جسم کا ہر حصہ روتا ہے اور پکا فیصلہ کر کے باہر آتے ہیں کہ اے پیغمبر سلام پیش کرنے کے بعد آج تیرے ساتھ تیرے رب کے ساتھ عہد کر لیا ہے ، اب یہود و نصاری والی وضع نہیں ہوگی ، اپنے پیغمبر والی وضع ہوگی کئی حاجیوں کو دیکھا ہے قسمت والا وہ ہے جو پہلے آ جائے ، اللہ پاک نے سب انوار و برکات اپنے نبی کی سنت میں رکھے ہیں، دین میں پیغمبر کی ہر ادا میں رکھے ہیں، اللہ نے سب نعمتیں پیغمبر کی ہر ادا میں رکھ دی ہیں، جس کو چاہئے جو نعمت وہ پیغمبر کی ادا اپنا لیں وہ نعمت ہم عطا کر دیں گے

Marfat.com

،تو میں بتا رہا تھا مدینہ طیبہ میں آپ تشریف لائے ہیں آپ کا قبلہ وہ بیت المقدس سترہ مہینے تک رہا، پھر قرآن پاک نے فرمایا:

﴿ قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾البقرة: ۱۴۴

اے نبی ہم دیکھ رہے ہیں آپ کا چہرہ میرے عرش کی طرف اٹھا ہوا رہتا تھا کہ کب میرا معبود میرا قبلہ ابراہیم والا قبلہ بنا دے گا، میں نے آج سے آپ کا قبلہ بیت اللہ کعبہ مکرمہ بنا دیا ہے کبھی اس حکم کو منسوخ نہیں کروں گا ترضاھا جس قبلے کو آپ مانگ رہے۔تو آپ مجھ سے خوش ہو جائیں گے آج میں نے وہ قبلہ آپ کو دے دیا ہے آپ راضی ہو جائیں

﴿فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾البقرة: ۱۴۴

آڈر ہو گیا ہے مسجد حرام کی طرف بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو، صحابہ کرام اب خوش ہو گئے ،ظہر کی نماز پڑھنے والا وہ صحابی جس نے مسجد نبوی میں نماز پڑھی، کائنات کے امام کے پیچھے کہنے لگا اپنی بستی میں عصر کی نماز ہو رہی تھی، اے مسلمانوں اپنے آخری پیغمبر کے پیروکارو میں مدینہ میں مسجد نبوی میں ظہر کی نماز ادا کر کے آیا ہوں، مسلمانوں کا قبلہ بیت اللہ ہو چکا ہے، وہ امام صاحب دو رکعت عصر کی پڑھا چکا تھا اس نے مڑ کر دو رکعت بیت اللہ کی طرف پڑھا دی، کہ پیغمبر کا ادا نقل کرنے والا صحابی پیغمبر کی ادا نقل کرنے والا مخبر صادق وہ کہہ رہا ہے کہ بیت اللہ قبلہ ہو گیا ہے ،اب رب ہماری نمازیوں ہی قبول کرے گا،تو دو رکعت بیت المقدس کی طرف دو رکعت بیت اللہ کی طرف پڑھا کر نماز مکمل کر دی، اسی وجہ سے وہ مسجد قبلتین کے نام سے مشہور ہے، حاجیوں نے یہ مسجد دیکھی ہے، آج بھی دو محراب بنے ہوئے ہیں، بڑا پیارا محراب ہے، کبھی غور کیا ہے کہ یہ یادگاریں کیوں رکھی گئی ہیں کہ پیغمبر کے فرمان میں ادا میں امتی کے لئے خیر و برکت ہے، کہ وہ بیت المقدس کی طرف نماز مکمل کرتا تو حکم عدولی ہو جاتی ،مسلمانوں ہم بھی مسلمان ہیں فرمایا

﴿ فإذا سئلک عبادی عنی فإنی قریب﴾

مہاجرین یہ بے بس بے سروسامان مدینہ میں آ کر تیرے حکم کی اتباع میں مقیم ہو چکے ہیں،

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کوئی مشکل آ جائے فوراً مجھے پکار لیا کرو، میں تو شہ رگ کے قریب رہتا ہوں، حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا شعر

ابوبکر و عمر عثمان حیدر پھول ہیں ان کے
اورانکے پھول صحراء میں بھی مرجایا نہیں کرتے

کتنی مشکلیں آئیں ،ادھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا، ادھر آپ کے امتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرم ریت میں ڈالا گیا کیسی کیسی مشکلیں آئیں جنگل میں جارہا ہے ایک صحابی رسول ﷺ کے سامنے سے شیر آیا اور وہ آواز نکالنے لگا۔

دوستو یہ صحابی رسول ہے، امتی ہے، اپنے پیغمبر ﷺ کا کہنے لگا ''یا اسد نحن غلام محمد'' اے شیر غصے کی آوازیں نہ نکالو، وہ شیر بھی اپنی زبان حال سے یہ کہنے لگا میں بھی اسی کے توسط سے زندہ ہوں، تم میرے اوپر سوار ہو جاؤ ، یہ جنگل میں گم تھا شیر نے اس کو کھانا چاہا، تو اس نے کہا ''یا اسدانا غلام محمد'' میں نبی آخر الزماں ﷺ کا امتی ہوں، وہ کہنے لگا میں بھی تو اس کا غلام ہوں دم سے اشارہ کیا میرے اوپر سوار ہو جاؤ آبادی کے قریب چھوڑ کر اشارہ کیا اتر جاؤ وہ سامنے آبادی ہے سبحان اللہ.....

ابوبکر عمر عثمان حیدر پھول ہیں ان کے
انکے پھول صحراء میں بھی مرجھایا نہیں کرتے ہیں
صحابہ سب کے سب پروردہ دامان احمد ہیں
جو مومن ہو وہ کسی کو بھی جھٹلایا نہیں کرتے

اللہ پاک ہمیں سچی دین کے ساتھ عقیدت اور عمل کی صلاحیت نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

اطاعت رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآء وَعَلیٰ آلِه وَ اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوفوعَهْدَه اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَةِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْر الخَلائِقِ بَعْدَ الانَبِیَآءِ. اَمَّا بَعْد

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَ أَحْسَنُ تَأْوِیْلًا﴾ نسآء: ۵۹

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: "لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ". الطبرانی امعجم الاوسط جلد چهارم: ۱۸۱

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

آیت کا مفہوم:

پانچوے پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک تلاوت کیا ہے، جس کے اندر اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے کہ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور کسی معاملے میں جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور رسول یعنی قرآن وحدیث سے اس جھگڑے کا حل چاہو، اگر تم اللہ اور

Marfat.com

آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ طریقہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے دوسرے طریقوں کے مقابلے میں۔

حدیث کا مفہوم:

جو حدیث آپ کے سامنے تلاوت کی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ مخلوق کی اطاعت اس وقت تک صحیح ہے، جب تک مخلوق خلاف شرع حکم نہ کریں، اگر مخلوق میں سے کوئی شخص خلاف شرع حکم کرتا ہے، تو وہ بات اس کی نہیں مانی جائے گی۔ یہ اس حدیث کا مفہوم ہے۔

آیت کا شان نزول:

یہ آیت کریمہ جس کا ترجمہ گزرا ہے، اس آیت کا شان نزول کچھ اس طرح ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک جھگڑا ہو گیا تھا، ایک منافق تھا اور دوسرا یہودی تھا، پہلے تو مشورہ کرنے لگے کس کے پاس فیصلہ لے کر جائیں؟ کون ہمارے جھگڑے کا فیصلہ کرے، منافق کی مرضی یہ تھی کہ عبداللہ بن ابی، یا کسی اور کے پاس لے کہ جائیں، جو بظاہر مسلمان تھا، لیکن اندر سے مسلمان نہیں تھا، اس کو منافق کہتے ہیں، ہاں جو یہودی تھا اس کا کہنا یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتے ہیں، بیشک میں نے ایمان تو نہیں لایا، ہمارے جھگڑے کا صحیح انصاف کے ساتھ فیصلہ رسول اللہ ﷺ کریں گے، چنانچہ یہ آپ کے پاس آ گئے اور اپنا قصہ بیان کیا کہ یہ ہمارا جھگڑا ہے اور آپ فیصلہ فرما دیں، آپ نے دونوں کی بات سن کر یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا کہ اس چیز کا حقدار یہودی ہے، یہ خاموش ہو گئے اور فیصلہ سن کر باہر آ گئے۔

یہ جو منافق تھا کہنے لگا کہ فیصلہ صحیح نہیں ہوا معلوم ہوتا ہے کہ آپ مصروف تھے، یا جو بھی بات تھی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلتے ہیں، اس یہودی نے کہا چلو ٹھیک ہے چلتے ہیں جب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور قصہ سارا بتایا اور یہ بھی بتایا کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے یوں فیصلہ فرمایا ہے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا بھی فیصلہ وہی ہے، جو نبی پاک ﷺ نے کیا ہے۔

Marfat.com

یہ باہر آئے، تو منافق کہنے لگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے ہیں، فیصلہ صحیح نہیں ہوا، یہودی نے کہا چلو، چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور پورا قصہ سنایا اور یہ بھی بتایا کہ آپ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ کیا ہے، پھر ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، تو انہوں نے بھی آپ ﷺ کے فیصلے کو قبول کیا یہودی کہنے لگا یہ شخص مجھے بار بار کہتا ہے، چلو حضرت عمرؓ کے پاس جاتے ہیں، ان سے بھی فیصلہ کراتے ہیں، تو اب آپ کے پاس آئے ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ٹھیر جاؤ میں آتا ہوں، فیصلہ کرتا ہوں وہ اندر گئے اور تلوار لے آئے اور اس منافق بشر نامی جو شخص تھا، اس کی گردن کاٹ دی اور اعلان کیا جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہے اور پھر عمر کے پاس آتا ہے، تو عمر کے پاس یہی فیصلہ ہے۔

مدینہ طیبہ میں ایک شور مچ گیا، کیونکہ یہ شخص جو منافق تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا، بظاہر مسلمانوں کی جماعت میں شمار ہوتا تھا، یہ سارا منافقین کا جوٹولا تھا، یہ پروپگنڈا کرنے میں مصروف عمل ہو گیا کہ یہ مسلمان اپنے مسلمانوں کو مارتے ہیں، حضرت عمر فاروق نے گویا ایک مسلمان کو قتل کیا ہے، آپ ﷺ تک بات پہنچی، آپ بھی خاموش رہے، اس وقت تک ابھی منافقین کا تعین نہیں ہوا تھا کہ کون منافق ہے؟ کون نہیں ہے؟

یہ آیت نازل ہو گئی۔

﴿فَلَا وَرَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَایَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

نساء: ۶۵

آپ کے رب کی قسم! اگر لوگ آپ کے پاس اپنا جھگڑا لیکر آئیں اور آپ ان کے بارے میں فیصلہ کر دیں اگر ذرہ برابر بھی ان کے دلوں میں کجی ہے کہ نبی کا فیصلہ صحیح نہیں ہے، تو پھر وہ مسلمان نہیں ان کے بارے میں جو فیصلہ عمر نے کیا ہے، وہ صحیح کیا ہے، تائید نازل ہو گئی۔

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ

Marfat.com

مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَ أَحْسَنُ تَأْوِيْلًا﴾ نساء: ۵۹

اولی الامر کی مراد:

اولی الامر سے مراد علماء فقہاء ہیں اور بعض حضرات نے لکھا ہے حکام بھی ہیں، حکام اگر مباح امور کا حکم صادر کرتے ہیں، جس میں شریعت نے خاموشی اختیار کی ہے، شریعت نے اس پر ناجائز ہونے کا فیصلہ نہیں کیا، ایسے مباح امور میں حکمران کوئی فیصلہ کرتے ہیں، تو اہل ایمان کو وہ فیصلہ ماننا واجب ہے۔

ہاں جن امور میں شریعت نے اٹل فیصلہ کیا ہوا ہے، اس میں کسی کی تشریح یا کسی کے اجتہاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ حکم بالکل صاف ہے، ان صاف احکام کے بارے میں اگر حکومت ان احکام کے خلاف کوئی فیصلہ کرے، تو پھر حکام کی بات کو نہیں مانا جائے گا۔

مثلاً ارکان اسلام ہیں یا ناجائز امور ہیں، جن سے بچنا ضروری ہے، تو ایسی باتیں جن کے کرنے کا شریعت نے اٹل فیصلہ کیا ہے، یا جن سے رکنے کا فیصلہ واضح دیا ہے، اگر حکومت شریعت کے ایسے احکام کے خلاف فیصلہ کرنے لگے، تو پھر حکومت کی بات کو نہیں مانا جائے گا۔

لیکن مباح امور میں مثلاً کوئی بڑا شہر ہے، اس میں حکومت روڈ زیادہ بنا رہی ہے، کسی شہر میں ایک بنا رہی ہے، کسی شہر میں بلدیاتی دفتر ایک بنا رہی ہے، کسی میں دو بنا رہی ہے، کسی میں ڈاکخانوں کے دفتر دس بنا رہی ہے، کسی میں ایک، یہ مباح امور ہیں، کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اور حکومت کی اطاعت واجب ہے۔

تین طبقات:

لیکن اگر خلاف شرع کوئی حکم دے دیں تو اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ ایمانی نکتہ نظر سے کہ اس حاکم کی بات کو نہ مانیں، اب نہ ماننے میں تین طبقات ہیں:

۱).....ایک اونچے وزراء کا، وزراء اور امراء اس حکومت کے خلاف عملاً ہاتھ سے روکنے

Marfat.com

کی ترتیب کریں گے۔

۲).....علماء اور فقہا حکومت کے منکر کام کو وعظ و نصیحت کے ساتھ روکیں۔

۳).....اور عوام کی ذمہ داری یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کریں اور دل میں اس کو بُرا سمجھیں، جو حکم دیا ہے حکومت نے یہ بُرا حکم دیا ہے۔

ولید بن عقبہ کا واقعہ:

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق قوم کی طرف زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا، جب وہ بنو مصطلق قبیلے کے پاس پہنچے، تو ان عرب قبائل کا جو دستور تھا کہ وہ اپنے مہمان کا اسلحہ کے ساتھ استقبال کرتے تھے، باہر نکل کر اسلحہ کی شان و شوکت کے ساتھ استقبال کرتے تھے، جب ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ یہ تو اسلحہ کے ساتھ باہر آرہے ہیں، مجھے مارنا چاہتے ہیں، یہ واپس مدینہ آگئے، عرض کی حضرت کی خدمت میں کہ ایسا ہوا ہے، مجھے مارنا چاہتے ہیں، وہ زکوہ نہیں دینا چاہتے تھے، آپ نے فرمایا کوئی ایسی بات انہوں نے کہی ہے، آپ قریب پہنچے ہو، نہیں حضرت وہ اسلحہ لیکر باہر آرہے تھے اور میں ڈر گیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے مارنا چاہتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق کر لیتے ہیں ایسی بات کی، تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکھٹے ہوئے کہ ہمارے نبی کے حکم کی قدر نہیں کی بنو مصطلق نے، ہم ان کے خلاف جہاد کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تحقیق کرتے ہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے تحقیق کے لئے بھیجا، تو انہوں نے کہا ہم بھی حیران تھے کہ وہ صحابی رسول آرہے تھے اور اچانک انہوں نے اپنا گھوڑا واپس دوڑا لیا، ہم تو اعزاز کے طور پر ان کا استقبال کرنے کے لئے باہر نکلے تھے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو مصطلق سے یہ بات کہی کہ جناب نبی پاک ﷺ نے بھی یہی سمجھا تھا، ولید بن عقبہ سے بے سمجھی ہوگئی ہے، اس پر جو چند صحابہ نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہمارے نبی کی بات کو نہیں مانا گیا ہے، ہم جہاد کریں گے اور نبی پاک ﷺ نے فرمایا آپ ٹھہرو ہم تحقیق کر یا کریں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوگی۔

﴿ وَاعْلَمُوْا أَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْأَمْرِ

Marfat.com

لَعِنْتُمْ ﴾حجرات:۷

کہ اے اہل ایمان! تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے، اپنی بات منوانے میں اصرار نہ کیا کرو۔ ورنہ تمہیں مشکل ہوگی۔

﴿ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ حجرات:۷

ہمارے درمیان اللہ کا پیغمبر موجود ہے، جیسے آپ فرمائیں، اس کے حکم ماننے میں مصروف رہو اور آگے اصرار نہ کرو کہ ہم ایسا کریں گے، تمہارے اصرار پر فیصلہ ہو جاتا، تو غلطی ہو جاتی اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں نبی کی محبت کو ڈال دیا ہے، ایمان ڈالا ہے، تمہارے دلوں کو مزین کیا ہے، کفر فسوق نافرمانی کو تم سے دور کیا ہے، تم رہبر جماعت ہو، اللہ کے فضل سے اور اللہ حکمت والا ہے۔

تو پھر اس کے بعد حضرت خالد بن ولید کی اس بات کی تفتیش کے بعد ان سے زکوۃ وصول کی گئی۔

رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم:

اور فرمایا کہ ہم نے پیغمبر بھیجا ہے، اس لئے کہ اس کی اطاعت کرو، فرمایا:

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾نسآ: ۶۴

ہم نے روئے زمین پر کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں بھیجا، مگر اس لئے کہ لوگ پیغمبر کی بات مانیں اور عمل کریں اور جب تم سے کوئی غلطی ہو جائے، نبی کے پاس آ جاؤ، تو یا استغفار کی درخواست کرو، نبی پاک ﷺ آپ کیلئے توبہ استغفار کریں گے، اللہ پاک معاف کریں گے۔

Marfat.com

عقل کافی نہیں:

ابو منصور صباح ایک عالم شخص گزرے ہیں، انہوں نے اپنی کتاب میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی بات لکھی ہے، اذ جاءک کہ کسی مومن سے غلطی ہو جائے، ہم نے پیغمبر کو اس لئے بھیجا ہے، اسکی بات کو مانو، کامیابی ملے گی اور پیغمبر کی سنت کے بغیر کوئی شخص نیک نہیں ہوسکتا ہے، اگر ہماری بات شریعت دین اسلام پیغمبر کے بغیر عقل سے نہیں سمجھی جاسکتی اگر بغیر پیغمبر کے سمجھی جاسکتی ہوتی تو نہ ہم پیغمبر بھیجتے، نہ کتاب نازل کرتے، لیکن عقل ناقص ہے، اس کی دوڑ ناقص ہے، جہاں اس کی دوڑ ختم ہو جاتی ہے، وہاں سے وحی آکر کام کرتی ہے، جب کسی کو کچھ سمجھ نہیں آتا، وہاں وحی انسان کی ترجمانی کرتی ہے، ہدایت دیتی ہے کہ اس کے مطابق عمل کرو، آسان بات ہے۔

ایک کافر بیمار ہوگیا، بڑے ماہر ڈاکٹر سے علاج کرایا، فوت ہوگیا، علاج کارگر ثابت نہیں ہوا، تو کافر یہاں مایوس ہو جائے گا، ڈاکٹر نے صحیح علاج نہیں کیا، یوں نہیں ہوا، اس نے دوائی صحیح نہیں دی، تشخیص صحیح نہیں کی اور کوئی مسلمان بیمار ہوگیا، علاج کیلئے ڈاکٹر کے پاس گئے، شفاء نہیں ہوگئی، فوت ہوگیا، تو ایمان والے شخص کے پاس مایوسی نہیں ہے، وہ یہی کہے گا دوائی استعمال کرنا بھی اللہ کا حکم اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے، پس اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی وفات یوں لکھی تھی اور ہر کسی نے مرہی جانا ہے، اسی طرح وفات لکھی تھی، بس اللہ تعالیٰ اس کی آخرت اچھی کردے اور ہمیں بھی آخرت کی فکر نصیب کردے ادھر کافر کے پاس صرف عقل ہے اور عقل صرف اتنا بتاتی ہے کہ بیمار کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ، وہ شفاء دے دے گا، جب شفاء نہیں ہوئی، تو ڈاکٹر سے ناراض ہو گئے، کیونکہ عقل کے مطابق کام ہو رہا ہے اور یہاں عقل ختم ہوئی، وحی نے جو رہبری کی ہے، اس کے مطابق پھر کام ہو رہا ہے کہ اللہ کا فیصلہ ہے کوئی موت کو ٹال نہیں سکتا، بڑے بڑے بادشاہ تھے، وہ بھی تو گزر گئے۔

حضرت عتبہ کا واقعہ:

حضرت عتبہ رحمۃ اللہ ایک بزرگ گزرے ہیں، وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے روضے

Marfat.com

کے پاس بیٹھا تھا، سلام پیش کر رہا تھا، ایک دہاتی آیا قریب آ کر بیٹھ گیا

" اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ ! "

سلام پیش کرنے کے بعد پھر کہتا ہے

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاکِنُہٗ
وَفِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ
یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی الْقَاعِ اَعْظُمُہٗ
فَطَابَ بِطِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالاُکَمُ

فضائل حج: شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ

ترجمہ: میرا نفس قربان اے قبر میں آرام کرنے والے اس سے معافی اور سخاوت اور کرم ملتا ہے، اے بہترین شخص جس کا جسم اس مٹی میں آرام کر رہا ہے۔

آپ کے جسم اعجاء کی وجہ سے اس مٹی کو خوشی اور مقام نصیب ہو گیا۔

وہ بدو دہاتوں سے آنے والا ان پڑھ عرض کرنے لگا اے اللہ کے محبوب سلام آپ پر میں گناہ گار ہوں آپ کے روضے کے پاس حاضری دے رہا ہوں، اللہ رب العزت سے میرے گناہوں کی سفارش کر دے، استغفار کر دے، اسلئے کہ پانچوے پارے میں آپ پر نازل ہونے والی ایک قرآن کی ایک آیت میں نے پڑھی ہے کہ جب کسی امتی سے گناہ ہو جائے، وہ نبی کے پاس آ جائے، پھر وہ نبی سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرے پھر اس کے بعد نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے معافی اور استغفار کریں تو اللہ فرماتے ہیں۔

﴿ وَلَوْ أَنَّھُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَھُمْ جَاؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴾ (سورۃ نساء پ ۵، آیت ۶۴).

اشعار پڑھ کر چلا گیا دنیا میں بڑے بڑے شخص زیر زمین آرام کر رہے ہیں، غزوہ احد میں پیغمبر کا چچا بھی اپنے تازہ لہو کے ساتھ آرام کر رہا ہے، غزوہ موتہ میں نبی کا چچا زاد بھائی جعفر بھی آرام کر رہا ہے، اپنے خونوں اور دنیا میں امام الانبیاء کے علاوہ بھی زیر زمین آرام کر رہے

Marfat.com

ہیں، لیکن میں قربان اپنے اس پیغمبر پر کہ آپ جیسا کوئی جسد نہیں دیکھا کہ اتنا مبارک ہو اور اتنی برکتوں والی یہ زمین ہے جو میرے نبی کے جسم کے ساتھ لگ رہی ہے، سب کو خوشبو ملتی ہے اور یہاں جو آجاتے ہیں اسکو معافیاں مل جاتی ہیں۔

یہ اُٹھ کر چلا گیا اشعار پڑھ کر عتبہ سو گئے، خواب میں زیارت ہوگی رسول اللہ ﷺ کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عتبہ جاؤ، اس دہاتی کو تلاش کرو اور بتاؤ آپ کے پیغمبر نے رب سے سفارش کی ہے، سفارش قبول ہوگی ہے، اللہ نے معاف کر دیا۔ پھر عتبہ نے اس دیہاتی کو تلاش کر کے یہ خوشخبری سنائی۔

تیرا نوکر تو بے ادب، مگر تو پڑھا لکھا !!

علماء نے ایک عجیب بات لکھی ہے اور سادی سی بات ہے، کوئی سمجھنا چاہے، تو اس کے لیے بڑی آسان ہے، عبرت کے واسطے کہ ایک شخص ہوتا ہے بادشاہ، آقا، آفسر ہے، آپ کی زبان میں بولو، ڈی جی ہے، ڈاریکٹر ہے، اس کے ماتحت کوئی نوکر ہوتے ہیں، نائب قاصد چپڑاسی ہوتے ہیں، چوکیدار ہوتے ہیں، ایک ڈی جی صاحب کہنے لگے اپنے قاصد کو کہ جاؤ دس کلو گوشت لے آو، عثمانیہ سے مزہ دار روسٹ بروسٹ بنوا کر، یہ نائب قاصد جو ہے یہ کہنے لگا ایک ڈی جی صاحب ہے اور تو کوئی آج نہیں ہے، حضرت صاحب دس کلو گوشت کو کیا کریں گے، میری سمجھ میں بات نہیں آرہی ہے، دس کلو ضائع ہو جائے گا، کیا اس قاصد نے اچھی بات کی ہے نہیں بلکہ اس نے بے ادبی کی ہے، تمہیں کیا پتہ ہے کہ ہوسکتا ہے کوئی مہمان آرہے ہوں؟ تمہیں ایک حکم ملا ہے، یہ نوکر ہے، مخلوق نہیں، یہ ڈی جی بھی حکومت کا ملازم ہے، یہ قاصد بھی حکومت کا ملازم ہے، نائب قاصد کو فارم پر کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ اپنے آفسر کی بات کو مانتا ہے جب وہ آگے سے حکم عدولی کرتا ہے دس کلو گوشت کی کیا ضرورت ہے میری سمجھ میں نہیں آرہی بات، کوئی شریف ڈی جی ہوا تو تبدیل کریگا کوئی سخت ہوا تو بالکل اسکو فارغ کر دیگا، حالانکہ یہ غلام نہیں ہے، نوکر ہے، ملازم ہے، ایک ہی خالق کے دونوں بندے ہیں اللہ اور اللہ کے رسول حکم دے رہے ہیں یہ کام کرو اور آگے مخلوق عبد ہے وہ معبود ہے، یہ بندہ میرا ہے، پھر یہ کہے کہ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ اللہ نے عورتوں کو پردے کا حکم دیا یہ

Marfat.com

سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا کیوں حکم دے دیا ارے وہ نوکر نائب قاصد وجہ پوچھتا ہے، تو بے ادب ہوتا ہے اور تو مخلوق ہو کر خالق کے حکم پر اعتراض کرے، تو پڑھا لکھا ہوتا ہے اور سمجھدار ہوتا ہے، کتنی بے عقلی کی بات ہے، یہی وجہ ہے کہ حکمتوں کو تلاش کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، حکمتیں تلاش نہ کرو، اللہ کا حکم مانو، اللہ کے رسول کا حکم مانو، اس میں کوئی حکمت سمجھ میں آتی ہے یا نہیں آتی اور آگے پھر فرمایا

﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُوْلٰئِكَ رَفِيْقًا ﴾ نساء: ٦٩

کہ جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی بات کو مانا، وہ انعام یافتہ جماعتوں میں سے ہو جائے گا، حکمتوں کے پیچھے نہیں آیا، انعام یافتہ لوگوں میں سے ہو گیا۔

ایک بزرگ کا واقعہ:

دیکھو دوستو! دنیا مرکب ہے مصیبت اور راحت سے، خواہ کوئی مسلمان ہے، خواہ کوئی کافر ہے، خواہ کسی درجے کا کافر ہو، یہ نہیں ہو سکتا اسکے اوپر کوئی پریشانی نہ ہو، مصیبت نہ ہو، آپ کے سامنے ہے سب دنیا تو دنیا میں انسان کیلئے مصیبت راحت دونوں ہیں، ایک بزرگ نے اللہ اور اللہ کے رسول کی بات ماننے میں تہیا کر لیا کہ حکم کے خلاف نہیں کریے گا، وہ علاقہ ہی ایسا تھا سارے بے دین، ملنگ مراثی قسم کے لوگ تھے، وہ ایک بزرگ ان کو اچھا نہیں لگتا تھا، وہ منع کرتا ہوگا، اس کو انہوں نے مارنا شروع کر دیا، تو یہ اشعار پڑھ رہا ہے، علامہ رومی ان کو نقل کر رہا ہے۔ کہتا ہے

بجز عشق تو کشد مادریم
بغیر ما کہ خدا نما شناست

اے میرے معبود! تیری بات کو ماننے میں تیرے پیغمبر کے اداؤں کو اپنانے میں اس فقیر کو مار جا رہا ہے اور یہ فقیر مار کھانے پر خوش ہے، بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں مار کھا رہا ہوں اور تو رب میری مار کو خود دیکھ اور تو اعلان کر دے کے میں راضی ہوں، رب تو اعلان کر دے کہ اس

Marfat.com

فقیر کو مار رہے ہیں، میرے حکم برداری میں مار رہے ہیں، تو میں اس مار کھانے والے پر راضی ہوں، تو یہ فقیر اے میرے رب تیرے حکم پر مار کھانے پر راضی ہے اور اس نے وہی بات کہی دوستو جو بیئر معونہ کے ستر قراء نے کہی تھی جب رسول اللہ ﷺ سے دھوکہ کے ساتھ بیئر معونہ والوں نے ستر قراء اپنی تربیت کیلئے قبیلہ ذکوان اور بیئر معونہ والے لے گئے، جی ہمارے ستر قبیلے ہیں، ایک ایک قاری ہمارے الگ الگ قبیلے کو سبق دے گا، دھوکہ سے جب نبی پاک ﷺ سے ستر قراء کو لیکر اپنی بستی میں آ گئے اور ان کو کنواں میں ڈال کر قتل کرنے لگے، تو پھر ان مقتول صحابہ نے کچھ جملے بولے کہنے لگے

بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا
اِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا
رَضِيَ عَنَّا وَ اَرْضَانَا

شہید ہو رہے ہیں، تلواروں سے ذبح کئے جا رہے ہیں اور ان بات ماننے والوں کے انداز دیکھو، بول کیا رہے ہیں، یہ نہیں کہہ رہے ہیں ہم نہ آتے تو اچھا ہوتا، بچ جاتے، کہنے لگے اے ہمارے رب ہمارے قریب والے فرشتو ہماری یہ شہادت والی داستان ہمارے پیغمبر کو بتا دینا ہماری یہ مظلومیت والی داستان ہماری قوم کو بتا دینا کہ ہم نے بیئر معونہ پر اپنے رب سے ملاقات کی اور یہ ملاقات اتنی کامیاب ثابت ہوئی وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے ہم ان سے راضی ہو گئے، شہادت حاصل کر رہے ہیں۔

دوستو کامیانی بات ماننے میں ہیں، انہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات کو مانا ہے اور اس میں پریشانی آ جائے، میں نے بتایا کوئی شخص بھی دنیا میں پریشانی سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں شریعت کی مطابق زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

دعائے رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ اعراف: ۲۳

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ أُمَّتِيْ وَاغْفِرْ أُمَّتِيْ". تنبيه الغافلين: ۵۵۰

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت وحدیث کا مفہوم:

آٹھواں پارہ سورۂ اعراف کی ایک آیت کریمہ اور ایک فرمان رسول اللہ ﷺ کا تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جس کے اندر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا ذکر کیا ہے، اور جو حدیث تلاوت کی ہے، اس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی دعا کا ذکر ہے۔

آج ہماری گذارشات کا موضوع انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی دعائیں ہیں کہ سب انبیاء نے دعائیں مانگی اور رسول اکرم ﷺ نے بھی دعا مانگی ہے، تو ہر پیغمبر نے کیا دعا مانگی ہے؟ اور ہمارے نبی پاک ﷺ نے اللہ سے کیا مانگا ہے؟ یہ آج کا موضوع ہے۔

Marfat.com

حضرت رسول پاک ﷺ کا ایک فرمان ہے کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص دعا عطا کی ہے، وہ جب چاہتے اپنے رب سے وہ دعا مانگ لے دنیا میں، میں نے اس خاص دعا کو بچا کر سنبھال کر رکھا ہوا ہے، آخرت میں میدان حشر میں میں اپنے رب سے اپنی امت کے لئے وہ دعا استعمال کروں گا، اپنی امت کی مغفرت کرواوں گا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا:

جو آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے، یہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ہے، جب اللہ تعالیٰ تھوڑے سے ناراض ہو گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خاص درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا کہ جنت میں اس درخت کے قریب نہ جانا، شیطان کے وسوسے سے حضرت آدمؑ قریب چلے گئے، پھر اتار دیئے گئے، پھر میدان عرفات میں اجتماع ہوا، دونوں بزرگوں کا حضرت آدم اور ان کی اہلیہ حضرت حوا علیہما الصلوۃ کا، اللہ تعالیٰ نے یہ دعائیہ جملے القاء کئے کہ اس طریقے سے مجھ سے مانگو، تو میں غلطی کو معاف کر دوں گا۔ وہ یہ دعا ہے:

﴿ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَ إِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ اعراف: ۲۳

مفہوم یہ ہے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے، اس غلطی کا اقرار کر رہے ہیں، معترف ہیں، خطا ہو گئی ہے، آپ معاف کر دیں اور اگر آپ نے معاف نہ کیا، تو ہم ہمیشہ کے لئے خسارے والے ہو جائیں گے۔

اللہ رب العزت نے معاف کر دیا، علمائے تفسیر نے لکھا ہے کہ سب سے پہلا انسان ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام اور سب سے پہلا پیغمبر بھی ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام، عموماً پیغمبر سے خطاء اجتہادی بھی نہیں ہوتی، لیکن یہاں پر اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان پہلے پیغمبر سے ایک خطا کرادی، پھر دعا بھی سکھادی، پھر فرمایا یوں مانگو ہم معاف کر دیں گے، اس سے امت کو سبق سکھانا مقصود ہے کہ آپ کے ابوالبشر حضرت آدمؑ سے جب غلطی ہو گی جائے اور اس نے ہم سے صدق دل سے معافی چاہی، ہم نے معاف کر دیا، آپ لوگوں سے غلطی ہو گی اور جب صدق دل سے معافی چاہو گے، تو معاف کر دیں گے۔

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

اس کے بعد تشریعی پیغمبر حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے اور آپ کی خصوصیات میں سے یہ خصوصیت ہے، حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کو آدم ثانی کا لقب ملا ہے، طوفان نوح آیا، سب کچھ تباہ ہو گیا، صرف چراسی آدمی بچے، وہ بھی پھر فوت ہو گئے، یکے بعد دیگرے، آخر میں حضرت نوحؑ کے تین بیٹے بچے، پھر ان سے دوبارہ نسل انسانی دنیا میں پھیلی، تو اس وجہ سے ان کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔

دوسری خصوصیت یہ صاحب شریعت پیغمبر ہیں، ان کے دور میں شرک و بدعت زور پکڑ چکی تھی، جس پر آپ نے قوم کو سمجھایا ہے، شرک سے دور ہو جاؤ، بدعت اور رسم سے دور ہو جاؤ۔

تیسری خصوصیت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے زیادہ تبلیغ کی عمر کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے، ساڑھے نو سو سال اب جب قوم نہ مانی، تو بددعا کی نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ

﴿وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِىْ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا﴾ هود:۳۷

ہماری نگرانی میں آپ کشتی بنایئے، ہم فرشتے کے ذریعے ہدایت کرتے جائیں گے، آپ کشتی بنائیں اور ان لوگوں سے بات نہ کریں، جو ظالم ہیں کہ آپ کا مذاق بناتے ہیں، کہ پانی تو ہے ہی نہیں، کشتی پہاڑوں پر کیسے چلے گی، ان سے کنارہ کش رہو، ہماری ہدایت کے مطابق کشتی بناتے رہو، کشتی بن گئی، پانی ابلنا شروع ہو گیا، جو بیٹا نافرمان تھا، وہ پانی میں غرق ہونے والا نظر آنے لگا، تو اس پیغمبر نے بھی اپنی وہ خاص دعا مانگنا شروع کر دی فرمایا:

﴿وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ هود: ۴۵.۴۶

آدم ثانی حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام صاحب شریعت پیغمبر اللہ رب العزت سے

Marfat.com

التجاء کررہا ہے، اے میرے رب یہ میرا بیٹا ہے، میرے اہل میں سے ہے، اس دعا کو میری اس التجاء کو میری اس چیخ پکار کو قبول کرلیں۔ آپ حاکموں کے حاکم ہیں، آپ اس طوفان کو آرڈر کردیں کہ میرے بیٹے کو بچالیں۔

اللہ رب العزت نے جواب میں اپنے پیغمبر کو دیا

﴿ قَالَ يَانُوْحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ﴾

میرا وعدہ ہے آپ کی اہل کو بچانے کا تھا، یہ آپ کی اہل نہیں، آپ کی اہل وہ ہے جو آپ کی بات کو مانیں گے، یہ آپ کی اہل نہیں ہے،

﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَاتَسْئَلْنِ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ مِنْ عِلْمٌ﴾

اب تو مانگ لی ہے دعا اب بتانے کے بعد دوبارہ نہ مانگنا غور وفکر کرو دوستو! پیغمبر کو کہا جا رہا ہے کہ آپ کا بیٹا نسلاً تو آپ کا ہے، لیکن منشور کے لحاظ سے آپ کی اہل نہیں ہے، اب تک بتایا نہیں تھا، آپ نے بیٹے کے لئے دعا مانگ لی ہے، اب بتانے کے بعد دعا نہ مانگنا، اپنے بیٹے کی

﴿ إِنِّىْ أَعِظُكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ﴾

پھر آخری فیصلہ میرا یہ ہوگا کہ اگر دوبارہ دعا مانگ لی، تو آپ سے نبوت واپس لے لوں گا، یہ دعا حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

اب دیکھئے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور اللہ کے خلیل ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں۔ فرمایا:

﴿رَبِّ هَبْ لِىْ حُكْمًا وَّ أَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْ لِّىْ لِسَانَ صِدْقٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَ اغْفِرْلِاَبِىْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ وَلَا تُخْزِنِىْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ" وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

﴾الشعراء: ۸۳ تا ۸۹

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا خلیل دعا مانگ رہا ہے۔اے رب! آپ نے مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رکھنا نیک لوگوں کی معیت ہمیشہ مجھے دینا اور میرے بعد والے لوگوں کی زبانوں پر اپنے ابراہیم کا ذکر خیر جاری کر دینا۔

اور اجتماع والے دن اپنے خلیل کو رسوا نہ کرنا، میدان حشر والے دن اپنے پیغمبر خلیل کو رسوا نہ کرنا، وہ تو اتنا ہولناک دن ہوگا کہ کہ نہ اولاد کام آئے گی، نہ مال متاع تو نگری کام آئے گی، بس اس دن تو نیک اور فرمانبردار اور تابعداری اطاعت کرنے والا دل کام آئے گا۔ یہ اللہ کا خلیل دعا مانگ رہا ہے۔

ایک مقام پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا مانگی فرمایا:

﴿رَبَّنَآ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ﴾ابراھیم:۳۸

اے میرے معبود میں کون کون سی اپنی باتیں آپ کے سامنے ذکر کروں، آپ اعلانیہ کو بھی جاننے والے ہیں، پوشیدہ کو بھی جاننے والے زمین آسمان میں کوئی چیز آپ سے پوشیدہ نہیں ہے، اپنی بیوی کو اپنی بیٹے کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر جا رہا ہوں،

﴿رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴾ابراھیم:۳۵

اس شہر میں جس میں میں اپنی بیوی کو اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان کی حفاظت کرنا اور انہیں شرک سے دور رکھنا، یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ہو رہی ہے کہ آخرت کی رسوائی سے یارب العلمین بچانا، یہ دادے کا مقام یہ ہے اللہ کے خلیل کا مقام یہ ہے، بیت اللہ تعمیر کر کے دعا کر رہا ہے کہ آخری پیغمبر کو میری نسل میں سے مبعوث کرنا اور میرے اہل وعیال کا خیال کرنا اور مجھے آخرت کی رسوائی سے بچانا، یہ اللہ کے خلیل کی دعا ہے دادا کی دعا ہے۔

اب پوتے کا مقام سنو قرآن کہتا ہے اور سورۂ تحریم میں اللہ رب العزت نے اپنے پیغمبر کو مقام دیا

Marfat.com

﴿یَوْمَ لَایُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا﴾

﴿تحریم: ۸

رب العزت نے فیصلہ کررکھا ہے ،اپنے آخری پیغمبرامام الانبیاء کوقیامت کے دن رسوانہیں کروں گااورآپ کے ماننے والوں کوبھی رسوانہ نہیں کرے گااورآپ کے ماننے والوں کوبھی یہ اعزاز اللہ رب العزت عطا کرے گا کہ ان کوبھی میدان حشر میں رسوائی سے بچائے گا۔

نبی کی امت کے سامنے نبی کے ماننے والوں کے سامنے نور ہوگا دائیں نور ہوگا بائیں نور ہوگا، سامنے نور ہوگا اور بشارتیں سنائی جارہی ہوں گی،

﴿بُشْرٰی لَکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ﴾

تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا کہ اے اللہ مجھے آخرت کی رسوائی سے بچانا یہ دادا کا مقام ہے اور پوتے کا مقام اللہ رب العزت خودفرمارہے ہیں اے میرے محبوب پیغمبرآخرت کی رسوائی سے بچاؤں گا، میں نے پہلے ہی فیصلہ کردیا ہے کہ آخرت کی رسوائی آپ کے لئے نہیں ہوسکتی ہے اورآپ کے ماننے والوں کے لئے بھی نہیں ہوگی۔

دوستو آپ کوتو آپ کے نبی کی برکت سے آخرت کی رسوائی سے بچالیا گیا ہے،تو سنت پرکتنا اعزاز ہوگا، آپ کے چلن میں کتنا مقام ہوگا، جب جتنا قریب جاؤ گے، اتنا رسوائی سے دنیا میں بچوگے، آخرت میں بچوگے۔تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ہوئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا:

حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی بات جلیل القدر پیغمبراورآپ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے شجرہ نسب میں سے ہیں، جب بیٹا گم ہوا،تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے ہیں

﴿قَالَ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ﴾

Marfat.com

جب بیٹوں کے کردار سے دکھ پہنچا پیغمبر وقت کو تو بتا رہا ہے پیغمبر اپنے بیٹوں کو، او میرے بیٹو تم نے مجھے دکھ تو پہنچایا ہے، لیکن دکھ کا ازالہ تمہارے پاس نہیں ہے، میرے مقدر میں یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا فراق لکھا تھا، اور یہ دکھ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام پر آنا تھا، وہ دکھ تو تمہارے واسطے سے آ گیا ہے، لیکن دکھ کا ازالہ تم سے نہیں ہوتا، وہ میدان حشر کا مالک کائنات کا خالق سب سے بڑے منصف کی عدالت میں درخواست دائر کر دی ہے، میرے گمشدہ بیٹے کو میرے ساتھ ملاقات کا انتظام کر دے گا۔

اب بیٹا مل گیا اور دکھ دینے والے بیٹے معافی کے لئے آ گئے، کبھی تو غم میں آ کر اپنا دکھ بیان کر رہا ہے یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام، جب سے بیٹے معافی کے لئے آئے تو بول رہا ہے

﴿ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ﴾ یوسف: ۹۸

عنقریب اپنے رب سے معافی چاہوں گا حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا استعمال ہوگی۔ بیٹوں نے یارب غلطی ہوئی بس میری اولاد ہے معاف کر دیجئے تا کہ ان کی آخرت درست ہو جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

اب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا آ گئی..... سب سے خوبصورت پیغمبر ہے اور پورے قرآن پاک میں حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی خاص خصوصیت یہ ہے من الابتداء الی انتہاء سورۂ یوسف میں یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا واقعہ بتفصیل ایک ہی صورت میں اور ایک ہی جگہ پر بیان کیا ہے اور کسی پیغمبر کا ایک ہی جگہ پر واقعہ بیان نہیں ہوا، کئی ساتھیوں نے کئی دفعہ مجھے یہ بات کہی ہے کہ سورۂ یوسف کے موضوع پر بیان ہو، ان شاء اللہ جو سلسلہ ہم نے سیرۃ کا شروع کیا ہے، اس کے بعد حضرات انبیاء علیہم السلام کی ترتیب شروع کریں گے، یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کا بیٹا یوسف علیہ الصلوۃ والسلام مل گیا، پیغمبر بن گیا، بادشاہ بنا دیا گیا، پہلے وزیر خزانہ بنے، پھر اس کے بعد بادشاہ بن گئے، سب کچھ ہو گیا اب دعا مانگ رہا ہے بادشاہ مصر

﴿ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

Marfat.com

أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَ أَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ ﴾یوسف: ۱۰۱

اے رب! آپ نے مجھے بادشاہت عطا کی، اور علم نبوت عطا کیا ہے، اور علم نبوت میں سے مجھے خاص خوابوں کی تعبیر کا علم دیا، اب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام (کائنات کا سب سے زیادہ حسین) بوڑھا ہو چکا ہے، دنیا میں بھی میرے رب آخرت میں بھی آپ کی ہی دوستی ہی چاہیئے اور آخرت میں مجھے بادشاہوں کے زمرے میں نہ اٹھانا وزیر خزانہ کے زمرے میں نہ اٹھانا مجھے فقیروں اور درویشوں نیک صلحاء کی جماعت میں میرا حشر کرنا، اس میں مجھے اٹھانا۔

حضرت صالح علیہ السلام کی دعا:

مزید حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کو قوم بڑی مضبوط ملی، پہاڑوں کو تراش رہے ہیں، سب کام کر رہے ہیں، نیک کام نہیں کر رہے، پیغمبر سمجھا رہا ہے، دعا نہیں کر رہا، دل دکھایا ہوا ہے پیغمبر کا، لیکن سمجھا رہا ہے

﴿ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴾هود: ۹۰

اے میری قوم! اپنی زندگی میں بہت بڑے گناہ کئے ہیں، اب صدق دل سے اپنے معبود کے سامنے سربسجود ہو جاؤ، اس کی طرف میلان کرو، توبہ و استغفار کرو، میرے رب کی شان یہ ہے کہ اس کی مہربانی اس کی ہمدردی اس کی شفقت بہت زیادہ وسیع ہو رہی ہے، جو چیز مانگو گے، معاف کر دے گا، یہ سمجھا رہا ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام کی دعا:

تو حضرت ہود علیہ الصلوۃ والسلام کو جب قوم نے ستایا، تو قوم کو استغفار کا درس دیا،

﴿ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلٰى قُوَّتِكُمْ ﴾هود: ۵۲

Marfat.com

پہاڑوں کو تراش کر کے مصر کے سفر کر کے اپنے خزانوں کو بھرتے ہیں ،اتنی مشکلات میں اپنے جانوں کو مار بیٹھے ہو، میرے رب تو نے اعلان کیا ہوا ہے صدق دل سے استغفار کرو، تمہارے ملک میں گندم کے ڈھیر لگا دوں گا ،امریکہ سے منگوانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، آسان کام ہمارے ملک کے لوگ نہیں کرتے اور جا کر نبی کے دشمنوں کی منتیں کرتے ہیں کہ گندم دے دو، قرآن کہہ رہا ہے

اے قوم! کائنات کے خالق سے صدق دل سے معافی چاہو، تو وہ موسلا دار بارش برسائے گا، غلات اموال کے ڈھیر لگا دے گا ،اولاد بھی خوب عطا کرے گا، کفر تمہارے جوانوں کی شان شوکت کو دیکھ کر دور بھاگے گا۔

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:

اب بات آ گئی حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ، اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا، نینوا بستی میں، بس خیال آیا کہ بات نہیں مان رہے اور اللہ نے بتایا ہوا ہے، عذاب آئے گا، ادھر کشتی میں بیٹھے سمندر میں گئے ، مچھلی نے اپنے اندر لیا، لمبا واقعہ ہے، اب دعا ہو رہی ہے

﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ الانبیاء:۸۷

اے میرے پیغمبر! ذرہ مچھلی والے پیغمبر کی داستان اپنی امت کو بتا دیں، جب تھوڑا سا اپنی قوم سے ناراض ہو کر جدا ہوا، ہمارا ابھی فیصلہ نہیں تھا جدا ہونے کا، اس کو مچھلی نے پیٹ میں لیا، اب یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے اور ہم نے آڈر دیا مچھلی کو یہ ہمارا پیغمبر ہے، امانت ہے، اس کو دل کے پاس رکھنا، معدے میں نہ لے کر جانا، اب مچھلی کے پیٹ میں تسبیح ہو رہی ہے۔

﴿اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام سمندر کی گہرائی میں مچھلی کے پیٹ میں اللہ رب العزت کو یاد کر رہے ہیں اے میرے خدا تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، سب عیبوں سے تو پاک

Marfat.com

ہے، اگر یونس کو آپ معاف نہیں کریں گے، تو یونس کل قیامت کے دن تیرے نافرمانوں میں شمار ہوگا۔

اللہ رب العزت کو یہ ادا پسند آ گئی، یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ دعا پسند آ گئی فرمایا:

﴿ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ﴾

سمندر کی گہرائی میں مچھلی کے پیٹ میں یونس نے ہمیں پکارا، ہم نے یونس کی پکار کو سنا، قبول کیا، اس کو ہمیشہ کے لئے غموں سے نجات دے دی۔

او مسلمانو! یونس علیہ الصلوۃ والسلام نے سمندر کی گہرائی میں اور مچھلی کے پیٹ میں جیسے یاد کیا، تو رب نے سن لیا، ایک حدیث میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص انہی جملوں سے اللہ تعالیٰ کو پکارے، جن جملوں سے حضرت یونسؑ نے پکارا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو بھی حل کر دے گا، جیسے یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی مچھلی کے پیٹ میں مدد کی، ایسے ہی میرے امتی یہ آیت کریمہ پڑھ کر رب العزت سے مانگیں، اللہ تعالیٰ اس کی نصرت کرے گا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:

اب زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کی بات ہوگی، مریم پیدا ہوئی، کفالت کے لئے قرعہ میں زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کا نام آیا اب دعا ہو رہی ہے

﴿ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴾ ال عمران: ۳۷. ۳۸

حضرت مریم بیت المقدس کے قریب ایک حجرے میں آرام کر رہی ہیں، خالو حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام اس کی کفالت کر رہے ہیں، حجرے میں داخل ہوتے ہیں، حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام تو بے موسمے پھل ان کے پاس موجود ہیں، زکریا علیہ الصلوۃ والسلام نے پوچھا مریم یہ پھل کہاں سے آئے، ابھی تو شام میں انجیر کا موسم نہیں ہے، انگور کا موسم

Marfat.com

نہیں ہے، ابھی ان کا موسم نہیں، کہاں سے آئے ہیں۔

مریم نے کیا جواب دیا جو موسموں میں پھل عطا کرتا ہے داتا وہ بغیر موسموں کے پھل عطا کر سکتا ہے، میرے معبود نے فرشتوں کے ذریعے سے میرے حجرے میں بغیر موسموں کے پھل دے دیئے، ادھر زکریا علیہ الصلوۃ والسلام کو بچاسی سال کی عمر میں بات سمجھ میں آ گئی، کہا

ھنالک دعا زکریا ربہ

اب وہیں پر زکریا علیہ الصلوۃ والسلام دعائیں مانگنے میں مشغول ہو گئے، اے میرے معبود جب تو مریم کو بغیر موسم کے پھل دے سکتا ہے، تو زکریا بوڑھے کو پچاسی سال کی عمر میں بیٹا دے سکتا ہے

﴿وَذَكَرِيَّا إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَاتَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ أَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ﴾ الانبیاء: ۸۹

اے رب! مجھے وارث کے بغیر نہ چھوڑنا، مجھے بیٹا وارث عطا کر دے، دعا قبول ہو گئی،

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى﴾

دعا قبول ہو گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا:

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی بات آ گئی، جلیل القدر پیغمبر ہیں، جب سخت مشکل آ گئی، دعا مانگ رہے ہیں، نویں پارے کی آیت ہے، فرمایا

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

جلیل القدر پیغمبر اللہ کا کلیم دعا کر رہا ہے، اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی ہارون کو اپنی رحمت میں داخل کر دے، اس لئے کہ تو ارحم الراحمین ہے، بنی اسرائیل کے لئے مانگی جا رہی ہے، دعا قبول ہو گئی قرآن نے دعا کو ذکر کیا اور فرمایا:

﴿قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ هٰرُوْنَ اَخِيْ

Marfat.com

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿طٰہٰ: ۲۵ تا ۳۵

موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دعا مانگ رہے ہیں، اے رب مجھے قوت گویائی میں وہ فصاحت وبلاغت کا ملکہ عطا کر جو کہ میں بولتا جاؤں، تیرے بندوں کے دلوں میں بات اترتی جائے پھر ایک اور التجا ہے کہ میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنادے، جو میری کمر مضبوط کرے گا اچھا وزیر ہو، تو کمر کو مضبوط کرتا ہے، ہم دونوں مل کر تیری تسبیح کریں گے، تیری تبلیغ کریں گے کسی پر ظلم نہیں کریں گے، تبلیغ کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا:

اب عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی بات آ گئی بس اب بات ختم کریں گے آپ نے کچھ زندگیوں کے ساتھ فیصلہ کر کے اٹھنا ہے، لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو کچھ باتیں کہنا شروع کیں، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم پر بٹیرے! نجیر یہ چیزیں اترتی تھی، تو آپ پیغمبر ہو، آپ بھی دعا کریں اور دسترخوان اترے ایک بات تو یہ کہ گوشت کے ساتھ میٹھا قرآن سے ثابت ہے، من بٹیر کو کہتے، سلوی اس آئس کریم کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے پودے تھے، گوشت کے ساتھ میٹھا کھانے کے لئے اچھا فالودا تیار ہوتا رہا، جہاد کی نیت سے ہو، تو اس سنت پر عمل کرنا چاہئے

اے عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آپ دعا کریں جیسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف من سلوی نازل ہوا ایسے ہمارے اوپر بھی نازل ہو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿مائدہ: ۱۱۴

دوستو! عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا استعمال ہوگئی، اے رب دسترخوان مانگتا ہوں دسترخوان عطا کر، لبالب کھانوں سے بھرا ہوا دسترخوان عطا کر، ایسا سجا ہوا کھانوں سے

Marfat.com

دسترخوان کسی کا بھی نہ ہواور آپ بہترین رزق دینے والے ہیں اللہ پاک نے دعا قبول کی لیکن عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کوکہا ہم نازل کررہے ہیں، اگر انہوں نے دسترخوان نازل ہونے کے بعد بھی مجھے کما حقہ نہ مانا، تو بہت سخت عذاب دوں گا۔ فرمایا

﴿قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّا اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾مائدہ:۱۱۵

نبی آخرالزمان کی دعائیں:

اب اپنے نبی پاک ﷺ کی دعا سنو! تہجد میں مصروف ہیں امام الانبیاء تاجدار دوعالم ﷺ اور یہ آیت پڑھتے جارہے ہیں

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾مائدہ:۱۱۸

پوری رات دوستو کائنات کا سب سے بڑا انسان پوری رات اسی آیت کو دھرا رہا ہے، حجرے عائشہ میں پوری رات اس آیت پر تلاوت ہوتے ہوئے گزر گئی، اے میرے رب میری امت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دینا چاہے، تو تجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں، دے سکتا ہے، لیکن اپنے رحم کرم کے صدقے میری امت کو معاف کرنا دے، تو تیری شان کے زیادہ قریب ہے۔

آپ ﷺ بار بار یہ دعا مانگتے رہے:

"أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ أُمَّتِیْ..... أَللّٰهُمَّ ارْحَمْ أُمَّتِیْ".

"أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ أُمَّتِیْ أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ أُمَّتِیْ"

الكتاب تنبیه الغافلین باحادیث سیر الانبیاء والمرسلین للثمر قندی جلداول: ۵۵۰

رات گزر گئی، پنڈلیاں سوج گئیں، امی کو ترس آ گیا، وفادار خاتون کو اپنے شوہر پر ترس آتا ہے، آج کل کی بازاری ہوتی، تو کہتی اچھا ہے کہ صبح بیمار ہوگا، تو کچھ کرنا نہیں پڑے گا، وفادار نیک بیوی پسند کرو

Marfat.com

دوستو سب پیغمبروں کی دعا آپ نے سنی، اور آپ کے پیغمبر ﷺ ہمارے پیغمبر ﷺ مشفق کائنات ﷺ نے دعا اپنی امت کے لئے مانگی میدان عرفات میں آپ ﷺ خطبہ دینے کے بعد جبل رحمت پر اونٹنی پر سوار ہو کر پہنچ گئے دعا ہو رہی ہے

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ اَنْتَ الصَّمَدُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ"

کائنات کے سب سے بڑے انسان نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا اور اس حج میں اپنی بیبیوں کے لئے نہیں، اپنے صحابہ کے لئے حسنین اور فاطمہ و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے لئے نہیں، اپنی امت کی مغفرت مانگ رہے ہیں۔

یہ حجۃ الوداع ہے، میدان عرفات جبل رحمت ہے، اونٹنی پر کائنات کا سراج منیر سوار ہے اور دعا ہو رہی ہے، اے میرے رب میری امت پر رحم کر میری امت کی مغفرت کر مغرب تک دعا ہوتی رہی مزدلفہ میں تھوڑا سا آرام کر کے پھر اٹھ گئے

"أَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِیْ..... أَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّتِیْ".

"أَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ أَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ"

جب صبح منیٰ کی طرف روانہ ہوئے، تو حضرت مسکرا رہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟ فرمایا میدان عرفات میں اللہ پاک نے جبرائیل امین کو بھیجا میری دعا کے بعد کہ اے محبوب آپ کے گناہگار امتیوں کی مغفرت کر دی ہے، لیکن ظالم کی مغفرت نہیں ہوئی، ابھی مزدلفہ کی رات میں جہاں کھلے آسمان تلے رات رہنا ہے دوستو کیا وہاں خیمے اور دریاں بچھاتے ہو؟ وہاں رسول پاک ﷺ نے کون سی دری بچھائی تھی؟

وہ تو خود دوزانو بیٹھ کر امت کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگتے رہے، صبح جب مسکراتے ہوئے دیکھا لوگوں نے پوچھا تو فرمایا میری امت کے ظالموں کی مغفرت نہیں ہوئی تھی، اللہ پاک نے ابھی جبرائیل کو بھیجا ہے کہ اے میرے محبوب زیادہ نہ رو تیری امت کے ظالموں کو بھی معاف کر دیا ہے۔

Marfat.com

دوستو ہر پیغمبر نے دعا کی ہے، ہمارے پیغمبر ﷺ نے کیا دعا کی ہے اور ہم نے اپنے پیغمبر کی کتنی قدر کی ہے؟ یہ سوچ کر جاؤ غزوہ بدر ہے اور ساری رات رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہیں اور دعا کیا ہے

"اللھم انجزنی ما وعدتنی اللھم آت ما وعدتنی اَللّٰھُمَّ اَنْ تَھْلِکْ ھٰذِہِ الْاصابۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَاتُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ "رواہ مسلم: ۱۷۶۳

اے اللہ پندرہ سالہ محنت کرکے یہ باغ کے بوٹے تیار کئے ہیں، ان کو پھل آور ہونے دینا، انہیں ھلاک نہ کرنا اگر یہ ہلاک ہوئے تو روئے زمین پر تیرا نام صحیح لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔

﴿ وَلْتَکُنْ مِنْکُمْ اُمَّۃٌ یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ال عمران ۱۰۴

اے میرے رب! تیرا سالہ میری محنت مکی ہے، دوسالہ میری محنت مدنی ہے، آج میں دو ہجری میں بدر آیا ہوں، یہ اپنے باغ کے چھوٹے بوٹے لگائے ہیں، ان بوٹوں کو ھلاک نہ کرنا اگر یہ ہلاک ہو گئے، تو رہتی دنیا میں تیرا صحیح نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

اقبال کی بات کرکے بات کو ختم کر دیتے ہیں، کہتا ہے

اک وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
اور ایک خاک کی آغوش میں تسبیح مناجات
ایں مذہب مردانِ خدا ما و خداست
ایں مذہب ملا جمادات جمالست
وہ میدان جہاد میں سجدے میں جو دعائے
مانگتے ہیں انہیں معرفت کے درجے ملتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں سچی عقیدت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نصیب فرمائے اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ .....﴾

Marfat.com

سخاوت رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا﴾(سورة بنی اسرائیل ۲۹)

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”ما من يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا (بخاری جلد ۲۴ ، حدیث ۱۴۶۴)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

پندرھواں پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد گرامی تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا ذکر ہے۔ اللہ رب العزت کو اور اللہ کے رسول ﷺ کو یہ بہت پسند ہے کہ بندہ سخی ہو، اللہ اور رسول ﷺ ایسے بندے کو پسند کرتے ہیں جو سخی ہوتا ہے۔

اسی موضوع پر رسول پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دو وصف عطا کرتا ہے، ایک اچھے اخلاق کا وصف، اور دوسرا سخاوت کا وصف عطا کرتا ہے۔

Marfat.com

آیت کا پس منظر:

جوآیت آپ کے سامنے تلاوت کی ،اس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا تھا،جس پر یہ آیت نازل ہوئی ،مدینہ طیبہ میں جب آپ ﷺ قیام پذیر تھے،اس وقت ایک لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا حضرت! میری ماں سلام عرض کرتی ہے اور درخواست کررہی ہے کہ گھر کے حالات بہت خراب ہیں، میرے کپڑے بالکل نہیں ہیں، میں بے حجاب ہوتی ہوں،اگر اٹھتی ہوں،تو آپ ﷺ کوئی کپڑے عنایت فرمادیجئے۔

آپ ﷺ نے اس لڑکے کو فرمایا کہ کپڑا تو کوئی گھر میں زائد نہیں ہے،آپ جاؤ امی کو میرا سلام کہو اور بتاؤ کہ میں دعا کرتا ہوں،حالات اچھے ہو جائیں گے، اللہ کوئی بہتر سبب بنا دیں گے،وہ لڑکا چلا گیا۔

امی نے جب بات سنی تو اپنے لڑکے سے کہا پھر چلے جاؤ حضرت نے جو کرتا زیب تن فرمایا ہے اسی کی درخواست کرو، وہی دے دیں، کہ ہمیں بہت مجبوری ہے، یہ لڑکا پھر آ گیا اور وہی بات پھر دھرائی کہ امی یوں کہہ رہی ہے۔

آپ ﷺ نے اپنا جبہ مبارک اتار کر اس لڑکے کو دیدیا،اب نماز کا وقت قریب آیا، حضرت بلالؓ نے اذان دی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین انتظار میں بیٹھے ہیں کہ حضرت تھوڑی دیر بعد تشریف لائیں گے،لیکن آپ ﷺ جماعت میں نہ آسکے،معمول سے زیادہ کچھ دیر ہوگئی ،تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت بلالؓ ہی کو کہا کرتے تھے، آپ جاؤ، درخواست کرو، حضرت بلالؓ کا معمول یہ تھا کہ دروازے کے باہر سے گزرتے ہوئے یوں اونچی آواز میں کہتے تھے ''الصلوۃ الصلوۃ'' کہ حضرت اگر آرام میں ہیں، یا وضو بنا رہے ہیں، تو یوں اطلاع ہو جائے گی،اس کے باوجود بھی حضرت باہر تشریف نہیں لائے اور صحابہ کرام پریشان ہوگئے کہ کیا بات ہے؟ کیا وجہ ہوئی کہ جب حضرت گھر میں ہیں اور پھر نماز کے لئے تشریف نہیں لا رہے ہیں،اور طبیعت بھی ٹھیک ہے ، پہلے ملاقات بھی ہوئی ہے اس پر دوبارہ بھیجا حضرت بلالؓ کو، حضرت دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا کہ عذر یہ ہے کہ میرے پاس قمیص نہیں ہے پہننے کے لئے ،صرف تہبند ہے،تو اس لئے

Marfat.com

مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آ سکتا، تو پھر حضرت بلالؓ نے آ کر اطلاع دی، ایک شخص دوڑتا ہوا چادر یا کرتہ لے آیا، حضرت کودی اور حضرت نے نماز پڑھائی، جیسے ہی نماز سے فارغ ہوئے، وہ جو خاص کیفیت طاری ہوتی تھی، وحی کے آنے کی، وہ شروع ہوگئی، تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

﴿ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴾(سورة بنی اسرائیل ۲۹)

اب آپ اتنا زیادہ انفاق فی سبیل اللہ نہ کیا کریں، کہ اپنی ضرورت کے وقت مشکل پیش آئے، لوگ نماز کے لئے بلاتے رہے اور آپ باہر ہی نہ جا سکیں اور ایسا بخل بھی نہ کریں، کہ جب ضرورت سے زیادہ کوئی چیز ہو اور سائل آئے تو اس کو نہ دیا جائے۔

اگر صاحب حیثیت ہے، تو جو اپنی ضرورت ہو، تو چیز نہ دو اور جب اپنی ضرورت سامنے آئے گی، تو حسرت کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اتنا زیادہ نہ دے دیں کہ پھر خود کو تکلیف ہو۔

عزیمت پر عمل:

رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ کبھی سائل کو آپ نے رد نہیں فرمایا، اور یہ سائل کو رد نہ کرنا یا سائل کو کچھ نہ دینا یا ویسے واپس کر دینا عذر نہ کرنا یہ درجات ہیں کہیں رخصت ہے کہیں عزیمت ہے اب رخصت تو یہ ہے کہ اپنے پاس ضرورت سے زائد ہے صاحب حیثیت ہے سال کے بعد زکوۃ نکالتا ہے صاحب نصاب ہے سائل کو تھوڑا سا دے دیا یا پورا مال دے دیا یہ عزیمت ہے:

﴿ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ﴾سورہ البقرۃ: ۲۱۹

یعنی جو ضرورت سے زائد ہے اس کو اللہ کے راستے میں دے دیں، یعنی سارا مال دے دیں، اس کو عزیمت کہتے ہیں، ضرورت کتنا ہوتا ہے بس اس دن کا خرچہ رکھ لے، باقی سب کچھ دے دے، اللہ کے نام پر اس کو عزیمت کہتے ہیں، عام مسلمانوں کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ بعد میں پریشان نہ ہو۔

Marfat.com

آپ سے پوچھتے ہیں اے نبی! یہ آپ کی پیاری جماعت آپ فرمادیجئے العفو ..... جو ضرورت سے زائد ہے اس کو اللہ کے راستے میں دے دو یہ ہے عزیمت اس پر پھر ابو بکرؓ اترے گا، پھر عبدالرحمٰن بن عوفؓ اترے گا، کبھی یہ کہ شاہانہ لباس میں ملبوس ہے اور کبھی یہ گودڑی میں ہے عبدالرحمٰن عزیمت یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ چیز اس کو اللہ کے راستے میں دے دینا

رخصت ہر عمل:

رخصت یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے زائد مال بھی رکھیں، صاحب نصاب ہو جانے پر، ظاہر ہے صاحب نصاب تب ہوگا جب سال گزر جائے، پھر زکوۃ دینی ہے، بعض صحابہ کرامؓ نے اس پر بھی عمل کیا۔

سیرت النبی ﷺ کا ایک عجیب پہلو:

ایک عجیب بات ہے رسول اللہ ﷺ پر زکوۃ ایک سال بھی نہیں فرض ہوئی، یہ کیا بات ہے۔ مسئلہ یہ ہے جو صاحب نصاب ہو، جس کے پاس پورا سال پیسہ جمع رہے، تو زکوۃ نکالی جائے گی، کائنات کے اس عظیم پیکر نے ایک سال بھی زکوۃ نہیں نکالی، بس ہر روز ہی اللہ کے راستے میں دیا جارہا ہے، اپنے پاس جمع نہیں کیا۔

حضرت عباسؓ اور خالد بن ولیدؓ کا واقعہ:

رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا تو آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوۃ نہیں دیتے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل انکار نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے مالدار بنادیا (وہ ناشکری کرتا ہے) لیکن خالد تم اس پر ظلم کرتے ہو، اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا اور عباس بن عبدالمطلب میرے چچا ہیں ان کی زکوۃ ان پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور بھی۔ (بخاری جلد اول: ۱۴۱۱)

ایک دفعہ حضرت عباسؓ نے شکایت لگائی خالد بن ولیدؓ کی کہ میں زکوۃ وصول کرنے گیا،

Marfat.com

تو خالدؓ نے صحیح بات بھی نہیں کی، اور زکوۃ بھی نہیں دی ہے، اور خالد وہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے لقب دیا ہے سیف اللہ کا، یعنی اللہ کی تلوار، آپ نے کہا چچا جی بیٹھو خالد خالد ہوتا ہے، عباس عباس ہوتا ہے، عباس نصاب کو جمع کرتا ہے، پھر صاحب نصاب ہوتا ہے، اس پر زکوۃ بنتی ہے، زکوۃ نکالتا ہے، خالد بن ولیدؓ وہ شخص کہ جس نے اپنے گھر کا سارا سامان اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے وقف کیا ہے، اس کے گھر میں تلوار یا جو کچھ ہے، اس نے تو ہمیں بیت المال میں لکھ کر دیا ہے اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے وقف ہے، وہ کہتا ہے کہ میرا ہے ہی نہیں، تو جس کا مال نہ ہو، وہ صاحب نصاب نہیں ہوتا، تو زکوۃ بھی نہیں ہوتی، تو آپ ناراض نہ ہوں، حضرت عباسؓ کو اموال ظاہرہ کی زکوۃ وصولی کے لئے مقرر کیا تھا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ:

حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت عثمانؓ کے دور میں ڈنڈا لے کر کھڑے ہو گئے تھے کہ یہ کیا بات ہے کہ حضرت عثمانؓ مسجد کی تعمیر کرتے ہیں خوبصورت مسجد بناتے ہیں پیسہ کیوں جمع کیا ہے؟ ہم نے اپنے پیغمبر ﷺ کا یہ زمانہ دیکھا ہے، ہم نے پیسہ بھی جمع نہیں کیا حضرت عثمانؓ نے پیسہ کیوں جمع کیا ہے؟ پیسہ جمع ہوا ہے تو آج قیمتی ستون مسجد نبوی میں لگا رہے ہیں

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ سورة التوبة ۳۴

یہ آیت پڑھ رہے ہیں، مدینہ میں ڈنڈا لے کر کھڑے ہیں، یہ درویش صحابی تھے، عزیمت پر عمل کرنے کو یہ لازم قرار دے رہے تھے، جبکہ مال جمع کرنا جائز ہے، جب ہی تو اس پر سالانہ زکوۃ فرض ہوتی ہے، مال جمع ہوتا ہے، تب ہی تو صاحب نصاب پر زکوۃ فرض ہوتی ہے اور یہ رخصت ہے اس طرح کرنا جائز ہے، ان کے اس طرح کے اصرار کی وجہ سے ان کو حضرت عثمانؓ نے جلاوطن کر دیا تھا اور پھر یہ کہتے تھے کہ کوئی بات نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ کی وہ دعا یاد ہے، آپ سے میں نے ایک دفعہ درخواست کی تھی کہ حضرت جی! سب کو آپ گورنر بنا رہے ہیں، ابوذر کو کیوں نہیں بناتے؟ فقیر فقیر ہوتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! ایک نصیحت یاد رکھنا، کبھی بھی حکومتی عہدہ طلب نہ کرنا، ٹھیک ہے حضرت جی کبھی بھی نہیں کروں گا، پھر آپ

Marfat.com

ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا جب یہ اکیلے پیچھے سے آرہے تھے، فرمایا

يَا اَبَا ذَرْ ! تُقِيْمُ وَ فَرْدًا تَمُوْتُ فَرْدًا رحم الله اباذر يمشى وحده ويموت وحده ويبعث وحده، (رواه ابن اسحاق فى المغازى كما فى مختصرها السيرة النبوية لابن هشام جلد دوم: ۲۵۴)(ومن طريقة الحاكم المستدرک جلد سوم: ۵۱)

اے ابوذر کبھی حکومتی عہدہ طلب نہ کرنا، لیکن ایک دور ایسا آئے کہ تو اکیلا زندگی بسر کرے گا اور اکیلا ہی مرے گا اور اکیلا ہی میدان حشر میں اٹھے گا۔

جناب امیر المومنین ذوالنورین ؓ نے حضرت ابوذر غفاری ؓ کو جلاوطن کر دیا تھا، تو ابوذر بولا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں بیٹھ کر یہ دعا دی تھی ابوذر اکیلا زندگی گزارے گا، اکیلا گزار رہا ہوں زندگی، اپنے محسن کی دعا کے بدولت اور اکیلے ہی مرا، آپ کی بیوی راستے میں ہی کھڑی ہوگئی کوئی قافلہ یہاں سے گزرے گا اور اس قافلے کو درخواست کروں گی کہ نبی کا ایک صحابی صبح کے وقت اللہ سے جاملا ہے، اس کے کفن اور دفن کا انتظام کرلو، چنانچہ وہ بیوہ خاتون راستے میں کھڑی ہوگئی اور ادھر صحابہ کا وفد آرہا ہے اور وہ وفد یہ یہ کہنے لگا کہ اس راستے میں تو ہمارے آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، اتفاق سے ہم اس راستہ سے آئے، کفن دفن کا انتظام کیا جنازہ پڑھایا اور قافلہ چلا گیا۔ (مسند احمد جلد نہم: ۱۵۶۸)

استحقاق کے پیچھے مت پڑو:

ہمیں استاذ محترم شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب نے سبق میں ایک واقعہ سنایا کہ میں اور والد محترم حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب ؒ صدر سے کراچی والی بس میں سوار ہوئے، کورنگی جارہے تھے، تو بس میں کوئی مانگنے والا آیا، میں نیا نیا مولوی بنا تھا، حضرت والد صاحب نے مجھے کہا کچھ کھلے پیسے ہیں، تو دے دو، میں نے کہا ابو جی یہ لوگ مستحق نہیں ہوتے، یہ پیشہ ور مانگنے والے ہوتے ہیں، ان کے پاس بہت کچھ ہوتا ہے، ابا جی نے جو جملہ مجھے اس وقت فرمایا آج تک دل پہ لکھا ہوا ہے، کہا بیٹے تقی ! جو کچھ رب نے تجھے اور مجھے دیا ہے، ہم

Marfat.com

سب اس کے اہل ہیں کہ فقیروں کو دینے کے لئے تو یہ سوچتا ہے یہ مستحق نہیں ہے؟ یہ مستحق ہے، ہمارے اوپر جو رب نے نعمتیں کی ہیں، ہم ان سب نعمتوں کے مستحق ہیں بس اللہ کے نام پر مانگ رہا ہے، اللہ کے نام پر دے دو، صدقات واجبہ نہ دو، زکوۃ نہ دو، لیکن

اِن فی أموالکم حقاًسواء الزَّکٰوۃِ (سنن دارمی جلد اول: ۱۵۸۱)

کہ زکوۃ کے علاوہ بھی آپ کے مال میں حق ہوتا ہے، تو دنیا چاہے اس کے فوائد ہیں۔

سخاوتِ رسول ﷺ کے واقعات:

۱).....تو حضرت رسول اکرم ﷺ کی سخاوت کی بات ہے آج کی گزارشات میں کہ آپ سائل کو کبھی رد نہیں کرتے تھے، ایک سائل آیا کہ حضرت بہت مشکل حالات ہیں، کچھ عنایت فرما دیجئے، آپ نے فرمایا کہ ہمارے بھی حالات اسی طرح کے ہیں، ایک ساتھی کو کہا کہ فلاں شخص کو کہو کہ میرے نام پر نصف وسق گندم اس کو دیدے میرے نام پر قرض لکھ لو، وسق ساٹھ کلو کا ہوتا ہے، وہ تولے کر چلا گیا، وہ قرض خواہ کچھ دنوں کے بعد یاد دہانی کے لئے آ گیا، کہ حضرت آپ نے فلاں صاحب کو قرض دلایا تھا، اور آپ کے نام پر لکھا ہوا ہے کہا کتنا تھا کہا نصف وسق تھا، اس وقت مال آیا ہوا تھا، آپ نے اپنے وزیر خزانہ کو یہ کہا کہ پورا وسق دے دو، دوست آدھا وسق تو تیرا قرض ہے اور آدھا ہماری طرف سے انعام ہے تو یہ سخاوت ہوتی ہے۔

۲).....ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر سوال کرنے لگا، کہتا ہے ہمیں کچھ دو، آپ بادشاہ ہو، یہ اتنے بیت المال میں اونٹ ہیں، اتنے آپ کے خادم، اتنے غلام ہیں، ہم نے بادشاہوں کے محل دیکھے ہیں، ان کے پانچ خادم ہوتے ہیں، آپ اتنے بڑے بادشاہ ہو، آپ کے سینکڑوں خادم ہیں، لوٹا ایک اٹھاتا ہے، دس بھاگ کر جاتے ہیں، جائے نماز بچھانی ہوتی ہے، دس بھاگ کر جاتے ہیں، آپ باہر جاتے ہیں، تو سینکڑوں آپ کے ساتھ جاتے ہیں، آپ عجیب بادشاہ آپ کے پاس اتنا کچھ ہے، ہمیں کچھ دو۔ ضرورت ہمیں اونٹ کی ہے حضرت خاموش ہو گئے، یہ ہوتی ہے اخلاق کی بات اس کی سختی

Marfat.com

پر آپ خاموش ہو گئے اور خاموش ہونے کے بعد پھر اپنے ساتھیوں کو عمدہ قسم کا اونٹ لانے کو کہا اور فرمایا اس کو دے دو، لے جائے ،اب جب وہ خود راستے میں سوچے گا، تو پھر خود ہی سرنگوں ہو کر آ جائے گا۔

۳).....ایک واقعہ لکھا ہے اصحابہ سیر نے کہ رسول اللہ ﷺ بیت المال کی بکریوں کو اونٹوں اور دیگر اموال کا معائنہ کرنے عوالی میں تشریف لے گئے ،وہ بیت المال کی ایک باڑھی مدینہ کے باہر وہاں ایک شخص آ گیا کہنے لگا حضرت مدد فرما دیجئے بھوکا ہوں، آپ نے فرمایا یہ ہماری بکریاں نظر آ رہی ہیں، یہ بیت المال کی بکریاں ہیں، جتنی لے جا سکتے ہو، لے جاؤ، سب تمہاری ہیں، عجیب بات ہے یہ شخص بہت سی بکریاں لے کر چلا گیا، بہت کچھ دینا پڑتا ہے، دل ایسے نہیں جیتے جاتے اور بڑے بڑے قلم دانوں نے دانشوروں اور سیر لکھنے والوں نے آخر میں نتیجہ لکھا ہے، وہ پڑھنے کا قابل ہوتا ہے، جو کہتے ہیں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، وہ غلط کہتے ہیں اسلام محمد عربی ﷺ کے اخلاق سے پھیلا ہے ، یہ اخلاق ہیں اور یوں دل لیا جا سکتا ہے اور دیا جاتا ہے تو جب وہ لے کر چلا گیا، اپنی قوم کو جمع کیا، کہا ادھر آؤ سب بات سنو یہ جو مدینہ میں رسول ﷺ ہے اس پر ایمان لاؤ بھوک سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ، جاؤ ایمان لاؤ، وہ بہت اچھے اعلیٰ انسان ہیں، ان سے بہتر کوئی انسان کا خیال کرنے والا میں نے نہیں دیکھا۔

۴).....حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کو چاپی کر رہی ہیں، تو پھر پیٹ پر ملنے لگیں تو پیٹ نیچے نیچے کمر کے ساتھ لگ رہا ہے تو پھر رونے لگی عرض کرنے لگیں حضرت آپ کے لئے کوئی کمی تو نہیں ہے اللہ جب اتنے خزانے دیتا ہے تھوڑا سا اپنی ضرورت کے لئے رکھ لیا کریں کہا عائشہ یاد رکھو.....

﴿ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴾ سورۃ ص: ۴۱

اے میرے پیغمبر اپنے ماننے والوں کو ہمارے سابقہ پیغمبر کی بھی بات سنا دو جب صبر کی اس نے حد کر دی اور ہماری طرف سے بیماری کے یہ فیصلے ہوئے کہ قوم نے اپنے علاقوں سے

Marfat.com

نکالا باہر ڈھیر پر پھینک دیا راحت نامی بیوی خدمت میں لگی ہوئی راحت نامی بیوی راحت پہنچا رہی ہے اور جب بیماری کا اثر سارے وجود پر محیط ہو گیا تو اللہ کا یہ پیغمبر ہم سے دعا مانگنے لگا کہ اے رب آج تک پورا بدن متاثر نہیں تھا میں صبر کر رہا تھا کیونکہ زبان تیرے ذکر میں جاری تھی اب زبان پر بھی بیماری غالب آ گئی ہے ذکر صحیح نہیں ہو رہا تیرے نام کا۔

﴿ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴾ سورۃ ص: ۴۱

اب تکلیف قابل برداشت نہیں ہے، شفا مانگتا ہوں، اللہ نے فرمایا اب شفا کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ شفا قبضے میں ہے اللہ پاک کے، کسی دور ماہر ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے، اب دعا کی رب العالمین کی رحمت بھی مچل گئی کہا

﴿ اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴾

او میرے ایوب میں تجھے دنیا میں آزما رہا تھا کہ لوگوں کو سبق ملے رب امتحان کیسے لیتا ہے اور اللہ والے رب کے پرچے امتحان کے کیسے حل کرتے ہیں

کسی دور حکیم خانے میں جانے کی ضرورت نہیں..... جدھر بیٹھے ہو ادھر ایڑی رگڑ لو چشمہ جاری کر دوں گا ھذا مغتسل بارد و شراب اس سے نہاؤ بھی اور اس کو پیو بھی یہ آپ کی شفا کا پیغام لے کر آیا ہے جب ایڑھی رگڑی پانی جاری ہوا۔

اور ادھر سے بارش شروع ہو گئی سونے کے سکے اوپر برسنے لگے اب جمع کرنا شروع کر دیا اللہ پاک نے جبرئیل کو بھیجا کہ ایوب کو کہو مال جمع کرتے ہو دنیا جمع کرتے ہو حضرت ایوبؑ بھی اللہ کا پیغمبر ہے جواب کہا

﴿ اَللّٰهُمَّ لَاغِنیَ عَنْ فَضْلِکَ ﴾

اے رب ایوب فقیر ہے اور آپ کے غنا سے بے نیاز نہیں ہے آپ کا فضل جب نازل ہو رہا ہے میں اس کو ٹھکراؤں کیوں بے نیاز نہیں ہوں فقیر ہوں وہ باغات بھی واپس آ گئے وہ اولاد بھی واپس آ گئی سب کچھ مل گیا اللہ پاک نے کیا فرمایا:

﴿ اِنَّاوَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ﴾

میں نے بڑا لمبا آزمایا اپنے پیغمبر ایوب کو لیکن میں نے اس کو صابر پایا بڑا قیمتی انسان

Marfat.com

پایا انہ اواب..... جب بیماری میں تھا تب بھی مجھے پکارتا تھا اور جب میں نے باغات میلوں تک دے دیئے تب بھی مجھے پکار رہا ہے تو اصل بندہ تو یہ ہوتا ہے کہ نعمت ہو یا مصیبت ہو تو اللہ کو پکارے۔

صبر کی انتہاء:

تو حضرت عائشہؓ نے جب کہا حضرت پیٹ بالکل کمر کے ساتھ لگ گیا ہے تو اس میں کچھ آپ اپنے لئے رکھ لیا کریں تو فرمایا صبر میں سب مقام ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور میرے بھائیوں نے اس سے بھی زیادہ صبر کیا ہے یہ کوئی صبر نہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بعض دفعہ بوریوں میں بھر کر اشرفیاں آ گئی ہیں اور شام نہیں ہوتی کہ وہ بوریاں تقسیم ہو جاتی تھیں، اور تقسیم کس طرح ہوتی ایک ہمارے پاس لوحے کا کشکول تھا ایک کشکول ہمارے حکمرانوں کے پاس ہے ہاں یہ کشکول اندر سب کچھ آ اور وہ کشکول انڈھیلنے کا بھر بھر کر اشرفیاں دی جا رہی ہیں تین اشرفیاں رہ گئی ساری رات نیند نہیں آئی بار بار اٹھتے ہیں امی فرماتی ہیں کہ حضرت کی نیند دو وجہوں سے نہیں ہوا کرتی کئی دن ایسا ہوا کہ زیادہ بھوک کی وجہ سے حضرت کو رات کو نیند نہیں آ رہی تھی شکوہ نہیں کیا اور کبھی کوئی مال تقسیم کرنا تھا جو کچھ اپنے پاس ہے اور اس کی بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آتی ہے تو پھر جب صبح یہ تقسیم کر دی تو سکون آیا چین آیا۔

حضرت عائشہؓ کا بھی یہی عمل تھا حضرت امیر معاویہؓ نے ایک بوری اشرفیوں کی بھیجی ہے اشرفیاں سونے کا سکہ ہوتا ہے امی اس کو تقسیم کرنا شروع ہو گئیں سب تقسیم کر دیا شام ہو گئی تو خادمہ سے کہا میرا تو روزہ تھا افطاری کے لئے کوئی سامان لاؤ خادمہ نے کہا مخدومہ کچھ بھی نہیں رکھا ہے وہ تو سارا تقسیم ہو گیا ہے پانی یا سرکہ پڑا ہے کہا خشک روٹی پر سرکہ لگا کر لے آؤ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے

نِعْمَ الْاِدَامُ اَلْخلّ (ابو داؤد، جلد سوم: ۴۲۷)

سب سے بہتر سالن سرکہ ہے کہاں لاکھوں اشرفیاں اور وہ تقسیم ہو گئیں روزہ افطار ہو رہا ہے سرکے سے۔

Marfat.com

نبی کی فقیری اختیاری تھی اضطراری نہیں؟

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مقام پرفرمایا کہ ایک چیز ہے مالداری اورایک ہے فقیری ایک ہے مال کا ہونا ایک ہے فقیری مجھے فقیری پسند ہے فقیروں میں رہنا پسند ہے فقیروں کے ساتھ یارب میرا حشر کرنا یہ مجھے پسند ہے اوردوستو فقیری رسول اللہ ﷺ کی اختیاری تھی اضطراری اور مجبوری والی فقیری نہیں تھی خزانے تو آئے لیکن اپنے پاس نہیں رکھے سب تقسیم کردیئے یہ فقیری اختیار کی گئی ہے اضطراری نہیں تھی ورنہ تو ایک مقام رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اورآپ نے وہ حدیث سنی ہے شام کے سفر سے واپس آرہے تھے وہ لمبا مارگلہ پہاڑ کی طرح احد پہاڑ ہے آپ نے فرمایا یہ دیکھا احد پہاڑ یہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے احد پہاڑ محبت کرتا وجہ کیا ہے یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مرتبہ تنگدستی کا عالم تھا آپ سلام پیش کرنے کے لئے پیدل چلتے تھے اپنے چچا کے مزار شریف پرسلام پیش کرنے کے لئے جاتے سامنے ایک جگہ میں آرام کرتے تھے اب اس جگہ مسجد بنی ہوئی ہے جس کا نام مسجد استراحت ہے آج بھی ہے تو تنگدستی تھی سلام پیش کرنے کے لئے گئے وہاں ایک بوٹے کے ساتھ بیٹھ گئے غزوہ احد والے مقام میں اور جبل احد نے سلام پیش کیا کہا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

کلام کرنے لگا ہم خوش قسمت ہیں کہ آپ ہم پر جلوہ افروز ہیں ایک درخواست کی کہ آپ کے کچھ تنگی کے حالات ہیں مجھے اجازت ہوتو میں سونے کا بن جاتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں ہے اجازت اس سے پہلے پہاڑ کو جبرائیل کے ذریعے سے اللہ رب العزت کہلوا چکے تھے دوستو وہ ظاہری طور پر تو سونا نہیں ہے کہا مجھے فقیری پسند ہے مال داری کے مقابلے میں مجھے فقیری سے پیار ہے یہ جملہ ہے رسول اللہ ﷺ کا فقیروں سے پیار ہے فقیروں میں بیٹھنے کا دل چاہتا ہے فقیروں کے ساتھ میرا حشر ہوا قبال کہتا ہے۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

Marfat.com

تمنا دردِ دل کی ہو تو قال اللہ و قال الرسول درویش طلبا ان کو محبت سے دیکھا کر کہ ان کی زبانوں میں نبی کا کلام جاری ہوتا ہے اور ان کے دل دماغ میں قرآن کی آیات گومتی ہیں کبھی رات کو درس اور مدرسے کا چکر لگایا کرو جب طلبا سو رہے ہوں تو طلبا خوابوں میں بھی یا ایھا المزمل قم الیل الا قلیلا اور کوئی طالب علم یس والقرآن الحکیم پڑھ رہا ہوتا ہے سو کر بھی اللہ کی کتاب کو خواب میں دیکھ رہے ہیں۔

تمنا گر دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

یہ مقام اللہ اور اللہ کے رسول کے مہمانوں کی خدمت میں ملتا ہے کسی عام کو نہیں ملتا

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضاء لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں سے ارادت ہو تو دیکھ ان کو ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنے آستینوں میں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے فقیری پسند ہے مالداری کے مقابلے میں حضرت سلمان فارسیؓ کو مدائن کا گورنر بنایا حضرت شعیبؑ کا علاقہ ہے اس قوم کے لوگ چوری سے باز نہیں آتے یہ مسجد میں بیان کرتے رہے وعظ نصیحت کرتے نیکی کے فضائل بتاتے رہے لیکن چور باز نہیں آئے یہ فضائل سے ان کو بات سمجھ میں نہیں آتی ہے ڈنڈے سے بات سمجھ میں آتی ہے کہا اچھا اتنے دن ہو گئے ہیں پھر بھی باز نہیں آتے ہیں شام کو عشا کی نماز پڑھا کر جب فارغ ہوئے خادم کو کہا کاغذ قلم لاؤ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من غلام محمد سلمان..... اے حشرات الارض، شیرو، بھیڑیوں جنگل کے درندوں آج رات کو مدائن کے شہر میں عشاء کے بعد جو گلی چوکوں میں پھرتا نظر آئے اس کو چیر پھاڑ کر کھا ڈالو سلمان کی طرف سے اجازت ہے یہ غلام محمد ہے پس اس کے آرڈر پر عمل کرو باہر دیوار کے ساتھ کیل پر میرا رقعہ لگا دو اور کوئی دروازہ مدائن کا بند نہ ہو اور ادھر نماز میں کھڑے ہو گئے نماز پڑھ رہا ہے چند لمحے گزرے ادھر سے شیر آواز کستا ہوا آ رہا ہے چیتا بھی آواز کستا ہوا آ رہا ہے بھیڑیا بھی آوازے کستا ہوا آ رہا ہے اور چوکیداری کے لئے شہر کی گلی

Marfat.com

میں شیر ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا ایک فرد بھی مدائن علاقے کا باہر نہیں نکلا وزیر ہے دوستواس کا اللہ کے ساتھ کنیکشن بڑا پکا ہے اور صبح کو کہا کہ باز آؤ گے یا پکی پکی پولیس لگادوں یہ مدائن والے بدقسمت وہی لوگ ہیں جو حضرت شعیبؑ کی قوم ہے یہ ناپ تول میں کمی کرتے تھے اب بھی یہ چوری اور دھوکے سے باز نہیں آتے حضرت مولانا تقی عثمانی دامت برکاتہم نے لکھا ہے اپنے سفرنامہ جہان دیدہ میں کہ جن بستیوں پر عذاب آیا جس گناہ کی وجہ سے عذاب آیا ان علاقوں میں یورپ نے جو سیر گاہیں بنائی ہیں اسی کام کو ترجیح دی ہے جس گناہ کی وجہ سے عذاب آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

موضوع چاہت رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّلَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴾الروم:۴۳

وعن علیؓ قال : سألت النبی ﷺ عن طریقی ، قال النبی ﷺ المعرفة رأس مالی ، والعقل أصل دینی ،والحب اساسی، والشوق مرکبی ، و الحزن رفیقی .....الی اخرالحدیث (قال القاضی عیاضؒ فی کتابه"الشفاء فی التصریف بحقوق المصطفی" ص ۱۴۶)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

اکیسویں پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد گرامی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ،جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ دین قیم پر استقامت کے ساتھ رہیں،اس دن سے پہلے جب وہ آجائے گا،تو کوئی رد نہیں کر سکے گا،واپس نہیں کر سکے گا اور یومئذ یصدعون لوگ اس دن سب الگ الگ منتشر ہوں گے، اس دن سے پہلے پہلے

Marfat.com

دین کو استقامت کے ساتھ اپنانا ضروری ہے۔

اول مخاطب رسول ﷺ ہیں اور پھر ثانیاً سب امت ہیں، تو سب کو یہ حکم ہے کہ اس دین شریعت صراط مستقیم کو آخری دین پورے طریقے سے اپنانا، یہ اپنی کامیابی کے لئے ضروری ہے، حالت نزع سے پہلے پہلے، یا قیامت کے وقوع سے پہلے پہلے، جب کسی شخص کی حالت نزع ہو جائے، تو اس کی قیامت تو ہوگئی ہے۔

ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمانا ہے:

"مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ"

جو شخص فوت ہوگیا، اس کی قیامت ہوگئی ہے، یا اس دن سے پہلے پہلے سب نظام درہم برہم ہو جائے گا، اس کو کوئی واپس نہیں کر سکتا ہے، اس سے پہلے دین پر استقامت کے ساتھ عمل کرنے والے بن جاؤ۔

حدیث کا مفہوم:

حضرت علیؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حضرت آپ کی پسندیدہ چیزیں کیا ہیں؟ آپ کی چاہت کیا ہے؟ تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس میں قریبا بیس چیزوں کا ذکر ہے اور آج کی گزارشات کا موضوع بھی چاہت رسول ﷺ ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کے امتیوں کی کیا چاہت ہے گویا کہ کامیاب امتی وہ جو اپنی چاہت وہ بنائے جو نبی پاک ﷺ کی چاہت ہے۔ (کتاب ذکر الموت للامام الغزالیؒ الجزء الثالث)

معرفت کی تفصیل:

تو سب سے پہلے فرمایا کہ

"اَلْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِیْ" المقصد الحسنة فیما اشتهر علی الالسنة رقم الحدیث: ۱۱۳۳، حدیث مرفوع)

(رواه الدیلمی عن انس مرفوعاً ولفظه "اذا مات احدکم فقد قامت قیامة"

Marfat.com

معرفت میرا رأس المال ہے، معرفت کسی کی ذات کو پہنچاننے کا نام ہے اور اس کے تمام خدوخال ظاہر و باطن کو سمجھنا یہ علم ہوتا ہے اور ایک عارف جو ہوتا ہے عابد پہلا درجہ ہے، پھر اس کے بعد اور درجات ہیں، پھر آخری درجہ عارف کا ہوتا ہے، پھر آخری درجہ عاشق یا محبّ کا ہوتا ہے اور اس سے پہلا درجہ عابد کا ہوتا ہے، جس عابد نے اپنے اللہ کو پہچان لیا، وہ کامیاب ہے اور صوفیاء نے لکھا ہے کہ عارف کو اللہ کے علاوہ تعلقات سے کوئی علاقہ نہیں ہے، اس کا تعلق ایک ہی ذات سے ہوتا ہے، دیگر تعلقات کے ساتھ اس کو کوئی خاص دل چسپی نہیں ہوتی ہے۔

بھری مجلس میں رہ کر نہ ہو آشنا کسی سے

یہ ایک اجتماع میں بیٹھا ہوا ہے، لیکن وہ اپنے دل کو اللہ کے ساتھ لگا کر بیٹھا ہے، محبّ کو شکوے کے ساتھ کوئی غرض نہیں، جب کوئی سچا محبّ ہو کسی محبوب کا اور وہ محبوب اللہ رب العزت اور اس کا رسول ہے اور یہ محبّ اللہ کا نیک بندہ ہے، تو اس کو شکوہ نہیں ہوتا، اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جو حکم ہو، یہ اس پر راضی ہوتا ہے اور جو کوئی مسائل مصائب آ گئے، اس کی تقدیر پر راضی ہے، یہ محبّ کو شکوہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، نہ اس کی عادت ہوتی ہے، نہ اس کو شکوہ کے ساتھ تعلق ہے۔

شکوہ وہ شخص کرتا ہے جس کا ایمان بہت کم درجے کا ہے، تب شکوہ کر رہا ہے، کہا یہ ایمان کے اس شعبے پر پہنچے گا، تو پھر اس کو تلوار کی ضرب میں بھی اللہ کی معرفت نظر آئے گی اور یہ عارف اللہ کا سچا نیک بندہ ابتلاءِ ربانی کو دیکھ کر صابر ہوتا ہے کہ کہیں حکم پر عمل ہو رہا ہے، اللہ کی طرف سے مصیبت آ گئی، اب ہم صبر کر رہے ہیں، اس حکم پر عمل ہو رہا ہے، اللہ کی طرف سے نعمتیں آ گئی ہیں، تو اس پر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں اور بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ صدق وفا دیکھ کر یہ خوش خرم ہوتا ہے، یہ عارف وعیدیں دیکھ کر غمگین ہوتا ہے کہ یہ گناہ ہو گیا، تو یہ سزا ہے، یہ غلطی ہو گئی، تو یہ سزا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کے ستر مقبول نمازیں تین سکوں کے بدلے میں دینی پڑیں گی، وہاں پتہ تو نہیں ہوگا، تو کبھی تو یہ عارف مواعید کو دیکھ کر غمگین ہوتا ہے، کہ یارب! کہی حساب کتاب نہ ہو جائے، پھر تو ہلاک ہو جاؤں گا۔

Marfat.com

عارف کی تین قسمیں:

حضرت ذوالنون مصریؒ نے عارف کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

۱).....معرفتِ توحید جو ہر مومن کو حاصل رہتی ہے۔

۲).....معرفت حجت، بیان یہ حکماء علماء کو ملتی ہے۔

۳).....معرفت صفات باری تعالیٰ یہ اولیاء اللہ کو نصیب ہوتی ہے۔

(بحوالہ تذکرۂ اولیاء ص: ۱۱۵)

پہلی چاہت:

اور رسول پاک ﷺ کی پہلی چاہت

المعرفة راس مالی

معرفت میرا راس المال ہے، ہر بندے کے پاس کچھ راس المال ہوتا ہے، پھر کاروبار کرتا ہے، تو میرا راس المال اپنے رب کو پہچاننا ہے اور جب رب کو پہچان لیا، پھر سب کچھ رب کی مرضی کے مطابق ہوگا، سب کچھ ہو گیا، تو فرمایا عارف کی تین علامتیں ہیں:

۱.....عارف کی زندگی پر تقویٰ غالب ہوگا، ہر پہلو میں وہ اللہ سے ڈرنے والا ہوگا، اس موقع پر اللہ کے رسول ﷺ کی کیا سنت ہے؟ حکم کیا ہے؟ ہمیں کیا کرنا ہے؟ یہ عارف کی پہلی علامت ہے۔

۲.....اس کا ظاہر اور باطن یکساں ہوگا، اگر اندر شریعت ہے، تو باہر بھی شریعت ہوگی، اور باہر شریعت ہے، تو اندر بھی ہوگی، تو اس کا ظاہر اور باطن مخالف نہیں ہوگا۔

۳.....تھوڑی سی نازک صفت ہے، اکثر عارف اتنی کر کے آخر میں ناکام ہو جاتے ہیں، وہ کیا؟ اللہ رب العزت کی نعمتوں کی فروانی جب آ جائے، گناہوں میں مبتلا نہ ہو، یہ عارف کی صفت ہے، جب خوب نعمتیں مل گئی، مال دولت مل گیا، اولاد مل گئی، عہدہ مل گیا، صحت مل گئی، رزق مل گیا، یہ سب کچھ جب مل گیا، تو کہیں گمراہ نہ ہو جائے، تو عارف کی صفت یہ ہوگی کہ وہ اللہ رب العزت کی نعمتوں کی فراوانی کے باوجود وہ گناہ کی طرف نہیں جائے گا، ان نعمتوں کو

Marfat.com

مال دولت کو اللہ کے راستے میں خرچ کرے گا۔

دوسری چاہت:

دوسری چاہت ہے:

"اَلْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ"

عقل اصل دین ہے، یعنی میرا عقل دین کے تابع ہے، میں عقل سے سوچ کر اللہ کی قدرت کو، اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر اللہ کے قریب جاتا ہوں، نہ یہ ہے کہ اپنے عقل کے گھوڑے کو دوڑا کر اسلام پر اعتراض و اشکال کرتا ہوں، چنانچہ قرآن پاک نے معرفت والے لوگوں کی بات ساتویں پارے میں کی، فرمایا:

﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ المائدہ: ۸۳

کہ جب یہ نیک بندے اللہ کی آیات کو سنتے ہیں، تو آپ دیکھا کریں ان کی آنکھیں آنسو برساتی ہیں کہ ان کو آیات کے سننے سے حق سمجھ میں آجاتا ہے، تو حق کی پہچان ہو جاتی ہے، تو حق کو سمجھ کر خوشی سے آنکھوں سے آنسو آجائے ہیں، یہ اللہ کے نیک بندوں کی علامت ہے۔

فرمایا:

﴿وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا اٰيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ﴾ العنکبوت: ۳۵

ہماری دی ہوئی عقل سے ہماری نشانیوں سے ہمیں پہچانتا ہے، یہ عقل والا ہے اور جو عقل سے کچھ اور پہچانتا ہے، معترض بن کر مخالف بن جاتا ہے، تو اس کی عقل غالب ہے، کامیاب شخص وہ ہے جس نے اپنی عقل کو تابع کیا ہوا اور شریعت کو مقدم کیا ہو، بعض دفعہ عقل نہیں سمجھ سکتی اور سب سے آسان مثال جو علماء نے دی ہے، عقل ناقص ہے، عورتوں کی ناقص ہے، وہ اور لحاظ سے ہے، عام انسانوں کی ناقص ہے کہ عقل میں بعض دفعہ بات سمجھ میں نہیں آتی، مثال علماء نے دی ہے کہ وضوء ٹوٹ گیا ہے، ہوا خارج ہوگئی، پہلے منہ دھونا ہے، اب کہنیوں سمیت بازوں دھونے ہیں، مسح کرنا ہے، ٹخنوں سمیت پاؤں دھونے ہیں، منہ صاف

Marfat.com

ستھرا ہے اوراعضاء صاف ستھرے ہیں، یہ عقل میں بات نہ آنے والی ہے، عقل سے سمجھو، تو کوئی جاہل صوفی یہ تشریح کرتا رہے گا کہ جدھر سے ہوا خارج ہوئی، لہٰذا استنجاء ہی کرو اور کچھ تو صاف ستھرا ہے، عقل تو پھر یہ کہے گی کہ یہ عقل کو دین کے تابع کرے، سمجھ میں آئے کوئی حقیقت کوئی حکمت یا نہ آئے، بس شریعت کا حکم ہے، عقل تابع ہے۔

تیسری چاہت:

اور تیسری ہے:

"وَالْحُبُّ أَسَاسِیْ"

محبت میری بنیاد ہے اور محبت اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہماری اور رسول کی اللہ کے ساتھ جو فیصلہ ہو جائے، محبوب سے محبّ کو گلہ نہیں ہوتا اور حکم کو بجالانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی، وہ پھر محبّ کیا ہے کہ محبوب کی طرف سے کوئی حکم آئے اور پھر وہ نہ مانے تو پھر محبت میں نقص ہے، پھر محبت نہیں، آوارگی ہے، اپنی خواہش کے مطابق اس کی محبت ہے جو محبوب سے بات آتی ہے، اس پر عمل نہیں ہے اور رسول پاک ﷺ نے دعا مانگی فرمایا:

"أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ ، وَحُبَّ مَنْ ینفعنی حبة عندک اللهم مارزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب اللهم وما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی، فیما تحب" (جامع ترمذی جلد سوم: ۱۴۴۵)

اے میرے داتا! مجھے اپنی محبت عطا کر اور وہ اعمال کرنے کی سعادت عطا کر جن اعمال کے کرنے سے تیری قربت ملے۔

اور جب سچی محبت ہوگی، تو سب سے مشکل کام تو پھر گردن کٹانا ہے، پھر کیسے ہوا جو سچے محبّ تھے، اسلام کے شجرہ طیبہ کو پانی کی ضرورت پڑھی، اس شجرہ طیبہ کو پانی دیا اور جہاں شجرہ طیبہ کو پسینے کی ضرورت پڑھی کہ وہ اس پسینے سے پھل آور ہوگا، اس کی شاخیں ہری بھری ہوں گی، تو اس جماعت نے پسینہ دیا، پتھر اٹھا اٹھا کر مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی ہے، بدام مار مار کر خندق کھودی جا رہی ہے، سفر کر کے تبوک میں پہنچا جا رہا ہے اور جہاں گویا کہ کہا ہے کہ اب

Marfat.com

خون دے دو، تو پھر خون پیش کیا گیا، کسی مریض کو خون نہیں دینا، کسی میدان میں بہا دینا ہے، یہ ہمیں مطلوب ہے، یہ پیش کیا جا رہا ہے، بس یہ محبوب کی طرف سے جو فیصلہ آ رہا ہے، محبّ اس کو پورا کر رہا ہے اور قرآن پاک نے اہل ایمان کی محبت کا ذکر کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسروں کو فرمایا

﴿ يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ﴾ البقرة:۱۶۵

یہ مشرکین مکہ اپنے معبودوں سے اس درجے کی محبت کیا کرتے ہیں، جیسی محبت اہل ایمان کو اللہ سے کرنی چاہئے، لیکن میرے پیغمبر کے جاں نثار تو ان سے بھی زیادہ اللہ سے محبت کرنے والے ہیں۔

اور ایک مقام پر اللہ پاک نے فرمایا، ہماری باتوں کو مان کر چلا کرو، ورنہ

﴿ فَسَيَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ﴾

میں اور کوئی قوم لے کر آؤں گا، وہ مجھ سے محبت کرے گی اور میں ان سے محبت کروں گا اور تم مجھ سے محبت نہیں کرتے ہو، ختم کر دوں گا۔

چوتھی چاہت:

اور میری چوتھی چاہت:

"وَالشَّوْقُ مَرْكَبَتِيْ"

شوق میری سواری ہے، دین کے ساتھ شوق، شریعت کے ساتھ شوق، اس کے احکام پر شوق اور جب جبرائیل کچھ دن نہ آئے، تو صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت کی طبیعت صحیح نہیں ہوتی، ملاقات جبرئیل سے دین کے لئے ہے، تو فرمایا الشوق مرکبتی ..... شوق میری سواری ہے دیکھو نا آپ کو مسجد کے ساتھ شوق ہوا تو پہنچ گئے شوق کسی اور منزل کا ہوگا تو سوار ہو کر اس منزل کو جاتے ہیں دین کیساتھ شوق ہوگا تو دین کے مراحل طے کریں گے اور ایک دعا ہے رسول اللہ ﷺ کے شوق کے بارے میں فرمایا:

اللھم انی اسئلک لذة من نظرالی وجھک والشوق الی

Marfat.com

لقائک (سنن نسائی جلد اول: ۱۳۱۰)

اے میرے معبود میری نظروں کی ایک لذت ہے وہ تیرا دیدار کرنا اور میرا شوق آپ سے ملاقات کرنا میری نگاہوں کی چاہت یہ ہے آپ کو دیکھتا رہوں اور میرا شوق یہ ہے لقاء کے مراحل طے کرتا جاؤں یہ شوق اس کو ہوگا جو نیک ہوگا اس کا غیب پر ایمان ہے اور یہ جب اعمال صالحہ بجالا رہا ہے تو اس کا شوق بڑھتا جاتا ہے پھر اللہ کے دیدار کا شوق ہوگا یہی وجہ ہے کہ نیک بندہ موت کا منتظر رہتا ہے اور جو برا ہے وہ موت سے ڈرتا رہتا ہے نیک کو پتہ ہے مرنے کے بعد میرا شوق پورا ہونا ہے اور بد کو پتہ ہے کہ میں نے کیا اعمال کئے ہیں۔

اللھم بعلمک الغیب و قدرتک علی الخلق احینی ما علمت الحیاۃ خیرا لی و توفینی اذا علمت الوفاۃ خیرا لی.....

پانچویں چاہت:

رسول اللہ ﷺ کی پانچویں چاہت ہے:

ذکر اللّٰہ انسی.....

اللہ کی یاد میرا انس ہے، اس میں میرا دل لگا رہتا ہے، اصل میں انس انیس کہتے ہیں جب بندہ بے چین ہو، تو ذکر اللہ سے بے چینی دور ہو جاتی ہے، جس چیز سے بے چینی دور ہو جاتی ہے، وہ انیس ہوتا ہے، تو یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی یاد میرا انیس ہے

دوستو! جس کو یہ انیس مل گیا، وہ کبھی تنہا نہیں ہے، ذرہ سا اس کو وقت مل جائے گا، وہ فوراً اللہ کو یاد کرے گا، وہ کبھی اکیلا نہیں ہے، اس کے ساتھ اس کا اصل دوست ہے اور قرآن پاک نے امر کے ساتھ حکم فرمایا ہے:

﴿یایھا الذین امنوا اذکروا اللّٰہ ذکرا کثیرا و سبحوہ بکرۃ وأصیلا﴾ الاحزاب: ۴۲، ۴۱

اے اہل ایمان! اللہ کو خوب یاد کیا کرو، ہفتے میں ایک بار نہیں، مہینے میں نہیں، اپنے محسن کو یاد کیا کرو، تو اللہ کے ساتھ رشتہ قائم رہتا ہے، دل کو روح کو غذا ملتی رہتی ہے، میں کہتا ہوں جو لوگ مسافر بن کر اسلام آباد آتے ہیں، وہ راستے کا سفر قیمتی بنا سکتے ہیں، میں نے کئی لوگوں

Marfat.com

کو دیکھا ہے، گاڑی بھی چلا رہے اور منہ ان کا ہلتا جا رہا ہے، وہ اللہ کی یاد میں ہے، یہ صبح شام آپکا آدھا آدھا گھنٹہ آنے جانے کا نکلتا ہے، اس میں سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کریں، یہ بہت قیمتی سرمایہ ہے۔

ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سبق لینے کے لئے آتا تھا، کئی دن ٹھہرتا تھا، ایک دن آیا اور کئی دن سبق، درس اور علم سیکھا، تو جب جانے لگا تو کہنے لگا، حضرت! بہت کچھ آپ سے ملتا ہے، فرمان نہ بھی ہو، تو آپ کا دیدار ملتا ہے، لیکن میں اب جا رہا ہوں، مختصر سی قیمتی نصیحت فرما دیں، آپ ﷺ نے فرمایا، بہت اچھا سوال کیا، آپ سائل کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے تھے، جواب میں ارشاد فرمایا

"لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ....." (جامع ترمذی جلد اول: ۱۳۲۷)

اے سائل! مختصر سی بات یہ ہے کہ کبھی بھی اپنی زبان کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنا، اپنی زبان کو اللہ کی یاد سے تر رکھنا، رطب اس کھجور کو کہتے ہیں جو پیلی ہو اور آدھی پکی ہو، یہ سب سے عمدہ کھجور ہوتی ہے طاقت کے اعتبار سے، حکمت بھی سمجھ لو، مختصر سا وظیفہ یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے اپنی زبان ہمیشہ تر رکھنا، تصوف والے نے ایک عجیب بات لکھی، آج سے آپ لوگ بھی چیک کر لینا دو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا جائے، تو اس سے جو تھوک لعاب پیدا ہوتا ہے، لعاب کا ذائقہ عام لعاب کے ذائقے سے عمدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے، جب آپ اس کو نگلیں گے، تو اس میں بھی خاص نور ہوگا، آج سے چیک کر لینا، کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا، پیسہ اس سے ملتا ہے۔

ایک حدیث ہے فرمایا کہ جنت کا میدان بالکل صاف ستھرا ہے، پھل آور درخت آپ کا ذکر ہیں، اس کی نہریں آپ کی تسبیح ہے، جنتی نہریں بنالو، جتنے درخت اور پھل بنانا تو، جتنے محل بنالو۔

شیخ الحدیث زکریاؒ نے واقعہ لکھا ہے یہ کہ حضرت سلیمانؑ کا تخت جا رہا تھا، ایک بابے نے کہا، وہ ہل چلا رہا تھا، تخت ہواؤں میں اڑتا جا رہا ہے، اے آل داود! تمہیں کتنا رب نے

Marfat.com

نوازا ہے، سبحان اللہ، ہوا نے یہ بات پہنچادی، سلیمانؑ نے تخت کو کہا اتر جاؤ، اتر جاؤ، یہ ہوائی جہاز اترنے میں ایر پورٹ کا محتاج نہیں ہے اور پھر ڈیزل کے ختم ہونے کی بھی کوئی پریشانی نہیں، تخت اتر گیا کہا، بابے کو بلاؤ، بابا ڈر رہا ہے، بادشاہوں کا بلاوا بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا، یہ بلاوا کوئی اور بلاوا ہے، یہ اللہ کا نبی ہے اور نیکی بجالائی تھی، حضرت سلمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بابا جی ایک سبحان اللہ کے مقابلہ میں ہزاروں تختِ سلیمانی کم ہیں ایک دفعہ جہادی دستے میں مصروف تھے، عصر کی نماز میں سورج پیلا ہو رہا تھا کہ اچھا اترے دعا کی سورج رک گیا اور نماز پڑھی، سو جانور بڑے اللہ رب العزت کے نام پر صدقہ کئے، کیونکہ نماز میں تھوڑی سی تاخیر ہوئی تھی، اللہ رب العزت کی رحمت بھی مچل گئی، کہا مانگو، اب کیا مانگتے ہو، اب یہ بادشاہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا ہے

﴿رب هب لی ملکا لاینبغی لأحد من بعدی﴾ ص: ۳۵

اے میرے رب! جب آپ کی رحمت سلیمان کی طرف متوجہ ہے، تو سلیمان سائل ہے پہلے تو سلیمان کی آخرت سنوار دے اور پھر سلیمان کو ایسی بادشاہت عطا کر کہ رہتی دنیا تک ایسی حکومت کسی کو بھی نہ ملے۔ اللہ نے فرمایا عطا کر دی ہے، یہ سلیمانؑ کی بادشاہت ہے، بابا کو بلایا کہا کیا کہا تھا کہا حضرت جی! کچھ نہیں کہا تھا، بولو کوئی بات نہیں، جو بات بھی کہی، تو کہا میں نے کہا سبحان اللہ! اللہ نے آل داود کو کتنا نوازا ہے، کہا بابا جی آپ نے جو سبحان اللہ کہا ہزاروں سلطنتیں سلیمان کی اس کے مقابلے میں کمزور ہیں، یہ قیمتی ادا ہے، اللہ کو بہت پسند ہے سلیمان کا تخت کیا ہے، آج ہے کل نہیں، سبحان اللہ آخرت میں جنت میں درخت لگا رہا ہے اور باغ لگا رہا ہے۔

اور عربی شاعر کہتا ہے

فاذا مرضنا تداوینا بذکرکم

نترک الذکر احیانا فنتکسر

اے رب! ہم جب بیمار ہو جاتے ہیں ظاہری یا باطنی تو تیری یاد سے اپنی بیماری کو شفا پہنچاتے ہیں اور جب کبھی آپ کی یاد چھوٹ جائے، تو الٹے بل گر جاتے ہیں، جب

Marfat.com

اللہ کی یاد سے کچھ کمزوری ہو جائے، تو پھر نقصان ہوتا ہے۔

چھٹی چاہت:

اوزفرمایا

والشفقة كنزى

اعتماد میرا خزانہ ہے اللہ رب العزت پر بھروسہ کرنا، بھروسے کے بعد مراحل طے ہوتے، حکم ہوا

﴿فاذا عزمت فتوكل على الله﴾

بس جب حکم ہو گیا، اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے حکم بجالائے، حضرت موسیٰؑ کی امی کو جب الہامی شکل میں اللہ پاک نے فرمایا کہ اس کو صندوق میں بند کر کے اس کو دریا میں ڈال دو، موسیٰؑ کی امی نبیہ نہیں، لیکن نیک خاتون ہے، فرمایا:

﴿فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ القصص: ۷

جب فرعونی درندوں سے اے ام موسیٰ! تجھے خطرہ لگے، تو اس کو صندوق میں بند کر کے دریا کے حوالے کر دینا اور یقین رکھنا اعتماد رکھنا آپ کی گودی میں آپ کے بیٹے کو واپس لاؤں گا اور اس کو پیغمبر بنا دوں گا، دیکھو پھر کیسا ہوا۔

تو فرمایا

الشفّقة كنزى

اعتماد میرا خزانہ ہے

ساتویں چاہت:

والحزن رفيقى

غم میرا دوست ہے، دوست وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ ساتھ ہو اور اسی غم میں ہی صبر کے ساتھ مقامات ملتے ہیں، غم مظلوم کو آتا ہے اور مظلوم بننا اور مظلوم ہونا یہ اللہ کے نیک لوگوں کے

Marfat.com

اوصاف ہیں ظالم بننا فرعون ہامان قارون نمرودان لوگوں کے اوصاف ہیں اور مظلوم ہونا پھر غمگین ہوجانا یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اوصاف ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَااللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلاً مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ﴾ فصلت: ۳۰۔۳۲

اللہ کی طرف سے اعلان ہورہا ہے اے میرے بندو! غم نہ کرنا مصائب تو ہم اپنے بندوں پر لایا کرتے ہیں جس کو امام الانبیاء بنانا ہوتا ہے، اس کے پیدائش سے پہلے اس کے والد کا سایہ اٹھالیتے ہیں اور امام الانبیاء کے پیدائش کے کچھ سال بعد ان کی امی کا بھی سایہ اٹھالیتے ہیں اور جب وہ شباب پر آئے، تو اہل علاقہ ان کو وطن سے نکلنے پر مجبور کردیتے ہیں اور جب دوسرے علاقے میں آباد ہو، تو دشمنوں نے مارنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی، غزوۂ احد میں اپنے دانت شہید کرائے، اپنے چچا کے ٹکڑے کرائے، اللہ پاک فرماتا ہے، مصائب تو آئیں گے، لیکن غم نہ کرنا، حزن نہ کرنا، پریشان نہ ہونا، سب نعمتیں تمھارے لئے ہیں، لیکن ظالم نہ بننا مظلوم بن کر رہنا مظلوموں کے ساتھ اللہ کی مدد و نصرت اور پیار ہوتا ہے اور ظالم کے ساتھ اللہ کا غضب ہوتا ہے فرمایا:

غم کی جاگیر وراثت میں ملی ہے مجھ کو
میں اپنی جاگیر میں رہتا ہوں نوابوں کی طرح

میں غمگین ضرور ہوں، جب دیکھتا ہوں ابوبکرؓ بھی ایک موقع پر غمگین ہے، مظلوم ضرور ہوں، دیکھتا ہوں ایک موقع پر جعفر طیارؓ کی لاش بھی تڑپ رہی ہے، موتہ میں غمگین ضرور ہوں، مظلوم ضرور ہوں، احد کی وادی میں کئی ساتھی شہید دیکھتا ہوں، مظلوموں کے ساتھ غم کی جاگیر وراثت میں ملی ہے، میں اپنی جاگیر میں رہتا ہوں نوابوں کی طرح، ظالم تو نہیں ہوں کہ آخرت

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا ظلم کر کے آیا ہے؟ اب حساب دے، پتہ نہیں دنیا کے جج کیسے حساب لیں گے، اصل اس حساب کے لئے تیار رہنا چاہئے، وہ حساب بڑا سخت حساب ہے، اس سے کوئی نہیں بچ سکے گا۔

آٹھویں چاہت:

العلم سلاحی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم میرا اسلحہ ہے اور اسی علم کی روشنی سے رسول اللہ ﷺ نے جہالت کی تاریکیوں کو ختم کیا ہے اور یہ علم ہی سب گمراہوں کو ہدایت دیتا ہے، مستشرقین نے یہ نہیں سوچا کہ مکہ سے کافر رسول اللہ ﷺ پر حملہ کرنے کے لئے مدینہ میں آئے تھے، کہا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، وہ ہستی تو تلوار سے بچنے کے لئے فرمایا اے پیغمبر مکہ کو چھوڑ دے اور مدینہ میں امن سے رہے، لیکن مدینہ میں آ کر بھی حملہ آور ہونے لگے، پھر تو کچھ دفاع کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع نہ ہوتا، تو پھر بزدلی ہوتی اور پیغمبر بزدل نہیں ہوتا، کسی مستشرق نے کیا کہا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعے سے پھیلا ہے، دوستو اسلام نے تلوار مجبوراً چلائی ہے، جب دشمن اپنے گھر میں بھی بسیرا نہیں کرنے دیتا، تو اسلام نے تلوار چلائی۔

فرمایا:

﴿ والذین اوتوا العلم درجات﴾ المجادلہ: ۱۱

جو علم حاصل کرے اس کے درجات اونچے ہیں اور میرے وارث وہ ہیں جو علم دین حاصل کریں، بس جس نے جتنا علم دین حاصل کر لیا، اس نے اتنی وراثت حاصل کر لی، تو جس کو وراثت حاصل کرنے کا زیادہ شوق ہے، وہ زیادہ قریبی رشتہ دار ہوگا، بیٹے کو زیادہ وراثت ملتی ہے، وہ قریبی رشتہ دار ہوتا ہے، یہاں عجیب نظام ہے کہ آپ جتنا علم دین حاصل کریں، رسول اللہ ﷺ کے اتنے قریبی رشتہ دار بنیں گے، خود آپ کے پاس ہے، یہ میدان بھی گھوڑا بھی جتنا دوڑا سکتا ہے، اتنا ہی قریبی رشتہ دار بن جائے گا۔

Marfat.com

نویں چاہت:

آگے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

"والصبر ردائی"

صبر میری چادر ہے، عربوں کے ہاں اس وقت لباس ہی چادروں کا تھا، ایک نچلی چادر اور ایک اوپر کی اس کو اوڑھ کر کانٹوں سے سلائی کرتے تھے، کبھی یوں ہی اوڑھ لیتے تھے، لباس کو کوئی نہیں اتار کر پھینکتا تھا، کہا صبر میری چادر ہے، جو ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔

اور فرمایا:

﴿انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب﴾ الزمر: ۱۰

بغیر حساب کے اللہ پاک صبر کرنے والوں کو خوب دیتا ہے اور بغیر حساب کے دیتا ہے، روزہ بھی صبر ہے، اس لئے فرمایا اس کا بدلہ میں خاص عطاء کروں گا۔

دوستو! گناہوں سے بچنے پر بھی صبر ہے، نیکیوں کو بجالانے پر بھی صبر ہے اور مصیبت کوئی آجائے اس پر کوئی گلہ شکوہ نہ ہو صبر ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا حل مانگے یا اللہ! میں بڑا کمزور ہوں، مصیبت اور پریشانی یہ بھی نعمت ہے، اس کو میں برداشت نہیں کرسکتا ہوں، مجھے راحت والی نعمت عطاء کر، صبر کے ساتھ، پھر ثواب ہے

دسویں چاہت:

والرضاء غنیمتی

اور اللہ کی فیصلوں پر راضی رہنا خوش رہنا یہ میرا مال غنیمت ہے۔

اور دوستو جو خالص رزق حلال ہیں:

۱..... مال غنیمت

۲..... ہدیہ (کوئی چیز ہدیہ میں آجائے)

۳..... وراثت بعض حضرات کے صحیح معنوں میں کاروبار مال کو عمدہ مال قرار دیا ہے، سچ بولے مناسب نفع رکھے، ایک نیک بندے کا ذکر کیا کسی نے کہ اس کو ایک

Marfat.com

چیز ضرورت نہیں تھی لیکن کوئی بندہ بیچ رہا تھا، وہ مسکین نظر آیا، اس لئے اس سے چیز لی، اس کا بھلا ہو جائے کہ یہ کاروبار کر رہا ہے، اس کے خریدنے پر بھی ثواب ہے اور اس کے بیچنے پر بھی ثواب ہے۔

ایک حدیث رسول ﷺ کی جب مدینہ جاؤ، تو مدینہ والوں سے کوئی چیز ضرور لیا کرو، اس سے ان کا بھلا ہو جائے گا، خریدنے پر ثواب ہو گیا اور سنت پر عمل کرنے پر ثواب مل گیا۔

حضرت علیؓ جب اپنے موڑ میں ہوتے تھے پھر گن گناتے تھے کہتے ہیں

رضینا قسمة الجبار فینا
لنا علم و للاعداء مال
فان المال یفنی عن قریب
وان العلم باقٍ لا تزال

ہم اپنے معبود کی تقسیم پر راضی ہیں، ہمیں تو نبی کا غلام بنایا، علم نبوت عطا کیا، ہمارے دشمنوں کو مال دولت سے نوازا، کل ہم دور فاروقی میں کسریٰ کے ایوانوں پر اپنے گھوڑے دوڑا کر جب پہنچ جائیں گے، تو یہ سیم زر بھی ہمارے قدموں میں آئے گا

یہ اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا کوئی پریشانی آجائے، بیماری آجائے، غم آجائے، کچھ مصیبت آجائے، تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہے، اللہ کا فیصلہ ہے، دور ہونے کا تو دور ہو جائے گا، صبر کے ساتھ رہو گے، تو ساتھ ثواب ملتا رہے گا، اور کیسا ثواب

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

گیارہویں چاہت:

والعجز فخری

عاجزی انکساری میرا فخر ہے، جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

من تواضع لله رفعه الله (مسند شهاب: ۳۳۵)

جس نے عاجزی کی، ہم اس کو بلند کرتے ہیں، کیسا بلند کرتے ہیں، کہ یتیم کو امام الانبیاء بناتے ہیں، ایسا بلند کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ جو بھوک سے بے ہوش پڑے ہیں، ان کو یمن کا

Marfat.com

گورنر بنادیتے ہیں، تو تواضع کرنے والوں کو یوں مقام دیتے ہیں۔

تاریخ اسلام میں خیرالقرون کے جو بادشاہ گزرے ہیں، وہ جب دنیا سے جاتے تھے تو پوری قوم جنازہ پڑھتی تھی، کوئی شخص باشندہ جنازے سے رہ جاتا تھا، تو پریشان ہوتا تھا کہ میں اپنے بادشاہ کا جنازہ کیوں نہ پڑھ سکا، کہ یہ اتنا اچھا باشاہ تھا، ہمارے بادشاہوں کی عجیب داستان ہے، وہ کدھر پکڑے جاتے ہیں، جیل میں چلے جاتے ہیں، پھانسی ہو جاتے ہیں، واہ تاریخ اسلام کے یہ بھی بادشاہ ہیں، وہ کارنامے اس طرح کرے نا، پھر ضیاء الحق مرحوم کی طرح پورا علاقہ جنازہ گاہ بن جائے گا، اس دور کے لحاظ سے ضیاء الحق صاحب کی تعریف کررہا ہوں، اس دور میں عمر فاروقؓ نہ ہم باشندے جنید بغدادی، پھر ایسے ہی حکمران اللہ تعالیٰ ہماری قسمت بدلے دعا کرو، سب دل سے ہماری قسمت بدلے اور ہمیں اچھا حکمران دے

بارہویں چاہت:

والزھد خرقتی

دنیا سے بے رغبتی زہد یہ میرا پیشہ ہے، حرفت جیسا ہنر ہوتا ہے، مجھے پیسے سے دلی شوق نہیں ہے، حضرت یوسفؑ کو کنویں میں ڈال دیا، قافلے نے پکڑ لیا، وہ قافلہ والے بھی ایسے ہی انھوں نے بیچنے کی کوشش کی، ادھر ان کو کہا خریدو، انھوں نے اپنا بھائی بیچتے وقت لفظ یہ استعمال کیا

و کانوا فیه من الزاهدین (یوسف: ۲۰)

یہ دلچسپی نہیں رکھنے والے تھے، یوسف کی خریداری میں، وہ اس لئے نہیں بنے، وہ حیران تھے کہ چند درہموں میں یہ چاند کیسے خریدیں گے، کیسے یہ چند درہموں میں مل رہا ہے، یہ کوئی دھوکہ کی بات ہے، بعض نے اس آیت کی تفسیر یوسفؑ کے بھائیوں سے کی ہے کہ انہوں نے بھائی کو فروخت کرتے وقت زیادہ رقم کی لالچ نہیں کی تھی، بس یہ چاہتے تھے کہ یہ کسی نہ کسی طریقہ سے دور ہو جائے، تاجروں غور کرو، تجارت میں دھوکہ نہیں کرنا چاہیے، پھر پیغمبرانہ سنت پر عمل ہوگا۔

Marfat.com

تیرہویں چاہت:

والیقین قوتی

اوریقین یہ میری روزی ہے اللہ کے ہر حکم پر میرا یقین ہے ہمارے لئے بھی یہی حکم ہے کہ جونہیں دیکھا اس پر بھی یقین ہے آخرت برحق ہے جنت برحق ہے دوزخ برحق ہے حساب کتاب برحق ہے وبالآخرۃ ھم یوقنون اللہ نے نیک لوگوں کی تعریف کی انکا پورا یقین ہے آخرت پر اور یقین کب پورا ہوتا ہے حضرت علیؓ کا عجیب مقولہ ہے دوستو کہا مجھ کو اپنے رب پر ایسا ایمان ہے مجھے اپنے رب پر ایسا یقین ہے کہ جب میں اپنے ربکو دیکھ لوں گا تو یقین میں اضافہ نہیں ہوگا اس درجہ کا یقین ہو جائے تو فرمایا یقین یہ میری روزی ہے۔

چودھویں چاہت:

فرمایا:

والصدق شفیعی

فرمایا سچ میرا دوست ہے اور قرآن نے اعلان کیا ہے فرمایا:

﴿یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین﴾ التوبہ: ۱۱۹

اے اہل ایمان اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ سے ڈرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ اللہ سے ڈرنے کا ملکہ تب ملے گا جب سچے لوگوں کی معیت اختیار کرو گے اور ایک حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے مومن کبھی جھوٹ نہیں بولتا کامل ایمان والا شخص کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور جو جتنا جھوٹ بولتا ہے ایمان کے درجے اس کے اتنے کم ہیں وہ نفاق کے درجوں کی طرف جا رہا ہے۔

پندرہویں چاہت:

فرمایا:

والجھادخلقی

Marfat.com

جہاد کے ساتھ میری اصل پیدائش ہے کہ جب کفر دندناتا ہوا ہمارے علاقوں میں آجائے تو پھر مجھے بھی آرڈر ہے، کیا آرڈر ہے:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ الانفال ۶۰

اے نبی! تیاری میں رہا کرو، دشمن کا کوئی پتہ نہیں، دشمن کو کبھی غافل نہ سمجھنا، اپنی تیاری میں رہنا، اسلحہ ضرورت کے مطابق ضروری ہے، اسلحہ اور جہادی ٹریننگ کے ذریعے سے دشمن اپنے ایوانوں میں ڈرتا رہے گا، تمہارا دشمن تمہارے رب کا دشمن اپنے ایوانوں میں ڈرتا رہے گا، جہادی تیاری میں مصروف رہنا، آپ بھی دیکھ لو، کتنی بڑی طاقت ہے اور ایک مجاہد سے ڈرتے ہیں، ڈرنے کی کیا بات ہے، جہادی تربیت کے برکت سے دشمن ڈرتا رہتا ہے، جہادی تربیت کہ اپنا اسلحہ بنا کر اپنے گھر تجربہ کرو، یہ بھی کوئی کمال ہے، دشمن تمہارے سر پر حملہ کر رہا ہے، یہ اسلحہ اور یہ بم بنائے ہیں، یہ کس کو مارنے کے لئے بنائے ہیں

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾ التحریم: ۹

اے نبی! ہم نے آپ کو تو شفیق بنایا، لیکن میرے اور تمہارے دشمن تمہیں رہنے نہیں دیتے اور اس جگہ پر شفقت نہ کرنا، ان پر سختی کرنا اور انہیں قتل کرا کے جہنم میں پہنچانا، اس لئے یہ تمہیں قتل کرنے کے لئے آئے ہیں نبی، کا قاتل اور نبی کے ہاتھوں سے مقتول یہ سب سے زیادہ برا ہے۔

سولھویں چاہت:

فرمایا

والطاعت حسبی

بندگی میری عادت ہے، اللہ اور اللہ کے رسول کی بات کو ماننا یہ مقام مل جائے، یہ میری عادت ہے یہ میرا سرمایہ ہے۔

Marfat.com

سترویں چاہت:

فرمایا

وقُرَّةُ عینی فی الصلوة

اور آنکھوں کی ٹھنڈک میری نماز میں ہے۔

اٹھارویں چاہت:

فرمایا

الطیب

اور ایک حدیث میں فرمایا، خوشبو مجھے پسند ہے اور خوشبو بھی ایسی نہیں کہ جو لگا کر آؤ تو دوسروں کو تکلیف ہو، رسول اللہ ﷺ نے خوشبو لگائی ہے، اصل عود اور مشک لگائی ہے اور گلاب کی خوشبو تو آپ کی اپنی ذاتی خوشبو تھی،

انیسویں چاہت:

والمرة الصالحة

نیک بیوی مجھے پسند ہے۔

بیسویں چاہت:

اور ایک رسول اللہ ﷺ کی چاہت اور بھی تھی فرمایا

اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة. (ابن ماجه جلد اول: ۱۰۵)(المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۳۱۴)

غلاف کعبہ کو پکڑ کر تاجدار دو عالم ﷺ دعا مانگ رہے ہیں اے رب تیرے پیغمبر کی چاہت یہ ہے کہ اسلام کی دولت کو عزت عطا فرما عمر بن الخطاب کو اسلام کے ساتھ متعلق کر دے۔ مزید معارف القرآن میں مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے دو بندوں کے لئے اسلام کی دعا کی تھی عمرو بن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے کسی کو اسلام کی دولت عطا فرما۔ جلد نمبر ۶،

Marfat.com

سورہ طہ

اللہ پاک ہمیں دین کی سچی محبت اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

آداب رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ النور: ۶۳

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ لَاتجزعنى اَنْتَ فِىْ الْجَنَّةِ " .(بخارى جلد دوم: ۸۶۴)

انل لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة ولكنک (مسنداحمد جلد پنجم : ۲۹۸۹)

فقال بل هو من اهل الجنة

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

اٹھارویں پارے کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اکرم ﷺ کی مجلس کے آداب بیان کئے ہیں اور آداب میں سے خصوصاً آپ ﷺ کے سامنے گفتگو اور بولنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

Marfat.com

آیت کا مفہوم:

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ رسول پاک ﷺ کے بلانے کو عام آدمی کی طرح نہ سمجھا کرو۔

﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ﴾

اور جولوگ رسول پاک ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر پھر اجازت کے بغیر چلے جاتے ہیں، کھسک جاتے ہیں، اللہ ان کو جانتا ہے:

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾

وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے آداب کا خیال نہیں رکھتے، وہ اس بات سے ڈریں کہ کہیں ان پر کوئی مصیبت یا عذاب یا پریشانی نہ آجائے۔

حدیث کا مفہوم:

جو حدیث آپ کے سامنے تلاوت کی، اس کا ایک خاص پس منظر ہے، آپ نے ایک صحابی ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرمایا کہ آپ نہ گھبراؤ پریشان ہو جاؤ، آپ جنتی ہو۔

آیت کی تین تفاسیر:

یہ جو آیت تلاوت کی ہے ﴿ لا تجعلوا..... ﴾ اس کی تین تفاسیر ہیں:

۱)..... پہلی تفسیر کے مطابق میں نے ترجمہ کیا ہے کہ نبی کسی شخص کو بلائے رسول اکرم ﷺ کسی شخص کو بلائے تو اس بلانے کو اہمیت دو فوراً اتباع کرو حاضر مجلس ہو جاؤ، آپ ﷺ کے بلانے کو عام شخص کے بلانے کے برابر نہ سمجھو، جیسے کوئی دوست بلا لیتا ہے تو ٹھیک ہے، چلے جائیں گے، ایسے ہی رسول اللہ ﷺ نے بلایا، چلا جاؤں گا، ابھی کچھ مصروف ہوں، کام ختم کر کے چلا جاؤں گا، عام شخص کا بلانا نہ سمجھو، فوراً اتباع کرو، اس کی ایک تفسیر یہ ہے۔

۲)..... دوسری تفسیر یہ ہے کہ تم جب رسول اللہ ﷺ کو بلاتے ہو، تو عام شخص کی طرح نہ

Marfat.com

بلانا، آداب کا، القاب کا، صفات کا لحاظ رکھ کے، پھر رسول اللہ ﷺ کو بلائیں۔

۳).....تیسری تفسیر کہ نبی پاک ﷺ کی دعا کو عام شخص کی دعا نہ سمجھنا، اگر کسی بات پر کسی شخص سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہو جائیں اور اس کے خلاف بدعاء کر دیں، تو یہ عام شخص کی بددعا نہ سمجھنا، فوراً قبول ہو جائے گی، لہٰذا اس طرح کی صورت سے بچ کر رہنا، کوئی ایسا جملہ کوئی ایسی حرکت رسول اللہ ﷺ کے ادب کے خلاف نہ کرنا، کہی ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ بددعا کر دیں۔

ثابت بن قیس کا واقعہ:

اور ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں، یہ اپنے گھر میں بیٹھ کر رونے لگے، آپ ﷺ نے ایک دو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ثابت حاضر نہیں ہو رہے، تو ساتھیوں نے کہا حضرت وہ بیمار تو نہیں ہے، معلوم نہیں وہ کیوں نہیں آ رہے، آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور ثابت کو آپ ﷺ کا حکم نامہ سنایا کہ حضرت یاد فرما رہے ہیں، ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلدی سے حاضر خدمت ہوئے، آپ ﷺ نے پوچھا ثابت کیا بات ہے؟ آپ حاضر نہیں ہو رہے ہو نماز میں مجلس میں؟ کیا وجہ ہے؟ عرض کیا حضرت میری آواز قدرۃً اونچی ہے، آیت نازل ہوئی ہے کہ نبی کے سامنے ادب سے اور دبے الفاظ سے بولو، میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ سے کئی دفعہ اونچی آواز سے گفتگو ہوئی ہے، میری آواز اونچی ہے، تو کہیں میں جہنمی ہو گیا ہوں اور قرآن نے بتایا کہ اعمال سارے ضائع ہو جائیں گے، اسی پریشانی کی وجہ سے حاضر خدمت نہیں ہو رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

"یاثابت بن قیس! لاتحزن"

اے قیس کے بیٹے پریشان نہ ہو، یہ تیرے بارے میں نہیں ہے، وہ تو جب بے ادبی کی نیت سے اونچی آواز میں بولا جاتا ہے، تو سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وعید کا وہ مستحق ہوگا، سزا کا وہ مستحق ہوگا۔

اور پھر فرمایا اے ثابت کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ خوشگوار زندگی گزارو اور شہادت کی موت

Marfat.com

نصیب ہو جائے ،اور جنت میں داخل ہو جاؤ، حضرت ضرور چاہتا ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ثابت بن قیس جارہا ہوتا، تو ہم آپس میں بات کرتے کہ دنیا میں جنتی جارہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بشارت جس کو حاصل ہوگئی ،آپ کی بشارت ہے ،تو دنیا میں جنتی جارہا ہے، جنگ یمامہ میں جو مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں جنگ ہوئی ، یہ وہ شخص ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اور بہت بڑی جنگ ہوئی ، یہ حضرت خالد بن ولید کی زیر قیادت تھی اور اس میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے اور ڈیڑھ ہزار کے قریب صرف حفاظ وقراء شہید ہوئے تھے، لیکن مجموعی طور پر ستائیس ہزار صحابہ کرام اس جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

یا ثابت اما ترضی أن تعیش حمیدا و تقتل شهیدا وتدخل الجنة(موطا امام مالک جلد اول: ۹۴۵)

یہ شخص جنگ میں گھس گئے ،تلوار لے کر کاٹتے کٹاتے آخر میں شہید ہو گئے، ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کی اس بشارت کا عملی نمونہ بن گئے ،آپ زندگی خوشگوار گزارو اور شہادت نصیب کرو اور پھر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

شہادت کے بعد کا واقعہ:

سیرۃ الصحابہ شیخ شاہ معین الدین احمد الندویہ جلد تین صفحہ ۲۵۷ پر لکھتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیسؓ کے بدن پر زرہ نہایت عمدہ تھی ایک مسلمان نے اتار لی، ایک دوسرے مسلمان نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ثابت بن قیسؓ ان سے کہہ رہے ہیں کہ ''فلاں مسلمان نے میری زرہ اتار لی ہے تم خالد سے کہو کہ اس سے وصول کر لیں، اور مدینہ پہنچ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہنا کہ ثابت پر اتنا قرض تھا وہ اس زرہ کو بیچ کر ادا کریں اور میرا فلاں غلام آزاد کر دیں، حضرت خالدؓ نے زرہ لے لی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس وصیت پر عمل کیا یہ واقعہ بخاری میں بھی مذکور ہے لیکن مختصر ہے، طبرانی نے نہایت تفصیل سے اس کو حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔

Marfat.com

شہادت کے بعد ایک صحابی کو خواب میں آئے ،اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فلانے پہاڑ کے اوپر چلے جاؤ، بڑے سے پتھر کی نیچے میری زرہ پڑی ہوئی ہے، وہ لے لو، میرا گھوڑا فلاں درخت کے ساتھ باندھا ہوا ہے، اسے کھول لو اور یہ دونوں چیزیں جا کر خلیفہ وقت امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جا کر دو اور فلاں بن فلاں کا میں نے اتنا قرضہ دینا ہے ،حضرت سے درخواست کرو، میرا قرضہ ادا کر دیں اس کو بیچ کر، میں اپنے رب کے فیصلے پر راضی ہوں، میں اپنے رب سے جا ملا ہوں۔

تاریخ اسلام میں یہ ایک شخص ہے ایسا کہ جس کی وصیت مرنے کے بعد ہوئی اور نافذ العمل ہوئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا، کہا حضرت! ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور مجھے خواب میں آ کر یہ وصیتیں کی ہیں، انہوں نے وصیت کے مطابق پہلے سے سارے کام کئے تھے، زرہ تلاش کر لی ہے ،گھوڑا کھول لایا ہوں، پورا واقعہ سنایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی کو بلایا اور کہا فلاں بن فلاں نے آپ کا اتنا قرضہ دینا ہے، اس نے کہا جی ہاں، حضرت! دینا ہے ،تو اب اس سے اور کیا صداقت ہو سکتی ہے؟ وہ زرہ بیچ کر وہ قرضہ دیا گیا اور تاریخ اسلام نے ممتاز حروف کے ساتھ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس وصیت کو لکھا کہ مرنے کے بعد وصیت کی اور وہ وصیت نافذ العمل ہوئی۔

آیات کا پس منظر:

قبیلہ بنو تمیم مشہور قبیلہ ہے ،قرآن سات لغتوں میں نازل ہوا ہے، ان میں سے ایک لغت بنو تمیم کی بھی ہے، اس کے کچھ افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کرنے کے لئے آئے ، کچھ مسائل پوچھنے تھے، دوپہر کا وقت تھا، حضرت آرام فرما رہے تھے، یہ حجروں کی چار دیواری کے باہر اونچے اونچے آواز کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو بلانے لگے، بعض حضرات نے ان کا نام لکھا ہے اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھ ایک اور ساتھی تھے، وہ یوں کہنے لگ گئے:

Marfat.com

أُخْرُجْ إِلَيْنَا يَا مُحَمَّدُ!.....أُخْرُجْ إِلَيْنَا يَا مُحَمَّدُ!

ڈاکٹر اسرار احمد:یا محمد اخرج الینا

مسند احمد جلد نہم:۳۸۶۸

ابن اسحاق فی السیرۃ

محمد لقمان سلفی تیسیر الرحمن لبیان القرآن

محمد بن اسحا نے واقعات میں لکھا ھے.

ابن کثیر جلد چھارم:۲۰۸

روح المعانی ۲۶/۱۳۹

امام طبرانی اور ابویعلی زید بن ارقم راوی

ابن جریر نے اقرع سے روایت کیا ھے

عبدالرزاق نے بواسطه معمر قتاده

اونچی اونچی آوازمیں یہ پکارااورآپ باہرتشریف لائیں کہ حضرت کچھ مسئلہ پوچھناہے اس دوران سورۃ الحجرات کی آیات نازل ہوئیں،فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾الحجرات:۴

میرے نبی کوحجروں کے باہر سے پکارنے والے بے عقل ہیں:

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾الحجرات:۲

اے اہل ایماں!اپنی آوازوں کومیرے پیغمبرکی آواز سے اونچا بھی نہ کیا کرو، آپس میں جیسے ایک دوسرے کوپکارتے ہو،ایسے میرے پیغمبرکونہ پکارا کرو،ورنہ تمہارے سارے اعمال برباد کردیئے جائیں گےاورتمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔

Marfat.com

یہ آیات نازل ہوئیں، جب اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یوں اونچی آواز کے ساتھ بلایا اور اچھے سمجھدار پڑھے لکھے آداب مجلس سے واقف تھے، ان کی تعریف کی قرآن نے وحی کے ذریعے سے فرمایا:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾

وہ لوگ جو ہمارے نبی کی مجلس میں آ کر دبے دبے الفاظ میں بولتے ہیں

﴿ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾

میرے نبی کی وہ باادب جماعت جب دبے دبے الفاظ سے میرے نبی کے سامنے گفتگو کرتے ہیں اور اللہ پاک نے اس جماعت کا امتحان لیا ہے، اب دیکھو اس جماعت کا مدرس ہے، اللہ کا رسول اور ممتحن ہے، اللہ یہ دنیا کا ممتحن نہیں ہے، کائنات کا خالق امتحان لے رہا ہے، دوستو یہ بڑا مشکل ہے، یہ تلواروں کے سائے میں امتحان دینا پڑا، یہ گردن کے کٹنے کی شکل میں امتحان دینا پڑا، یہ کئی کئی دنوں کے بے ہوش پڑے رہنے سے امتحان دینا پڑا، رب فرما رہا ہے کہ میں نے امتحان لیا، اپنے نبی کی جماعت کا، ان کے دلوں کا، کہ تقوی کتنا ہے؟ یہ امتحان میں کامیاب ہوئے، پھر انعام کیا ملا

﴿ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾

اس امتحان میں پاس ہونے والوں کو انعام دیا، ان کی مغفرت کر دی اور اجر عظیم دے دیا، یہ اس جماعت کی بات کی جو آداب کو ملحوظ رکھ رہے تھے اور جن سے بے ادبی ہوگئی، صرف اونچا پکار دیا، ممکن ہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہو، دیہاتی لوگ تھے، آداب نہیں جانتے تھے، اَن پڑھ تھے، آواز اونچی ہوگئی۔

حبطت اعمالھم کی سزا:

غور کرنا ہے:

﴿ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴾

تمہارے سابقہ تمام اعمال کو برباد کر دوں گا، تمہیں پتہ بھی نہیں ہوگا، پورے قرآن کو آپ

Marfat.com

پڑھیں ترجمہ کے ساتھ، جہاں کہیں بھی ﴿حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ﴾ آیا ہے، وہاں کفر اور شرک کے بعد آیا ہے، کہ ان کے اعمال ختم کر دیئے گئے، برباد کر دیئے گئے اور نبی کے حجرے کے بعد یہ جملہ کہنا ''اخرج الینا یا محمد!'' کہتے ہی تمہارے اعمال برباد کر دوں گا، یہ اتنا بڑا گناہ ہے نبی کو اس انداز سے پکارنا کہ اس سے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

ادب کا لحاظ قبل الموت و بعد الموت:

حضرات مفسرین نے اس آیت کے تحت یہ مسئلہ لکھا ہے کہ یہ ادب کا پیغام قبل الموت اور بعد الموت یکساں ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ حیات میں بھی یہی حکم ہے کہ آپ کے سامنے اونچی آواز سے نہیں پکارنا ہے اور آپ دنیا سے پردہ کر گئے، اپنے روزے میں آرام فرما رہے ہیں، روزے کے باہر بھی اونچی آواز کے ساتھ پکارنا بے ادبی ہے، آپ آرام کر رہے ہیں، کوئی اونچی آواز کے ساتھ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

کہتا ہے، تو یہ بھی بے ادبی ہے، دھیمی دھیمی الفاظ اور ادب کے ساتھ دل سنجیدہ سنجیدہ زبان رنجیدہ رنجیدہ ایسی حالت طاری کر کے میرے پیغمبر کے روضے پر سلام پیش کر کے حاضری دینی ہے اور اگر وہاں بھی اونچی آواز کے ساتھ سلام پیش کر دیا، تو بے ادبی ہو جائے گی، اعمال ضائع ہوں گے، لہٰذا اس چیز کا خیال رکھنا چاہئے۔

عبداللہ بن عباسؓ کا واقعہ:

دوستو! اس حدیث کی روشنی میں کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے روضے کے پاس جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میں خود سنتا ہوں، اس کا جواب دیتا ہوں۔ (مشکوۃ جلد اول: ۸۸۹) امت مسلمہ کا عقیدہ ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں اور آپ ﷺ نے ان کو لقب دیا تھا ''اقرء الصحابہ'' سب سے پیارا قرآن پڑھنے والا ابی بن کعب اور یہ وہ ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے بیس رکعت تراویح پڑھائی ہیں، حضرت

Marfat.com

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اجماع منعقد کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر بیس رکعت تراویح پر، تو مسجد نبوی کا پہلا مصلی سنانے والا حافظ ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت پیارا قرآن پڑھا کرتے تھے (موطا امام مالک جلد اول: ۲۴۰) اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ

يَـاأُبَـيّ ! اِقْرَأْ وَ اَنَا اَسْمَعُ (جامع ترمذی جلد دوم: ۱۸۶۹) قال له ان الله امرني اقرأ عليک القرآن فقرا عليه لم يكن.

تو ابی عرض کرنے لگے، حضرت آپ کے ہوتے ہوئے میں کیسے پڑھوں؟ تو حضرت فرماتے تھے کہ ابی! مجھے بھی کبھی کبھی سننے کو دل چاہتا ہے، سنا تا تو ہر روز ہوں، کبھی کبھی سننے کو دل چاہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جاتے تھے قراءت سیکھنے کے لئے مدینہ منورہ میں، تو ہم باہر گلی میں بیٹھ جاتے تھے، پورا دن بھی اگر حضرت باہر نہیں نکلتے، تو ہم پورا دن بیٹھے رہتے، لیکن ہمیں پتہ تھا کہ ظہر سے پہلے حضرت نکلتے ہیں، جب باہر نکلتے اور صحابہ کرام کو دیکھتے تو فرماتے بھائی! آپ نے دروازہ کیوں نہیں کھٹکایا؟ عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں میں عرض کیا کرتا تھا حضرت دروازہ کھٹکانا بے ادبی ہے، ہمیں تعلیم یہ ہے رسول اللہ ﷺ کے درس سے کہ اپنے استاذ سے دروازہ کھٹکا کے مسئلہ نہ پوچھنا، باہر پڑاو ڈال کر بیٹھنا، جب استاذ نکلے، تو پھر سبق پوچھنا، پھر ایسے باادب شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنتے ہیں۔

حضرت مدنی کا واقعہ:

آج تو ایسے شاگرد بے ادب ہیں، ان آداب سے بعض طلباء بہت دور ہیں، تقسیم ہند کے وقت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے گئے شیخ العرب والعجم حضرت سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور یہ وہ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جن کے فتوی ہے یہ رنگ کا سفید اور دل کا سیاہ فرنگی کا نپتا تھا، یہ وہ حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہے، جو مالٹا کی جیل میں وقت گزارا اور کوئی حافظ نہیں تھا، وہ حافظ بن کر اپنے اساتذہ کو تراویح پڑھا کر باہر آیا، ہر روز ایک پارہ حفظ

Marfat.com

کر کے تراویح پڑھاتے تھے، یہ وہ شیخ العرب والعجم ہے، جس نے اٹھارہ سال روضہ رسول کے سائے میں درس حدیث دیا، اب تو بہت مسجد وسیع ہوگئی، پہلے روضہ رسول کا سایہ آپ کی تہجد کی جگہ پر پڑا کرتا تھا، روضہ رسول کے سائے میں اٹھارہ سال رسول اللہ ﷺ کی حدیث پڑھائی اوران کے شاگرد لکھتے ہیں کہ حضرت یوں فرماتے تھے: قال ھذا نبی ﷺ یہ وہ شخص ہے جس کا میں تعارف کرواتا ہوں اور یہ ملنے کے لئے گئے تھانہ بھون میں حضرت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے، رات دیر سے ریل پہنچی، خانقاہ کے باہر فٹ پاتھ پر لیٹے رہے، صبح تہجد کے وقت خانقاہ کھلی، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ عجیب بات ہے، یہ دنیا کے اتنے بڑے علماء باہر فٹ پاتھ پر لیٹ رہے ہیں، ان سے کہا کہ حضرت آپ نے دروازہ کیوں نہیں کھٹکایا، کہا ہمارے پیغمبر کا درس یہ ہے

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَکَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ﴾

کہ حجرے کے باہر جو پکارتے ہیں اپنے اساتذہ کو معلم کو نبی کو اپنے بڑے کو وہ بے عقل ہیں اس آیت کا لحاظ کرتے ہوئے باہر فٹ پاتھ پر پڑا وڈالا اور آپ کا دروازہ نہیں کھٹکایا اور یہ بھی معلوم تھا کہ اس جگہ حانقاہ کے اصول بڑے سخت ہیں، ان کا بھی احترام کیا ہے۔

بڑوں کا ادب:

حضرت قاضی ابوبکر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ وہ کہتے ہیں کہ جیسے صحابہ کو ادب کا حکم تھا، کہ نبی کا ادب کرنا ہے، بڑوں کا ادب کرنا ہے، ایسے ہی مسلمان عوام پر واجب ہے کہ اپنے اساتذہ کا، اپنے والدین کا، اپنے بڑوں کا، اور علماء ومحدثین کا ادب کریں، احترام کریں، تب کچھ آئے گا۔

انھوں نے دین کو کب سیکھا رہ کر شیخ کی خدمت میں
پڑھے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

انہیں کیا پتہ کے علم کیسے آتا ہے؟ اور کیسے زانوئے تلمذ بچھانا پڑتا ہے؟ تب جا کر کچھ حصہ علم ملتا ہے، کچھ نور ملتا ہے۔

Marfat.com

قرآن کریم کا ادب:

علما نے ان ہی آیات کے تحت یہ بھی لکھا ہے کہ جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو، تو اس وقت بھی خاموشی کے ساتھ ادب کے ساتھ سننا واجب ہے، خواہ ریڈیو میں قرآن کی تلاوت آ رہی ہو، یا قاری سامنے پڑھ رہا ہو، جب کسی کام میں مصروف ہوں، تو اس کو بند کر دیں اور قرآن پاک نے امر کے ساتھ حکم فرمایا:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

الاعراف: ۲۰۴

جب تمہارے سامنے لوح محفوظ میں محفوظ رکھنے والی کتاب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو، تو خاموش ہو جاؤ، ادب سے سنو، جب یہ پہلو اختیار کرو گے، تو کتاب کے سننے کے ثمرات حاصل ہوں گے اور یقیناً تم پر رحم کیا جائے گا اور جو لوگ شور مچاتے ہیں، ان کا بھی حکم قرآن نے نقل کیا ہے، فرمایا:

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَاتَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْآنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾

کفار نے میٹنگ بلوائی، یہ قرآن کی آواز اور اللہ کی آواز کو بلند کرنے والوں کو کیسے مٹائیں گے؟ یہ اللہ کے ذکر کے ترانے پڑھ رہے ہیں، آواز گونج رہی ہے، اس کو کیسے مٹایا جائے؟ تو کہنے لگے: جہاں قرآن پڑھا جا رہا ہو، وہاں شور مچاؤ، ہوسکتا ہے کامیاب ہو جاؤ، شور مچاؤ، تو حافظ کو تشابہ لگ جائے، ہوسکتا ہے کامیاب ہو جاؤ، قرآن نے کفار کا عمل بیان کیا ہے کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو، کافر یوں کرتے تھے۔

مسلم کا ایمان کہاں گیا!

میں نے تاریخ ہند میں ایک بات پڑھی ہے، آپ بزرگ حضرات ہیں آپ نے بھی مطالعہ کیا ہوگا، ہندوؤں کا جب کوئی جلوس گزرتا تھا، تو وہ جب مسجد قریب آتے تھے، ان کا بڑا کہتا تھا عبادت خانہ آ گیا ہے، ڈھول وغیرہ بند کر دو، مسجد کے حدود سے گزر جاتے،

Marfat.com

تو پھر شروع کر دیتے ،افسوس کی بات ہے مسجد کے قریب لوگ اپنی گاڑیوں کو روک کر اونچی موسیقی بجاتے ہیں اور فخر کرتے ہیں قرآن قرآن پڑھنے کی جگہ قرآن پڑھنے والوں کی محفل میں شور مچانے والے کافر ہوتے ہیں، غیر مسلم تو خانہ خدا کا خیال کرے اور مسلم تو خانہ خدا کا خیال نہ کرے،تو پھر یوں ہی خدا کا عذاب آتا ہے۔

حدیث کا ادب:

علماء نے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کیا جارہا ہو،تو آپ کی حدیث مبارک پڑھی جارہی ہو، آرام سے ادب کے ساتھ سنو، یہ بھی ثواب ہے اور جب اس کے بعد اٹھ کر چلے جاؤ گئے اور پھر اس پر عمل کرو گے، تو یہ دھرا ثواب ہے، رسول اکرم ﷺ کی حدیث حتی کہ بیان کرتے وقت بھی علماء ڈرتے رہتے ہیں، کہیں تقدم تاخر نہ ہو جائے، بے ادبی ہے، گناہ ہے اور صحیح حدیث ہے رسول اللہ ﷺ کی فرمایا

"مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ". صحیح مسلم جلد اول. لا تكذبوا على من يكذب على يلج النار. (مسند احمد جلد دوم حدیث ۱۱۲۸) قال اتقوا الحديث عنى لا ما علمتم قال ومن كذب على القرآن بغير علم فليتبوا مقعده من النار.

جو میری طرف جھوٹ منسوب کریں کہ یہ نبی کا فرمان ہے ،جب کہ وہ میرا فرمان نہیں ،صرف رعب ڈال رہا ہے، مجمع پر ساتھیوں پر اپنی قابلیت بیان کر رہا ہے، کہ میں حدیث نقل کر رہا ہوں، جب کہ میرا فرمان نہیں ہے ،میری طرف جھوٹ منسوب کر رہا ہے، اس کو چاہئے کہ اپنے آپ کو جہنم کے لئے تیار کر لے، کتنی سخت وعید ہے۔

سنو عمل کرو گے دھرا ثواب اور اگر بے ادبی کرو گے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے سامنے اونچے بولنا، یا نبی کے فرمان کے سامنے اونچے الفاظ سے بولنا دونوں معنی واحد ہے ،تو خطرہ ہے ایمان ضائع ہونے کا۔

Marfat.com

اداب نبی کا خیال کیجئے!

نبی کی پکار کو عام پکار نہ سمجھنا، جب نبی کسی کو پکارے، تو دوڑتے ہوئے آو اور جب آپ لوگ بلائیں، تو یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! یا نبی اللہ! ادب کے ساتھ اجازت لے کر اور جب آپ باہر تشریف لائیں، تو مسائل بتانے کی جگہ پر تشریف رکھیں، پھر مسائل پوچھیں، جب آپ آرام فرما رہے ہوں، تو پھر بھی سوال کرنا بے ادبی ہے، حضرت رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی ادب کامل درجے کا اپنایا اور جب یہ آیت نازل ہوئی

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﴾

تو ہر صحابی سوچنے لگا کہ کبھی مجھ سے بھی اونچی آواز ہوگئی ہوگی، رونے لگے، گناہوں کی معافی میں مصروف ہوگئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ عمل ضائع ہو چکا ہو اور پھر یہی ادب بعد والوں کو سکھایا جو جتنا با آدب ہوا وہ اتنا مقام پاتا گیا۔

صوبہ نیمروز کا واقعہ:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت اونچے بزرگ ہیں، جن کو پیران پیر کہتے ہیں اور یہ شافعی المسلک تھے اور آپ کو بتاؤں حنفی مسلک تھوڑا سا آسان ہے، شافعی مسلک سخت ہے، عقیدے میں تقریباً برابر ہیں، لیکن دیگر امور میں بہت سخت ہیں، چنانچہ ان حضرات کے نزدیک تو نماز اگر جان بوجھ کر چھوڑ دی، تو قریب من الکفر ہوگیا، اصل بات تو یہ ہے کہ ان کے اقوال اور طریقہ کار پر عمل کرنا کہ وہ نیک کتنے تھے اور نماز کے کتنے پابند تھے، سنجر علاقے کا بادشاہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بغداد کے قریب ایک صوبہ ہے نیمروز، اس علاقے کا والی اور بادشاہ اس پورے خطے کو سنجر کہتے ہیں، خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضرت صوبہ نیمروز ہدیہ میں قبول فرمایئے اور اس کی جو کچھ آمدن اور جو کچھ آتا ہے، یہ طلباء میں علماء میں خانقاہ میں مریدین میں خرچ کرتے رہیے، کہا بھائی! مجھے ضرورت نہیں ہے، جو خالص اللہ کا نام لینے والے ہیں، اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی ادب کی شکل میں سلام پیش کرنے والے ہیں، ان کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ ضائع نہیں کرے گا،

Marfat.com

ان کو رزق ملتا رہے گا، بادشاہت نہیں چاہئے، بادشاہ اسرار کر رہا ہے کہ آپ ہدیہ میں صوبہ نیمروز قبول کر لو، شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، وہ سننے کے قابل ہے۔ فرمایا:

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دلِ اگر بود ہوس ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

اے سنجر علاقے کے بادشاہ! عبدالقادر کو ہدیہ دے رہا ہے نیمروز صوبے کا، ذرا سن لے میری داستان بھی کہ عبدالقادر کے دل میں صوبہ نیمروز کی ہوس پیدا ہو جائے تو عبد القادر کا نورانی بخت تاریک ہو جائے گا، ہمیں یہ درس ملا ہے اللہ اور اللہ کے رسول کے پیغام سے کہ ہم نے اس کے حکموں کو اور اس کے نبی کی شریعت اور طریقت کو باادب طریقے سے بجالانا ہے اور وہ ہستی ہمیں عزت کے طریقے سے ہمیں رزق پہنچاتی رہے گی۔

سنو بات تم مجھے ملک نیمروز کی صوبائی حکومت عطا کرنا چاہتے ہو، لیکن مجھے تو پہلے سے ہی باہ شاہت حاصل ہے، میں اس بادشاہت کو کیا کروں۔ مجھے تو رات کو اٹھ کر اللہ کے سامنے سربسجود ہونے کی بادشاہت حاصل ہے، اس بادشاہت کے مل جانے کے بعد اور مجھے کوئی بادشاہت نہیں چاہئے، تم سنجر علاقے کی بادشاہت دیتے ہو اور میں رات کو اٹھ کر جب سربسجود ہو کر مانگتا ہوں، اللہ نے عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو ایسی بادشاہت دی ہے کہ سب عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں بھی دعائیں دے رہے ہیں، عبدالقادر کے مرنے کے بعد بھی رحمۃ اللہ علیہ کہتے رہیں گے بادشاہت دور کر دی کہ بادشاہت کی نہیں ضرورت۔

علامہ اقبال کی التجاء:

میں ایک بزرگ کے ساتھ مجلس میں بیٹھا تھا، اس معزز شخص نے مجھے ایک ادب کی عجیب بات سنائی کہ جب علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے جانے لگا، بیمار تھا، ادب دیکھو رسول اللہ ﷺ کا، وہ معافی کی دعا کر رہا ہے، کہتا ہے:

تو غنی از دوعالم من فقیر

Marfat.com

روز محشر عذرہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
ز نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے رب العالمین! جب تو بادشاہت پہ آئے، شہنشاہیت پہ آئے، دینے پر آئے، ستر سالہ کافر بھی جب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے، تو اللہ معاف کر دیتا ہے، اقبال گناہگار تو ضرور ہے، لیکن بچپن سے مؤمن چلا آ رہا ہے اور کوئی پونجی نہیں ہے، مگر آپ کی توحید کا ترانہ اور اپنے نبی ﷺ کی خوبیوں کا ترانہ ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں

تو غنی از ہر دوعالم من فقیر
روز محشر عذرہائے من پذیر

جب شہنشاہیت پر آئے، معاف کرنے پر آئے، تو ستر سالہ ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو اسلام کی دولت ملی سکتی ہے، ان کو صحابی کا لقب مل رہا ہے، جنت کا ٹکٹ مل رہا ہے اور عجیب دنیا کی تاریخ ہے بیٹا مسلم ہے، صدیق ہے، صحابی رسول ہے اور یار غار رسول ہے، اپنے بوڑھے کافر اور مشرک باپ کو بازو سے پکڑ کر خدمت رسول ﷺ میں لا رہا ہے اے تاجدار دو عالم! میں اپنے بوڑھے باپ کو آپ کی خدمت میں لا رہا ہوں، یہ آپ کے سامنے بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھے گا، ان کی ستر اسی سالہ مشرکانہ زندگی بدل جائے گی اور ان کی جہنم جنت سے بدل جائے گی، تو اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے

تو غنی از ہر دوعالم من فقیر

تو بخشنے پر آئے تو یوں بخشتا ہے

روز محشر عذرہائے من پذیر

اے رب العالمین! تو بادشاہ تیری ہی عدالت ہے، جس کو چاہے بغیر حساب کے جنت میں پہنچا دے، جس کو چاہے صرف پانی کے حساب سے گرفتار کر دے، اگر آپ نے اقبال سے حساب لینا ہی ہے، تو پھر آپ سے درخواست یہ کرتا ہوں کہ میرا حساب رسول اللہ ﷺ کے

Marfat.com

سامنے نہ لینا، اس لئے کہ میں نے اپنے پیغمبر کی جب سیرت پڑھی، اس میں یہی نظر آیا اپنی امت کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اور اقبال جیسا بدقسمت امتی جب اپنا حساب دے رہا ہوگا اپنے نبی کے سامنے، تو مجھے رسوائی ہوگی۔ اگر حساب لینا ہے تو میرے نبی ﷺ کے سامنے میرا حساب نہ لینا۔

اللہ رب العزت میں دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

لباس رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الْأَنْبِیَآءِ ،وَعَلیٰ آلِه وَ أَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ أَوفَوا عَهْدَه، أَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَۃُ العَرَبِ العَرْبَآءِ وَخَیْرُ الخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنبِیَآءِ .أَمَّا بَعْد

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ یَذَّکَّرُوْنَ﴾ الاعراف:۲۶

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَلْبِثُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضِ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ.(سنن ابی داؤد کتاب اللباس، باب فی البیاض : ۴۰۶۱)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمہید:

سورۂ اعراف کی ایک آیت کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کا ایک رشاد پاک تلاوت کیا، جس کے اندر انسانوں کو لباس کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں۔

آیت کا مفہوم:

فرمایا اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس کو نازل کیا ہے اور اس میں خوبصورتی بھی

Marfat.com

ہے اور تقوی کا لباس تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ بلاشبہ اس کے اندر نشانیاں ہیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

حدیث کا مفہوم:

جناب نبی پاک ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ تم سفید لباس پہنا کرو، یہ تمام لباسوں میں سے بہتر ہے اور مُردوں کو سفید کفن میں ہی کفنایا کرو۔

لباس انسان کی امتیازی شان:

جو اس آیت کریمہ میں لباس کے متعلق بات ذکر ہوئی، یہاں بنی آدم کا لفظ ذکر ہوا ہے یعنی سب انسانوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ انسانوں کے واسطے ہم نے لباس نازل کیا ہے، گویا جہاں اور باتیں ہیں، وہاں انسانوں اور جانوروں میں فرق کے لحاظ سے کہ

ان کو گونگا بنایا.....اس کو زبان دی۔

ان کی خوراک کچھ اور ہے.....اس کی خوراک کچھ اور ہے۔

ان کو غیر مکلّف بنایا.....اس کو مکلّف بنایا۔

جانوروں اور انسانوں میں فرق کے لئے لباس بھی نازل کیا، جانوروں کی وضع قطع ایسی بنائی کہ بغیر لباس کے بھی وہ گندے نہیں لگتے، ان کی ستر کی شکل اس طرح بنادی کہ وہ بدہیئت نظر نہیں آتے اور انسان کی وضع قطع ایسی بنائی کہ یہ لباس کے ساتھ خوبصورت ہے، لباس کے بغیر یہ بے حیا ہے، بے شرم ہوگا، یا پاگل ہے اور اس کی فطرت میں حیا رکھی ہے، کوئی شخص اپنی فطرت کو بداعمالیوں سے بدل دے، تو یہ اس کی بدقسمتی ہے، اللہ نے اس کے لباس میں حیا رکھا ہے۔

حیاءِ انسانی کی ابتداء:

حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو جب حکم ہوا کہ آپ نازل ہو جاؤ، جنت سے نیچے اتر جاؤ اور جنتی لباس اللہ پاک نے فرمایا اتار دو، جسے لباس اتارا گیا، قرآن نے بتایا کہ

Marfat.com

﴿فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ﴾الاعراف : ۲۲

جب لباس جنت کا اتر گیا، وہاں چھپتے تھے، وہ اپنے اوپر پتے رکھنے لگے کہ ہم ننگے ہو رہے ہیں، شرم آ رہی ہے، حالانکہ اللہ نے خود اتارا ہے، پھر دنیا کا لباس دے دیا، لیکن درمیان میں تھوڑا سا وقفہ ہو گیا تھا، جنت کے لباس کے اتارنے میں اور دنیا کے لباس دینے میں درمیان میں کچھ وقفہ ہو گیا تو وہ اپنے اوپر پتے جمع کرنے لگے، کہ ہم ننگے ہو رہے ہیں، حالانکہ وہاں کوئی انسان اور دیکھنے والا بھی نہیں تھا۔

مشرکین کا عمل:

مشرکین مکہ نے شرک و بدعت کے علاوہ بہت کچھ غلط ایجاد کیا ہوا تھا، اس میں ایک یہ اصول بنایا ہوا تھا کہ طواف میں مرد اور عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کریں، تو ننگا کریں، کپڑوں کے ساتھ طواف نہیں کریں گے، پھر اتنا خیال کیا کہ مرد دن کو طواف کریں گے اور عورتیں رات کو طواف کریں گی، ننگے اور عورتیں رات کو کرتی تھیں کہ رات کو جب طواف کرتی باوجود رات ہونے کے تاریک ہونے کے اور اپنے ان جاہل سرداروں سے ڈر کی وجہ سے ننگی تو کرتی تھیں، لیکن شرم کرتی تھیں، حالانکہ زمانہ جاہلیت ہے، اسلام نے تو بعد میں ہدایات دی، واقعہ نقل کرنے سے نقطہ اخذ کرنا ہے کہ انسان کی فطرت میں حجاب ہے، وہ ننگا ہونا برداشت نہیں کرتا، فوراً اپنے اوپر لباس کو لاتا ہے، تو جانوروں اور انسانوں میں فرق یہ ہے

لباس کے حدود:

﴿يٰبَنِيْ آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا﴾الاعراف : ۲۶

کے تحت علماء نے لکھا ہے کہ لباس سے مراد وہ لباس ہے جس سے فرض جو ستر ہے وہ پورا ہو، جسے مرد کا لباس ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک یہ فرض ہے

اور لباس کی اگلی قسم یہ ہے کہ خوبصورتی ہو لباس میں، لباس کی خوبصورتی یہ ہے کہ گردن سے لیکر ٹخنوں کے اوپر تک لباس ہو، وریشا یہ اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے، یہ پروں کو کہتے

Marfat.com

ہیں اللہ پاک نے پرندوں کو کیسے پر دیئے ہیں، وہ بالکل پنجوں کے نزدیک ٹخنوں تک ہوتے ہیں، اوپر سے ان کے اوڑھنے کا نظام ہے اور گردن پر بھی اور سر پر بھی ساری جگہ میں ریش پروں کے ساتھ پرندوں کو لباس پہنا دیا، اسی طرح انسانوں کے لباس کو تشبیہ دی، ایک تو لباس فرض ہے، جس کو ستر کہتے ہیں، وہ تو ضروری ہے نماز ہو غیر نماز ہو، ہر حال میں فرض ہے اور کسی کے سامنے اس لباس والی جگہ کو ننگا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

کسی کا ان جگہوں کو دیکھنا گناہ کبیرہ ہے، اب بعض لوگ کھیلا کرتے ہیں، گیم کرتے ہیں وغیرہ، چھوٹا سا نکر پہن لیتے ہیں، جس سے گویا فرض ستر یعنی شرم گاہ ہیں چھپتی ہیں اور سب تماشہ گیر تماشہ دیکھ کر تالیاں بھی بجاتے ہیں، یہ سب گناہ گار ہو رہے ہیں، جو فرض ستر ہے، اس کا چھپانا بھی فرض ہے اور وہ ایسا فرض ہے دکھانا جائز نہیں ہے، حتیٰ کہ بعض صوفیاء نے اس حد تک لکھا ہے کہ اس جگہ میں ہاتھ مارنا بھی جائز نہیں ہے، بعض ساتھی مذاق مذاق میں دوسرے کی ران پر ہاتھ مار لیتے ہیں، یہ ستر ہے، جائز نہیں ہے، کمر یا کندھے پر ہاتھ مارا جائے۔

تقوی کا لباس:

بعض حضرات نے لباس تقوی کی تشریح یہ کی ہے کہ کپڑے یہ ظاہری لباس ہے، ایک اندر کا لباس ہے اور وہ ہے ایمان کا، اعمال صالحہ کا، حیاء کا، غیرت کا، اچھی نیت کا، گناہوں سے بچنے کا لباس یہ اندر کا دل کا لباس ہے، اس کو بھی ساتھ اختیار کرنا ہے، ظاہری لباس بھی پہنو، اور اندر تقوی کا لباس رکھو، یہ ضروری ہے اعمال صالحہ کا، ایمان کا، طہارت کا لباس یہ اندر کا ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا"، تقوی کا تعلق دل سے ہے، کون اللہ سے کتنا ڈرتا ہے؟ کون اللہ سے کتنا شرم کرتا ہے؟ کون گناہوں کے سوچنے پر شرم محسوس کرتا ہے؟ کون گناہ کو کر کے ندامت محسوس کرتا ہے؟ کون ایسا ہے کہ گناہ کر کے بھی محسوس نہیں کرتا ہے؟، تم دنیا میں تقوی کی زندگی اختیار کرو، اس تقوی کی زندگی کے بدلے میں تمہیں اللہ پاک جنت میں لباس عطا فرمائیں گے۔

پہلی تشریح.....دل کا تقوی

Marfat.com

دوسری تشریح ..... یہ کہ دنیا میں نیک رہو، آخرت میں جو لباس ملے گا، وہ دنیا سے بہت بہتر ہے۔

تیسری تشریح..... فرمایا کہ یہ جو تقوی ہے، پرہیز گاری ہے، یہ بڑا اپنے آپ کو بچا کر چلنا ہے، گناہوں سے رسم ورواج سے ہر طرح کی الجھنوں سے خیالوں سے برے ماحول سے اپنے آپ کو سنبھال سنبھال کر چلنا ہے، تو یہ جو تقوی کی زندگی اختیار کرے گا، اس کا لباس بھی متقیانہ ہوگا، جو تقوی کی زندگی اختیار کرے گا، اس کا لباس خود اس پہننے والے کو متقیانہ زندگی اختیار کرنے کی طرف لے جائے گا، لباس کا اثر ہوتا ہے۔

لباس عنوان ہوتا ہے:

دوستو! اسلامی لباس میں شرافت ہے، سنجیدگی ہے، تواضع ہے، انکساری ہے اور بڑی خاص طرح کی رونق محسوس ہوتی ہے اسلامی لباس میں، عاجزی اللہ کو بہت پسند ہے، جناب نبی کریم ﷺ کو بھی عاجزی زیادہ پسند تھی، آپ خود بھی عاجز مزاج تھے، اور عاجز لوگوں کو پسند کرتے تھے، ایک دفعہ کسری کا وفد ملنے کے لئے آیا، وہ مونچھوں پر تاؤ دے کر آئے تھے، اور ملنے کس کو آئے تھے؟ تین دن پڑے رہے مسجد نبوی کے اردگرد، جب وہ ملنے کے لئے آئے، سرکار چہرہ پھیر لیتے تھے کہ یہ کیسے متکبرانہ شان میں مجھے ملنے آئے ہیں۔

فارس آتش پرست وہ مونچھوں پر تاؤ دے کر آئے تھے، مسلمانوں سنو! مونچھوں کو تاؤ دیتے ہو، ڈاڑھیوں کو منڈھاتے ہو، کس کا تشبہ اختیار کرتے ہو؟ کبھی رات کو تنہائی میں بیٹھ کر سوچا بھی کرو، ادھر سے اشعار پڑھتے ہیں، عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور واقعتہً ہے شان والا، ہمارے نبی کی ہر ادا میں شان ہے، قوت ہے، رونق ہے، رعب ہے، خوبصورتی ہے، جمال ہے، تو کیسا امتی ہے کہ نبی کی سیرت کو نبی کی صورت کو اختیار نہیں کرتا، غور کرنا چاہئے رات کو اور حساب کتاب کرتے ہو کہ اتنی زندگی گزر گئی، ابھی کوٹھی بھی نہیں بنا سکا، بڑی مشکلوں سے رشوتیں لے کر اسلام آباد میں کوٹھی بنائی تھی، اب اس گھونسلے میں بصیرا ممکن نہیں رہا، لوگ بم مارتے ہیں، اب دوبئ جاتے ہیں، سوچ کرو، غور کرتے ہو دنیاوی امور کو حاصل کرنے کی، تو پھر اس کے ناکام ہونے پر پریشان ہوتے ہو، کبھی آخرت کو سوچا ہے

Marfat.com

متقی شخص کا لباس متقیانہ ہوگا، صلحاء والا ہوگا، علماء والا ہوگا، ڈھیلہ ڈھالا ہوگا، کھلا ہوگا، موٹا ہوگا، سوتی ہوگا، یہ متقیانہ لباس ہے اور واقعتاً آپ سات آٹھ سالہ بچے کو کرتہ شلوار پہنا دو، دوسرے بچے کو پینٹ شرٹ پہنا کر کھڑا کر دو، اسلامی لباس والا بچہ عاجز نظر آئے گا اور انگریزی لباس والا بچہ اکڑا ہوا نظر آئے گا، یہ لباس کا فرق ہے۔

تو اس لباس میں اتنا فرق ہے، صرف پہننے میں، تو آپ کے ساتھ ملنے کے لئے مونچھوں میں تاؤ دیکر آئے، تین دن تک پڑے رہے، مسجد نبوی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ سادھے لباس میں جاؤ، عاجز ہو کر، پھر ممکن ہے ملاقات ہو جائے، داڑھیاں منڈوا کر آئے تھے، مونچھوں پر تاؤ دے کر آئے تھے، یہ میری بات غور سے دل کے کانوں سے سنی ہے، جناب نے چہرہ انور پھیر لیا، نہیں ملاقات ہوئی اور جب ملنا ہوا عاجزانہ لباس میں آئے، تو مختصر سی ملاقات ہوئی اور فرمایا جس کا پیغام لے کر آئے ہو، وہ قتل ہو گیا ہے جاؤ،

لباس میں غور کیجئے

او مسلمانو! اپنے دفتروں کے لباس کے بارے میں سوچا ہے، کہ ہلکی آسمانی پینٹ ہے، اور فلانے رنگ کی پتلون ہے، پھر خاص قسم کے درزی ڈھونڈتے ہو، کہ جسکی سلائی میں سلوٹیں بھی نہ ہوں، کبھی یہ بھی سوچتے ہو کہ ہمارے پیغمبر کا لباس کیسا تھا؟ جس کے سوچنے پر بھی آپ کو ثواب ملتا ہے، پہننے میں بھی ثواب ملتا ہے، جناب نبی کریم ﷺ کرتہ شلوار پہنا کرتے تھے، گھٹنوں کے نیچے وسط پنڈلی تک، کبھی وسط پنڈلی سے تھوڑا سا اوپر اور گھٹنوں سے ایک دو انچ نیچے ہوتا تھا اور کرتے نیچے دو باتیں انچ نیچے آپ کی لنگی مبارک نظر آتی تھی اور پھر اس سے نیچے آپ کی سفید پنڈلی چار پانچ انچ نظر آتی تھی۔ پھر نیچے ٹخنے تھے،

یہ جناب نبی پاک ﷺ کا لباس تھا اور شلوار کو خریدا بھی ہے، پسند بھی کیا ہے، بعض حضرات نے لکھا ہے کہ جناب نے پہنی بھی ہے اور تعریف کی ہے کہ یہ ستر کے زیادہ قریب ہے اور سادہ لباس پسند کیا ہے، صاف ستھرا آپ کو جبہ شامی پسند تھا، چادر یمنی پسند تھی اور اس وقت دو ہی لباس ہوتے تھے، کچھ ریشمی لباس تھے، جناب نبی پاک ﷺ نے ایک وعظ میں خطبے میں دو چیزیں اپنے ساتھ لائیں، خطبے کے درمیان ایک کپڑا یوں اٹھا کر ہلا کر بتایا کہ یہ ریشم

Marfat.com

ہے مردوں کے لئے حرام ہے، عورتیں پہن سکتی ہیں دوسرے ہاتھ سے سونے کو اٹھایا اور فرمایا مردوں کے لئے سونا حرام ہے، عورتوں کے لئے میری شریعت میں جائز ہے، مرد اگر انگوٹھی پہننا چاہے، اس کو ضرورت ہے، تو چاندی کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں ساڑھے چار ماشے سے کم پہن سکتا ہے، اس کو ضرورت ہے، میں نے انگوٹھی پہنی ہوئی ہے میری ایک ضرورت ہے وہ آپ کو بتا دیتا ہوں، جناب نبی پاک ﷺ کی ضرورت تھی کہ آپ مہر لگاتے تھے، آپ کی انگوٹی دائیں ہاتھ میں ہوتی تھی، جسے کاتب خط پڑھ کر سناتا تھا، جناب نے مہر لگا دینی ہوتی، تو جس کی ضرورت ہو، چاندی کی ایک انگوٹھی پہننا سنت ہے، ملنگوں کی طرح نہیں، ہاتھ ہی نظر نہ آئے، اتنی انگوٹھیاں پہن لیتے ہیں، ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا خلاف سنت ہے، معلوم نہیں یہ استنجاء کیسے کرتے ہوں گے، یا پھر کرتے ہی نہیں ہوں گے، ہاتھ سارا انگوٹھیوں میں آ جائے گا، تو میری ضرورت یہ ہے کہ جب کوئی بات میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں، تو اس کو اٹھا کر دوسری انگلی میں پہن لیتا ہوں، پھر مجھے وہ بات یاد آ جاتی ہے، یہ ضرورت اور حافظہ اس سے تیز بھی ہوتا ہے، ایک مرتبہ غالباً امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شاگرد نے کہا حضرت مجھے بات بھول جاتی ہے، کہا لکھ لیا کرو، حافظہ تیز ہو جائے گا۔

فرمایا جناب نبی پاک ﷺ نے لباس سوتی روئی اور دوسرا لباس سردیوں میں بھیڑ بکریوں کی اون کا استعمال کیا ہے۔

﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ﴾ النحل: ۸۰

چودھویں پارے میں فرمایا اللہ نے تمہیں گھر دیا پھر تمہیں لباس دیا اور خوراک دی، انہی جانوروں میں تمہارے لئے خوراک کو رکھ دیا، انہی جانوروں کی کھال میں تمہارے لئے خیمے اور لباس بنا دیئے اور ان کے بالوں سے تمہارے لئے عمدہ قسم کے کوٹ اور واسکٹ بنا دیئے، ایک وقت تک کے لئے ہمیشہ کے لئے نہیں، کوئی ضرورت نہیں کسی باہر کے ملک کا مہنگے قسم

Marfat.com

کا چمڑے کا کوٹ خریدنے کی، اپنے ملک کا خریدلو، دوسال بعد اللہ اور دے دے گا، یہ کیا بات ہے زندگی کا کیا پتہ ہے، متاعا الی حین ایسا لباس نہ سمجھو کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہوگا، ایک وقت تک ہے جب مرجاؤ گے، پھر اتار لیتے ہیں، یہ سب قیمتی لباس اور ایک سفید چادر میں لپیٹ کر قبر کے حوالے کردیتے ہیں، پھر ہمارے پاس اگر تقوی لے کر آئے ہو، تو پھر ولباس التقوی ذلک خیر ہم وہ لباس آپ کو پہنائیں گے تو جناب نبی پاک ﷺ نے دو لباس استعمال کئے ایک روئی کا سوتی موٹے موٹے دھاگے ہوتے تھے، دوسرا اُون کا لباس استعمال کیا تھا۔

قیمتی جبہ:

ہر وقت آپ ﷺ گرمی ہو، یا سردی ہو، لباس موٹا استعمال فرماتے تھے اور سوتی موٹا لباس گرمیوں میں بھی مفید ہے، تجربہ کرلیا جائے اور سردیوں میں آپ اونی لباس استعمال کرتے تھے، آپ نے مہنگا لباس بھی اختیار کیا ہے اور ایسا مہنگا دو ہزار دینار کا آپکا جبہ تھا اور بیس دینار کے سات تولے بنتے ہیں، یہ جناب نبی پاک ﷺ کا جبہ مبارک تھا۔

اور کبھی کبھی زیب تن فرمایا کرتے تھے اور کمال ہے امی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کہتی ہیں جب میرے سرتاج نے یہ لباس پہنا تو میں سوچنے لگیں کہ کیسا ہوگا حسن یوسف اور وہ دیکھا تھا زلیخا نے مصر کی دوشیزگی نے تو ہاتھ کاٹ ڈالے آج اس ہستی کو دیکھتیں تو اپنے ہاتھوں کے بجائے اپنے دلوں کو کاٹ دیتی فرمایا:

لـواخـی زلیـخة لـو رائیـن جبیـنـه
لاثـرن بـالـقـطـع القلوب علی یدِ

زلیخا اور اس کی ماننے والیوں نے یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھ کر فریفتہ ہوگئی

﴿فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ﴾ یوسف: ۳۱

جب مصر کی دوشیزگی کو زلیخہ نے کہا آجاؤ آج یوسف آرہا ہے، جس کے اوپر فریفتہ ہونے پر مجھے طعنے دیتی ہو، آج آجاؤ دیکھ لو، وہ کیسا ہے۔ جب دیکھا تو حیران رہ گئی ششدر رہ گئیں، اور پھلوں کے بجائے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا اور کہنے لگیں اللہ کی قسم! یہ بشر نہیں ہو

Marfat.com

سکتا، یہ مبارک فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔

﴿اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَک" کَرِیْم" ﴾یوسف: ۳۱

وہ قسمیں کھا کر کہنے لگیں، یہ انسان نہیں کوئی نورانی مخلوق ہے، انہوں نے انسان کبھی دیکھے ہوتے، تو انہوں نے اپنے اوپر انسان کو قیاس کیا ہے، جو گند کے ڈھیر تھے، لیکن اللہ نے ان انسانوں کا مقام فرشتوں سے نورانی مخلوق سے بھی اونچا رکھا ہے۔

اومصر کی دوشیزگی توحسن یوسف کو دیکھ ہاتھ کاٹ ڈالتیں ہیں، لیکن اگر محمد عربی (ﷺ) تاج دار دوعالم رحمت دوعالم امام الانبیاء خاتم النبیین ﷺ کو دیکھتیں تو ضرور ہاتھوں کے بجائے اپنے دلوں کو کاٹ دیتیں۔

اللہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے:

سادہ لباس پہن کر اپنی امت کے غریب لوگوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنادیا اور عمدہ لباس بھی استعمال فرمایا کہ کسی کے پاس دولت زیادہ ہے، تو اچھا لباس پہننا بھی سنت ہے، وہ بھی تواب حاصل کرے، امیر اس طرح ثواب حاصل کرے، غریب اس طرح ثواب حاصل کرے، اسوۂ حسنہ میں باتیں مل گئی، ایک صحابی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اچھا لباس پہننا پسند ہے، فرمایا پہنا کرو، اجازت ہے، پھر جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا

"اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ" صحیح مسلم: ۱۳۱

اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، آپ بیشک اچھا لباس پہنیں، لیکن اصولوں کے مطابق ہو۔

نعمت کا اظہار پسندیدہ ہے:

ایک صحابی ظاہری طور پر بے ڈھنگہ بدہیئت میلے کچیلے پرانے پھٹے ہوئے لباس میں حاضر خدمت ہوئے، جب مجلس برخواست ہوئی، جناب نے اشارہ کیا آپ کا کسی کے ساتھ کام متعلق ہوتا تو نماز کے بعد اشارہ کرتے یا اعلان بھی کرتے کہ فلاں ساتھی ہمیں مل کر جائے،

Marfat.com

تو وہ ساتھی بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا اپنے احوال بتاؤ، آپ کون ہو؟ آپ کا کاروبار کیا ہے؟ کھیتی باڑی کرتے ہو، غریب ہو، امیر ہو، درمیانے ہو، کیسے ہو؟ اپنا تعارف کرو، تو وہ کہنے لگا الحمدللہ حضرت زمین کھیتی باڑی ہے، گھوڑے ہیں اونٹ ہیں اور جانور بھی ہیں، غلہ کافی ہو جاتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ جس لباس میں ہو اندازہ یہ ہوتا ہے کہ مستحق زکوۃ ہو، اس طرح اللہ کو پسند نہیں ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرٰى أَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ" المستدرک علی صحیحین، کتاب الأطعمة: ۷۲۷۰

نبی کی شیروانی:

جناب نبی پاک ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھیں اگر کوئی غریب ہے، نخروں سے باہر آتا ہے، پسند نہیں ہے اور کوئی امیر ہے اور غربت کی شکل میں لباس پہنتا ہے، اللہ کو پسند نہیں ہے فرمایا اللہ نے جو نعمت دی ہے، مال دیا ہے، تو اس لحاظ سے لباس استعمال کرو۔

تو یہ اللہ کو پسند ہے حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدنی صحابی اپنے بیٹے مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہیں کہ بیٹے چلتے ہیں جناب کے دربار میں نبی پاک ﷺ سے ملتے ہیں اور پتہ چلا ہے کہ کل آپ نے شیروانیاں تقسیم کی ہیں، جو یمن سے آئی تھیں، کوٹ نما تو ہم بھی مانگتے ہیں، مجھے شروانی بہت پسند ہے۔ تو جب گھر آئے جناب اپنے گھر میں تھے، تو بیٹے سے کہا دستک دو، آواز دو، کہا ابو جی بے ادبی ہے، آواز نہیں دیتے ہیں، انتظار کرتے ہیں، بیٹھ جاتے ہیں، کوئی ایسا ضروری کام نہیں ہے، کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں، حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ناراض نہیں ہوں گے، اتنی ہی دیر ہوئی تھی کہ جناب نبی پاک ﷺ باہر آ گئے، آواز اندر سن لی اور پہچان بھی لیا کہ کون آئے ہیں، یہاں باہر یہ بات نہیں، کہ ہم کس لئے آئے ہیں، وہ تو گھر میں مشورہ ہوا تھا، شروانیاں تقسی ہوئی ہیں، ہم بھی لیتے ہیں، حضرت اپنے کندھوں کے اوپر ایک شیروانی ڈال کر باہر تشریف لائے اور گولڈن رنگ کے موٹے موٹے بٹن تھے، کہا مخرمہ آئے ہو، مجھے کل خیال تھا کہ ہمارے ساتھی مخرمہ کو شیروانی

Marfat.com

بہت پسند ہے، اس لئے میں نے ایک تمہارے لئے علیحدہ رکھ لی تھی، یہ لو اور میں نے پہن بھی لی ہے، تمہاری شیروانی میں فضیلت زیادہ ہوگئی ہے، یہ پاکستانیوں کی شیروانی ہے، اس کو تھوڑی کس کے بناتے ہیں، اتنی کسنی نہیں چاہئے، تھوڑی کھلی ہو اور ڈھیلی شیروانی مدینہ طیبہ میں جو پہلے ایک بازار تھا، اب گرادیا ہے، جہاں پاکستان ہاؤس ہے، اس کے قریب مصریوں کی ایک بہت بڑی دکان ہے، تو وہاں پر ملتی ہے شیروانی جو نبی پاک ﷺ نے تقسیم فرمائی، یا پہنی ہے، وہ تھوڑی کھلی ہوتی ہے، اتنی سخت نہیں۔

لباس کی مسنون دعاء:

دوستو یہ لباس ہے رسول اللہ ﷺ کا اور لباس۔ تو پہننا ہی ہے اور اس میں سب ثواب ہی ثواب ہے، اس لئے بنانے میں اس کے خریدنے اس کے پہننے میں اور جب پہنو تو

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا أُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ". سنن ابن ماجه: ۳۵۵۷

یا اللہ! تو کتنا شان والا ہے کہ مجھے لباس دیا کہ میرے ستر کو چھپا دیا اور بدصورت کو خوبصورت بنا دیا، لباس سے خوبصورت ہوتا ہے۔

اور دعا

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَوْتَنِیْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَمَا صُنِعَ لَهٗ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ".

اے اللہ! آپ نے یہ لباس پہنایا، اس سے خیر کی توفیق دے، اس میں خیر رکھ دے اور اس میں اگر شر ہے، تو اس سے مجھے محفوظ فرما۔

لباس کا پہلا اصول:

دوستو لباس کے چار اصول ہیں:

پہلا اصول..... یہ ہے کہ لباس ستر کو ڈھانپنے والا ہو، تنگ نہ ہو، پتلہ نہ ہو، کہ اندر سے جھلک محسوس ہو اور چھوٹا بھی نہ ہو، یہ ستر ڈھانپنے کا پہلا اصول ہے اور مردوں کے لئے فرض

Marfat.com

ستر ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک عورتوں کے لئے پورا جسم ستر ہے سوائے ہاتھ اور منہ کے ستر پردہ نہیں گھر میں عورت منہ اور ہاتھ ننگا رکھ سکتی ہے، باقی پورا بدن اس نے ڈھانپنا ہے جب باہر نکلی کی، تو وہ اصول جو سورۂ احزاب میں ہے:

﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ الاحزاب: ۵۹

پوری لپٹ کر باہر نکلے گی اور عجیب دوستو ہماری گنگا ہے۔

سیاہ دل والے انگریز کے غلامو!

جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے ہر روز سنتے ہیں، پڑھتے ہیں، سناتے ہیں کہ ٹخنوں کو مرد کے لئے ننگا رکھنا فرض ہے

"مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ". صحیح بخاری، کتاب اللباس: ۵۴۵۰

کہ ٹخنوں کا وہ حصہ جو چھپا ہوا ہوگا، وہ جہنم میں جائیگا، ٹخنے ننگا ہونا ضروری ہے، خواہ تہبند ہو، یا پاجامہ ہو، پتلون ہو، شلوار ہو، یا کوئی اور چیز بھی ہو، ٹخنے ننگا ہونا ضروری ہے اور جب اسلام کے دشمن نے کہا گوڈے بھی ننگے کر کے باہر آ جاؤ، یہ میری تہذیب ہے، تو مسلم بھی گوڈے ننگے کر کے باہر آ گیا، پیغمبر ﷺ نے ٹخنے ننگے کرنے کا کہا، لباس پہنو، نہیں مانی بات، جب انگریز بے ایمان گوری چمڑی والے دل کے سیاہ نے یہ کہا کہ میری تہذیب یہ ہے کہ گھٹنے ننگے کر باہر آؤ، صرف نکر پہن کر باہر آؤ، صرف انڈرویر پہن کر باہر آؤ، تو یہ مسلم بھی باہر آ گیا کہ میرے آقا نے مجھے کہا ہے، اس لئے بات ماننی ہے، افسوس کی بات ہے دوستو جناب نبی پاک ﷺ سے عقیدت محبت ہے، اپنی ماضی قریب کو بھی پڑھو، جب انگریز بے ایمان نے پاک ہند پر قبضہ کیا اور مغلیہ بادشاہوں کے تعیش کو برباد کیا، مغلیہ بادشاہوں کا لباس مسلمانوں کا لباس تھا، وہ پگڑی اور شیروانی پہنتے تھے، اس انگریز بے ایمان نے مسلمانوں کے لباس کو حقیر بنانے کے لئے خانساموں کو اور ہوٹل کے باہر کھڑے ہونے والوں کو پگڑی اور شیروانی پہنا دی کہ یہ مسلمانوں کی تہذیب ہے اے مسلمان افسروں دل کے کانوں کو کھولو، جس بے ایمان انگریز نے ہمارے پیغمبر ﷺ کے مسنون لباس کی توہین کرتے ہوئے اپنے معاشرے

Marfat.com

میں خانساموں کو چوکیداروں ہوٹل کے گیٹ کھولنے والوں کو پہنا دیا، حقیر بنانے کے لئے اس انگریز بے ایمان کے لباس کو تم پہنتے ہو، خوش کرنے کے لئے ہمیں تیری پتلون اور پینٹ بڑی پسند ہے، اس نے ہمارے پیغمبر ﷺ کے لباس کی توہین کرنے کے لئے یہ کام کیا ہے اور ہم اس کو محبوب سمجھتے ہوئے انگریز کی تہذیب اور اس کے لباس کو محبوب سمجھتے ہوئے پہن لیتے ہیں، محبوب نہیں سمجھتے ہو، تو پھر کیوں پہنتے ہو، کسی کی مجبوری ہوگی، لیکن ہر کسی کی مجبوری نہیں ہوتی اور دوسری بات سنو دوستو کہ اس کے لباس کے پہننے سے انگریز خوش نہیں ہوتا، لباس تو بڑے صاحب نے پہن لیا، بعض بادشاہوں نے تو پنٹ پتلون کو سرکاری لباس بنا دیا، پھر بھی وہ خوش تو نہیں ہوا، خوش کب ہوگا، قرآن نے اس اس کو بتایا فرمایا:

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ البقرة: ۱۲۰

اے مسلم تو ہرگز یہود و نصاری کو خوش نہیں کر سکے گا اور وہ تم سے کبھی خوش نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ تو ان کی ملت کی پیروی کرنے لگ جائے، تو پھر وہ خوش ہو جائیں گے، لباس سے تو ترقیاں نہیں ہوتی اور اس سے وہ خوش نہیں ہوتا، جواز مفتی تو بتا تا رہے گا، ہم وہ لباس التقوی بتا رہے ہیں، تقوی کا لباس وہ پیغمبر ﷺ والا لباس ہے، بعض لوگ کہتے ہیں یہ علاقوں کی تہذیب ہوتی ہے، علاقہ کا رواج ہوتا ہے، مانتے ہیں علاقے کا رواج ہوتا ہے، اتنی بات پوچھتے ہیں کہ انگریزوں کا لباس کیا ہے، اگر ان کا پینٹ پتلون لباس نہیں ہے، تو مجھے بتاؤ اور ان کا لباس کون سا ہے، ہمارا خاندانی اور اسلامی لباس ملکی لباس رسمی لباس ہمارا تو پینٹ پتلون نہیں ہے اور انگریز کا، کافر کا پینٹ پتلون خاندانی لباس نہیں ہے، تو بتاؤ دانشوروں مجھے اس کے علاوہ اور کون سا لباس ہے انگریز کا یہی لباس ہے۔

اور پہلا اصول جو بتایا کہ ستر ڈھانپنا ضروری ہے، جن کو مجبوری ہے پینٹ پتلون کی، وہ خود سمجھتے ہیں کہ کتنی مجبوری ہے، پینٹ پتلون کی وہ خود سمجھتے ہیں وضع قطع ایسی ہو کہ ستر نظر نہ آئے، ٹخنے ننگے ہوں، موٹے کپڑے کی ہوں، کہ جسم کے اندر سے جھلک نہ ہو اور پھر مجبوری کے ٹائم میں مجبوری کے ساتھ پہنو، یہ نہیں ہے کہ اتنا محبوب ہو گیا، آپ کو مجبوری کی بات بتاؤں لوگ

Marfat.com

صبح واک کرتے ہیں، ہماری مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، وہ پھر واک کرنے کا آسان نظام ہے، وہ پتلونی جورات کو پہننے کی ہوتی ہے، وہ صبح نماز میں بھی پہنتے ہیں، اس کے بعد جلدی سے واک کرنے چلے جاتے ہیں، یہ لباس مسجد کے لئے اور نماز کے لئے لوگوں نے نکالا ہوا ہے اور قرآن کیا کہا

﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ الاعراف: ۳۱

کہ نماز کے وقت سب سے عمدہ لباس پہنو، پھر نماز قبول ہوگی، واک والا لباس پہن کر مسجد میں نہ آؤ، انگریز کے لباس میں ایک فائدہ ہے، لنڈا بازار سے چند روپے کا آئے گا اور اسلامی لباس کم از کم ڈھائی تین سو کا کپڑا آئے گا اور انگریز کے غلاموں کو لباس سستا مل جاتا ہے، لنڈا بازار میں آج بھی دس روپے کی پتلون ملتی ہے، غلامی کرو فائدہ کتنا ہے، دس روپے کی پانچ روپے کی شرٹ مل جائے گی، جن لوگوں کو اللہ نے استطاعت دی ہے، سفید لباس استعمال کرو، جن لنڈا کے لباسوں میں ان بے ایمانوں نے ہزار گناہ کئے ہوتے ہیں، اس لباس کے دھلنے کے بعد بھی ان کے اندر نحوست موجود ہوتی ہے، آپ سادہ سا سستا سا لباس پہنو، جو پاک صاف تو ہوگا، سب سے پہلے پہننے والے آپ ہوں گے، ہاں کسی نیک متقی نے لباس آپ کو دیا ہو، تو یہ اچھی بات ہے وہ پہنو، اس میں اثر ہوگا۔

لباس کا دوسرا اصول:

اور دوسرا ہے کہ لباس میں خوبصورتی ہو، گندہ پن نہ ہو، گھٹیا نہ ہو، میلا نہ ہو، اچھا لگے، پہننے کے ساتھ یہ جناب نبی پاک ﷺ کو پسند ہے یہ لباس۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مشہور امام ہیں، ہر روز نیا لباس پہنتے تھے اور خوشبو، اس میں استعمال کرنی ہے، کہ آپ کے حلقے میں سینکڑوں لوگ حدیث پڑھتے تھے، جو حلقے میں بیٹھ جاتے تھے، خوشبو انکو بھی لگ جاتی تھی، اتنی اٹھتی تھی، جب باہر جاتے، تو ان شاگردوں سے بھی خوشبو آتی تھی، لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے مولانا صاحب اسراف کرتے ہیں، لوگوں کو یوں مسئلہ بناتے ہیں سادگی کا، خود اسراف کرتے ہیں، تو آپ ہر روز نیا لباس کیوں پہنتے ہیں، امام مالکؒ نے کہا راز کی بات تھی، لیکن سوال کا جواب دینا ضروری ہے، میرا کوئی ساتھی ہے، اس کا حلال

Marfat.com

کاروبار ہے، وہ خود کپڑے دے کر میرے لئے سلا کر بھیجتا ہے، میں نے پوری اس کی تحقیق کی ہوئی ہے اور منع بھی کیا ہے کہ آپ اتنا لباس کیوں دیتے ہو، وہ کہتے ہیں امام صاحب لباس پہن لو، جب اللہ دے رہا ہے، تو وہ دوسرا لباس جو مستعمل ہے، وہ کسی کو صدقہ کر دو، حدیث ہے آپ صدقہ کرتے جاؤ، ثواب ہوتا جائے گا، مجھے نیا دینے میں ثواب ہوتا جائے گا، تو سب شاگردوں میں نمبر لگے ہوئے تھے، جو مستحق شاگرد ہوتے تھے، ان کو لباس ملتا تھا، تو ایک شخص دیتا تھا، نیا لباس ہر روز زیب تن کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد پھر کسی مستحق کو دیتے ہیں، جب نیا لباس بناؤ، تو پرانہ لباس کسی کو دے دو، صدقہ ہو جائے گا، ثواب ہو جائے گا، اس کا بھلا ہو جائے گا اور آپ کی اس نئے لباس سے حساب میں کچھ کمی ہو جائے گی، اللہ پاک اور عطا فرما دیں گے پریشان نہ ہوں، جب کسی کے جوتے اور موبائل چوری ہو جائیں تو پریشان ہو جاتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ پریشان نہ ہوا کرو، اللہ پاک اس سے بہتر دینا چاہتے ہیں، آپ لوگ ایک دو مہینے سے اسی جوتے کو گھسیٹ رہے تھے، یہ بھٹی صاحب مالدار ہیں، یہ نیا جوتے لے لیں، وہاں وہ جوتا کسی کو مل جائے گا، کوئی بات نہیں، اللہ رب العزت کی طرف سے فیصلہ ہوتا ہے، اگر مسجد سے جوتا چوری ہو جائے، تو امام صاحب سے ناراض نہ ہوا کرو، میرا اس میں کیا قصور ہے، آپ لوگ اپنے جوتے خود سنبھال کر رکھو،

لباس کا تیسرا اصول:

اور تیسرا اصول یہ ہے کہ کسی کافر قوم کے ساتھ مشابہت نہ ہو، ایسا لباس نہ ہو کہ جس کی کسی کافر قوم کے ساتھ تشبیہ ہو، ایک یہ ہے کہ اس لئے کافروں والا لباس پہنتا ہے کہ مجھے وہ پسند کریں، میں ان کو پسند کرتا ہوں، اس نیت کے ساتھ یہ گناہ کبیرہ ہے، حرام ہے اور ایک ہے مجبوراً پہن رہا ہے، بڑی مشکل ہے، کسی ادارے میں کسی بھوکے ادارہ میں بھوکے ادارے والے غیر اسلامی شرطیں لگاتے ہیں، جو مالدار ادارہ ہے، اس کو کیا ضرورت ہے کہ شرطیں لگائے، وہ کہے گا جو مرضی ہے لباس پہنو، ہمیں تو کام کے ساتھ واسطہ ہے، اگر کوئی ادارہ والے شرط لگاتے ہیں، پینٹ پتلون ضروری ہے، آپ کا دل نہیں چاہتا، یہ مشابہت ہو رہی ہے، تشبہ

Marfat.com

یہ نہیں ہے تشبہ یہ ہے میں اس لباس کو پسند کرتا ہوں، اس لئے یہ پہنتا ہوں اور وہ انگریز تا کہ مجھے پسند کریں، یہ تشبہ ہے اور گناہ کبیرہ اور حرام ہے، اگر مجبوراً ایسا لباس پہننا پڑا، جیسا کہ آپ میں سے بعض کو مجبوراً پہننا پڑتا ہے، تو یہ مشابہت ہوگئی، خلاف اولیٰ ضرور ہے، مکروہ ضرور ہے، گناہ کبیرہ نہیں ہے، مجبوری دور ہو جائے، فوراً اس کو اتار کر صوفیانہ صلحانہ لباس پہنو، تو فرمایا ستر ڈھانپو، مردوں کی اس میں خوبصورتی ہے، جو لباس کافروں کا شعار ہے، کہ جیسے کوئی پہنتا ہوا دیکھے گا، تو فوراً وہ سمجھ جائے گا کہ ہماری پارٹی کا بندہ ہے، یہ علامت ہے کہ ہماری پارٹی ہے، ایسا نہ ہو ایسا لباس ہو کو مسلمان کا اس لباس میں اسلامی تشخص سمجھ میں آئے۔

لباس کا چوتھا اصول:

چوتھا اصول یہ ہے کہ لباس شریفانہ ہو، غرور والا نہ ہو عاجزی والا ہو مہنگا ہو، مہنگے میں بھی سادگی ہے، ایک صحابیہ جناب نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، لباس دیکھ چلی گئی اور بستر بھی دیکھا، نیا سا بستر نرم حضرت نبی پاک ﷺ کی خدمت میں لے آئی، آپ نے جب گھر آ کر بستر دیکھا پوچھا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ یہ بستر کہاں سے آیا، کہا ایک انصاری عورت نے آپ کے بستر کو کمزور سا سمجھ کر اپنی طرف سے اچھا بستر بنا کر ہدیۃً دے گئی، فرمایا کہ اس کو واپس کر دو اور اس کو کہہ دو میں اللہ کا محبوب پیغمبر ہوں کہ احد پہاڑ میرے لئے سونا بننے کے لئے تیار کھڑا ہے اور میں نے روکا ہوا ہے، مجھے دنیا کی عیاشی تعیش نرم بستر نہیں چاہئے، آخرت میں اللہ سے لیں گے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی نبی پاک ﷺ کے مبارک جسم پر نیند کی وجہ سے چٹائی کے جو نشان پڑ گئے، دیکھ کر عرض کیا حضرت اپنے لئے عمدہ بستر بنا لیا جائے، تو کیا حرج ہے، آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا ہمارے لئے دنیا کے بستر نہیں ہیں، آخرت کے بستر ہیں، جناب نبی پاک ﷺ کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے مزمل اور مدثر کے ساتھ پکارا آپ پہلی وحی کے بعد گھبرا گئے تھے گھر تشریف لائے تو فرمایا زملونی زملونی چادر اوڑھاؤ کمبل اوڑھاؤ وحی نازل ہوگئی کہ چادر اوڑھنے والے پیغمبر اٹھو۔

Marfat.com

چنانچہ ایک دفعہ آپ جارہے تھے، وحی کے نہ آنے کے زمانے کے بعد اچانک ایک آواز آئی افق پر دیکھا، تو وہی جبرئیل نظر آئے، جو غار حراء میں نظر آئے تھے، پھر آپ پریشان ہوگئے، گھبرا گئے گھر تشریف لائے، تو کہا دثرونی دثرونی اس پر یا ایھا المدثر آیت نازل ہوئی۔

آپ کو سفید لباس بہت پسند تھا، سفید کے علاوہ گرین حلقہ سادہ بھی پسند تھا اور کبھی سرخ دھاری دار جبہ بھی پسند فرمایا ہے، خالص سرخ یا خالص کالے کو پسند نہیں فرمایا۔

ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کسی کو اللہ نعمت دے اور وہ کہے یہ اللہ نے دی ہے، شکر بجالانے سے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، جب کوئی گناہ کرے اور شرمندہ ہو، استغفار کرنے سے اللہ گناہ معاف کر دیتے ہیں، کوئی کپڑا پہنے اور اس کو پسند آیا، وہ کپڑا پہننے سے پہلے شکر ادا کرنے سے اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

فرمایا جہنم کا عذاب دو شخصوں کو ہوگا ایک ظالم کو اور ایک ننگے کو، عورت برقعہ پہن کر ہاتھ کے انگلیوں کے ساتھ ڈوری سی پہنتی ہیں، تاکہ ہاتھ آگے کرنے کی وجہ سے کلائی ننگی نہ ہو، چنانچہ آجکل کی عورتیں تنگ لباس یا پتلا لباس پہنتی ہیں، فرمایا آخرت میں ان کو سخت عذاب ہوگا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صلح حدیبیہ کے موقع پر سفیر بن کر گئے تھے بعضوں نے کہا حضرت اپنی تہبند نیچے کرلیں، لوگ اس کو محسوس کرتے ہیں، فرمایا اس طرح میں نے اپنے آقا کو دیکھا ہے کہ پنڈلی ان کی ننگی تھی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں آپ نے ایک دفعہ میری پنڈلی کو پکڑا اور کہا یہاں تک کرتا ہونا چاہئے۔

تو جناب نبی پاک ﷺ پگڑی باندھا کرتے تھے، کالے رنگ کی، سفید رنگ کی، گرین بھی آپ نے باندھی ہے، ٹوپی بھی پہنی تھی۔

آپ ﷺ کو خوشبو میں سے عود اور مشک ریحان کبھی گلاب بھی آپ نے استعمال کیا، فرمایا اچھا لباس اچھے اخلاق پر دلالت کرتا ہے، تکیہ پسند کرتے تھے اور کوئی دودھ کا یا خوشبو کا ہدیہ دے، تو پسند کرتے تھے۔

Marfat.com

فرمایا کہ اعلانیہ گناہ ہیں خلاف شرع لباس پہننا اور کچھ خفیہ گناہ ہوتے ہیں جو چھپ کر کئے جاتے ہیں اس پر ندامت ہوتی ہے، لوگ اس لئے سنت کے مطابق لباس نہیں پہنتے ہیں کہ سوسائٹی کی بات کو ماننا ہے، کب تک سوسائٹی کی بات مانتے رہو گے۔ علامہ اقبال کہتا ہے

حکمت از قطع برید جام نیست
مانع علم و ہنر عمامہ نیست
قوت فرنگ از علم و ہنر است
از ہمی آتش چراغش روشن است

کہ کپڑے بے ڈھنگے پہننا اس سے ترقیاں نہیں آتی ہیں، ترقی آتی ہے محنت سے علم ہنر سے کیسے یورپ والوں نے ترقیاں کی ہیں۔ چنانچہ ایک مثال دی بعض بزرگوں نے لباس اچھا ہو، تو اندر کی اچھائی پر دلالت کرتا ہے، سنت کے مطابق ہو، لوگ کہتے ہیں بس دل صاف ہے، لباس کیسا بھی ہے، پھل اوپر سے خراب ہو، تو اس کا مطلب ہے اندر سے ضرور خراب ہے، اوپر سے لباس خلاف شرع ہے اور کہتے ہیں کہ دل صاف ہونا چاہئے یاد رکھو دستو لباس جتنا صاف ہوگا، اس پر ذرہ سا داغ ہو، تو محسوس ہوگا، یہ داغ ہو گیا ہے اس کو صاف کرنا ہے یعنی جو شخص متقی پرہیز گار ہوگا گناہ ہو جائے، تو فوراً اپنے گناہ کو دور کرے گا اور جو شخص پہلے ہی سے بہت کر چکا ہے دل سیاہ ہو چکا ہے جسم پر بہت داغ ہیں جیسے کپڑا بہت داغ دار ہے بہت میلا ہے ایک داغ اور لگ جائے ایسے میلے کپڑوں کے اوپر تو اس کو کوئی فرق نہیں پڑے گا اس لئے کہ پہلے بہت داغ ہیں تو لہٰذا لباس تقوی یہ ہے کہ اعمال صالحہ بجالانا ہے ایمان کے لئے ظاہری لباس سنت کے مطابق ہونا چاہئے۔

اچھی خوشبو استعمال کرے، چلنے میں حیا کا خیال رکھے، نگاہ کا خیال رکھیں، تو ان ہی چیزوں سے انسان متقی پرہیز گار بنتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راویہ ہیں، فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایسی چادر بھی استعمال فرمائی، جو بالوں والی تھی، جانوروں کے بالوں والی، یعنی اون والی چادر استعمال کرنا بھی سنت ہے، رہی بات خضاب کی جناب نبی پاک ﷺ سے جو متفق بغیر اختلاف کے روایات ثابت ہیں، براون کلر لگانا سنت ہے

Marfat.com

اور مستحب ہے، کوئی نہیں لگاتا ہے، تو گناہگار نہیں ہے، لیکن کوئی لگائے اور سنت کی نیت سے لگائے، کسی کو دھوکہ دنیا مقصد نہ ہو، تو اس میں ثواب ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خضاب لگایا کرتے تھے، بس کپڑے میں اس چیز کا خیال ہوتا کہ اس میں حیا شرم متانت اور اتباع رسول کی نیت ہو، جب پہنے تو دعا پڑھے اور اس کپڑے پر شکرانہ کے دو رکعت نفل پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اس کپڑے سے نیکی کی توفیق نصیب فرمائے اس میں برکت رکھ دے اور اس کے اندر جو شر ہے اس سے محفوظ فرما تو ان شاء اللہ اس سے نیکی کی توفیق ہوگی گناہ سے اللہ بچائے گا نظر بد سے بچائے گا حاسدین کی حسد سے بچائے گا شر اور شرور سے بچائے گا اور اس میں برکت رکھے گا اور اس کے ذریعے سے ان شاء اللہ پہننے والے کو نیکی کی توفیق ہوگی رزق حلال کھانا بھی چاہئے رزق حلال پہننا بھی چاہئے رزق حلال کھانے سے دعا قبول ہوتی ہے کپڑا حلال پہننے سے عبادت قبول ہوگی اگر یہ دونوں حرام کے ہوں تو نہ عبادت قبول ہوگی نہ برکت نہ سکون ہوگا۔

اللہ ہر طرح کی دین کی تعلیمات کو حاصل کرنے اور سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

مقام رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآء ، وَعَلیٰ آلِه وَ أَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ أَوفَوْا عَهْدَه، اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَۃُ العَرَبِ العَرْبَآءِ، وَخَیْرُ الخَلَائِقِ بَعْدَ الانْبِیَآءِ .أَمَّا بَعْد !

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿وَالضُّحیٰ وَالَّیْلِ إِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلیٰ وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی أَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَأَغْنٰی﴾الضحیٰ: ۱ تا ۸

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : أَشْفَعُ لِأُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیَ رَبِّی أَرَضِیْتَ یَامُحَمَّدُ! فَأَقُوْلُ یَارَبِّ ! رَضِیْتُ". البحر الزخار لمسند بزار: ۶۳۸

اشفع لامتی حتی ینادینی ربی فیقول ارضیت یا محمد فاقول رب رضیت،

حدیث ابی نصر الیوناتی اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول نعم رب رضیت.

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ، وَنَحْنُ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

Marfat.com

تمہید:

آخری پارے کی سورۂ ضحیٰ کی چند آیات تلاوت کی ہیں اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کے مقام کو عظمت کو بیان کیا گیا ہے، ماہ ربیع الاول کی مناسبت سے یہ تیسرا جمعہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی فضیلت کے موضوع پر گفتگو ہو رہی ہے۔

آیت کا مفہوم:

فرمایا اللہ رب العزت نے:

"قسم ہے چاشت کے وقت کی، قسم ہے رات کی، جب مکمل چھا جائے۔ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا نہیں ہے اور نہ ہی وہ آپ سے ناراض ہے۔ ہر آنے والا دن آپ کے لئے آپ کے گزشتہ دن سے بہتر ہوگا۔ اور اللہ رب العزت آپ کو اتنا دے گا کہ فترضی آپ راضی ہو جائیں گے۔ آپ نے غور نہیں کیا کہ آپ یتیم تھے پھر ہم نے آپ کو کیسا ٹھکانہ دیا ہے پرورش کے مراحل سے گزار کر ایک عظمت والی خاتون کے ساتھ ازدواجی زندگی کا تعلق بھی قائم کرا دیا ہے۔ آپ غیر عالم تھے کہ ہم نے علوم نبوت کے نزول کا آپ کے دل کو مرکز بنا دیا اور راہنمائی کی۔ آپ حق کی تلاش میں حیران تھے کہ ہم نے علوم نبوت کے نزول کا آپ کے قلب کو مرکز بنا دیا پھر آپ کو ہم کیسے چھوڑیں گے۔ کہ آپ ابتدائی دور میں تنگ دست نہیں تھے کہ ہم نے آپ کے ہاتھوں کو سخاوت کا دریا بنا دیا کہ فاغنی اپنی صفت غنا میں سے آپ کو عطاء کر دیا تب ہی آپ تقسیم کر رہے ہیں۔

یہ تو ان آیات کا ترجمہ ہے۔

حدیث کا مفہوم:

Marfat.com

جو حدیث رسول ﷺ کی تلاوت کی، اس کا مفہوم یہ ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا میدان حشر میں، یہاں تک کہ میرا رب مجھ کو پکارے گا اور نداء لگائے گا میرا رب فرمائے گا کہ اے محمد! آپ راضی ہو گئے ہو، خوش ہو گئے ہو، جب میں سفارش کر رہا ہوں گا، اللہ پاک سفارش کو قبول فرمائیں گے، میں اپنی امت کے لئے سفارش کروں گا، سفارش اللہ پاک قبول فرمائیں گے اور پھر یہ فرمائیں گے کہ آپ خوش ہو گئے ہو؟ اے محمد! راضی ہو گئے، آپ خوش ہو گئے ہو، تو میں کہوں گا یا رب میں راضی ہو گیا ہوں، خوش ہو گیا ہوں۔

یہ بہت بڑی فضیلت کی بات ہے، جہاں اور انعامات اور عنایات، فضل و کرم اور خصوصیات سے اللہ رب العزت نے نوازا ہے، ان میں آخرت میں سب سے بڑا مقام وعظمت جو شفاعت کبریٰ کا آپ کو اذن ہوگا، یہ سب سے بڑا مقام ہے سب انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد میں اٹھیں گے، بعد میں ان کو اذن ہوگا، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس تمام لوگ آئیں گے۔

والضحیٰ اور واللیل کا مطلب:

دوسرا فرمایا

﴿والضحیٰ﴾

چاشت کی قسم

﴿والیل اذاسجیٰ﴾

رات کی قسم جب پوری چھا جائے، چاشت کے بعد روشنی پھیلتی ہی چلی جاتی ہے اور چاشت کے وقت کی روشنی ہر موسم کی ہر دلعزیز ہوتی ہے، سخت گرمیوں میں چاشت کے وقت روشنی یا دھوپ کی تپش تکلیف دہ نہیں ہوتی اور سردیوں کے دنوں میں چاشت کے وقت کے روشنی کے انتظار کے لئے لوگ باہر کھڑے ہوتے ہیں، تو آپ کی روشنی کے بڑھنے کی تشبیہ، آپ کے نور نبوت کے بڑھنے کی تشبیہ، آپ کے مقام نبوت کے پھیلنے پھلانے کی تشبیہ اللہ پاک نے چاشت کے وقت کے ساتھ دی کہ قسم ہے چاشت کے وقت کی، اس روشنی سے

Marfat.com

آگے آپ کی روشنی بڑھتی ہی جائے گی اور اصل آپ کو روشنی عطاء کی گئی ہے۔

﴿وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی﴾

روشنی علم سے ہوتی ہے، خوشی کا پیغام ہوتا ہے، تاریکی جہالت ہوتی ہے، پریشانی کا سبب بنتی ہے، تو فرمایا اس راستے میں تھوڑا سا دکھ ملال آئے گا، کبھی فترۃ وحی کی صورت میں مصائب آئیں گے، عارضی ہیں اس راستے میں ملال پریشانی اضطراب یہ عارضی ہے، اصل والضحیٰ ہے کہ آپ کی روشنی پھیلتی ہی چلی جائے گی۔

اور تیسری تفسیر کہ دن رات کا سفر ایام ان کو شمار کیا جاتا ہے، دیکھو دن رات پورا ہوگا، تو ایک دن گزرے گا، پھر دوسری رات آئے گی، پھر دن گزرے گا، پھر تیسری رات آئے گی، پھر مہینہ اور سال ہوگا، یعنی لیل ونہار کے گزرنے سے خواہ دن کا سفر ہو، یا آپ کی نبوت کا، یا رات کی گھڑیوں کا سفر ہو، یا آپ کی نبوت کے زمانے کا دونوں ہی صورتوں میں اضافہ ہوگا۔

﴿مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾

نہ دن میں آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ناراض ہوا، نہ رات کے گھڑیوں میں آپ کو چھوڑا، زندگی کے سفر میں انسان کو دن اور رات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نہ ہم نے آپ کو دن میں بھلایا ہے، نہ ہی ہم نے رات کو بھلایا ہے، آپ کا دن کا سفر وہ نزولی کمالات کے لئے ہے اور آپ کا رات کا سفر عروجی کمالات کے لئے ہے، یہ آپ کے لئے دونوں وقت دن کا ہو، یا رات کا ہو، آپ کے علوم نبوت کو پھیلانے کے لئے دونوں وقت آپ کی خدمت گار ہیں، آپ کو رات میں بھی مراتب ومنازل ملیں گے اور پھر دن کو آپ کے نزولی کمالات کا وقت ہوتا ہے، ابھی عرض کروں گا کہ نزولی کمالات کیا ہیں؟ اور عروجی کمالات کیا ہیں؟

﴿مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾

اللہ تعالیٰ اس جملے کو کیوں نازل فرما رہے ہیں؟ کیا ضرورت پیش آئی ہے؟ مکی زندگی میں جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اعلانیہ نبوت کا پیغام لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کا لقب بتا دیا، آپ کی شریعت کا حکم بتا دیا، آپ کو اعلانیہ وحی کا حکم دیا

﴿یاایھاالمزمل.....﴾

والی آیات نازل ہوئیں، اب ایک عرصے تک وحی منقطع ہوگئی۔

بعض نے لکھا ہے کہ مشرکین نے کچھ سوالات کئے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کل بتادوں گا، اس وجہ سے وحی بند ہوگئی تھی، جس سے آپ پریشان ہوگئے تھے۔

ان شاء اللہ کیوں نہیں کہا سورۂ کہف میں ذکر ہے، مشرکین مکہ نے تیر چلانا شروع کردیئے کہ 'قد ودعہ ربہ' اس کو اس کے رب نے بھی چھوڑ دیا ہے، لہٰذا اس کا دین اور اس کی شریعت یہ اس کی خودساختہ ہے، یہ جو اپنی شریعت اور دین کی نسبت الی اللہ کرتے ہیں اس پر العیاذ باللہ یہ جھوٹے ہیں، اس کے رب نے بھی اس کو چھوڑ دیا ہے، اس پر آپ ﷺ پریشان ہوگئے اور پریشان ایسے ہوئے کہ بخار کی کیفیت آگئی، پریشانی ویسے بھی تھی کہ وحی نہیں آرہی ہے، آپ انتظار میں رہتے تھے۔

اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ وحی جو منقطع ہوئی، چند دنوں میں تو آپ پریشان ہوکر کبھی پہاڑوں پر تشریف لے جاتے، ایک غیبی آواز آتی اے اللہ کے رسول! تم پر سلام ہو، پھر ایک تسلی سی ہوتی، فرشتوں کا سلام تھا، واپس آجاتے، گھر میں بھی اضطرابی کیفیت رہتی، پریشانی تو ویسے بھی تھی وحی کے نہ آنے کی، اس میں دعا اور ذکر اذکار جاری ہی تھا کہ جب دشمنان اسلام نے تیر چلانے شروع کردیئے کہ ان کے رب نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہے، تو اس زخم پر نمک لگ گیا، پھر آپ بیمار ہوگئے پریشانی کی وجہ سے اور یہ وحی چند دن منقطع رہی، بعض نے سات دن بعض نے زیادہ دن لکھے ہیں پھر یہ آیات نازل ہوئی

﴿وَالضُّحیٰ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ، مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾

اے نبی! آپ کے رب نے آپ کو نہ چھوڑا ہے، نہ وہ آپ سے ناراض ہے، بس وحی کا چند دنوں کا نہ آنا یہ تو ہوتا رہے گا، آپ کا ہر آنے والا دن گزشتہ دن سے بہتر ہوگا، کثرت انعامات کی وجہ سے عظمت وتقدس کی وجہ سے آپ کی تبلیغ کی وجہ سے آپ پر آسمانی آیات کے نزول کی وجہ سے آپ کی جماعت کے کثرت کی وجہ سے کہ غم کم ہونے شروع ہو

Marfat.com

جائیں گے اور پھر آخرت میں مقام محمود کے اعتبار سے شفاعتِ کبری کے اعتبار سے اور حوض کوثر میں تقسیم آب کوثر کے لحاظ سے یہ آپ کا مقام بڑھتا جائے گا، یہ آخرت کی وجہ بڑھتا جائے گا اور جب سے آپ دنیا میں آئے ، جب دنیا سے سفر کر گئے ، میدان حشر تک لوگ آپ کے منقبت بیان کرتے رہیں گے ، ہر دور میں اور کر کر کے منقبت تعریف فضائل آپ کے اوصاف کو بیان کر کر کے آخر میں بڑے بڑے جلیل القدر ولی اللہ بھی یہ کہنے لگیں گے کہ

چہ وصفت کند سعدے ناتمام
علیک السلام اے نبی والسلام

شیخ سعدی نے اتنی بڑی کتاب نبی کی تعریف میں لکھ کر کریم الثناء جمیل الشیم کے ایسے اوصاف کے مالک ہیں، رسول اللہ ﷺ کی تعریف لکھ لکھ کر کے آخر میں سعدی رحمۃ اللہ علیہ تو ختم ہونے والی چیز ہے، نبی آخر الزمان کے اوصاف نہ ختم ہونے والی چیز ہے، کیسے تو ان کی تعریف کر سکتا ہے

چہ وصفت کند سعدی ناتمام

تیری تعریف اس جملے نے ہی کر دی ہے ، جو اللہ رب العزت نے فرما دیا کہ اگر آپ کو پیدا نہ کرنا ہوتا، تو کائنات کو ہی میں پیدا نہ کرتا، اس سے اونچا جملہ جو اللہ رب العزت نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا:

چہ وصفت کند سعدی ناتمام
علیک السلام اے نبی

والسلام بس آپ پر درود و سلام ہو، ہمیشہ

بعددِ کلِّ ذرۃ اَلف اَلفَ مرۃٍ

کہ ہر ہر ذرے کے بقدر آپ پر درود و سلام ہوتا رہے۔

حبیب اللہ کا لقب:

﴿وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى﴾

Marfat.com

اے نبی! آپ کا ہر آنے والا دن آپ کے گزشتہ دن سے بہتر ہوگا، پہلے دن تو ایک آپ کی زوجہ مطہرہ ایمان لائی، دوسرے دن آپ کے صدیق نے ایمان لایا ہے، تو بہتر ہو گیا ہے دوسرا دن تیسرے دن اور لوگوں نے بھی ایمان لانا شروع کر دیا، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتیں کر رہے تھے کہ

حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ نے صفی اللہ بنایا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ کا لقب دیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کلیم اللہ کا لقب دیا ہے۔

اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ذبیح اللہ کا لقب دیا ہے۔

یہ باتیں کر رہے تھے کہ اوپر سے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ نے ان سب کی باتوں کو دھرایا کہ آپ لوگ یہ یہ کہہ رہے تھے، سنو میں دنیا میں آخری نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں سب کا سردار ہوں اور اس پر میں تکبر نہیں کرتا اور سب سے پہلے آخرت میں مجھے اذن ہوگا شفاعت کبری کا، اس پر میں کوئی فخر نہیں کرتا۔

اور اللہ نے مجھے تمام انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا امام اور خطیب بنا کر بھیجا ہے، میں اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور یاد رکھو سب انبیاء کے یہ یہ لقب ہیں، اللہ رب العزت نے مجھے معراج میں حبیب اللہ کا لقب دیا ہے۔

کوئی تو خلیل اللہ ہے، کوئی ذبیح اللہ ہے، کوئی روح اللہ ہے اور مجھے اللہ نے حبیب اللہ بنایا، اپنا محبوب بنایا ہے۔

تحدیث بالنعمت:

اور پھر فرمایا میدان حشر میں جب اٹھنا ہوگا، تو سب سے پہلے میں اپنے حجرے سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے مجھے شفاعت کا اذن ہوگا، یہ میں بطور شکر کے بتا رہا ہوں نہ کہ بطور فخر کے، (مسند احمد جلد پنجم: ۱۴۵۳) پھر میرے ساتھ میرے سونے والے یار اٹھیں گے، میرے ساتھ آرام کرنے والے میرے دوست صحابی اٹھیں گے، شیخین اٹھیں گے، پھر جنت البقیع والے اٹھیں گے، پھر مکہ آؤں گا، جنت المعلی والے اٹھیں گے اور پھر میں اللہ کے عرش

Marfat.com

کے نیچے دائیں طرف مقام محمود میں بیٹھ جاؤں گا، یہ باتیں میں بطور شکر کے بتا رہا ہوں، نہ کہ بطور فخر کے بتا رہا ہوں، کہ اللہ نے مجھے یہ انعام دیا ہے اور پھر لوگ اٹھنا شروع ہو جائیں گے ،اٹھنے کے بعد سب سے پہلے مجھے جنتی لباس عطا کیا جائے گا اور حمد کا علم میرے ہاتھ میں ہو گا میں لہراؤں گا

﴿سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ﴾

علم حمد میں میدان حشر میں اٹھاؤں گا۔

امتیوں کی شفاعت کا حال:

اور پھر مقام محمود میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ رب العزت جبرائیل سے یہ فرمائیں گے جبرئیل جاؤ، میرا محبوب کیوں رو رہا ہے، پوچھو جبرائیل آئیں گے ،حالانکہ اللہ کو پتہ ہے میں کیوں رو رہا ہوں، میں جبرئیل کو بتاؤں گا، عرض کروں گا کہ اے میرے رب میں اپنے ان گنہگار امتیوں کی فکر میں رو رہا ہوں جو گناہوں کی توبہ کرائے بغیر فوت ہو گئے تھے، آج کہیں ان کو جہنم میں نہ ڈالا جائے ،ان کی فکر میں رو رہا ہوں ، جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام بتائیں گے ، پھر اللہ رب العزت فرمائیں گے ''اشفع تشفع'' آپ سفارش شروع کرو، اپنے امتیوں کی پھر میں سفارش کروں گا اور میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا، جب تک میرا ایک ماننے والا بھی جہنم میں ہو گا۔

" اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار" الدار المنثور للسیوطی: ۸/۵۴۲

لا یرضی محمد واحد من امته فی النار

﴿ولسوف یعطیک ربک فترضی﴾

کا عملی مظہر ہو گا، اس دن کہ آپ کا جو اللہ نے فرمایا کہ آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے، جو حدیث ہے اس کا مفہوم بھی یہی ہے کہ میں آخرت میں سفارش کروں گا، اشفع امتی میں اپنی امت کے لئے میدان حشر میں سجدہ ریز ہو کر سفارش کروں گا، حسنین کے لئے نہیں ، اپنے نواسوں اور پوتوں کے ساتھ محبت ہوا کرتی ہے، بعض

Marfat.com

شوہروں کو اپنی ازواج سے اپنے اہل بیت سے اپنے اقرباء سے محبت ہوا کرتی ہے اور یہ طبعی محبت امام الانبیا ﷺ میں بھی عام امتی کے مقابلے میں اپنے اقرباء کے بارے میں زیادہ تھی، لیکن آپ کو اپنے حسنین کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو ویسے ہی ''سیدا شباب اہل الجنۃ'' ہیں، وہ تو ویسے ہی جنت کے سردار ہیں، ازواج کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو سیدات ہیں، جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، فاطمہ کے لئے، زینب کے لئے، ام کلثوم کے لئے اور رقیہ کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں ہے، وہ تو ویسے ہی جنت کی سردار ہیں، خلفائے راشدین کے لئے سفارش نہیں ہے، اصحاب بدر کے لئے سفارش کی ضرورت نہیں ہے، جنہوں نے ایمان کی حالت میں رسول اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوگئے، اس جماعت صحابہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کو سفارش کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اپنے ان امتیوں کے لئے سفارش کی ضرورت ہے، جو اتنے گناہ کر کے آخرت میں آئے اور گناہوں پر توبہ کرتے رہے، لیکن وہ گناہ اتنے تھے کہ زندگی میں معافی نہ کروا سکے، گناہوں کی گٹھری لے کر میدان حشر میں پہنچ گئے، تو رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں میں اپنی امت کے لئے سفارش کروں گا، یہ سفارش ہو رہی ہے۔

رحمت کا مظاہرہ:

دیکھو دوستو! یہ تو تذکرہ ہے رسول اللہ ﷺ کے فضائل کا اور ایمان تازہ ہوتا ہے مشہور حدیث ہے کہ لوگ جائیں گے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بھی، ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بھی، سب انبیاء کے پاس جائیں گے اور وہ معذرت کریں گے اور کہیں گے جاؤ حجرہ عائشہ میں امام الانبیا ﷺ وہاں آرام فرما رہے ہیں، ادھر فخر رسل ہے، وہ جس کو شفاعت کا اذن ہوگا، وہ سفارش کرے گا، اتنے مشکل مرحلے میں کہ انبیاءؑ بھی پریشان ہیں، سب کو اپنی اپنی لگی ہے اور ادھر رسول اللہ ﷺ کو فکر امت کی لگی ہوئی ہے، ایک بات دوسری بات رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت سب انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی دعائیں قبول کرتے ہیں، لیکن ایک دعا بطور اعزاز کے سب کو عطاء کی تھی اور سب نے مانگ لی ہے، میں نے وہ دعا محفوظ رکھی ہوئی ہے، میدان حشر میں جب مجھے شفاعت کا اذن

Marfat.com

ہوگا، میں اس وقت اس دعا کو استعمال کروں گا، کہ میرے گنہگار امتیوں کو یارب معاف کردے، کوئی نسبت ہے شفقت کی یہ شفیق پیغمبر ہے، یہ تو رحمۃ اللعالمین ہے، سب جہانوں کے لئے ہے، یہی تو وجہ ہے اونٹ بھی شکایت لے کر آ رہا ہے، جنگل سے پکڑی جانے والی ہرن بھی شکایت لے کر آ رہی ہے اور انگلیوں سے چشمے جاری ہو رہے ہیں، سب کے فائدے ہو رہے ہیں، رحمۃ اللعالمین ہے، جو سب جہانوں کے لئے رحمت اپنی اس ماننے والی امت کے لئے بدرجہ اتم رحمت بنا کر بھیجا، گیا یہ تو رسول اللہ ﷺ کی شفقت کا حال ہوا جو اپنی امت کے ساتھ ہے۔

سنت کو زندہ کرنے کی ترغیب:

میں دوستو اپنے آپ کو بھی ایک دعوت فکر دینا چاہتا ہوں، چالیس سال تو میرے بھی ہو گئے، دس سال تو بچپن کے شمار کرو، تیس ربیع الاول تو میں نے بھی گزارے ہیں اور ہم میں بعضوں نے تو کتنے ربیع الاول گزار دیئے اور کتنے خطیب اور واعظین کے بیان بھی سنے، جھنڈیاں بھی دیکھیں، چراغاں بھی دیکھا، کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد ربیع الاول میں ہوئی ہائے کاش! کوئی ایسا بھی امتی ہوتا کہ ہر ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی ایک سنت پر پابندی سے عمل کرنے والا ہوتا، تو اس کے لئے پھر ربیع الاول مبارک پیغام لے کر آتا، کیسا عشق ہے اپنے پیغمبر کے ساتھ اور ایسا شفیق مشفق محسن رحم کرم والے پیغمبر کے بارے میں جو اتنی مشکل وقت میں فرما رہے ہیں، اشفع لامتی میں اپنی امت کے لئے سفارش کر رہا ہوں اور امتی اپنے تھوڑے سے دکھ سکھ میں سنت کو بھول جاتا ہے، یہ امتی اپنے خوف اور ڈر اس میں محسوس کرتا ہے کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کروں گا، تو دفتر میں میری عزت نہیں ہوگی، بیوی میرا احترام نہیں کرے گی، ساتھی ساتھ چھوڑ دیں گے، دوکان دار مجھے الگ سے دقیانوس اور بنیاد پرست کہیں گے، اس لئے خوف اور ڈر رکھتا ہے امتی کہ میں نبی کی سنت پر عمل کروں، تو یہ ہو جائے گا، افسوس کی بات ہے۔

دوستو! ایک ایک سنت پر جان کے نذرانے دینے والے ان جلیل القدر اولیاء اللہ کی باتیں تو کبھی سنو، خوش قسمتی ہمارے لئے تب ہے کہ ہر ربیع الاول ہمارے لئے جدید جذبہ لے

Marfat.com

آئے اور ہم سنت پر عمل کرنے کا عہد کریں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھتے تھے، مذاکرہ اور مذاکرہ کررہے تھے اور ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ بتاؤ مجھ میں کس سنت کی کمی ہے کہ وہ میں پورا کروں، آپس میں بیٹھ کر یہ مذاکرہ کرتے تھے، پاکستان والو! بلیوایریا کے پڑھے لکھے دوستو! اپنے پیغمبر ﷺ کی سنتوں میں ا، داؤں میں عروج ملے گا، عزت ملے گی، بلندی ملے گی، آج تک تو ہم نے پیغمبر ﷺ کی سنتوں کی اداؤں میں عزت دیکھی ہے، ذلت تو دیکھی ہی نہیں ہے، اور کوئی ذلت کرتا ہے، تو وہ خود بد بخت ہے

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

سنت کے نام پر کوئی ہمارا مذاق بنائے، دوستو اس سے بڑھ کر اور کیا مبارکبادی چاہتے ہو، کہ تم سنت پر عمل کرو اور لوگ تمہیں دقیانوس کہیں، لوگ تمہیں ملا ازم کہیں، لوگ تمہیں بنیاد پرست کہیں، لوگ تمہیں یہ کہیں کہ یہ معاشرے کا کٹا ہوا فرد ہے اور تم اس بات کو فخر سے قبول کرو، کہ مجھے آخرت میں اعزاز ملے گا، میں اپنے ایمان کو حوصلہ دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی برکت سے یہ لقب مل رہا ہے، یہ جذبہ ربیع الاول میں ہونا چاہئے۔

نوجوانو! غور کرو:

اور میرے نوجوان ساتھیو! اس چیز کو مت سوچو کہ ڈاڑھی منڈواؤ گے، تو اچھی بیوی ملے گی، ڈاڑھی رکھو گے، تو اچھی بیوی نہیں ملے گی، یہ میری ضمانت ہے ڈاڑھی منڈوا کر یہ سوچنے والو کہ دنیا کی مایہ ناز خاتون ملے گی، اس کو مت سمجھو، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب نوجوان ہیں، ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابو بوڑھے تھے، جب مدینہ طیبہ میں اسلام لانے کے لئے حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تیس سال تھی، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بھی چالیس سال تھی، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بائیس سال تھی، اور حضرت علیؓ کی عمر بارہ سال تھی جب اسلام لائے۔ یہ سب نوجوان تھے اور سب نے ڈاڑھیاں رکھی ہیں، سنت کا لباس پہنا ہے، مسواک کئے ہیں، ٹخنے ننگے رکھے ہیں اور ہر ہر سنت کی ادا پر لبیک وسعدیک کا جملہ بولتے رہے ہیں، اللہ نے ان کو یہ انعام دیا کہ میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کے بارے میں جب عقیدت کے الفاظ تعریف کے الفاظ ان پر رحمت بھیجنے کے الفاظ کوئی امتی نہیں کہے گا، تو میں اس کو مسلمان ہی نہیں مانوں گا، اتنا اعزاز ان کو دیا کیوں اعزاز دیا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیوں ملا، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعزاز اور دنیا والے اس کی عزت کرتے تھے، جس کے پاس ڈالر ہوں، نبی کی سنت یہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت ہو رہی ہے، پیار کے جملوں سے پکارا جا رہا ہے اور یہ درویش بھوک کی وجہ سے بیہوش ہو رہا ہے اور یمن کی گورنری کے زمانے میں اپنے پیوند زدہ جبے کو سامنے لہراتے تھے، ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی حیثیت کو نہ بھول جا، تیرے کرتے پر کتنے پیوند تھے، تو نبی کی سنت کو جب اپنانے والا بنا، تجھے اللہ نے اتنا اعزاز دیا کہ یمن کا بادشاہ بنا دیا، حدیث کا جمع کرنے والا بنا دیا۔

اعزاز نبی کی سنت میں ہے:

حکایات صحابہ پڑھو، ذرا غور کرو، حیات صحابہ پڑھو، اس میں غور کرو، ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو یا تابعین کو، تبع تابعین کو ان لوگوں کو سنت میں کامیابی سمجھ میں آئی تھی، ان کو یہ اعزاز ملا ہے، رسول اللہ ﷺ کی سنت کو محبت کے ساتھ اپناتے تھے اور اسی میں ہمارا اعزاز ہے، امتی کی فضیلت اسی میں ہے، مقام اسی میں ملے گا، دنیا و آخرت کا کب تک سوچتے رہو گے، بہت سوئے ہو، تم اب اٹھ جانے کا وقت آیا، دنیا والے ہمیں کچھ نہیں دے سکتے ہیں اور ہماری ایمانی حمیت ہمیں اجازت بھی نہیں دیتی کہ ہم دنیا والوں سے کچھ مانگیں، سب کچھ اللہ سے مانگیں سب خزانے اس کے پاس ہیں۔

﴿وللہ خزائن السموات والارض﴾

کہ آپ ﷺ کا مقام دیکھا ہے اور آپ ﷺ کی فکر دیکھی ہے کہ آپ کو فکر کیا ہے، لہٰذا امتی کے اندر کوئی فکر اور تڑپ ہونی چاہئے، ربیع الاول ہمارے لئے گناہوں کو چھوڑنے کا پیغام لے کر آیا ہے، سنتوں کے اپنانے کا پیغام لے کر آیا ہے، جدید جذبہ لے کر آئے، تو پھر تو یہ ربیع الاول ہمارے لئے موسم بہار ہے، گفتن شنیدن کی حد تک ہے دوستو پھر یہ افسوس ہے، عمل کے ساتھ عروج ملتا ہے۔

Marfat.com

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے:

فرمایا:

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے بولتا قرآن وہ اس کی تقریر ہے
سوچتی ہے دل میں دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
کیسا ہو گا وہ مصور جس کی یہ تصویر ہے

یہ ایسا پیغمبر ہے، چل کر جا رہا ہے تو ہدایت کے چشمے جاری ہوتے ہیں، آسمانوں کی طرف دیکھ رہا ہے، تو ہدایت کے چشمے جاری ہو رہے ہیں، انگلی سے اشارہ کر رہا ہے چاند قدموں میں بوسہ دینے آ رہا ہے، انگلی سے چشمے جاری ہو رہے ہیں، ہاتھ کے اشارہ سے رضا کے فیصلے ہو رہے ہیں، تبسم سے جنت کو جوانی مل رہی ہے اور آپ کے غصے سے جہنم کو جولانی مل رہی ہے، آپ کے داڑھی کے بالوں میں ہدایت ہے، آپ ﷺ کے رخساروں کی چمک میں ہدایت ہے، آپ ﷺ نگاہوں میں نور نبوت نظر آتے ہیں، میرے امام الانبیاء ﷺ کے کیا کہنے کہ دونوں کندھوں کے پیچھے ختم النبوۃ کی مہر ہے، سامنے سے بھی وہ چراغ ہے، سراج منیر ہے، اس کے ہاتھ بھی سراج منیر ہے، اس کے پاؤں بھی سراج منیر ہیں، اس کا چلنا سراج منیر ہے، اس کا بیٹھنا سراج منیر ہے، اس کا سونا بھی سراج منیر ہے، اس کا دیکھنا بھی سراج منیر ہے اور اس کی پشت بھی سراج منیر ہے۔

فرمایا

سر سے پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے بولتا قرآن وہ اس کی تقریر ہے

ہر مولوی ہر خطیب کچھ بول بولتا ہے، کچھ تقریر کرتا ہے اور میرا پیغمبر امام الانبیاء ﷺ فخر رسل مولائے کل ھادی سبل سرکار دو جہاں ﷺ جو بولتا ہے، تنویر ہی تنویر ہے، بولتا وہ قرآن اس کی تقریر ہے

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

Marfat.com

نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

وہ مصور جس کی یہ تصویر ہے اللہ رب العزت کے ارشاد کے کیا کہنے، اپنے پیغمبر ﷺ کی شان میں فرمائے تو جس پیغمبر کو اس کے رب نے بنایا ہے اس کی شان کو کیسے احاطہ میں لے سکتے ہیں فرمایا

﴿وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَاوَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾

یہ مشرکین مکہ تیر برساتے ہیں اللہ رب العزت رسول اللہ ﷺ سے ناراض ہو چکے ہیں ہرگز ایسا نہیں۔ قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾

ہر آنے والا دن آپ کے ماضی سے بہتر ہوگا کچھ مکی دور میں اضافہ ہوتا جائے گا پھر مدنی دور میں صحابہ کی کثرت ہوگی بدر حنین میں فتح مکہ میں فتح کے علم لہرائیں گے

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾

اور صحابہ کو دیکھنے والوں میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسا مرد فقہی پیدا کردوں گا تابعین میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جیسا پیدا کردوں گا تبع تابعین پیدا کروں گا اور بخاری پیدا کردوں گا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پیدا کردوں گا

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾

اے نبی پہلے دن آپ پر ایمان لانے والی آپ کی گھر والی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے آپ جب دنیا سے رخصت ہوں گے تو لاکھوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان والے ہوں گے اور میدان حشر میں آپ کے حوض کوثر کے قریب آ کر آپ کے ہاتھ سے حوض کوثر سے پانی پینے والے بے شمار ہوں گے

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾

ہر بعد میں آنے والا دن گزشتہ دن سے اے نبی آپ کے لئے بہتر ہوگا

﴿وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی﴾

Marfat.com

پھر آپ کا رب میدان حشر میں آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

شانِ رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه . اَلحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفیٰ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الانْبِیَآ ءِ وَعَلیٰ آلِه وَ اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ اَوفَوعَهْدَه اَلَّذِیْنَ هُمْ خُلَاصَةِ العَرَبِ العَرَبَآءِ وَخَیْر الخَلائِقِ بَعْدَ الانَبِیَآءِ. اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ، بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ﴾ال عمران: ۳۱. ۳۲

قال النبی ﷺ: "لَایُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَاجِئْتُ بِهٖ" رواه ابن ابی عاصم فی السنة: ۱۵ . والطبرانی فی المعجم الکبیر والبیهقی فی المدخل رقم: ۲۰۹

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

آیات کا مفہوم:

سورۂ آل عمران تیسرے پارے کی دو آیات کریمہ تلاوت کی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد پاک تلاوت کیا، جس کے اندر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے محبت کا ذکر کیا ہے، کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کیسی ہونی چاہئے۔

Marfat.com

فرمایا آیات کریمہ میں اے نبی! آپ ان کوفرمادیجئے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ اللہ سے محبت ہے، انہیں آپ بتادیجئے کہ میری اتباع کرو، یعنی رسول پاک ﷺ کی اتباع کرو، تو پھر تمہارا کہنا ہم تسلیم کریں گے کہ اگر تم اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کے دعوے میں سچے ہو، یاد رکھو اگر رسول پاک ﷺ کی اتباع کرلی، ایک تو اللہ تم سے محبت کرے گا اور دوسرا تمہارے گناہوں کو اللہ پاک معاف فرمادے گا۔ اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

اور آگے فرمایا کہ لوگوں کو آپ بتادیں اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کریں، کہا مانیں، تابعداری کریں، فرماں برداری کریں، اگر روگردانی اختیار کریں گے، بات کو نہیں مانتے ہیں، منہ پھیرتے ہیں رسول پاک ﷺ کی اتباع سے، تو اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتے۔

حدیث کا مفہوم:

جو حدیث رسول پاک ﷺ کی تلاوت کی، اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا، جب تک اپنی ساری خواہشات اس چیز کے تابع نہ کردے، جو میں لے کر آیا ہوں، یعنی ہر وہ چیز خواہ اس کے معاملات ہیں، عبادات ہیں، عقائد ہیں، معاشرت ہے، جو کچھ بھی ہے، جب تک وہ سب کچھ اس چیز کے تابع نہ کردے، جو میں لے کر آیا ہوں، یعنی رسول اللہ ﷺ جو شریعت لے کر آئے ہیں، اس کے تابع نہ ہوجائے، اس وقت تک وہ کامل مومن نہیں ہوسکتا ہے، تو محبت کی بات ہر کوئی کرتا ہی ہے اور ہر ایمان والے کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت ہوتی ہے، خواہ پوری ہو، یا ادھوری ہو، صحیح ہو یا غلط ہو، دعوی ہوتا ہے، لیکن سمجھنا یہ ہے یہ محبت ہے کیا چیز؟ اور کیسی محبت اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو مطلوب ہے؟

محبت کیا چیز ہے؟

محبت وہ ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے قواعد کے مطابق ہو پھر، تو وہ محبت ہے اور اگر قواعد سے بالا طاق ہو، تو آوارگی ہے، اپنی خواہش ہے، اپنی رواج کی بات ہے، محبت نہیں ہے۔

Marfat.com

سب سے پہلی بات جو سمجھنی ہے کہ محبت ہے کیا چیز؟ یاد رکھو محبت نام ہے ہر اس چیز کا کہ کوئی شخص کسی ممدوح میں ایسے کمالات دیکھے کہ یہ اسی کا ہو کر رہ جائے، کسی ممدوح میں ایسی خوبیاں دیکھی ہیں، ایسی صفات دیکھی ہیں کہ اس شخص کو اس سے بہتر کوئی صفات اور خوبیوں والا نہیں ملا اور یہ اسی کا ہو کر رہ گیا ہے، یہ محبت کی تعریف ہے۔

اور یہ محبت وصفی ہے، ایک محبت ذاتی ہوتی ہے، اولاد کے ساتھ محبت، والدین کے ساتھ محبت، اولاد میں کمال ہو یا نہ ہو، والد کو اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے، یہ محبت ذاتی ہے، والدین میں کمال ہو، یا نہ ہو، بیٹے کو اپنے والدین کے ساتھ محبت ہوتی ہے، یہ محبت ذاتی ہے۔

ایک محبت وصفی ہوتی ہے کہ کسی ممدوح میں محبوب میں ایسا وصف، کمالات، صفات اور ایسی خوبیاں دیکھیں کہ یہ اسی کا ہو کر رہ گیا ہے کہ جو میرے محبوب کی بات ہوگی، وہی ہوگی، میں نے سب کچھ اس کے حوالے کر دیا ہے، یہ محبت ہے، محبت وصفی ہے، جس کو سادھے الفاظ میں کہتے ہیں محبت ایمانی کہ سب کچھ تابع ہو گیا۔

چنانچہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک ﷺ سے یہ عرض کیا کہ حضرت ہمیں اللہ کے ساتھ اور آپ کے ساتھ محبت ہے، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، سوچ سمجھ کر کہہ رہے ہو کہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت ہے، تو عرض کیا کہ حضرت سوچ سمجھ کر کہہ رہے ہیں، تو کاتبین وحی لکھتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ان محبت کے دعویداروں کو بتا دو کہ محبت نام ہے مخفی چیز کا، یہ دل کی بات ہے، یہ دل کسی کو اچھا سمجھ رہا ہے، کون سمجھتا ہے؟ اس کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی دل کے راز نہیں سمجھ سکتا، وہ علیم بذات الصدور ہے۔

محبت شی مخفی ہے، جو دل میں چھپی ہوئی ہے، دل کے اندر ایک کالا نکتہ ہوتا ہے، اس کالے نکتے کے اندر کسی کی محبت گھس جاتی ہے، یاد کرے، یا نہ کرے، اسی کو یاد کرتا رہتا ہے، محبت اس چیز کا نام ہے۔

ڈاکٹر سے پوچھ لیجئے کہ آپریشن کرتے رہتے ہیں، دل کا نقطہ اس کے اندر ہوتا ہے، لیکن یہ بتا دوں کہ ڈاکٹر کوئی دل کو نہیں چیرتا، بلکہ دل کے اطراف کے والو۔ رگوں کو درست کرتا ہے، دل اسی کا ہے، جس نے دل بنایا ہے، دل کے اندر ایک کالا داغ ہوتا ہے، اس میں کسی کی محبت

Marfat.com

گھس جاتی ہے، ہروقت اسی کا خیال آتا ہے، اب ہرکوئی اپنے دل سے پوچھ لے کہ اس کے دل کو کس کا خیال آتا ہے؟ تو اس کی محبت ہے، کتنی آسان تعریف ہے۔

دنیا میں رہتا ہوں دنیادار نہیں ہوں:

علماء تصوف نے لکھا ہے کہ اپنے دل سے کبھی کبھی پوچھ لیا کریں کہ کس کے ساتھ محبت کرتے ہو؟ جس دل کے اندر بار بار کسی چیز کا خیال آرہا ہے، پس لکھ لے کہ میرا محبوب وہ ہے، دل میں ہروقت اپنے کاروبار کی مصروفیت گھسی ہوئی ہے، کچھ اور چیزیں گھسی ہوئی ہیں، دل سے تنہائی میں بیٹھ کر پوچھ لو، وہ بتادے گا، تو پھر وہ ساتھ لکھ لیں کہ میرے دل میں محبت دنیا کی ہے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی نہیں ہے

دنیا میں رہتا ہوں دنیادار نہیں ہوں
بازار سے گزرتا ہوں خریدار نہیں ہو

دنیا میں رہتا ہے، اس کو استعمال کرتا ہے، یہ ہمارے لئے ہیں، اس کو دل کے اندر نہیں لانا ہے، دل کے اندر لانے کے لئے کوئی اور چیز ہے، ظاہری دنیا ہے، یہ کپڑے ہیں، یہ مکان ہے، یہ ہمارے لئے ہیں، یہ استعمال کے لئے ہیں، اندر کے لئے نہیں ہیں، اندر کے لئے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور شریعت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بات کہی تھی کہ حضرت ہمیں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت ہے، تو کاتبین وحی حضرات لکھتے ہیں اس وقت رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

محبت کا معیار اور اس کے ثمرات:

اے ہمارے پیغمبر! فرمادیجئے اگر تم اللہ کے ساتھ محبت کے دعویدار ہو، تو یہ شی مخفی کا نام ہے، کون سمجھے گا کہ محبت میں سچے ہو، میرے پیغمبر کی ہر سنت کی اتباع آجائے گی، جب تمہارے جسم جان پر میرے پیغمبر کی ہر سنت کی اتباع آجائے گی، جب تمہارے جسم جان پر میرے پیغمبر کی سنت کی جھلک نظر آئے گی، اللہ تم سے محبت کرے گا کہ تم بھی محبت میں سچے

Marfat.com

ہو اور صرف اللہ تم سے محبت نہیں کرے گا، پھر انعام بھی دے گا، سب سے بڑا انعام انسان کے لئے یہ ہے کہ اس کی آخرت سنور جائے، میرے پیغمبر سے محبت یہ ہے اس کے ہر حرکت سکون کو اپنی زندگی میں لایا جائے، اتباع کی جائے، تو میں تم سے محبت کروں گا اور محبوب اسی کو بناتا ہوں، جو نیک ہوتا ہے، تو نیک بننے کے لئے ضروری ہے کہ میں تمہارے سارے گناہ معاف کردوں اور اللہ کے لئے مشکل نہیں، اس لئے کہ اس کی صفت مغفرت مہربان ہے، مہربانیاں کرتا ہے، اس کی صفت مغفرت کرنا ہے، تو تمہارے گناہوں کو معاف کرتا ہے، اس کے لئے مشکل نہیں ہے، اس بادشاہ کے لئے سخاوت کرنا مشکل ہوگی، جو بادشاہ اوروں سے بھیک مانگتا ہو، وہ فقیر اور سوالی گداگر دوسروں کو کیا سخاوت سے نوازے گا، جو خود گداگر ہے اور جو مالک الملک ہے، شہنشاہ ہے، سب خزانوں کا مالک ہے، وہ بخشش کرسکتا ہے، اس کی شان بخشش کرنا ہے، مہربانیاں کرنا ہے۔

یہود کا اعتراض:

یہ آیت جب نازل ہوئی تو یہود مدینہ نے منافقت کی، ایک بات پھیلائی، کہنے لگے ہماری باتوں پر تو اعتراض کرتے ہیں کہ اس طرح شریعت کو خراب کرتے ہیں، یہ مسلمانوں کے پیغمبر بھی کہہ رہا ہے کہ میری عبادت کرو، میری پیروی کرو، ہمیں تو یہ کہہ رہا ہے کہ تم نے اپنی شریعت خراب کردی ہے، عیسائیوں نے اپنے مذہب کو صحیح نہیں اپنایا ہے، یہودیوں نے نہیں اپنایا ہے، تو یہ محمد (ﷺ) بھی یہی کہہ رہا ہے کہ میری اتباع کرو میری عبادت کرو، تو اگلی آیت نازل ہوگئی

﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ﴾ال عمران: ۳۱

یہ عبادت نہیں ہے، اتباع ہے، نقش قدم پر چلنا ہے، نبی کا اسوہ حسنہ اپنانا ہے، اس کی بات مان کر چلنا ہے، اس کی عبادت نہیں کرنی ہے، یہ دوسری آیت نازل ہوگئی، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا کہا ماننا ہے، یہ اتباع ہے

﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ﴾ال عمران: ۳۱

اگر تم روگردانی اختیار کرتے ہو میرے پیغمبر کے اعمال سے، سنتوں سے، تو پھر یہ روگردانی

Marfat.com

دوطرح کی ہے، یا اس کو مانتے ہی نہیں ہو، تو خالص کافر ہو، یا اس کو مانتے تو ہو، لیکن سنت کی پیروی نہیں کرتے ہو تو یہ عملی کفر ہے، بالکل نہیں مانتے ہو ہمارے پیغمبر کو تو یہ اعتقادی روگردانی ہے، اعتقادی کفر ہے اور اگر مانتے ہو ہمارے پیغمبر کو اور اس کی سنت کو نہیں اپناتے ہو، تو یہ عملی کفر ہے، گناہ ہے۔

﴿ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

اللہ نہ ماننے والوں کو پسند نہیں کرتا، ماننے والوں کو پسند کرتا ہے، بعض حضرات نے اس آیت کا نزول لکھا ہے، کہ جب مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ کے وعظ نصیحت کی ترتیب تو جاری ہی تھی، راستے میں بھی جاری تھی، جب ہجرت کا سفر تھا، جب قبا پہنچے، تبلیغ تو جاری تھی اور پیغمبر کی ہر داد تبلیغ ہوتی ہے۔

یہود کے دعوے:

جب رسول پاک ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے، تبلیغ کی بات تو جاری ہی تھی، یہودی عیسائی کہنے لگے لوگوں کو ہم بنی اسرائیل ہیں سادات میں سے ہیں، انبیاء کے شجرہ نسب میں سے ہیں، جنت میں ہم نے جانا ہے، جنت ہمارے ہی لئے ہے، باتیں جو آخری پیغمبر کہہ رہا ہے، یہ اور لوگوں کے لئے ہیں ہم تو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کے ہم محبوب ہیں اللہ ہم سے محبت کرتا ہے چھٹے پارے میں قرآن نے فرمایا:

﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ﴾

المائدہ: ۱۸

یہودی ونصاری مدینہ طیبہ کے مقیم ہمارے پیغمبر کے وعظ نصیحت سننے کے بعد یہ کہنے لگے، ہم اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ ہمارا محبوب ہے، ہم تو انبیاء کے سلسلہ نسب میں سے ہیں، بنی اسرائیل ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن عباس کی روایت:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روایت نقل کی جب حضرت رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

فتح مکہ کے دن تشریف لے گئے حرم میں اور ہر راوی نقل کرتا ہے عمامہ آپ ﷺ کا سیاہ تھا، اس لئے آج میں نے بھی سیاہ عمامہ باندھا ہے کہ مکہ کی سنت پر عمل ہو جائے، مکہ مکرمہ میں جب فاتح بن کر حرم میں داخل ہوئے، آپ کے سر پر عمامہ سیاہ تھا، سیاہ پگڑی تھی، دروازہ کھولا، دوگانہ پڑھی وغیرہ اور بیت اللہ کے اردگرد بت رکھے ہوئے تھے کسی نے بتایا کہ بتوں کے پاس شتر مرغ کے انڈے رکھے ہوئے ہیں کسی بت کے پاس کوئی اور ایسی چیز ہے کسی کو بالیاں ڈالی ہوئی ہیں آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت تھی اور مشرکین بھی قریب تھے، آپ ﷺ نے خطاب کیا مشرکین کو کہ تم اپنے آپ کو ملت ابراہیمی کہلاتے ہو، بتلاؤ یہ ملت ابراہیمی ہے، ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے تو بتوں کو توڑا تھا، تم کیسے ملت ابراہیمی والے ہو، باپ بت فروش تھا، بیٹا بت شکن تھا، تم کہتے ہو ملت ابراہیمی ہے، کانوں میں بالیاں ڈالتے ہو، ان کو پکارتے ہو، یہ شرک ہے، یہ ملت ابراہیمی نہیں ہے، تو وہ کہنے لگے کہ ہم ان کو اصل میں نہیں پکارتے ہیں، بلکہ ان کے پکارنے سے اللہ یاد آتا ہے

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ زمر: ۳

ہم ان بتوں کو ان مورتیوں کو نہیں پکارتے مگر انہیں دیکھ کر ہمیں اللہ یاد آجاتا ہے، ان بتوں کے سامنے آکر انہیں پکار کر ہمیں اللہ کا قرب مل جاتا ہے، انہیں اپنی اداؤں میں اللہ کو یاد کرنا آجاتا ہے، اپنی خواہشات کی اتباع کے بعد انہیں اللہ یاد آتا ہے اور پیغمبر قرآن کی تلاوت کرے تو انہیں اللہ یاد نہیں آتا۔

ایک عالم دین قرآن پڑھتا رہے، ترجمہ کر کے وعظ نصیحتیں کرتا رہے، اثر ہوتا ہے نیک دلوں پر اور نظر بھی آتا ہے، لیکن کیا تم نے دیکھا خواہش کے پیروکاروں کو کہ رسول کا نام لیتے ہیں، ساتھ ڈانس کرتے ہیں، اللہ کا ذکر کرتے ہیں، ساتھ طبلہ اور ڈھول بجاتے ہیں، جب نبوت کی زبان اطہر سے قرآن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے، تو کسی پر اثر کر جاتا ہے اور جن کے دلوں پہ اثر نہیں کرتا، وہ ان مورتوں کے سامنے اپنے دلوں کو دے بیٹھے ہیں، قرآن کی آیات سے مشرکین اور بدعتیوں کے دلوں کی زندگی نہیں بدلتی اور جب اللہ اور اللہ کے رسول کے نام پر ڈھول بجایا جائے، طبلہ بجایا جائے، رقص کیا جائے، تو جلا آجائے،

Marfat.com

اس لئے کہ دلوں میں توحید نہیں، دلوں میں شرک ہے، اس لئے ان مورتوں کو دیکھ کر دل ان کے بیدار ہوتے ہیں، اور قرآن سن کر دل بیدار نہیں ہوتا ہے، مکہ کے مشرکین نے کہا

﴿مَا نَعْبُدُ هُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾

ہم خالص بتوں کو نہیں پکارتے، ہمیں کچھ یاد آجاتا ہے، قبروں میں جا کر ہمیں کچھ یاد آجاتا ہے

خدا کا نام لینے والا نہیں جھکتا مزاروں پر
نہ قبوں پر، نہ مندروں پر، نہ قبروں کے میناروں پر

اسے تو ہر جگہ میں صحراؤں میں جنگلات میں جیل کی کوٹھڑیوں میں اپنا محبوب حقیقی یاد آتا ہے، توحید نام ہی اس چیز کا ہے، جہاں بھی جا رہے ہو، توحید تمہارے پاس ہے، لوگ سب کچھ لے لیں گے، وارث کچھ لے لیں گے اور قبضہ کر لیں گے، کوئی غاصب لے جائیں گے، لیکن یہ توحید ایسی پونجی ہے کہ جو کوئی لوٹ نہیں سکتا۔

محبت کا اصول:

اور اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ آل عمران: ۳۱

اگر تم کہتے ہو، اللہ ہمیں محبوب ہے، ہم تب مانیں گے کہ تاجدار دو عالم ﷺ کی اتباع کرو، اس کی ہر ادا کو اپناؤ، اس کے ہر قول کو مانو، ہم مان جائیں گے کہ تم اللہ کو محبوب مانتے ہو اور محبت کے دعوے میں سچے ہو۔ پھر میں بھی تم سے محبت کروں گا، صحراؤں میں رہنے والی مخلوق بھی تم سے محبت کرے گی، سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی تمہارے لئے دعا کریں گی اور بلوں میں رہنے والیاں چونٹیاں بھی اللہ کے محبوبوں کے لئے دعا کریں گی۔

اللہ فرماتا ہے معاف کر دینا میرے لئے مشکل نہیں ہے میری صفت یہ ہے کہ میں غفور ہوں، بڑا مہربان ہوں، یہود و نصاریٰ کو بھی بتا دیا، مشرکین مکہ کو بتا دیا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی بتا دیا کہ صرف محبت نام کی کوئی معنی نہیں رکھتی

Marfat.com

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾

جس نے رسول ﷺ کی بات مانی، اس نے اللہ کی بات مانی، جس نے رسول کی اتباع کی اس نے اللہ کی اتباع کی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو نمونہ بنا کر بھیجا ہے، اس کی اتباع میں کام کے بجالانے میں میری مرضیات میں اور جن چیزوں سے روکا ہے، میرے پیغمبر نے ان میں میری ناراضگی ہے، ان سے بچ جاؤ۔ جن کاموں کو کرنے کا کہا ہے ان کو بجالاؤ یہ محبت حقیقی ہے۔

اصل اتباع ہے:

رسول پاک ﷺ نے صلح حدیبیہ میں پانی طلب فرمایا وضو کے لئے، پانی لایا گیا، آپ وضو بنانا شروع ہو گئے اور پانی جو ٹپک رہا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو اپنے ہاتھوں میں لینا شروع کر دیا، کوئی چہرے پر مل رہا ہے، کوئی ہاتھوں پر مل رہا ہے، آپ نے جب وضو سے فراغت حاصل کی، تو قریب بلایا کہ ایسے کیوں کرتے ہو؟ کیا بات ہے ایسے کیوں کرتے ہو؟ دیکھو ہر ادا میں حکم ہے، ہر ادا میں پیغام ہے، شریعت کا مسئلہ ہے، آپ ﷺ نے بلایا ایسے کیوں کرتے ہو؟ میرے وضو کا پانی جسم پر کیوں ملتے ہو؟ کہنے لگے حضرت ہمیں آپ کے ساتھ محبت ہے، سچی عقیدت ہے اور اس محبت کو ظاہر کرنے کے لئے ہر کچھ سوچتے رہتے ہیں، آپ کے ساتھ اللہ کے ساتھ محبت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سچ کہتے ہو، مجھے اور میرے رب سے محبت کرتے ہو، وہ یہ ہے کہ سچ بولو، امین بنو، خائن نہ بنو، میرے حکم کی میری سنت کی اتباع کرو، میرا کہا مانو یہ ہے محبت حقیقی جو نجات کی ضامن ہے۔ (بخاری جلد دوم: ۴)

ممنوع محبت:

جب پیغمبر اور اللہ کے دشمن کے ساتھ دوستی لگاؤ گے، خطرہ یہ ہے کہ مرتد ہو جاؤ گے، یہود و نصاریٰ ہمارے پیغمبر کے ہمارے رب کے دشمن ہیں، جب ان کے ساتھ دوستی لگاؤ گے کہیں خطرہ ہے، مرتد ہو جاؤ گے، قرآن نے بتایا ہے چھٹے پارے کی آخری پاؤ کو پڑھو سمجھ

Marfat.com

جاؤ گے بات فرمایا

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ﴾ المائدہ:: ۸۴

اے اہل ایمان! ایمان پر استقامت کے ساتھ رہنا، کہیں دنیا کے طوفانوں میں اڑ نہ جانا، پیغمبر ﷺ کی اتباع کو نہ چھوڑنا، میرے اور اپنے دشمنوں سے دور رہنا، ان سے دل نہ لگانا، ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا اور اس کی یاری کی نحوست سے کہیں تم دین سے پھر نہ جاؤ، تم کو ختم کر کے ایک اور ایسی قوم کو لے آؤں گا، میں ان سے محبت کروں گا، وہ مجھ سے محبت کریں گے، میں دوسری اپنی محبوب جماعت لے کر آؤں گا، یہ اپنے ایمان والوں کے ساتھ پیار کریں گے، دوسری بات کفار کے ساتھ یہ سخت دل ہوں گے، جہاد کی ضرورت پڑی تو جہاد بھی کریں گے، تیسرا وصف میرے محبوب بندوں میں یہ ہوگا، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے انہیں کچھ بھی نہیں ہوگا، یہ بات اصل بتانے کی ہے۔

دوستو کہ جب کوئی شخص دین دار بنتا ہے، کوئی ملامت کر رہا ہے یا کہ نہیں کر رہا ہے، اگر کوئی نہیں کر رہا ہے، تو اس کی دین داری ٹھیک نہیں ہے، استدراج ہے، کوئی نیک بن رہا ہے، سنت کی اتباع اور شریعت کی طرف لگا ہے اور لوگ اس کو ملامت کرتے ہیں، تو اس کی دین داری مقبول ہے۔

ہم ملامت کرنے والوں سے نہیں ڈرتے ہیں کون سی بات ہے جو دشمن اسلام نے ہمارے پیغمبر ﷺ کے بارے میں نہیں کہی، کہ ہم کون ہوتے ہیں کہ دشمن ہمارے بارے میں کچھ نہیں کہیں گے۔

علامہ رومی کی نصیحت:

علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک عجیب شخص گزرا ہے، دوستو کبھی پڑھا کرو، یہ جو نیک لوگ گزرے ہیں، ان کی باتیں قرآن حدیث کے مطابق ہوتی ہیں، صدیاں ہوگئی ہیں لیکن ان

Marfat.com

کے نقوش میں اللہ نے اثرات رکھے ہیں۔علامہ مجذوبؒ کہتے ہیں جو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ ہیں، اشعار میں کتاب لکھی ہے، جس کا نام ہے کشکول مجذوب، جس کا پہلا شعر ہے

کلام مجذوب ہے والہانہ
ہمیشہ دہرائے گا زمانہ
یہ کسی حسین کا نہیں فسانہ
یہ عاشق کی داستان ہے

علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت اونچے بزرگ گزرے ہیں، اسی دنیا میں گزرے ہیں، اسی زمین پر رہتے تھے، کبھی بات کریں گے ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی دنیا کا ایک شخص تھا، جس نے تخت تاج کو ٹھوکر مار دجلہ کے کنارے پر اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ جب رات کو تہجد میں محو تھا دعا کرتا ہے، رب تو مل جا آواز آئی ہے، ابراہیم شاہی تختوں میں میں نہیں ملتا ہوں، گودھڑیوں میں ملتا ہوں۔

علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ جو نیک بننا چاہتا ہے وہ اللہ سے توفیق استقامت اور ہمت مانگتے وہ مل جائے گی، اللہ ان چیزوں کے دینے میں بڑا سخی ہے، خوش ہوتا ہے تو خوب دیتا ہے، یہی مطلب ہے کہ تو چل کر آ میں دوڑ کر آ وں گا، دین داروں کو سمجھانے کے لئے علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بات کہی ہے، دینداری میں جب داخل ہو رہے ہو، یہ معمولی پرواز نہیں، یہ پہلے سوچ لو، یہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پرواز ہے، یا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پرواز ہے، یہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی پرواز ہے، جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح پرواز ہے۔

خیر القرون اور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کا راستہ ہے، جس پر تم چل رہے ہو، جس دین داری کو اختیار کرتے ہو، پہلے سوچ لو اس میں تو اللہ کے خلیل کو آگ میں ڈال دیا جاتا ہے، تم کون ہو سوچ کر اس راستہ پر چلنا، یہ پرواز اونچی ہے، اس کے انعام اونچے ہیں، لیکن اس کے امتحان بھی اونچے ہیں، علامہ رومیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ دل سے پوچھا کہ رومی پرواز کر سکتا ہے، بازگشت کا نشان ظاہر کر دوں، دل نے کہا رومی پرواز کر سکتا ہے، اللہ کی معرفت

Marfat.com

میں جا سکتا ہے، تو کہتا ہے

دعوائے مرغابی کردہ است جان
کے ذے طوفان بلا دار شود

اے رومی جب مرغابی کی پرواز اختیار کرنا چاہتا ہے، تو مخالف ہوائیں آئیں گی، اور مخالف طوفانوں کو مخالف ہواؤں کو اپنے سامنے مرغابی لے کر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ نہیں جاتی، وہ ہواؤں کو چیرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف جاتی ہے۔ اے جان روم اگر دوائے مرغابی کرتے ہو پرواز کا وہ تو ایک پرندہ ہے وہ مکلّف نہیں غیر مکلّف ہے وہ حساب سے بے نیاز ہے معصوم مخلوق ہے تیری خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

سنو یہ پرندہ ہے غیر مکلّف ہے، انسانی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اس کی ہمت ھواؤں کو چیرتا ہوا جا رہا ہے، طوفانوں کا مقابلہ کرتا ہوا جا رہا ہے، مرغابی جو تیرے کھانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، کمزور سی مخلوق ہے، لیکن وہ شکست لے کر گھٹنے ٹیک کر صحراؤں میں بیٹھ نہیں جاتا۔

علامہ تو کہتا ہے میں نے تو استقامت اور پرواز کی ادائیں مرغابی سے سکھی ہیں اور میرا دل تو رب کے لئے بنایا گیا ہے، میں کس طرح اس دل کو اللہ اور اللہ کے رسول کے تابع نہ بناؤں اور شریعت کا مکمل پیروکار نہ بنوں، کوئی مخالف لابی علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ کی پرواز کو روک نہیں سکتی، استقامت شرط ہے۔

یہ نیک لوگ جب نیکی اختیار کرتے ہیں، اللہ کے ہو جاتے ہیں، تو پھر کوئی ملامت کرتا ہے یہ سنت ہے اور اصل محبت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سنت کو اپنایا جائے ا، پنے پاس کتابیں رکھیں، ہر چیز دیکھ کر چلیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنی رحمت اپنی برکت اپنی مغفرت اتنی قیمتی چیزیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، سب اللہ تعالیٰ نے اپنی اتباع میں رکھی ہوئی ہیں۔ اور پیغمبر کی ہر ادا کو اپنانے سے ملیں گی۔

رحمت کے حصے:

ایک حدیث ہے میں ہے کہ سو حصہ رحمت ہے، ایک حصہ اللہ نے دنیا میں بھیجا ہے،

Marfat.com

ننانوے حصے اللہ پاک نے آخرت میں رکھے ہیں، یہ تو سب نے سنا ہے کہ اگلی بات بڑی عجیب ہے، مجھے تو ہلا دیا تھا کہ دیکھو ایک حصہ دنیا میں رحمت کا ہے، لوگوں میں کتنا رحم ہے، محبت ہے، اپنے نبی ﷺ کے ساتھ صحابہؓ کے ساتھ والدین کے ساتھ اساتذہ کے ساتھ دوستوں کے ساتھ باشندوں کے ساتھ قوم کے ساتھ سب کی آپس میں محبت ہے اور یہی محبت مال کے ساتھ اولاد کے ساتھ کوٹھیوں کے ساتھ ایک محبت کی تقسیم ہے اور ننانوے حصہ رحمت آخرت میں ہے دیکھو جب ایک حصہ رحمت کا اللہ پاک کا دنیا میں ہے، اس ایک حصہ رحمت کو اتنا تقسیم کیا ہے اور پھر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ نے اتنا دیا ہوا ہے، ہماری صلاحیت اتنی نہیں ہے کہ ہر کسی کو اتنا دیا ہے، یہ سب اس کی رحمت کا تو کرشمہ ہے کہ ہر کسی کو اتنا دیا ہے اس کی صلاحیت نہیں تھی اور ایک حصہ رحمت کو یوں تقسیم کیا ہے اور ننانویں حصہ رحمت کے آخرت میں ہیں، ایک جو حصہ دنیا میں رہے وہ وفاداروں کا بھی ہے، غداروں کا بھی ہے، جانوروں کا بھی ہے، انسانوں کا بھی ہے، جنوں کا بھی ہے، پہاڑوں کا بھی ہے، ندی نالوں کا بھی ہے، سب کا ہے ننانویں حصہ رحمت کا آخرت میں صرف اللہ پاک اپنے نیک بندوں کو نوازے گا اور ننانویں حصہ رحمت سے تو بتاؤ اس رحمت کی کوئی انتہاء ہوگی، ہم دنیا میں اس کی رحمت کی اشیاء نہ سمجھ سکے، جو ایک حصہ رحمت کا تقسیم ہو کر آیا تو نیک بنو رسول کا سچا پیروکار بنو سچا محبوب اور عاشق بنو اور ننانوے حصہ رحمت کے مستحق بن جاؤ، جس کا شمار کوئی دنیا میں نہیں کر سکتا تو آخرت میں کیا کرے گا۔

اللہ پاک ہمیں صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

مقام مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!
اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ کہف:۱۰۷
قال النبی ﷺ :"كُلُّ أُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ أَبٰى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ أَبٰى". (بخاری جلد سوم: ۲۱۸۴)
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

سورۃ کہف سولہویں پارے کی دوآیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر انسان کی کامیابی کا راستہ بتایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا کہ اس مکلّف مخلوق کا معبود اللہ ہی ہے، اللہ کے علاوہ مکلّف مخلوق کا کوئی معبود نہیں ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾

Marfat.com

جنہوں نے ایمان لایا اور اعمال صالحہ بجالاتے رہے، ان کے لئے مہمانی کے طور پر جنت الفردوس ہے، ہمیشہ کے لئے اس جنت میں رہیں گے اور کبھی تبدیلی کی درخواست نہیں کریں گے، اس مقام سے، اس جگہ سے، ان ٹھنڈی چھاؤں والے درختوں سے، ان باغوں سے دل بھر گیا ہے، تبدیلی چاہتے ہیں، ایسا نہیں کہیں گے، کبھی دل بھرے گا ہی نہیں، جنتی نعمتوں سے۔

جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان کا خلاصہ:

جناب فرمایا:

"كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ أَبٰى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى". (بخاری جلد سوم: ۲۱۸۴)

میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی، مگر وہ شخص جس نے انکار کیا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون ہیں جو انکار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری پیروی کی، وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے نافرمانی کی، اس نے میرا انکار کیا ہے۔

اعتقادی انکار ہے یا عملی انکار، دونوں نقصان کا باعث ہیں، نبی ﷺ کی سنتوں کا اعتقادی انکار نبی کی سنتوں کا عملی انکار عقیدے کے لحاظ سے سنت کا انکار نہیں ہے، لیکن سنت عمل میں نہیں ہے، اس کا عمل سے انکار کر رہا ہے نبی کی سنت کا تو یہ گناہ ہے۔

نجات کا دارومدار:

فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾

آپ حضرات قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھتے ہوں گے اکثر جگہوں میں

Marfat.com

آتا ہے

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾

ایمان اور عمل صالح تقریباً دونوں کا اکٹھا ذکر ہے، علماء دین نے لکھا ہے کہ انسان کی نجات کا دارومدار دو چیزوں پر ہے: ایک ایمان اور دوسرا عمل صالح۔ یہ دونوں چیزیں اگر اس میں آجائیں تو اس کے لئے جنت ہے، اللہ کی رضا ہے، اللہ کی خوشنودی ہے، تو دونوں چیزیں نجات کا دارومدار ہیں ایمان لایا ہے اور عمل صالح نہیں ہے، تو وہ فاسق ہے اور کسی نے ایمان نہیں لایا ہے، ویسے ہی نیکی کرتا رہتا ہے، یہ بھی بے کار ہے کہ دل سے اسلام کو مانا ہی نہیں ظاہری طور پر اسلام کے لئے کام کرتا ہے، کامیابی کا دارومدار ایمان بھی ہے اور عمل صالح بھی ہے اور ایمان اور عمل صالح دونوں ہوں، ثواب بھی تب ملتا ہے کہ جب عقیدہ صحیح ہو، ایمان صحیح ہو، پھر اس پر جو اعمال مرتب ہوں گے، تو ثواب ملے گا۔

اعمال کا ایمان کیساتھ رشتہ:

علماء نے لکھا ہے کہ اعمال کا رشتہ ایمان کے ساتھ وہ بالکل اس طرح ہے، جیسے درخت کے شاخوں کا رشتہ درخت کے ساتھ ہے، جیسے مکان کی چھت اور در و دیوار کا رشتہ بنیاد کے ساتھ ہے، ایسے ہی اعمال کا رشتہ ایمان سے ساتھ ہے، اگر کسی درخت کی بنیاد صحیح ہے، مٹی ٹھیک ہے، پانی بھی مالی دیتا ہے، تو ایسے درخت کی شاخیں بھی ہری بھری ہوں گی اور درخت تنے کے لحاظ سے مضبوط بھی ہوگا، دیکھنے والوں کو بھی خوبصورت لگے گا اور اگر پھل والا درخت ہے تو لوگوں کو فائدہ بھی پھل کے لحاظ سے پہنچائے گا، پھل والا نہیں، تو سائے کے لحاظ سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے گا، دیکھنے کے لحاظ سے فائدہ پہنچائے گا، لکڑ کے لحاظ سے فائدہ پہنچائے گا، اس کی جڑ مضبوط ہوگی، جڑ کے ساتھ جو مٹی لگی ہے، وہ بڑی ذرخیز ہے، اس کو پانی پابندی سے لگتا ہے، یہی بعینہٖ مثال ہے، انسان کے ایمان اور عمل صالح کی، ایمان صحیح ہے، توحید پر ایمان ہے، رسالت پر ایمان ہے، توحید میں شرک کی ملاوٹ نہیں ہے، سنت میں بدعت کی ملاوٹ نہیں ہے، رسم ورواج کی ملاوٹ نہیں ہے، اس شخص کی ایمانی بنیاد مضبوط ہے، پھر یہ اپنی رہبری کے لئے سبق لے رہا ہے، قرآن وحدیث سے، اس کا مالی بھی ٹھیک ہے، اس کا پانی بھی

Marfat.com

ٹھیک ہے، اس کی بنیاد بھی صحیح ہے، یہ ایمان والا شخص اگر اعمال صالحہ بجالاتا ہے، اس کے اعمال صالحہ ایسے پھل آور ہوں گے کہ جیسا کہ وہ درخت جس کی بنیاد صحیح تھی اور اس کو پانی لگ رہا تھا اور لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا، اس کی گفتگو سے فائدہ ہوگا، جس کے اعمال صالحہ ہیں، اس کو دیکھنے سے فائدہ ہوگا، اس سے لوگ سبق سیکھیں گے، اسباق حاصل کریں گے، گویا یہی بات ہے

﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِىٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا﴾ ابراهيم: ۲۴. ۲۵

نیک اور پاکیزہ کلمہ کی مثال پاکیزہ درخت کے ساتھ ہے، جو ہر وقت مفید ہے، اچھا درخت ہر لحاظ سے مفید ہے، اس کی شاخیں بھی اس کا تنا بھی اس کے پھل بھی اس کی گٹھلی بھی اس کی جڑ بھی سب کچھ مفید ہے۔ پورا سال اس کا پھل کھایا جاتا ہے، فریج میں رکھے بغیر کھایا جاتا ہے، مراد اس سے کھجور ہے۔

یہی بات مومن بندے کی ہے کہ اگر یہ صحیح ایمان والا ہے اور اعمال صالحہ اس کے صحیح ہیں اس کا پھل پورا سال کھایا جاتا ہے، جب نیکی کرے گا، اس کو نیکی کا ثواب ملے گا، کیونکہ ایمان صحیح ہے اور اگر ایمان وتوحید میں شرک ہے یا سنت میں بدعت کی ملاوٹ ہے، تو پھر اس کو اعمال صالحہ کا فائدہ نہ ہوگا۔

مثل كلمة خبيثة كشجرة.....الخ

برے کلمہ کی مثال برے درخت کی طرح ہے جس کا قرار اور مضبوطی نہیں ہوتی، ایسے ہی بے ایمان شخص کے اعمال کا کوئی فائدہ اخروی نہیں ہوگا۔

بے ایمان شخص کی نیکی کی مثال:

﴿فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا﴾

کہ جو شخص ایمان والا نہیں ہے اور نیکی کرتا ہے، وہ ایسا ہے کہ جیسے چٹیل پتھر پر شبنم پڑی، ذرا سی ہوا آئی، تو خشک ہوگئی، جبکہ یہ اگر ذرخیز مٹی ہوگئی، تو شبنم سے ہی بہت فائدہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ایمان وعمل صالح لازم وملزوم:

تو فرمایا انسان کا مکلّف مخلوق انس وجن کی نجات کا دارومدار دو چیزوں پر ہے: ایمان اور عمل صالح، یہ دونوں لازم ہیں، ایمان کا تعلق دل کے ساتھ ہے اور عمل صالح کا تعلق ظاہری اعضاء وجوارح کے ساتھ ہے، یہ دونوں لازم ہیں، تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ ایمان اور عمل صالح دونوں سیدھے ہوں، صحیح سنت کے مطابق ہدایت کے مطابق ایمان ہو اور نیکی صحیح ہدایت کے مطابق ہو، جسے قرآن سنت سے ثابت ہے، تو یہ ایمانیات اور یہ اعمال صالحہ والا بندہ صراط مستقیم پر ہے اور اگر کسی طرف زیادہ جھکاؤ چلا گیا، تو افراط ہو جائے گا، وہ صراط مستقیم سے ہٹ جائے گا اور جس طرف جتنا جانا ہے، اس سے کم گیا ہے، بے ادبی کردی، گستاخی کردی، تفریط کا شکار ہو گیا۔

صراط مستقیم کا مفہوم:

اسلام نام ہے صراط مستقیم کا، یہ بڑا نازک راستہ ہے، قدم قدم پر مخالف جھونکے آتے ہیں، صراط مستقیم سے ہٹانے کے لئے، جیسے حدیث میں آتا ہے آخرت میں انسان کو پل صراط سے گزرنا ہوگا اور وہ تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہوگا اور ہر کسی کو گزرنا ہے، وہ اپنی ایمان اور عمل صالح کی طاقت سے گزر جائے گا، بعضوں کو تو پتہ نہیں چلے گا، وہ خیال کریں گے ابھی پل صراط سے گزرنا ہے، تو ساتھی بتائیں گے کہ گزر چکے ہیں، بعض پل صراط سے گزرنے والے انہیں مشکل بھی ہوگی، ایمان کی کمزوری اعمال کی کمزوری کی وجہ سے ہے اور بعض ایسے ہوں گے کہ گزر ہی نہ سکیں گے کہ نیچے جہنم میں گر جائیں گے، (مسلم جلد اول: ۴۵۵) جسے اس پل صراط سے گزرنا مشکل ہے، ایسے ہی دنیا میں صراط مستقیم پہ چلنا مشکل ہے، یہ بالکل سیدھا راستہ ہے، اگر کسی اور طرف جھکاؤ ہو گیا، تو خواہش کے پیروکار ہو گئے، شاہوانی خواہش کے پیروکار بنے اور اگر کہیں اضافہ کر دیا کسی چیز میں تو پھر بدعتی ہو گئے، علم کے باوجود وہ کام کیا جو غیر شرعی ہے ادھر جھکاؤ چلا گیا، تو المغضوب ہو گئے، اگر جہالت کیوجہ سے غلط کاریاں کیں اور من مانی چلائی تو الضالین ہو گئے، علم ہے کہ جھوٹ نہیں

Marfat.com

بولنا دھوکہ نہیں دینا رشوت نہیں لینی بدنظری نہیں کرنی وغیرہ نماز پڑھنی ہے پابندی سے، یہ سب پتہ ہے، لیکن عمل نہیں ہے، کسی اور چیز کا یہ اثر قبول کر رہا ہے، صراط مستقیم سے ہٹ رہا ہے، تو خواہش کی طرف چلا گیا اور اگر علم ہی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی، بس اسی طرح ہی ڈگمگا رہا ہے، نجات کا ذریعہ وحی ہے، لیکن یہ حد سے تجاوز کر گیا، عقل کے پیچھے چلا گیا، افراط تفریط کا شکار ہو گیا، والضالین ہو گیا، یہی تو یہود و نصاریٰ کی بات تھی۔

تو میں بات کر رہا ہوں کہ صراط مستقیم یہ بڑا سیدھا راستہ ہے اور اس راستے پر چلانے والے بھی بہت ہیں اور گرنے والے بھی بہت ہیں، جس طریقے سے آخرت میں میدان حشر میں پل صراط سے گزرنا مشکل ہے، دوستو ایسے ہی دنیا میں صراط مستقیم پر چلنا مشکل ہے، صراط مستقیم میں افراط بھی قبول نہیں ہے، تفریط بھی قبول نہیں ہے، دونوں غلط ہیں، بلکہ سیدھا چلنا ہے۔

کس طریقے سے صراط مستقیم پر چلا جا سکتا ہے؟

ایک مقام پر جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں صراط مستقیم کیا ہے؟ اور کس طریقے سے صراط مستقیم پر چلا جا سکتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! ضرور ارشاد فرمائیں، فرمایا ایک شخص ہے وہ ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہے اور لوگوں کو بلا رہا ہے کہ ادھر آ جاؤ، سیدھا راستہ ہے، جدھر سے لوگوں نے آنا ہے، سیدھا راستہ ہے، لیکن راستے میں کچھ محلات ایسے بنے ہیں، ادھر بھی ہیں، ادھر بھی ہیں، حجرے ہیں اور ان حجروں کے دروازوں میں پردے لٹکے ہوئے ہیں اور یہ شخص جو اوپر کھڑا ہے، یہ کہہ رہا ہے سیدھے آ جاؤ، سیدھے آ جاؤ، جو گزرنے والے ہیں، ان کے دل میں یہ خواہش ہو گئی، یہ دروازے کیسے ہیں؟ یہ پردے بہت خوبصورت ہیں، چلو ان کو دیکھ ہی لیتے ہیں، جھانک ہی لیتے ہیں، جوان پردوں کی طرف چلا گیا اور جھانکنے لگ گیا، گمراہ ہو گیا، جہنم میں چلا گیا اور جس نے پکارنے والے کی بات مانی اور آگے سیدھا آتا رہا ہے، راستہ میں اس کو ان محلات کا خیال نہیں ہے، پردوں کو دیکھنے کا بھی کوئی خیال نہیں ہے، وہ اس بلانے والے کی طرف لبیک کہتا ہے، پہنچ گیا اس کے پاس، کہ اوپر ایک اور پکارنے والا ہے، وہ کہتا ہے وہ شخص

Marfat.com

کامیاب ہوگیا، (جامع ترمذی جلد دوم: ۷۸۴) جوادھرآ گیا، جونہیں آیا جوسائیڈوں میں پھرتا رہا، وہ ناکام ہوگیا، تباہ ہوگیا، تو فرمایا جوسیدھا آرہا ہے، یہ صراط مستقیم پرآرہا ہے اور جو بلارہا ہے کہ ادھرآؤ یہ قرآن ہے، مجھ سے رہبری حاصل کرو اور جوسائیڈوں میں حجرے ہیں، پردے ہیں، یہ محارم ہیں، منہی عنہ چیزیں ہیں، جن کی طرف جانا منع ہے، جھوٹ ہے، فریب ہے، دھوکہ ہے، سب گناہ ہیں اور جو پردے ہیں یہ حدوداللہ ہیں، ان کو نہ توڑنا، ان کومٹ چھیڑنا، یہ منہی عنہ ہیں، بس جوسیدھا چلا گیا، وہ کامیاب ہوگیا، وہ صراط مستقیم ہے

رنگ رلیوں کے زمانہ میں نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو باندازِ بہار آئی

وہ امتحان کے طور پر ہے۔

ایک اور مقام پر جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ہے، جس نے گھر بنایا بڑا سجایا اور پھر اس میں خوب اچھا کھانا تیار کیا، دسترخوان لگایا، کھانا دسترخوان پر سجا دیا اور پھر بلارہا ہے، آؤ میرے گھر میں آؤ، دسترخوان لگا ہوا ہے، کھانے تیار ہیں، کوئی لوگ بات مان رہے ہیں اور کوئی کنارا کشی کررہے ہیں، جواس گھر میں داخل ہوگئے، کامیاب ہوگئے، جو نہ داخل ہوئے، وہ ناکام ہوئے، (بخاری جلد سوم: ۲۱۸۵) وہ گھر اسلام ہے، جو نہ داخل ہوئے وہ ناکام ہوئے، وہ دسترخوان اللہ کی نعمتیں ہیں، وہ داعی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، جو لوگوں کو بلارہے ہیں، کہ اس گھر میں داخل ہوجاؤ، تو جو ہدایات ربانی ہیں، اس کے مطابق زندگی گزارنا یہ صراط مستقیم ہے اور اگر ان ہدایات کے خلاف جارہا ہے، پھر وہ بھٹک رہا ہے، گمراہ ہورہا ہے۔

المغضوب کون ہیں؟

میرے دوستو سمجھانا یہ چاہتا ہوں کہ اسلام نام صراط مستقیم کا ہے، حد سے تجاوز کر گیا، تو افراط ہوجائے گا، جو عنداللہ قبول نہیں ہے اور کمی مقبول نہیں ہے، دونوں کے درمیان کا راستہ صراط مستقیم ہے، یہ یہودی لوگ تفریط کا شکار ہیں اور عیسائی لوگ افراط کا شکار ہوگئے ہیں

Marfat.com

،قرآن مجید نے یہودیوں کو ''المغضوب'' کہا ہے:

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ" بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾النساء: ۱۵۵ تا ۱۵۷

انہوں نے نقص عہد کئے ،یعنی جو ہم نے ان کو احکام دیئے تھے کہ ان کو پورا کرنا یہ ان میں نقض عہد کرنے لگے، تاویل کرنے لگے اور ہفتے اور اتوار کی تاویل کر کے شکار کرنے لگے، یہ نقص عہد تھا

.....اور اللہ کے احکام کا انکار کیا۔ جب کسی نبی نے بات ان کی مرضی کے خلاف کی ،بس اس کو قتل کر دیا، آپ تاریخ پڑھئے کہ بنی اسرائیل میں یہودیوں نے بیت المقدس مسجد کے اندر یومیہ کئی انبیاء قتل کئے ، کیونکہ ہماری مرضی کے مطابق بیان کیوں نہیں کر رہے، کمیٹی والے حرکت میں آجاتے ہیں کہ میں بتا تا رہتا ہوں کہ یہ مولوی صاحب ہماری مرضی کے مطابق بیان کیوں نہیں کرتا، یہ پردے کی باتیں کرتا ہے، آج کل پردہ ہوسکتا، میں کہتا ہوں جو میرے مقتدی ہیں، ان کی دو مسجدیں اور بھی ہیں، ایک جدھر رہائش ہے، ادھر ہے اور ایک جہاں ان کا گاؤں ہے، ادھر ہے، تو خیال کیا کرو، میرا اکرام کرو یا نہ کرو، میں تو تمہارا عارضی امام ہوں، کہ دن کو آپ لوگ ہو، اصل تو وہ امام ہے جہاں آپ لوگ رات رہتے ہیں، امام کا اکرام کرو، امام کو مقدس سمجھو، مقتدا سمجھو، وہ فرشتہ نہیں ہوتا، کبھی اس سے غلطی بھی ہوتی ہے، نہ ہی وہ پیغمبر ہے، کبھی غلطی ہوگئی ، قابل برداشت ہے، تو اس کو برداشت کرو، ادب سے بات کرو، میری اس مولوی صاحب کی پیچھے نماز نہیں ہوتی ، کیوں نہیں ہوتی ؟ یہ چھ بجے مسجد بند کر دیتے ہیں، یہ وجہ بیان ہو رہی۔

یہودی کم بختوں نے دنیا کو اتنا محبوب بنایا کہ اپنے انبیاء کو ناحق قتل کیا ، ہمارے

Marfat.com

دلوں پر غلاف پڑے ہوئے ہیں، ہمیں بات سمجھ میں نہیں آتی، ہماری بات سمجھو، ہمارے کہنے کے مطابق کرو، ہمارے دلوں میں پردے پڑے ہوئے ہیں، میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ قرآن مجید کھول کر حوالہ دے رہا ہوں، تو یہودی کہتے ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں، دوستو سمجھو کہ کہیں ہم بھی ایسا تو نہیں کرتے کہ قرآن وحدیث کو چھوڑو، آج کل کے ماحول کے مطابق چلنا چاہیئے۔

﴿وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا﴾

یہودی نے تفریط کی، بے ادبی کی، کفر کے جملے اس حد تک کہے کہ حضرت مریم کو غلط کہنے لگے

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾

المائدہ:۱۷

اللہ وہ عیسیٰ بن مریم ہی ہے، کبھی اوپر ہوتا ہے، کبھی نیچے آجاتا ہے، اللہ وہ عیسی بن مریم ہی ہے، یہ افراط کا شکار ہو گئے۔ فرمایا

﴿وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ﴾

المائدہ: ۷۲

پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو سمجھایا کہ ایسا نہ کہو، اللہ ہی کی عبادت کرو، وہی معبود ہے اور میں اللہ کا بندہ ہوں اور پیغمبر ہوں، تمہیں شرک سے بچانے کے لئے اور اللہ وحدہ لاشریک کی توحید کی دعوت دینے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

عیسائیوں کا عقیدہ:

عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے، ایک گروہ عیسائیوں میں محبت میں غلو کر کے حد سے تجاوز کر کے کہنے لگا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کا بیٹا ہے، دوسرے گروہ غلو کر کے کہنے لگا، یہ اللہ ہی ہے اور تیسرے عیسائیوں کے گروہ نے کہا:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ﴾ المائدہ: ۷۳

کہ عیسائیوں کی جماعت کہنے لگی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مریم اور اللہ یہ تینوں مل

Marfat.com

کر اللہ بنتے ہیں، جس کو بھی پکار لو، تینوں کا مجموعہ یہی اللہ ہے، یہ محبت کرنے میں افراط ہوا اور کافر قرار پائے۔

فرمایا

﴿وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ المائدہ: ۷۳

کوئی الہ نہیں مگر وہی الہ ہے، جو حقیقی ہے، یہ اس کی اولاد نہیں ہے، یہ اس کے بندے ہیں، قرآن مجید نے دونوں کی اصلاح کی، یہودیوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا کہا، تفریط کا شکار ہوئے، ان کو قرآن مجید نے المغضوب کہا، جس کو آپ لوگ سورۃ فاتحہ میں ہر روز کئی دفعہ پڑھتے ہیں

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ الفاتحہ: ۷

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾

اے اللہ ہم آپ سے سیدھا راستہ چاہتے ہیں

﴿ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾

ان لوگوں کا راستہ چاہتے ہیں جن پر آپ کا انعام ہوا، انبیاء پر ہوا، صحابہ کرام ہوا، صلحاء پر ہوا، شہداء پر ہوا، یہ انعام یافتہ ہیں، یہ چار گروہ انعام یافتہ ہیں:

انبیاء کا گروہ

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا گروہ

اولیاءؒ کا گروہ

صالحینؒ کا گروہ

شہداءؒ کا گروہ

یہ انعام یافتہ ہیں، ان کے نقش قدم پر جو بھی چلے گا، وہ کامیاب ہو جائے گا۔

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾

اے اللہ المغضوب اور الضالین کے راستہ پر ہمیں نہ چلانا یعنی المغضوب جو دین میں کمی کرنے لگے، محبت میں کمی کرنے لگے، اللہ کی ہدایات میں تاویل کرنے لگے، وہ یہودی

Marfat.com

ہیں، ہمیں ان کی طرح نہ بنانا اور الضالین عیسائیوں کی طرح بھی نہ بنانا کہ جنہوں نے محبت میں حد سے تجاوز کیا اور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کر دیا، یہ محبت نہیں ہے، یہ تو خواہش کی اتباع ہوئی، قرآن کہہ رہا ہے کہ میرے نبیوں کو میرا برگزیدہ بندہ سمجھو، ان کی ہدایات پر عمل کرو، لوگ کہہ رہے کہ یارب! ہم آپ کے نبیوں کو آپ کا بندہ نہیں، آپ جیسا سمجھتے ہیں، یہ تو غلط بات ہوئی، تو فرمایا انہوں نے حد سے تجاوز کیا، عیسائی افراط کا شکار ہو گئے، ایسا بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ یہودیوں نے بے ادبی کی، انبیاء کو قتل کیا، ہدایت کا انکار کیا، تاویلیں کی، وہ تفریط کا شکار ہو گئے، ایسا نہیں، سیدھا راستہ کونسا ہے؟ فرمایا:

﴿مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے رسول ہیں۔

﴿ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾

اور اسی طرح میرے رسول جیسا کہ پہلے بہت رسول گزرے

﴿ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ﴾ المائدہ: ۷۵

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امی حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہا، وہ پاک دامن عورت ہے، نیک خاتون ہے، بعضوں نے نبی بھی کہا ہے، لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ مریم نبی نہیں ہے، بس اللہ کی ایک نیک خاتون ہے

﴿ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ﴾ المائدہ: ۷۵

یہ کیسے اللہ ہو سکتے ہیں؟ یہ تو کھاتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں، چلتے بھی ہیں، مصائب بھی آتے ہیں، آرام بھی کرتے ہیں، ان پر یہ سب مصائب بھی آتے ہیں، یہ سب کچھ واجبات اور ضروریات ان کے ساتھ متعلق ہیں، یہ تو عبد والی صفات ہیں، اللہ نہ سوتا ہے، نہ پانی پیتا ہے، نہ اس پر کوئی مصائب پریشانی مصیبت آتی ہے، ان سب چیزوں سے وہ پاک ہے، تو فرمایا جو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ان کی امی کو برا کہہ رہے ہیں، وہ بھی غلط ہیں۔

﴿ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ﴾ حضرت عیسیٰؑ کی امی پاک دامن ہے، سچی ہے، ولیہ ہے اور عیسیٰ ہمارا پیغمبر ہے، تو جو عیسیٰ کو اپنا معبود سمجھ رہے ہیں، وہ غلط ہیں، یہ ہمارے پیغمبر ہیں اور مریم ان

Marfat.com

کی امی ہے، جو صدیقہ ہے

﴿ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ﴾ المائدہ: ۷۵

دونوں ماں بیٹا کھانا کھاتے ہیں

﴿اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴾ المائدہ: ۷۵

دیکھو ہم کیسے نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں، مسلمانوں کے لئے، تاکہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں، کہ تفریط کا شکار ہو کر یہودیوں کے زمرے میں نہ چلے جائیں، افراط کا شکار ہو کر کہیں عیسائیوں کے زمرے میں نہ چلے جائیں۔

پھر بھی دیکھو ہماری نشانیاں واضح بیان کرنے کے باوجود کہاں پھرتے چلے جا رہے ہو، کسی نے شرک کے اڈے بنائے، کسی نے کیا بے ادبی اور توہین کے مرکز بنائے، قرآن کو لوگوں نے صرف ختم کے لئے رکھا ہے، حدیث کو جانتے ہی نہیں ہیں، حدیث کی کتابوں کا نام ہی نہیں آتا ہے، قرآن مجید کا نام آتا ہے اور اس کو بطور ختم برکت اور تبرک کے لئے گھر میں رکھا ہے، حالانکہ اس کا مقصد صرف یہ نہیں ہے، یہ تو ہدایت نامہ ہے، یہ بہترین کتاب ہے، اگر اس کے مطابق زندگی ہوگی، تو یہ شخص صراط مستقیم پر ہوگا۔

فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کہف: ۱۰۷

کہ جو شخص ایمان لایا اور صحیح ایمان لایا توحید پر رسالت پر آخرت پر اس میں کوئی غلطی نہیں کی ہے، ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں ہے، صحیح ایمان ہے اور عمل صالح میں بدعت کی ملاوٹ نہیں ہے، صحیح سنت کے مطابق عمل صالح ہے، پھر یہ کامیاب ہے اور یہ دونوں چیزیں ایمان صحیح اور عمل صالح یہ گھر میں بیٹھ کر نہیں آئے گا، اس کے لئے صحابہ والی محنت کرنی ہوگی، نیک آدمی کی معیت اور معلم اور مرشد اور مربی شرط ہے، پھر یہ ایمان بھی بنتا ہے اور عمل صالح بھی بنتا ہے، دل کی دنیا بھی بنتی ہے، انسان کا ظاہر بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

کتاب اللہ، رجال اللہ، اللہ نے اپنی کتاب آسمان سے بھیجی اور اپنی کتاب کو سمجھانے کے لئے انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے برگزیدہ بندے بھیجے کہ ان کے نقش قدم کے مطابق ان کی ہدایات کے مطابق اپنے ایمان کو بناؤ، اپنے عمل صالح کو بناؤ، پھر کامیاب ہیں، قرآن مجید نے اعلان کیا۔ فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ التوبہ: ۱۱۹

اے ایمان والو! اللہ اور اللہ کے رسول کی رضا چاہتے ہو، تو پھر متقی بن جاؤ اور متقی بننے کا طریقہ یہ ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ رہو۔

﴿ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾ آل عمران: ۷۹

اپنے آخری پیغمبر محمد عربی ﷺ پر جو کتاب نازل کی، اس پر عمل کرو، تو اللہ والے بن جاؤ گے، اس کتاب کو پڑھتے رہو، درس دیتے رہو، سمجھتے ہو، جب اس کو عمل میں لاؤ گے، تو پھر اللہ والے بن جاؤ گے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾

اے ایمان والو! صرف ایمان سے میری رضا حاصل نہیں ہوگی، بلکہ متقی بن جاؤ اور متقی بننے کا گر یہ ہے کہ میرے نیک لوگوں کی معیت اختیار کرو، صلحاء کی، علماء کی، نیک زاہدوں کی، نیک پیروں کی معیت اختیار کرو، تب اللہ والے بن جاؤ گے، جب نیک لوگوں کی صحبت ملے، تب ایمان بنے گا، صحبت کا اثر ہوتا ہے، جب دنیادار کے پاس انسان جائے، تو اس کا اثر ہوتا ہے، آپ کو تو بڑا تجربہ ہے، اسی میں ساری دنیا لگی ہوئی ہے، اس کی فلاں چیز اچھی ہے، تو میری بھی ایسی ہونی چاہئے، یہ صحبت کا اثر ہے، تو نیک لوگوں کے پاس جاؤ گے، تو نیکی کا اثر آئے گا، یہ صحبت حاصل کرنا ضروری ہے

علماء و مدارس کی جاسوسی مت کرو!

یاد رکھو میں ہمیشہ بتاتا ہوں پاکستان کی ایجنسیاں کبھی نیک نہیں بن سکتی، کیوں کہ یہ علماء کی

Marfat.com

مجلس میں آتے ہیں، پگڑی پہن کر، کیوں؟ یہ طلب صادق کے ساتھ نہیں آتے ہیں، یہ تو جاسوسی کرنے آتے ہیں کہ کون سی بات ہمارے آقا کے خلاف مولوی صاحب نے کہی ہے، صحبت ٹھیک ہے، نیت ٹھیک نہیں ہے، فائدہ نہیں ہوگا، دیدار تو ہے، دیکھ رہے ہیں، طلب ٹھیک نہیں ہے، نیک صحبت میں طلب سچی لے کر آؤ، پھر اس کی نورانیت کا عکس آئے گا، دوستو طلب سچی لے کر آؤ، جاسوس بن کر مت آؤ، جاسوسی کی اسلام نے اجازت دی ہے لیکن علماء کی جاسوسی نہیں بلکہ ملک کی سرحدوں پر جا کر کفار کی جاسوسی کرنی ہے، علماء اور طلباء کی جاسوسی کرتے ہو، جن کی وضع قطع، قول وعمل سنت کے مطابق ہوتے ہیں، جو پاکستان کے خیر خواہ ہیں، ہاں البتہ جو اسلام کے اور پاکستان کے دشمن عناصر ہیں، ان کی جاسوسی ہونی چاہیئے اور پھر ان کو سزا بھی ملنی چاہیئے۔

جس نظریے پر یہ ملک بنا، اس نظریہ کا کوئی نام لینے والے اور نعرہ لگانے والے ہیں، یہ علماء اور طلباء ہیں، تم ان کی جاسوسی نہ کرو اور جاسوسی کرنی ہے تو اسلامی سرحد پر جاؤ، کفار کے علاقے میں جاؤ، دارالحرب میں جاؤ، کہ وہ کیا کر رہے ہیں، اس کو نوٹ کرو۔

عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ کے بارے میں پتہ چلا، یہ دیہات میں رہتے تھے اور کچھ علم انہوں نے عیسائیت کا یہودیت کا پڑھا ہوا تھا، اس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے، جب ان تک بات پہنچی کہ مکہ میں ایسا شخص آیا ہے، جو آخری نبی ہونے کا دعویدار ہے، بڑا ہنس مکھ اور تبسم والا ہے، امانت دار دیانت دار ہے، بڑا پیارا نوجوان ہے، مکہ میں مقیم ہے، آخری نبی ہونے کا دعویدار ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میرے اوپر اللہ کی کتاب نازل ہوتی ہے، فرشتہ آتا ہے، وحی آتی ہے۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے شوق پیدا ہوا کہ میں جاؤں، محمد بن عبداللہ (ﷺ) کو دیکھوں مجھے کیا پتہ تھا کہ راستے میں ناکے لگے ہوئے ہیں؟ چیک کرتے ہیں کہ یہ کدھر جا رہے ہیں؟ بات یہ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے تو نہیں پتہ تھا کہ مکہ جاؤں گا، تو راستے میں ناکے لگے ہوئے ہیں، ابوجہل کی فوج کی راستے میں چوکیاں ہیں، وہ پوچھتے ہیں

Marfat.com

کدھر جارہا ہے؟ تو لوگ اور بھی تھے ،وہ کہہ رہے تھے زم زم پینے جارہے ہیں،ان کو چھوڑ دیتے تھے، جاؤ،کوئی کہتے تھے کہ حرم میں جارہے ہیں، ناکے والے ان کو بھی کہتے تھے جاؤ، میرا جب نمبر آیا، مجھے نہیں پتہ تھا کہ یوں کہنا ہے ،تو مجھ سے پوچھا کہ کہاں جارہا ہے جوان؟ میں نے کہا کہ نام سنا ہے ایک شخص ہے، جو پیاری گفتگو کرتا ہے، بڑا فصیح اللسان ہے، شفیق ہے، کہتا ہے کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں،اس کو ذرا دیکھنے جاتا ہوں

''وہ جو بڑا افسر ہے،اس نے اس چھوٹے پولیس والے کو اشارہ کیا،اوے !اس کا خیال کرنا،اس کے ساتھ جانا، سمجھ رہے ہو نا بات،اس کے ساتھ جانا''

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ میرے ساتھ ساتھ وہ چل رہا ہے، میں جدھر جاؤں ،فوراً قریب آجائے ،جس سے پوچھوں کہ میں نے آخری نبی کو ملنا ہے، مجھے پتہ بتائیں ،توجہ کرنا یہ شخص سفر کررہا ہے ، نبی کی دیدار کی طلب میں چل رہا ہے ، کہتے ہیں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جب حرم میں پہنچا، میں راستے میں لوگوں سے پوچھتا چلا آرہا تھا ،لیکن مجھے کوئی محمد عربی ﷺ کا پتہ نہیں بتارہا تھا، جب میں حرم پہنچا،طلب صادق تھی، میری پہلی نظر حرم کے ایک کونے پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان پر پڑی، کسی کے بتائے بغیر میں سمجھ گیا، یہ اللہ کا رسول ہے، واللہ یہ اللہ کا رسول ہے اور میرا اس کے اوپر ایمان کا اعلان ہے، صحبت کی ایک جھلک پڑی، دوستو! کیونکہ طلب صادق تھی۔

مجدد الف ثانی کا واقعہ:

جب مغلیہ خاندان کے بادشاہ نے شیخ سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو پابند سلاسل کیا، بادشاہ نے کہا کہ سجدہ کرو، سارے مولوی خاموش، مجدد الف ثانی علامہ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سجدہ کے لائق تو صرف معبود اللہ وحدہ لاشریک ذات ہے، آپ کے سامنے ہم سجدہ کیسے کریں؟ بادشاہ نے آرڈر کردیا، بند کرو اس ملا کو، یہ سمجھتا نہیں، ہم بادشاہ ہیں، بند کر دیا، مہینے تک جیل میں ڈالا، بعد میں جیل کے سپرڈنٹ سے بادشاہ نے پوچھا سمجھنا بات کو، او علامہ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ پر صحیح سختی کررہے ہو، اس کا کیا اثر ہوا؟ جیل کا سپرڈنٹ بھی اللہ کا ولی ہوگیا، آج بھی سپرڈنیٹ اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں، آج پورے پاکستان کی

Marfat.com

پوری جیلوں کو چھان لو، ایسا سپرڈنڈنٹ نہیں ملتا، پولیس والو! سن لو، صدیاں گزر گئیں، منبر ومحراب پر یہ تاریخ بیان ہو رہی ہے، اس جیل کے سپرنٹنڈ نے مغلیہ بادشاہ کو کہا کہ سختی کر کے کہ بادشاہ سلامت سرہندی رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی اثر نہیں ہوا، ہاں ہم پر اثر ہو گیا، ہماری مار کا اثر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر نہیں ہوا، لیکن اس کی رات کی آخری لمحات کی تلاوت نے ہم پر اثر کر دیا ہے، ہم اس کے ہو گئے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

جب نیک کی معیت طلب صادق سے حاصل کرو گے، نیک کا قرب ایجنسیاں بن کر نہیں ہے، طلب کے ساتھ کسی اللہ والے کا قرب حاصل کرو گے، تم بھی اللہ والے بن جاؤ گے اور اگر قریب آ کر مسجد حرام کا پڑوسی بن کر طلب صادق لے کر محمد عربی ﷺ پر نظر نہیں پڑی ابوجہل بن گیا، عتبہ بن گیا، شیبہ بن گیا، دور سے آنے والا حبشہ کا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طلب صادق تھی نظر پڑی، نبی اکرم ﷺ پر تو حبشہ سے آنے والے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیا یہ سید ہے، اہل بیت میں سے ہیں، طلب صادق تھی، حبشہ سے آنے والے سیاہ فام کو سید کا لقب مل گیا او مسجد کے پڑوسیو یہ مسجد عام نہیں، مسجد حرام ہے، ابوجہل مسجد کا پڑوسی ہے طلب صادق نہیں تھی، نبی آخر الزماں ﷺ کو دیکھتا تو رہا، لیکن تعصب کی نگاہ سے، دشمنی کی نظر سے، تو اللہ نے اس کے گھر کو بھی بیت الخلاء بنا دیا۔

زندگی کے سکون کا راستہ:

دنیا اور آخرت کی نجات اگر چاہتے ہو دوستو! دنیوی زندگی کو پرسکون بنانا چاہتے ہو اور اخروی زندگی کو نجات کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہو، تو اس کی ہی ایک راہ ہے کہ کسی اللہ والے کا دامن پکڑ لو، اس سے تربیت لو، اسے مشکل کشا نہ سمجھنا، اس اللہ والے کو سجدہ نہیں کرنا، اس کے ہدایت کے مطابق چلنا ہے۔

نیکوں کی مجلس میں آؤ گے، تو گناہوں کو اللہ رب العزت نیکیوں میں بدل دیتا ہے، قرآن نے اعلان کیا، فرمایا:

Marfat.com

﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صالِحًا فَأُولٰئِکَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾الفرقان: ۷۰

جوصدق دل سے ہمارے راستے میں آ گیا، ندامت کے آنسو بہانے لگا، رونے لگا، دنیا والوں کے سامنے رونا کام نہیں آئے گا، اللہ کے سامنے ایک آنسو بہانے سے جہنم کی آگ بجھ جاتی ہے، جب یہ گنہگار صدق دل سے ندامت کے طور پر ہمارے پاس آ گیا، ہم اس کی سابقہ زندگی کو اس کی ماضی والی زندگی کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے، کیا پنجابی شاعر نے اس آیت کا ترجمہ کر دیا کہ

چنگیاں دے لڑلگیاں میری جھولی پھول پئے
اور مندیاں دے لڑلگیاں میرے اگلے بھی رل گئے

ساتھ بیٹھنے میں نیکی ملی، گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی، تو گناہ بھی اللہ نے نیکیوں میں بدل دیئے، جب نیکی کر کے گناہ کرو گے، دوستو تو وہ نیکی بھی ضائع چلی جائے گی، نماز پڑھ کر جھوٹ بول دیا نماز ختم تلاوت کر کے بدنظری کر دی نیکی ختم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح دین کی عقیدت اور محبت رسول اکرم ﷺ کی اتباع کی دولت نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

شان مصطفےٰ ﷺ .....اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ الانشراح ۱ تا ۸

قال النبی ﷺ: اذاذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِیْ". (صحیح ابن حبان افق: ۳۴۶۴

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

آخری پارے کی ایک سورت اور ایک حدیثِ قدسی تلاوت کی ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی رفعتِ شان کا ذکر ہے۔

آیات کا مفہوم:

فرمایا:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

Marfat.com

اللہ رب العزت رسول اللہ ﷺ کو خطاب کر کے فرما رہے ہیں کہ کیا ہم نے آپ کے سینے کو کھول نہیں دیا؟ یہ استفہام انکاری ہے، یعنی آپ کے سینے کو ہم نے کھول دیا ہے۔

﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴾

اور ہم نے آپ سے آپ کے بوجھ کو دور کر دیا

﴿الَّذِيْ أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾

جس بوجھ نے آپ کی پشت کو جھکا دیا تھا

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾

اور ہم نے آپ کے نام کو بلند کر دیا

﴿ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴾

بیشک تکلیف کے ساتھ آسانی ہے، تکلیف کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾

جب آپ فارغ ہو جائیں، تو خوب اللہ کو یاد کریں۔

﴿وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾

اور اپنے رب کی طرف خوب رغبت رکھیں، رجوع کریں

یہ تو اس سورت کا لفظی مفہوم ہے۔

حدیث قدسی کا مفہوم:

حدیث قدسی جو رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت سے روایت فرماتے ہیں، وہ یہ ہے کہ:

"إذا ذكرت ذكرت معي"

اے نبی! جہاں بھی میرا ذکر ہوگا، وہاں میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا، گویا کہ ایمان سے ہی بات شروع کرتے ہیں کہ ایمان ہی مکمل نہیں ہے اگر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب نہیں کیا، آپ کے وجود مسعود اور آپ کے منصب کو اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ نہیں مانا ہے، وہ ایمان ہی نہیں ہوا، ایمان ہی سے اللہ رب العزت کی توحید کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ذکر لازمی ہے۔

Marfat.com

ایک حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ کوئی شخص صحیح کامل توحید کو مانتا ہے اور اس کے مطابق اس کا عمل ہے، لیکن میرا تذکرہ نہیں کرتا، میرا نام نہیں لیتا، گویا مجھے کما حقہ نہیں مانتا، تو اس شخص کی توحید اللہ کے ہاں قابل قبول ہی نہیں، یہ کافر ہے اور جہنمی ہے۔

ایمان کے لئے دو لازمی چیزیں:

ایمان میں سب سے پہلے دو ہی چیزیں لازم ہیں:

۱).....اللہ رب العزت کی توحید کی گواہی دینا۔

۲).....اور رسول اللہ ﷺ کی گواہی کہ اللہ کے بندے اور اللہ کے آخری رسول ہیں۔

یہ دو چیزوں کا نام ایمان ہے، تو ہر جگہ میں اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر اپنے ساتھ کیا ہے اور اس سورت میں واضح فرمادیا ہے کہ اذان میں، نمازوں میں، اقامت میں، جمعہ کے خطبوں میں، عیدین کے خطبوں میں، نکاح کے خطبوں میں، فرشتوں کی مجلس میں ان تمام جگہوں میں ہر وقت آپ کا تذکرہ ہوتا ہے، اللہ رب العزت کے ہاں امم سابقہ کی سب کتابوں میں تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھی رسول اللہ ﷺ کا تعارف پہنچا اور سب نے آپ ﷺ کا تذکرہ کیا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں قرآن پاک میں ہر مقام پر تھوڑی دیر کے بعد آپ کا تذکرہ آتا ہے، احادیث ساری رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا نام ہے، تو یہ سب تذکرہ ہے، جو جناب نبی پاک ﷺ کا ایک فرمان جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ

"أَنَا نَبِيٌّ وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ" (شان محمد کے مثالی واقعات)

ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جب جنت میں مقیم تھے پھر واپس دنیا میں آئے تو آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ عرش پر یوں لکھا ہوا ہے

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، دِيْنُهُ الإِسْلَامُ ، وَمُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ"

اللہ رب العزت کے عرش پر یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اللہ کے ہاں ہمیشہ رہنے والا دین اسلام ہے، آخری شریعت ہے اور آپ کا آخری پیغمبر حضرت

Marfat.com

محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

سینہ کھولنے کا مطلب:

تو فرمایا:

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ﴾

اے نبی! ہم نے آپ کے سینے کو کھول نہیں دیا ہے؟

سینے کو کھولنے کا کیا مطلب ہے؟

علماء کی ایک جماعت اس آیت کی تشریح یوں فرماتی ہے کہ سینے کے کھولنے کا مطلب یہ ہے کہ جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور دل کو نکالا اور دل کو ایک آسمانی طشت کے اندر رکھ کر آب زمزم سے دھویا اور پھر دل کو دوبارہ درست کر کے سینے میں وہیں رکھ کر سینے کو سیلائی کر دیا۔

شق صدر کتنی دفعہ ہوا؟

مفسرین اور سیرت نگار اس طرف گئے ہیں کہ شق صدر چار مرتبہ ہوا:

۱).....ایک دفعہ جب حضرت رسول اکرم ﷺ بچپن میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں تھے، تین چار سال کی عمر کے تھے، تو اس وقت آپ ﷺ کا شق صدر ہوا، جن کے ساتھ آپ کھیل رہے تھے، وہ دوڑتے ہوئے آئے کہ بھائی کو کسی نے قتل کر دیا، جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خبر سنی، تو وہ باہر نکلی، آگے دیکھتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آرہے ہیں۔ مسند احمد جلد پنجم: ۱۲۱۴

۲).....دوسری دفعہ آپ ﷺ کی عمر مبارک دس بارہ سال کی تھی، اسی طرح دوبارہ شق صدر ہوا، آپ کے سینے مبارک کو چاک کیا گیا اور پھر دل کو آب زم زم سے دھویا گیا، پھر دوبارہ درست کر دیا گیا۔ مسند احمد جلد نہم: ۱۳۸۱

۳).....تیسری دفعہ شق صدر چالیس سال کی عمر میں ہوا اور اس میں روایت موجود ہے کہ سینہ مبارک چاک کیا گیا، دل کو دھویا گیا اور اس میں علم حکمت ڈالی گئی اور پھر اس کو بند کر دیا

Marfat.com

گیا چونکہ ابھی نبوت ملنی والی تھی چالیس سال میں ۔مسند احمد جلد نہم: ۱۲۸۵

۴).....اور چوتھی دفعہ شق صدر معراج کے سفر میں ہوا، جو مشہور ہے یوں آئے تھے فرشتے رسول اللہ ﷺ کو بیدار کیا، جگایا، حطیم میں لایا اور اسی طریقے سے شق صدر کیا کہ عروجی سفر کی صلاحیت دل میں ڈالی گئی (بخاری جلد دوم: ۵۹۹) کہ اللہ کو دیکھنا ہے عرش کو دیکھنا ہے اس کائنات کو دیکھنا ہے اس کائنات کے دیکھنے کی صلاحیت دل میں ڈالی گئی یہ معراج کے سفر سے پہلے، ورنہ قرآن نے بتایا کہ

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ الانعام: ۱۰۳

وہ سب کو دیکھتا ہے تم اس کو نہیں دیکھتے

﴿وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾

اس دنیا کے نظر کے مقابلے میں کہا لطیف باریک ہے لیکن آپ کے احوال اقوال اعمال سے باخبر ہے

﴿وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾

تو وہ صلاحیت دینے کے لئے آپ کا آسمانی سفر ہونا ہے لہٰذا آپ ﷺ میں یہ صلاحیت ہو اللہ رب العزت کا دیدار کر سکیں، اور اللہ رب العزت کی شان ہے جس طرح جب چاہتے ہیں جیسے چاہتے ہیں کر دیتے ہیں

شق صدر کا مقصد:

اس سے کیا مقصد تھا؟ علماء نے لکھا ہے کہ دل میں تین نفوس کارفرما ہوتے ہیں:

(۱) نفس امارہ (۲) نفس لوامہ (۳) نفس مطمئنہ

نفس امارہ سرکش دل نفس لوامہ وہ دل جو ملامت کرتا ہے کہ یہ تم نے غلط کیا ہے یہ بھی بڑی اچھی بات ہے کہ کسی کا نفس لوامہ بھی جاگ رہا ہو کہ ایسے تنبیہ ہو جائے کہ یہ آپ نے کام کیا زیادتی کی ہے ظلم کیا ہے چوری کی ہے یا نماز نہیں پڑھی ہے یا فلاں گناہ کیا ہے کسی کا نفس لوامہ ہی بے دار ہو جائے بڑی بات ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے نفس امارہ کی جگہ جو کالانکتہ ہوتا ہے

Marfat.com

وہ رسول اللہ ﷺ کا جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے بحکم الٰہی نکالدیا اور آپ زم زم سے دھودیا دوبارہ پھر اسی طرح کردیا۔

دو اہم باتیں:

یہاں پر دو ستو دو باتیں اخذ ہوتی ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں اور افضل البشر خاتم النبیین امام ثقلین ہیں، لیکن ہیں بشر گویا فطرتی لحاظ سے یہ چیز رکھی گئی تھی جو نکالی گئی اور پھر اللہ رب العزت نے اپنے قوت کمال سے اس چیز کو نکال دیا آپ کے ساتھ تو یہ ہوا اور آپ کے جانشینوں کو مجاہدے اور مشق میں یہ مقام ملتا ہے کہ اچھے طریقے سے دل کا مجاہدہ ریاضت مل جائے تو دل سے شیطانیت اور حیوانیت کا خروج ہو جاتا ہے انسان میں قوت بہیمہ حیوانی قوت شیطانی قوت جس کو کہتے ہیں شیطانی قوت اور دوسری ہے نورانی قوت یہ دونوں ہوتی ہیں اب اس کے ذمہ یہ ہے کہ یہ حیوانی قوت کو دبائے شیطانی قوت کو دبائے نورانی قوت کو بروکار لائے یہاں شریعت نے اجازت دی ہے وہاں حیوانی قوت کا استعمال جہاد میں ہے کسی اور امور میں ہے یا ایسی ازدواجی تعلق کا مقصد بھی ہے شاہوانی قوت کو صحیح استعمال کرنے سے۔

دوسرا آب زم زم کا مبارک ہونا زیادہ عظمت اور فضیلت والا ہونا کہ آپ دیکھئے کس دل کو کس پانی سے دھویا جارہا ہے لہٰذا آب زم زم پیتے ہوئے دعائیں کرنے کی ہدایت ہے جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ ہوتا ہے۔ تو پانی آب زم زم کا روحانی شفا کی نیت سے پینا چاہئے کہ اخلاق رزیلہ دل دماغ نفس امارہ اور رزیلہ اخلاق دماغ سے زائل ہوں اس حیثیت سے بھی جس طرح کی اس پانی کے پینے میں دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ تمام بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے ظاہری جسم کی بیماری سے شفاء عطا فرمائے اور اس کا علاج بھی کرے روحانی بیماریوں کو سوچا ہی نہیں بلکہ روحانی بیماریوں کو تو خواہش کے بندوں نے برے کاموں کو سکون کہا جو غلط ہیں بدنظری روحانی بیماری ہے نفس کا سکون ختم ہو جاتا ہے لیکن جو بندے ہی شیطان کے ہیں تو وہ کہتے ہیں وہ فلانا بڑی اچھی موسیقی بناتا ہے اس نے بڑی خدمات کی ہیں یہ اچھی بات کہ کس کی خدمات کی ہیں شیطان کی خدمات کی ہیں اس کی بات کو مانا ہے اس کی خدمات

Marfat.com

کی ہیں اللہ نے روح کی بیماریوں کے لئے قرآن نازل کیا روح کی اصلاح کے لئے انبیاء نازل کئے ہیں اپنی نورانی مبارک عظمت والی کتاب نازل کی ہے یہ روح کی غذا ہے

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

الم نشرح کی دوسری تفسیر:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

کی ایک یہ تفسیر ہے، کہ ہم نے آپ کے سینے کو نہیں کھولا، یعنی شق صدر اور آپ کے دل مبارک کو دھویا ہے

﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾

آپ کا وصف ہے یہ فرض منصبی ہے اس نبی کی شان یہ ہے کہ لوگوں کو پاک کرے گا، ان کو یہ صلاحیت عطا کی گئی ہے، یہ خود آئینہ ہے، تو دوسروں کو بھی آئینہ کی طرح صاف کرے گا

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا

آپ ﷺ میں صلاحیت رکھی کہ آپ ﷺ کے دل کو صاف فرمایا، پھر آپ ﷺ کے قریب جو بیٹھتے گئے، ان کے دل بھی ایسے صاف ہو گئے

جو خود نہ تھے راہ پر وہ عالم کے ہادی بن گئے
وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

ایسے دل صاف ہوئے اور دل کی صفائی کے بعد ہی اور فیصلے ہوتے ہیں آپ ﷺ کی حدیث ہے

"ألا وان فی الجسد لمضغة" (بخاری جلد اول: ۱۵)

دل میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، لیکن بڑا قیمتی ٹکڑا ہے، اگر یہ ٹکڑا درست رہے، سب جسم درست ہے اور اگر یہ ٹکڑا خراب ہو گیا، تو سب سسٹم خراب ہو جائے گا اور سنو یہ ٹکڑا ہے کیا یہ دل ہے جو اللہ رب العزت نے رکھا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس دل کا تعلق ظاہری جسم کی درستگی کے ساتھ بھی ہے اور اس دل کی درستگی کا تعلق روحانی لحاظ سے بھی اسی کے ساتھ متعلق

Marfat.com

ہے اور آپ ﷺ کا لقب ہے جوامع الکلم آپ کا فرمان مختصر اور بڑھے مفہوم کو اپنے ساتھ رکھتا ہے مختصر جملہ تو

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ﴾

میں سینے کی صفائی کی بات کر رہا تھا اور یہی رسول اللہ ﷺ کی فرض منصبی میں داخل ہے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینوں کو پاک کیا ہے اور جب یہ درست ہو جائے تو ظاہر درست ہو جاتا ہے دوستو مجھے کوئی ایک صحابی ایسا نہیں دکھا سکتے ہو جس کا ظاہر شریعت کے خلاف ہوا ہو اور وہ صحابی یہ نعرہ لگاتا ہو کہ مجھے یہ نہ کہو کہ ظاہر سنت کے مطابق بناؤ میرا دل صاف ہے پندرھویں صدی کے مسلمانوں اس جملے پر غور کرنا جس کا دل صحیح ہے اس کا ظاہر رسول اللہ ﷺ کی کامل شریعت کے مطابق ہوگا جب تک دل صحیح نہیں ہوگا تو ظاہر صحیح نہیں ہوگا یہ دونوں لازم ملزوم ہیں ورنہ ایک مثال دکھاؤ کہ ایک صحابی ظاہری طور پر شریعت کا متبع نہیں رسول اللہ ﷺ جیسا اس کا لباس نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کے اٹھنے اور چلنے پھرنے نماز جیسی اس کی نماز نہیں ہے اور پھر بھی وہ یہ کہتا ہے کہ میرا تو دل صاف ہے ظاہر کو کیا کرنا ہے یہ دعوت فکر ہے آپ کو آپ سوچئے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا

حضرت انس کا واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص ہیں اور دس سال خدمت کی چچا لینے کے لئے آئے تو کہا آپ ﷺ نے پوچھ لو جانا چاہتا ہے، تو چلا جائے جب چچا وغیرہ نے پوچھا تو کہا نہیں جاتا ہوں ظاہری حقیقت کے لحاظ سے بھی میں نے اپنے چچا کو اس ہستی جیسا نہیں پایا کبھی دس سال میں ایک دفعہ ڈانٹا بھی نہیں غلطی بھی کی ہے تو آپ ﷺ نے شفقت سے سمجھایا ہے اور دوسری بات جو والدین کے پاس نہیں ملتی ہے والدین سے ممکن ہے شفقت مل جاتی ہو لیکن دوسری بات جو میں علوم نبوت کی جو جھلک اس گھر میں دیکھ رہا ہوں والدین کے گھر میں کہاں سے ملے گی میں نہیں جاتا ہوں پھر یہ صحابہ بھی بڑے اونچے لوگ تھے یہ بادشاہ کے مزاج کو سمجھتے تھے اور پھر بات کرتے تھے بعض نے کہا حضرت انسؓ کی والدہ نے درخواست کی کہ حضرت جی یہ آپ کی خدمت کے لئے وقف ہے اور اس کی اس خدمت سے

Marfat.com

ہمیں بھی سعادت ملی گی ہمارا خاندان بھی اس کی خدمت سے نوازا جائے گا دنیا وآخرت میں اس کے لئے دعا کر دیجئے فرمایا اے اللہ انس کی عمر کو بڑھا دیجئے اس کے علم کو بڑھا دیجئے اس کی اولاد کو بڑھا دیجئے (حیاۃ الصحابہ حالات حضرت انسؓ) اس کے رزق کو بڑھا دیجئے ،سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے خود فرماتے تھے سو بیٹے پوتے یاد ہیں۔ جب آتے ہیں تعارف کرواتے ہیں فلاں بن فلاں تو میں سمجھ جاتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے اتنی دولت ملی کہ انس کو اپنے باغات وغیرہ کا علم ہی نہیں تھا ان کے باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتے تھے یہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص ہیں اور یہ کیسا خادم ہے خدمت کا انداز کیسا ہے آپ فرما رہے ہیں انس میری قمر میں کھجلی ہو رہی ہے کھجلی کرو سبحان اللہ یہ کوئی چیز دیکھو یہ قمیص کی سلوٹ صحیح کرو بازو نیچے کرو اوپر چڑھا دو یہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی پاک ﷺ کی ختم نبوت کی مہر کو کئی مرتبہ دیکھا اور چوما ہے اور میں نے آپ کے شق صدر کے اس سلے ہوئے حصہ کو بھی کئی دفعہ ہاتھ پھیرا ہے اور چوما ہے بعض سنت غیر اختیاری ہوتی اب کسی کا تریسٹھ سال کی عمر میں فوت ہونا یہ اس سنت پر عمل ہے جو انسان کے اختیار میں نہیں ہے اب انسان کے اختیار میں جو نہیں ہے ان پر اللہ تعالیٰ عمل کرائے گا اور اختیار میں ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے

دوسری تشریح فرمایا

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ﴾

اے نبی کیا ہم نے آپ کے سینے کو اس انداز میں نہیں کھولا کہ جب آپ بیان کرتے گئے لوگوں کے دلوں کو اثر ہوتا گیا فرمایا قرآن نے:

﴿أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِنْ رَّبِّهٖ﴾ الزمر: ۲۲

ہم نے آپ کے سینے مبارک کو اتنا کھولا ہے انوار علوم ربانی کو اخذ کر کے انوار علوم ربانی کو حاصل کر کے اب رہتی دنیا تک آپ پھیلاتے جا رہے ہیں ادھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ

Marfat.com

والسلام دعاء کے لئے کھڑے ہیں اللہ نے حکم دیا کہ اے موسیٰ قبطیوں کو اسرائیلیوں کو میری توحید کے نغمے سناؤ تو موسیٰؑ نے عرض کیا

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا﴾ طٰہٰ ۲۵ تا ۳۴

اللہ رب العزت نے جب اپنے کلیم کو اپنی دعوت توحید کا حکم دیا تو اللہ کا کلیم دعائیں کرنے لگا اے میرے رب میرا سینہ کھول دے میری زبان کی لکنت کو دور کر دے اور مجھے فصاحت بلاغت کے رموز ایسے عطا کر کہ جو میں بولتا جاؤں تیرے بندوں کے دلوں میں اثر کرتے جائیں اور مجھے میرا بھائی ہارون عطا کر جو میری کمر کی مضبوطی کا سبب بنے گا وزیر بنے گا وہ کون سا وزیر بنے گا جو بادشاہ کو لے ڈوبے گا ایسا وزیر نہیں ہم دونوں مل کر تیری توحید کا ذکر کریں گے اور اس کو میرا وزیر بنا

﴿كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا﴾

اکیلا بیٹھ کر تجھے یاد کرتا ہوں میرے ساتھ میرے بھائی کو بھی شریک کار کر دے دونوں مل کر تیری تسبیح بیان کریں گے دعا کر رہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کہ یارب میرے سینے کو کھول دے یہ وصف مانگ کر لیا جا رہا ہے اور عطا کتنا ہوا پھر لمبی بات ہے اور ادھر خود عطا کیا جا رہا ہے اے نبی

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

ہم نے آپ کے سینے کو نہیں کھول دیا ہے کہ کیسے آپ کی تبلیغ میں اثر رکھا کہ یوں فائدہ ہوتا ہے پھر آپ نے مختصر سی عمر میں پورے خطہ حجاز میں توحید و رسالت کے پرچم لہرا دیئے

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

کی بات ہے۔

Marfat.com

بوجھ ہلکا کرنے کا مطلب:

﴿وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ﴾

اے نبی! ہم نے آپ سے آپ کے بوجھ کو دور کر دیا ہے اس سفر میں بوجھ ہوتا ہے لیکن آپ اس مرحلے سے گزر چکے ہیں اب ہم نے آپ کو اس بوجھ سے بے نیاز کر دیا ہے اور بوجھ کیا ہے جو پچھے دنوں میں کئی دن وحی نہیں آئی تھی اس غم کا بوجھ ہے بوجھ کیا کہ یہ ایسی شریعت ہے کہ سب کائنات نے اس بوجھ کو قبول کرنے سے معذرت کی تھی

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ﴾ الاحزاب: ۷۲

بوجھ قرآن کا ہے شریعت کا ہے بوجھ کیا ہے ..... کفر کا ہے کہ کبھی اوجڑی پھینکتے ہیں کبھی مجنون کہتے ہیں کبھی کچھ اور تکلیفیں دیتے ہیں کانٹے بچھائے ہیں ایذائے کفر کا بوجھ ہے بوجھ کیا ہے میں اکیلا ہوں میرے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے اور بہادری دیکھو مکہ والوں کو بلا کر ایک شخص فاراں کی چوٹی پر کوہ صفا پر دعوت الی اللہ دے رہا ہے ایک شخص کا بہادری کا مقام دیکھو تنہا ہے یہ بوجھ ہے انسانی فطرت میں ہے کہ کچھ احباب بھی ہوں بوجھ کیا ہے کہ غریب ہوں کئی دن چولھا نہیں جلتا یہ دستو ہم نے بات پڑھی سنی ہے غور کیا ہے ایسا نہیں کرتے ہیں کبھی اس سنت پر عمل کرتے ہیں وہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ مہینے تک چولہا نہیں جلتا تھا چند دن چولہا نہ جلنے والی بات پر ہمیں بھی عمل کر لینا چاہئے اور علماء نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ جس کو بیان نہ کیا ہو ایک دن کا جتنا خرچہ ہے یعنی اس کے کھانے کا اتنا فی سبیل اللہ دے دو اس سنت پر عمل کرو کہ آج گھر میں چولہا نہیں جلا یہ سب بوجھ ہیں فرمایا:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ﴾

ان سے ہم نے وحی کا بوجھ دور کر دیا ہے اب آئندہ وحی آیا کرے گی کچھ ہمارے مشیت ایسی تھی کہ چند دنوں کے لئے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو ہم نے روک لیا تھا

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ﴾

Marfat.com

آپ نے ہماری امانت کو قبول کیا ہے قرآن پاک کو یہ بوجھ بھی آپ کے لئے ایسا ہلکا کر دیا ہے کہ اس کتاب کے حفظ کی صلاحیت ہم نے آپ کے ماننے والوں کے دس سالہ بچوں کے دلوں میں بھی یہ رکھ دی ہے کہ اس کتاب کو حفظ کر سکیں گے اے نبی ہم نے کفر کی ایذاؤں سے آپ کو ایسا محفوظ کیا ہے لوگ اپنے جانوں کے ٹکڑے کرانا فخر سمجھیں گے آپ کی حفاظت کی خاطر اور آپ کو مقام دیا کہ ہم نے ہر وقت مدینہ کے قریب ہی چھ میل پہاڑ کوہ احد کو آپ کے آرڈر کا منتظر بنا کر کھڑا کیا ہوا ہے کہ جب آپ حکم دیں گے تو وہ سونا بن جائے گا تنہائی کا یہ عالم کہ آپ تنہائی میں پریشان ہوتے ہیں کوہ صفا پر چڑھ کر آپ توحید کا پرچم لہرا دیں صدیق صداقت کے نعرے لگا دے گا آپ تنہا نہیں ہیں اس مجلس میں آپ پر ایمان لانے والے نے بھی نعرہ لگایا ہے وہ اس بد بخت نے تو

تَبًّا لَکَ یَامُحَمَّدُ! اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا (معاذاللہ)

کہا اور آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی ان کے ظرف میں گالیاں ہیں وہ گالیاں دیتے ہیں محمد (ﷺ) کے سینے میں تو اللہ کا قرآن ہے یہ اللہ کا قرآن سناتا ہے اللہ کی غیرت جوش میں آئی اس بد بخت کی گالی کا جواب اللہ رب العزت نے تبت یدا ابی لہب اور میری کائنات کے سب سے عمدہ نمونے کو بُرا کہنے والے تم ہلاک ہو جاؤ یہ میں کیسے گوارا کروں تم ہلاک ہو جاؤ وہ اور اس کی بیوی دونوں ہلاک ہو گئے تو بوجھ ہم نے دور کر دیا

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ﴾

جس بوجھ نے آپ کی پشت کو ٹیڑا کر دیا

تیرا تذکرہ بلند ہے:

﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾

اور ہم نے آپ کے تذکرے کو بلند کر دیا کہ آپ کو فرش سے بلا کر عرش پر پہنچا دیا، آپ کے تذکرے کو بلند کر دیا کہ مشرق مغرب شمال جنوب سب جگہ آپ کے ذکر کو پھیلا دیا بلند کر دیا کہ جو حدیث قدسی آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی کہ جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں آپ کا بھی

Marfat.com

ذکر ہوگا یہ تذکرہ آپ کا بلند کر دیا

﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾

حضرت حسان کا کلام عقیدت:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں شاعر رسول ﷺ ہیں اس منظر کو پیش کرتے ہیں اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی کبھی فرماتے بھی تھے کہ پڑھو شعر پر ھو فرمایا

اَغَرّ عَلَیہِ لِلنَّبوَّۃِ خَاتَم
مِنَ اللّٰہ مشھودٌ یَلُوحُ وَ یَشھَدُ
وَضَم الاٰلہ اِسمَ النَّبِی الی اِسمِہ
اذا قال فی الخَمسِ الموذن اَشھَدُ
وَشَقَّ لہ مِن اِسمِہ لِیجَلّہ
فذوا العرش محمود وھذا محمد ﷺ

قصائد حسان ابن ثابتؓ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو بہت انعامات سے نوازہے لیکن سب سے اونچا اعزاز رسول اللہ ﷺ کو دیا ہے۔ ہر نبی اپنے دور دور میں اپنی اپنی قوموں کے لئے مبعوث ہوا تھا اور اپنے اپنے دور میں اپنی فرض منصبی کو ادا کر کے رخصت ہو گیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے اعزاز عطاء کیا کہ آپ دنیا سے پردہ بھی کر جائیں لیکن آپ کی بے لوث خدمتگار جماعت قیامت تک کے لئے آپ کی شریعت کی اشاعت کرتے رہیں گئے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کو سب سے اونچا اعزاز تو ختم النبوت کا ملا اور پھر اس کے بعد جو اللہ نے اعزاز دیا کہ اللہ نے ہر جگہ اپنے نام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نام کو ذکر کرنا لازمی قرار دیا ہے غور نہیں کرتے ہو بخاری و مسلم ترمذی نہیں جانتے ہو تو موذن کی اذان تو سنتے ہو پانچ مرتبہ وہ پہلے شہادت جب اللہ کی دیتا ہے اس کے بعد لازمی ہے کہ موذن کے لئے رسول اللہ ﷺ کے نام کا تذکرہ کر کے شہادت

Marfat.com

کا اقرار کرے فرمایا

وَشَقَّ له مِن اِسمِه لِيجَلّه

فذوا العرش محمود وهذا محمد ﷺ

اور تیسرا اعزاز ہمارے پیغمبر ﷺ کو اللہ نے یہ دیا کسی کا نام آدم رکھا اور معلوم نہیں کس صیغے سے مشتق ہے کسی کا نام ابراہیم رکھا معلوم نہیں کس صیغے سے مشتق ہے کس صیغے سے نکلا ہے کسی کا نام موسیٰ رکھا اور معلوم نہیں کس صیغے سے نکلا ہے لیکن ادھر شان ہی عجیب ہے، اللہ رب العزت نے اپنے نام محمود کو چیرا ہے پھاڑا ہے اور اس کو چیر پھاڑ کر آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام نامی نکالا ہے اپنے نام سے نبی آخر الزمان ﷺ کا نام اخذ کر کے امت کو دیدیا یہ اعزاز رسول اللہ ﷺ کو دے دیا اسی کا ترجمہ اردو والے نے کیا ہے

تکبیر میں کلمہ میں نمازوں میں اذان میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد ﷺ
فرماتے تھے یہ آدم کہ مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا عرش پہ ملا نام محمد ﷺ
اس نام کی لذت عشاق سے پوچھو
جان آئی تن میں جب لیا نام محمد

فرماتے تھے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کہ مجھے خلد بریں میں عرش پہ ملا نام محمد ﷺ اس نام کی لذت عشاق سے پوچھو صحابہ سے پوچھو نا جنہوں نے اپنی جان کے مال کے اوقات کے نذرانے رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں بچھائے ہیں اس نام کی لذت عشاق سے پوچھو جان آ گئی تن میں لیا جب نام محمد ﷺ

عطاء اللہ شاہ بخاری کا کلام عقیدت:

اور حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

ہزار صبح بہار از نگاہ می چہ کدش
کہ جنود سایۂ زلفے کہ سیاہ می کدش

Marfat.com

چمن چمن گل نسریں زاقص رخ ریزد
سبد سبد گل خندان زراہ می چکدش
بہ پیش گاہ جمالش جلال سر بسجود
چہ گفتگو چہ تبسم کہ جاہ می چکدش
صد آفتاب بزیر گلیم می زخشد
زدلق فخر چہ گویم کہ ماہ می چکدش
چہ گفتگو چہ تبسم شہادت بحضور
زنور چہرہ کہ دم را گوارہ می چکدش
نگاہ کنید بختِ بلند بیوہ زن
کہ از کنار غریبش کہ ماہ می چکدش

امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کی عقیدت میں نذرانہ پیش کر رہے ہیں دیوبندی ہے اور دیوبندیوں کو یہ کہنے والو کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت بیان نہیں کرتے ہیں میں تو دیوبندیوں کا ادنی خادم ہوں بڑے بڑے دیوبند علماء کو چھوڑو میرے مقابلے میں دیوانوں کو لاؤ اور قصیدہ پڑھنے والو مرثیہ پڑھنے والو کو لاؤ کون کہتا ہے کہ دیوبندیوں کو رسول اللہ ﷺ کی سیرت بیان کرنے نہیں آتی اگر دیوبندیوں کو سیرت بیان کرنی نہیں آتی تو میں کہتا ہوں کہ پھر کسی کو بھی سیرت بیان کرنی نہیں آتی لیکن مجھے افسوس ہے اس بات کا جب میرے دل دماغ میں شریعت کا جوش ابھرتا ہے تو ادھر گھڑی کہہ دیتی ہے کہ وقت ختم ہو گیا۔

کہ اسلامی زبان عربی ہے اور اس کے بعد فارسی ہے پھر اردو ہے اسلامی زبان میں نے پڑھی ہے انگلش نہیں پڑھی ورنہ آپ کو میں آپ کی زبان میں انگلش میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا اور اپنے اسلامی زبان آپ لوگوں نے نہیں پڑھی کہ اس کا ترجمہ سمجھ سکو مختصر کرتا ہوں بات کو

ہزار صبح بہار از نگامی چہ کدش

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ربیع الاول میں موسم بہار میں آنکھ کھولی ہے موسم بہاروں کو بہار مل گئی کہ

جنود سائے زلفے چہ سیاہ می چہ کدش

اور جب کالی کملی والے نے اپنی زلفوں کی سلوٹوں کو درست کرنا چاہا تو اللہ رب العزت نے زلفوں کی سیاہی کو لے کر راتوں کو دے دی۔

چمنوں میں بوستانوں میں گلستانوں میں جاؤ اور پھولوں سے خوشبو محسوس کرو ان پھولوں کی مہک رسول اللہ ﷺ کے پسینے کے تعطر سے دے دی

سبد سبدگل خندہ ذرامی چہ کدش

اور جدھر سے سرکار دو جہاں امام الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام گزرتے جارہے تھے ادھر ادھر پھولوں کے ٹوکرے کو نچھاور ہوتے جارہے ہیں

یہ پیش گاہے جمالش جلال سربسجو

در رسول اللہ ﷺ کو اللہ رب العزت نے ظاہری جمال جلال اتنا عطا کیا ہے ظاہری حسن بھی اتنا عطا کیا ہے کہ بڑے سے بڑے جلال والا بھی آ کر پانی ہو جاتا ہے

زدلق فقر چہ گوئیم کہ ماہ می چہ کدش

ادھر سینکڑوں سورجوں کو کھڑا کر دو سینکڑوں چاندوں کو کھڑا کر دو ایک لائن میں سینکڑوں ستاروں کو کھڑا کر دو اس لائن میں اور ادھر اللہ کے شاہکار امام الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سراج منیر ﷺ کو کھڑا کر دو یہ اتنا نمکین حسن ہے رسول اللہ ﷺ کا ان روشنیوں کی طرف کوئی بھی نہیں دیکھے گا سب ٹکٹکی نگاہوں سے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھیں گے

صد آفتاب بزیر گلیم می رخشد
زدلق فقر چہ گویم کہ ماہ می چکدش
چہ گفتگو چہ تبسم شہادت بحضور
زنور چہرہ کہ دم را گوارہ می چکدش

اب مجھے بتاؤ پاکستان والو کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گفتگو کو بیان کروں وہ بھی بڑے

Marfat.com

سنہرے مبارک موتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے تبسم کو بیان کروں تو اس کے مقابلے میں میرے پاس کوئی تشبیہہ بھی نہیں ہے اور اگر میں رسول اللہ ﷺ کی خاموش مجلس کا تذکرہ کرونتو اس کے کیا کہنے جواب خاموش اللہ کی معرفت کی سوچ میں مسجد نبوی کے محراب میں ریاض الجنۃ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چہرہ کر کے خاموش بیٹھے ہوئے ہین میں اس منظر کو بھی بیان کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں۔

آپ نہ بولیں آپ تبسم کریں نہ آپ اشارہ کریں اور سلیم الفطرت دل والے کے لئے ہدایت کے واسطے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کا نور ہی کافی ہے کہ مجلس میں بیٹھ کر سوالوں کی کتاب لکھ کر آیا تھا، عبداللہ بن سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یہودی کہ میں ستر سوال کروں گا جب رسول اللہ ﷺ ستر سوالوں کا درست جواب دیں گے تو میں ایمان کا اعلان کروں گا وہ ستر سوال ابھی جیب میں ہی ہیں عبداللہ بن سلام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ستر سوالوں والا کاغذ باہر نکالا ہی نہیں ہے جب پہلی مجلس میں اللہ کے سراج منیر کو دیکھا تو کہنے لگا

"وَاللّٰہِ أَشْهَدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ" (سیرت مصطفٰی کاندھلوی)

اللہ کی قسم اس ہستی پر ایمان کا اعلان کرتا ہوں اور یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا ہے۔

نگاہ کنید بختے بلندے بیوہ زن

اوسب سے بڑی بات دیکھونا رسول اللہ ﷺ سفر پر جارہے ہین اور بادل سایہ کر کے جارہے ہیں اور اس ہستی کو تکلیف نہ ہوا اور مکہ کے مشرکو بدبختو جس ہستی کی راحت کے لئے فرشتے بھی ڈیوٹی ادا کررہے ہیں آسمانی بادل بھی سایہ کررہے ہیں اور اس ہستی کو تم تکلیفیں دے رہے ہو۔

کہ از کنارِ غرپش کہ ماہ می چہ کدش

وہ دیکھونا اس چالیس سالہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بیواخاتون کے مقدر کو دیکھونا وہ یہ منظر دیکھ رہی ہے کہ یہ کیسا عظیم انسان ہے یہ جارہا ہے اور بادل سایہ

Marfat.com

کررہے ہیں جب واپس آرہے ہیں تو نکاح کا پیغام بھیج رہی ہیں اور اللہ نے اس بیوہ خاتون کا مقدر کو یوں اونچا کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمارہے ہیں اور وہ اس سراج منیر کے چہرہ انور کی طرف دیکھ رہی ہیں۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

شان مصطفیٰ ﷺ .....دوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ الانشراح: ۸ تا ۱

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :فانی أَدْعُوْکَ بِدَعْوَةِ الْإِسْلَامِ اسلم تسلم.(مسلم جلد سوم: ۱۱۰)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید:

آخری پارے کی ایک سورت اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے، جس میں آپ ﷺ کے مقام کا ذکر ہے، شان کا تذکرہ ہے اور آپ ﷺ کے منصب کا ذکر ہے، جناب نبی پاک ﷺ ربیع الاول کے مہینے میں دنیا میں تشریف لائے اور مشیت ایزدی یہ ہے کہ دنیا سے جانے کا مہینہ بھی ربیع الاول ہی ہے، مسلمان ربیع الاول کے مہینے کو رسول اللہ ﷺ کی عقیدت واحترام میں، مناقب وفضائل میں، آپ ﷺ کی مدح وثنا میں اور آپ ﷺ کی

Marfat.com

خوبیوں کے تذکرے میں گزارتے ہیں اور جناب نبی پاک ﷺ کے تذکرے سے اپنے ایمان میں اضافہ محسوس کرتے ہیں، جناب نبی پاک ﷺ کی سیرت کے بہت پہلو ہیں اور ہر پہلو ہی جناب کا اسوہ حسنہ کا کامل مصداق اور نمونہ ہے اور آپ کی زندگی کے ہر زاویے سے امتی کو کامل سبق اور درس ملتا ہے۔

پہلا مقام:

جناب نبی پاک ﷺ کی شان، مقام آپ کا عہدہ اور آپ کی صفات کو کافی تفصیل سے قرآن مجید نے ذکر کیا ہے، انہیں تذکروں میں سے ایک تذکرہ جناب نبی پاک ﷺ کی شان کا سورۃ الم نشرح کے اندر ذکر ہے اور اس میں خصوصی طور پر آپ ﷺ کے کئی مقاموں کا ذکر ہے، پہلا مقام جناب نبی پاک ﷺ کا یہ بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ﴾

اے نبی! آپ پر کیا ہمارا یہ انعام نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے سینے کو کشادہ کر دیا، آپ کے سینے کو کھول دیا۔

دوسرا مقام:

﴿وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ﴾

اور دوسرا انعام یہ ہے کہ آپ پر بوجھ جو ہے اس کو ہلکا کر دیا۔

تیسرا مقام:

﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾

اور تیسرا انعام کہ آپ کے ذکر کو ہم نے بلند کیا ہے

چوتھا مقام:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا﴾

چوتھا انعام کہ ہر تکلیف کے ساتھ آسانیاں ہیں تکلیف تھوڑی ہے آسانیاں زیادہ ہیں

Marfat.com

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾

جب آپ تبلیغ کے کام سے فارغ ہوں تو تنہائی میں اللہ کی خوب عبادت کریں۔

﴿وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾

اور اپنے رب کی طرف خوب توجہ کیجئے

اس وقت کے جو بادشاہ تھے، ان میں اکثر سرکش اور جابر بادشاہ تھے، جناب نبی پاک ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد ان کی طرف خطوط لکھے اور خطوط کے ذریعے تبلیغ فرمائی اور ان کو اسلام کی دعوت دی، ان خطوط میں آپ ﷺ کا ایک مرکزی جملہ ہوتا تھا، وہ میں نے تلاوت کیا ہے، وہ جملہ یہ ہوتا تھا:

"أدعوک بدعوة الإسلام"

کہ میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

"أسلم تسلم"

اگر اسلام قبول کرلو گے، تو سلامتی نصیب ہو جائے گی۔

یہ جملہ آپ ﷺ ہر خط میں لکھواتے تھے، تو میں عرض کر رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کے اقوال، آپ ﷺ کے احوال، افعال، کردار، آپ ﷺ کی ظاہری جسد اطہر کی وضع قطع، آپ کا چلنا پھرنا بیٹھنا آرام کرنا دیکھنا ہر ایک چیز میں ہی مبارک اسوہ حسنہ ہے، آپ کے کھانوں کے انداز میں، لباس کے انداز میں، چلنے کے طریقے میں، پانی پینے کے طریقے میں، شفقت کے ساتھ پیش آنے کے طرز میں، ہر زاویہ زندگی سے امتی کو درس ملتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب بھی نبی پاک ﷺ کا تذکرہ کیا جائے، تو ایمان والے اس تذکرے کو سن کر، بیان کر کے اپنے دل و دماغ میں ایک خاص قسم کا سرور محسوس کرتے ہیں، حالانکہ بات وہی ہوتی ہے، جو بار بار سنی ہوتی ہے، لیکن پھول کی خوشبو ایسی ہوتی ہے کہ ایک دفعہ خوشبو سونگھ کر کوئی پھینکتا نہیں ہے اور یہ تو وہ پھول ہیں کہ جس کی وجہ سے دیگر پھولوں کو اللہ نے مہکنا نصیب کیا ہے۔

فرمایا:

Marfat.com

أعد ذكر محمد لنا إن ذكره
هو المسک إذا كررته يتضوع

کہ آپ اپنی مجلسوں میں جناب نبی پاک ﷺ کا تذکرہ بار بار کریں اور اس تذکرے کی خوبی یہ ہے کہ یہ ایک مشک کی ڈبیا ہے، جب اس کو کھولا جائے، تو پوری مجلس مہک جاتی ہے۔

انشراح صدر اور شق صدر:

رسول اکرم ﷺ کی شان میں فرمایا:

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

کہ اے نبی! ہم نے آپ کے سینے کو کھول نہیں دیا؟ سینہ کشادہ ظاہری طور پر بھی اور اندرونی طور پر بھی خوبی کی علامت ہوتی ہے، کشادہ سینے والا بہادر ہوتا ہے، کشادہ سینے والا سخی ہوتا ہے، کشادہ سینے والا خوبصورت ہوتا ہے۔

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾

کے تحت علماء نے رسول اللہ ﷺ کا شق صدر کو ذکر کیا ہے کہ چار مرتبہ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر کو چیر کر آب زم زم سے دھویا ہے اور اس اندرونی طور پر روحانی کیفیات کے لئے اور علوم کے لئے قلب اطہر کو کھولا گیا اور آب زمزم سے چار مرتبہ دھویا گیا۔

۱)..... پہلی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی عمر جب چار سال تھی، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھے، بچپنے میں کھیل کود کی فطرت ہوتی ہے، شق صدر کر کے اس فطرت کو خارج کر دیا گیا اور اللہ پاک نے قلب کو آب زم زم سے دھلا کر فطرت اسلام سے بھر دیا، چنانچہ آپ نے چالیس سال مکہ والوں میں گزارے اور یہ قوت والی جوانی کا زمانہ ہوتا ہے، پندرہ بیس سال سے چالس سال تک سارے صادق امین کہتے تھے، کبھی خلاف اولی مجلس میں بھی آپ تشریف نہیں لے گئے، یعنی جو جائز بھی ہو، کوئی یوں ہی پروگرام کوئی کھیل کود آپ ایسی مجلس میں بھی شریک نہیں ہوئے، وہ پہلے ہی فطرت میں رکھی گئی تھی۔

۲)..... پھر دس بارہ سال کی عمر میں شق صدر ہوا، جوانی کے بھی کچھ احساسات اور تخیلات

Marfat.com

ہوتے ہیں، ان احساسات اور تخیلات سے دل کو دھو دیا، اللہ پاک نے اپنے نور سے دل کو بھر دیا۔

۳).....پھر نبوت کے ملنے سے پہلے چالیس سال کی عمر ہونے والی تھی، تو پھر شق صدر ہوا، اب نبوت کا بوجھ اٹھانے کی صلاحیت دینے کے لئے قلب اطہر کو آب زم زم سے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے دھویا، تا کہ دل میں بار نبوت کو برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

۴).....اور چوتھی بار شق صدر معراج میں دیدار ربانی کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے کیا تھا۔

قربان ہونے والی جماعت:

﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴾

اور اے نبی کیا ہم نے آپ سے بوجھ ہلکا نہیں کر دیا، آپ پریشان تھے کہ میں تبلیغ کیسے کروں گا؟ ماننے والے بہت تھوڑے ہیں، آہستہ آہستہ ہم نے ایسی جماعت دیدی کہ وہ جماعت آپ کی ہر لحاظ سے جانثار بن گئی اور آپ کے بوجھ میں وہ شریک ہو گئے، آپ کے بوجھ میں تخفیف کر دی۔

جب پہلی دفعہ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور آپ کو دبوچا تھا، واپس آنے پر آپ کی طبیعت خراب ہونی شروع ہوئی اور پھر گھر پہنچ کر آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ''زملونی زملونی'' مجھے چادر اوڑھا دو، طبیعت خراب ہو رہی ہے، یہ بوجھ آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ میں کیسے اس بوجھ کو دنیا تک پہنچاؤں گا پھیلاؤں گا لیکن اللہ نے آپ کو آہستہ آہستہ ایسی مبارک جماعت دیدی کہ آپ کے ایک ایک نکتے پر جان کو قربان کر دینا فخر سمجھتے تھے، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان احد میں جناب نبی پاک ﷺ کے سامنے ہیں، جناب نبی پاک ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر کفار کا دفاع کر رہے تھے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نفسی الفداء لنفسک یا محمد

Marfat.com

ووجھی فداء بوجھک الوقاء

میری جان قربان ہواے نبی آپ کے جسم پر بار بار، میرا چہرہ تیرے چہرے کے لئے ڈھال بن جائے، دشمنوں کے تیر آپ کی طرف نہ آئیں، وہ تیر میرے چہرے پر لگیں۔

یہ جماعت دی اللہ رب العزت نے، رسول اللہ ﷺ کو جب غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا کہ دشمنان اسلام ہمیں مٹانے کا پروگرام بنا رہے ہیں، بتاؤ میرے ماننے والو! ان کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ اور ایک انصاری صحابی کھڑا ہوئے، اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے امتی ہیں، ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں، (مسند احمد جلد ہشتم: ۶۸۰ حضرت مقدادؓ) جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت دی، تو بنی اسرائیل کی ایک جماعت کہنے لگی:

﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ المائدہ: ۲۴

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جہاد کی دعوت پر بعض بنی اسرائیل یہ کہنے لگے کہ جاؤ موسیٰ آپ اور آپ کے رب جہاد کریں، ہم تو یہاں بیٹھ کر جہاد کا تماشا دیکھیں گے۔

غزوہ بدر کے کے موقع پر جہادی تشکیل دینے کے وقت جناب نبی پاک ﷺ کے سامنے یہ پروگرام رکھا کہ بتاؤ میرے ماننے والو! دشمنان اسلام تمہیں مٹانے کا پروگرام کر چکے ہیں، اب اس دشمن کی یلغار کا دفاع کیسے ہوگا؟ تو انصاری صحابی کھڑے ہو کر یہ کہنے لگے اللہ کے رسول ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں، آپ کے آگے دائیں بائیں جہاد کرتے ہوئے ہمیں آپ پائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری صحابی کے یہ جملہ سن کر تبسم فرمایا کہ امید یہی تھی۔

مسکرانے کی وجہ:

جب رسول اللہ ﷺ سخت بیماری کی حالت میں تھے اور نماز پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کے لئے حکم دیا، (بخاری جلد اول: ۷۲۵) جماعت کھڑی ہوگئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام بن گئے، آپ ﷺ نے حجرے مبارک کے پردے کو ہٹا کر صحابہ کرام کی جماعت کو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، تو آپ مسکرانے لگے۔

علماء سیر نے عجیب بات لکھی کہ رسول اللہ ﷺ کیوں مسکرائے؟ لکھتے ہیں کہ اس لئے

Marfat.com

مسکرائے کہ جس مقصد کے لئے اللہ نے مجھے بھیجا تھا کہ دین کی اشاعت ہو، دین کی تبلیغ ہو، وہ ہو چکا ہے، اتنی بڑی جماعت تیار ہوگئی ہے تبلیغ کے لئے، جیسے میں نے حکم دیا، اس کے مطابق نماز پڑھ رہے ہیں۔

سحر ہوئی وہاں وہاں، ہاں جہاں گزر گیا:

اور قرآن مجید نے نبی پاک ﷺ کی بعثت کا تذکرہ کیا:

﴿هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا﴾ الفتح:۲۸

اللہ رب العزت فرمارہے ہیں کہ میں نے آخری رسول محمد عربی ﷺ کو بھیجا ہے، اس کو آسمانی علوم سے سرفراز فرمایا اور اس کی گویائی میں وہ حکمت اور فراست رکھی ہے، اس نبی کی گفتگو میں وہ حکمت و فراست، حق صداقت کے وہ انمول موتی رکھے ہیں کہ میرا نبی جدھر جدھر جاتا رہتا ہے، دنیا اس سے مستفید ہوتی جارہی ہے۔

فرمایا

قدم قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
سحر ہوئی وہاں وہاں، جہاں جہاں گزر گیا

یہ نظر رحمت روم والے صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی، تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جاتے ہیں۔

یہ نظر رحمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑتی ہے، تو فارس سے آنے والا فارسی بولنے والا بت پرست بنا، کبھی آتش پرست بنا، کبھی عیسائی مذہب قبول کیا اور مدینہ میں آکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گیا۔

حبشہ سے آنے والے بلال پر نظر رحمت پڑی، تو رضی اللہ عنہ اور سید اور اہل بیت میں داخل ہوگیا، نبی پاک ﷺ کی مجلس میں آپ کی معیت میں آپ کی صحبت میں رہا، تو اعزاز ملا

Marfat.com

کہ جنت میں پہلے بلالؓ کی جوتیوں کی آواز آ رہی تھی۔

قیامت تک باقی رہنے والی شریعت:

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا﴾

اوراس کی شریعت کو بھی اتنا نوازا، کیسے کیسے جانثار ہر دور میں پیدا ہوتے رہے فرمایا

﴿لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾

یہ دین دوسرے ادیان باطلہ یا ادیان منسوخہ پر غالب ہو کر رہے گا، کوئی بتائے پہلی امت والا اپنے نبی کے کرداروں کو، امم سابقہ والے اپنی نبی کے گفتار بتائیں، کردار بتائیں، اقوال بتائیں، آپ کا سونا بتائیں، آپ کا اٹھنا بتائیں، آپ کا طعام بتائیں، آپ کی ہر وضع قطع بتائیں، سابقہ امتوں والے خواہ یہود ہو یا نصاری، اپنے شریعتوں کی باتیں نہیں بتا سکتے، یہ اللہ نے ایسی شریعت رسول اللہ ﷺ کو عطاء کی، کیونکہ وہ منسوخ ہو چکی ہیں، یہ شریعت قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔

﴿لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾

تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو کر رہے گی اور کیسے غالب ہو کر رہے گی؟ ہر دور میں بادشاہ مدارس اسلامیہ کے حوصلہ شکنی کرتے رہیں گے۔ یہ پھر بھی یہ بڑھتے رہیں گے

﴿لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾

پھر بھی یہ غالب ہو کر رہے گی ورنہ کوئی کسر کفر نے ہر دور میں نہیں چھوڑی، دوستو! اسلام کو ختم کرنے کی اور مسلمانوں کو ختم کرنے کی اور قرآن کو ختم کرنے کی ہر دور میں کوشش ہوتی رہی، لیکن ناکامی مقدر بنی۔

تیرے ذکر کو بلند کر دیا:

آگے فرمایا:

﴿الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾

Marfat.com

اور آپ کے تذکرے کو بلند کیا۔ جہاں اللہ کا ذکر وہاں نبی کا ذکر، اسلام نام ہے دو چیزوں یعنی اللہ اور رسول کو ماننے کا، صرف اللہ کو مانے نبی آخر الزماں ﷺ کو نہ مانے، تو وہ مسلمان نہیں ہے، کفار نے ایک بات کہی تھی جب آپ کے بیٹے مکہ مکرمہ میں فوت ہوتے تھے کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے، اس کا وارث ہی کوئی نہیں ہے، اس کی نرینہ اولاد مرتی جارہی ہے، پریشانی کی بات نہیں ہے، اللہ پاک نے سورت الکوثر نازل فرمائی۔

﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾

فرمایا دشمنوں کا نام نہیں رہے گا، وہ نامراد ہوں گے، اس ہستی کا نام قیامت تک رہے گا، قیامت کے بعد میدان حشر میں بھی رہے گا، نام تمہارا نہیں رہے گا اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں، رسول اللہ ﷺ کی طبیعت چاہتی، تو حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے حسان مسجد نبوی میں اشعار پڑھو، جن میں میری مدح ہو، مشرکین کی اس میں ناکامی ہو، یہ اشعار پڑھو، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اشعار پڑھتے، فرمایا اس سے دشمنوں پر تلواریں چلتی ہیں اور پھر حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کیسا تربیت یافتہ تھا، سب سے پہلے ایک شعر پڑھا

مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

میں اپنے قصائد میں نبی اکرم ﷺ کی شان کیا بیان کرسکتا ہوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ میرے قصائد کو مقام مل گیا، تذکرہ محمد ﷺ کی وجہ سے۔

ور پھر آگے کہتے ہیں:

ضَمَّ الْإِلٰـهُ اِسْمَ النَّبِیِّ اِلٰی اسْمِهٖ
اِذَا قَالَ فِیْ الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

کہ اللہ رب العزت نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب پیغمبر محمد عربی ﷺ کا تذکرہ کیا ہوا ہے، اللہ رب العزت نے اپنے نام کے ساتھ نبی آخر الزماں ﷺ کا نام لگا دیا ہے، سنتے نہیں ہو، جب موذن پانچ وقت کی اذان دیتا ہے، سب سے پہلے یہ جملہ پڑھتا ہے

Marfat.com

اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ

اور پھر پڑھتا ہے

اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہر جگہ میں اللہ رب العزت نے اپنے نام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نام کا تذکرہ کیا، کلمہ طیبہ پڑھو، کلمہ شہادت پڑھو، ایمان میں داخلے والے کلمے ہیں، لا الہ الا اللہ، دوسرا جملہ محمد رسول اللہ، کلمہ شہادت میں اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ.....

شَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ

فَذُوا الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

اللہ رب العزت نے اپنے نام محمود کو چیرا ہے، اللہ رب العزت نے اپنے نام محمود کو چیرا ہے اور عربی گرائمر کے لحاظ سے نام محمد بنا دیا، یہ کوئی بعد میں آنے والے لوگوں کے قصائد نہیں دوستو! یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام پیش کر رہا ہوں جو نبی پاک ﷺ کے سامنے بھی پڑھا کرتے تھے اور کیا کہتے ہیں:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ

وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

کہتے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں حسان بن ثابت اے نبی اللہ پاک نے آپ کو اتنا خوبصورت بنایا اتنا خوبصورت بنایا کہ کسی نگاہ نے ایسا حسین نہیں دیکھا اور کسی ماں نے اتنا پیارا بیٹا جب سے دنیا بنی جب تک رہے گی اتنا پیارا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا ہوگا۔ آمنہ نے پیارا بیٹا جنا ہے۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

اے نبی اللہ رب العزت نے آپ کو اتنا پیارا بنایا اتنا پیارا بنایا خود آپنی کتاب میں آپ کی تشبیہ سورج کے ساتھ دی

سورج کیساتھ تشبیہ:

Marfat.com

﴿یا ایھا النبی اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴾الاحزاب: ۴۵.۴۶

اے نبی! ہم نے آپ کو اپنی الوہیت کا گواہ بنا کر بھیجا ہے اے نبی ہم نے آپ کو اپنی ربوبیت کا گواہ بنا کر بھیجا ہے

﴿وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴾

اور آپ کو روشنی والا سورج بنا کر بھیجا ہے اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کو روشنی والا آفتاب کہا ہے اور اس پر جناب قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے کتاب لکھی ہے، اس فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی صفات کہ آپ آفتاب ربانی ہیں، ایک آفتاب آسمانی ہے، آسمانوں پر چکر لگاتا ہے اور ایک آفتاب ربانی ہے، جو زمین میں مدینہ مقیم ہے وسراجا منیرا۔

سورج سے تشبیہ کی وجہ:

او پڑھے لکھے دوستو! تم تو بڑے جاننے والے ہو! فلکیات کے نظام کو، سائنس کو، سورج براہ راست روشنی لیتا ہے، اللہ رب العزت سے اور چاند روشنی لیتا ہے سورج سے اور سیارے روشنی لیتے ہیں سورج سے، کسی فلکیات والے نے یہ نہیں لکھا کہ سورج روشنی کسی اور سے لیتا ہے، سورج براہ راست اللہ رب العزت سے نور حاصل کرتا ہے، اس لئے اللہ رب العزت نے اپنے آخری رسول ﷺ کو سراج منیر کہا کہ یہ آخری رسول میرا سورج ہے اور اس کو روشنی براہ راست میرے نور سے ملتی ہے۔

اور بات کرتا چلوں جب دن میں سورج ہو، کسی کمرے میں لائٹ کی ضرورت نہیں ہوتی، سب کچھ نظر آتا ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو اپنے سر تاج کے بارے میں تشبیہ دیتے ہوئے چاند کے ساتھ معنون کیا، لیکن ساتھ ہی فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوگیا، سمجھنا بات کو چودھویں رات کو اللہ کا سراج منیر سرکار دو عالم ﷺ اپنے صحن میں میں آرام فرما رہے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ کے چہرے انور کو آپ کی رفیقہ حیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غور سے دیکھ رہی ہیں، دیکھتے دیکھتے بے ساختہ کہنے لگی، یہ میرا سر تاج

Marfat.com

چودھویں کا چاند ہے، پھر فوراً غلطی کا احساس ہوگیا، کہنے لگی نہیں، دنیا کے چاند کے چہرے پر چھائیاں ہیں، میرے چاند کے چہرے پر تو کوئی چھائی نہیں ہے۔ میرے چاند کو دنیا کے چاند کے ساتھ تشبیہ دینا انصاف نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ دنیا میں ایک ہی ہیں، جسے اقبال کہتا ہے

رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

رسول اللہ ﷺ کے جسد ظاہری کو بھی اللہ پاک نے اپنی قدرت کاملہ کا ایک عجیب نمونہ بنا کر بھیجا ہے کہ حضرت آمنہ یہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا کہ اتنا خوبصورت ہے کہ اس جیسا بیٹا میں نے نہیں دیکھا۔

ادھر جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آ گئے، جس کو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الفاظ میں بیان کیا کہ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ رب العزت نے بھیجا، صرف آپ کی نظر میں خوبصورت نہیں ہے، یہ پوری دنیا میں یہ ایک ہی نمائندہ ہے، جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے آ کر کیا بات کہی فرمایا:

آفاقہا گردیدہ ام، مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوبادیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری

جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام آ گئے کہنے لگے کہ میں پوری دنیا میں گھوما ہوں، تمام انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا ہے، تمام کائنات کو بھی دیکھا ہے، سب نبیوں کو دیکھا ہے، سب نبیوں کو اللہ نے بہت خوبصورت پیدا کیا، لیکن اے نبی آپ کو اللہ رب العزت سب سے زیادہ خوبصورت بنایا ہے۔

اللہ پاک صحیح عقیدت اور محبت جناب نبی پاک ﷺ کے ساتھ نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

پیغام مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾یونس: ۱۶

قال النبی ﷺ :" يَأَيُّهَاالنَّاسُ ! قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْنَ"

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کا مفہوم:

ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر یہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب نبوت ملی، تب آپ ﷺ نے اعلان فرمایا

﴿قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾

اے نبی! آپ فرما دیجئے کہ اگر اللہ رب العزت چاہتے، تو میں تمہارے سامنے آیات کی تلاوت بھی نہ کرسکتا اور نہ ہی تمہارے سامنے اور کوئی مضامین بیان کرسکتا، یہ اللہ نے مجھے نبی بنایا ہے اور یہ پیغام میرے اوپر نازل کیا ہے، تو میں اس کا تمہارے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

﴿ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ﴾

Marfat.com

کہ دیکھو میں نے تمہارے اندر اس اعلان سے پہلے کافی زندگی گزاردی ہے، میں نے اس طرح کی بات کبھی بھی تمہارے سامنے نہیں کی کہ توحید والے بن جاؤ، ایمان لاؤ، غلط کام چھوڑ دو، اگر میں اپنی طرف سے کرتا، تو چالیس سال تمہارے اندر گزار دیئے، پہلے بھی کر لیتا

﴿ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾

کیا تم نہیں سمجھتے ہو اس حقیقت کو، اگر یہ بات اپنی طرف سے ہوتی، تو پہلے بھی ہو جانی تھی، چالیس سال کے ساتھ اس کو کیوں معلق کیا گیا ہے۔

نبوت کا اعلان:

اور جناب نبی پاک ﷺ کا جو فرمان تلاوت کیا ہے، اس میں رسول اکرم ﷺ کو جو ہدایت ہوئی، آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اے لوگوں توحید و رسالت کا دل و جان سے اقرار کرنے والے بن جاؤ، تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

غار حراء کی خلوت نشینی:

جب آپ کو غار حراء کی خلوت نشینی میں اللہ رب العزت نے نبوت عطا کی ہے اور اس سبق کو لیتے ہوئے آپ واپس آ رہے تھے کہ راستے میں پھر جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی اور وہ اصلی حالت میں ظاہر ہوئے، آپ پریشان ہو گئے، کیونکہ چھ ہزار پروں میں دیکھا تھا اور ایک پر اس کا زمین اور آسمان کے خلا کو پر کر دیتا ہے، تو اصلی حالت میں جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام سامنے آئے، تو آپ اور پریشان ہو گئے اور پریشانی میں اضافہ ہوا، پہلے وہ غار حراء میں دبوچ بھی چکے تھے، (سیرت مصطفیٰ) (بخاری جلد دوم: ۴۹۸) خلوت نشینی کے شوق نے آپ کو وہاں پہلے ہی بیٹھنے پر مجبور کیا ہوا تھا، کہ دل چاہتا تھا کہ میں الگ بیٹھ کر اللہ اللہ کروں، لکھا ہے اصحاب سیر نے کہ آپ کے دادا عبدالمطلب بھی اسی غار حراء میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے تھے، میں بتا چکا ہوں کہ غار حراء عجیب غار ہے، اس میں جب بیٹھے تو سامنے بیت اللہ شریف نظر آتا ہے، یہ جبل نور کا کونہ ہے، غارِ حرا پر پہاڑ ختم ہو رہا ہے اور وہی راستہ جو حرم میں آتا ہے، وہاں پر ایک مسجد جن آتی ہے، پھر وہاں پر ایک

Marfat.com

مسجد رایہ ہے، جہاں آپ نے فتح مکہ کے موقع پر جھنڈا لہرایا تھا، اسی سے آگے ایک اور چھوٹی سی مسجد وہاں پر ایک درخت تھا، جب آپ نبوت ملنے پر واپس آ رہے تھے، اپنے گھر کی طرف اس وقت اس درخت کے قریب سے گزرے، تو وہ درخت کہنے لگا

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اس درخت کو پھر رکھا گیا بطور برکت کے پھر اس کی جگہ یہ مسجد بنادی کہ اس سے بہتر انداز میں یادگار کو زندہ نہیں رکھا جا سکتا تھا، حالانکہ بالکل مسجد حرام سامنے ہے مینار نظر آ رہے ہیں، اس کا نام مسجد شجر ہے، پھر آپ گھر میں تشریف لے آئے اور عبادت کی طرف آپ کی توجہ ہوئی اور نوافل کی طرف توجہ زیادہ ہونے لگی، جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے آ کر سکھا بھی دیا کہ یوں نفل پڑھنے ہیں، یوں وضو بنانا ہے، نماز تو فرض ہوئی ہے شب معراج میں اور اس کے بعد اوقات بتانے کے لئے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام آئے، پھر نماز بھی پڑھائی، لیکن اس سے پہلے ہی آپ کو نماز پڑھنے کا طریقہ بتا دیا گیا، اور یہی وجہ ہے جب قرآن مجید نازل ہو چکا تھا، آپ ﷺ اس کو تہجد میں تلاوت کرتے تھے، تبلیغ ہو رہی ہے خفیہ انداز میں، سب سے پہلے نبوت کی کی کہانی آپ ﷺ نے اپنی رفیقہ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کی کہ آج میرے ساتھ یہ ہوا ہے، وہ جہاں دیدہ خاتون تھی، آپ کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال تھی، جب ان سے شادی ہوئی، تو تجربہ کار عورت تھی، شریف خاندان کی شریف خاتون تھی، وہ کہنے لگی کہ چلو میں آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاتی ہوں، وہ بہت بوڑھے تھے اور لے جانے لگی تو پھر کہتی ہے

والذی نفس خدیجة بیده اشهد إنک رسول الله(بخاری جلد سوم: ۱۹۰۸)

کہ کہیں ورقہ بن نوفل جو میرا کزن ہے، یا کوئی اور جو آپ کی نبوت کو سن لے گا، تو کوئی اور ایمان لانے میں مجھ سے پہل نہ کر دے۔ اپنے کزن کی طرف لے کر جا رہی ہیں اور وہ عیسائی مذہب کو جانتے تھے، جب ان کے سامنے یہ تذکرہ کیا، تو وہ بھی کہنے لگے آپ اللہ کے

Marfat.com

سچے رسول ہیں اور کاش کہ اللہ مجھے صحت دیتا، مجھے قوت دیتا، جب قوم آپ کو آپ کے علاقے سے نکالے گی، تو میں آپ کا ساتھ دیتا، لیکن کیا کروں میں اب بالکل بے بس ہو چکا ہوں، علماء نے لکھا ہے کہ ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گئے، اس جملے سے ایمان لانا ظاہر ہوتا ہے، لیکن چند دنوں کے بعد وہ فوت ہو گئے تھے، یہ وحی کے انوار و برکات کوئی معمولی نہیں ہیں، وحی قلب میں حلول کر جاتی ہے، وحی رسول اللہ ﷺ کے قلب اطہر پر حلول کر گئی، ایک عالم اعلیٰ میں مقام عطا کر کے عنودگی لا کر آپ کے قلب میں نقش کیا جاتا اور رسول اکرم ﷺ جیسے جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام آگے پڑھاتے جاتے، تو فوراً پڑھنا بھی شروع کر دیتے تھے تو قرآن مجید نے فرمایا:

﴿ لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ﴾ القیامۃ: ۱۶، ۱۷، ۱۸

اے نبی! آپ جلدی جلدی نہ پڑھا کریں، جب جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ پر وحی لے کر آتے ہیں، ہمیں پتہ ہے آپ جلدی پڑھ لیتے ہیں، کہ کہیں بھول نہ جاؤں، آپ کے قلب اطہر پر محفوظ کر دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے آپ یہ نہ سوچئے کہ کہیں بھول نہ جاؤں، جب ہمارا فرشتہ وحی آپ پر نازل کر کے رخصت لیں لے، تو پھر آپ قرآن مجید کی تلاوت خوب کریں۔

جب آپ کو نبوت ملی تو اعلانیہ نبوت اور توحید و سنت کے پیغام کو پھیلانے کی اجازت نہیں تھی اور تین سال تک خفیہ تبلیغ ہوتی رہی، اپنے ساتھیوں میں آپ بات رکھتے رہے، ساتھی بات مانتے تھے، سب سے پہلے گواہی آپ پر آپکی رفیقہ حیات نے دی ہے، یہ انسان کے اعلیٰ ہونے کی دلیل ہے، جس پر اس کی امانت صداقت رسالت پر اس کی بیوی گواہی دے، لوگ گواہیاں دینا شروع کر دیتے ہیں، بیویاں سوچتی رہتی ہیں کہ ہمارا شوہر نیک ہے یا نہیں، یہ مقام کی بات ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ

"زملونی، زملونی" بخاری جلد دوم: ۲۱۸۱

میری طبیعت خراب ہے، مجھے چادر اوڑھا دو، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

Marfat.com

چادر اوڑھادی اور پھر سر مبارک کی زلفوں میں انگلیاں ڈال کر کھجلی کرنے لگی کہ آپ کو راحت سکون حاصل ہو جائے۔ جملے کیا بولتی ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جملے نقل کئے ہیں، اپنے کتاب صحیح بخاری میں فرمایا:

"کلا واللہ لایخزیک اللہ أبدا، إنک لتصل الرحم ،
وتحمل الکل، وتقری الضیف ، وتعین علی نوائب الحق"

بخاری جلد سوم:۱۹۰۸

اللہ کی قسم !اے میرے محبوب! اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کریں گے ،آپ کو اپنے مشن میں اللہ رب العزت کبھی ناکام نہیں کریں گے، اس لئے کہ آپ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، آپ غریبوں کا ساتھ دینے والے ہیں، آپ بے سہارا کے سہارا بننے والے ہیں، آپ مہمان نواز ہیں، دوسروں کے بوجھ اٹھانے والے ہیں اور حق والوں کا آپ ساتھ دینے والے ہیں، جوان خوبیوں کا حامل ہوتا ہے، اللہ کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں کرتا۔

اور پھر یہ سلسلہ رہا تین سال تک کہ خفیہ تبلیغ کا حکم تھا اور تہجد میں آپ قرآن مجید پڑھتے رہے اور قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کو مقام ارفع حاصل کرنے کے آیات اللہ رب العزت نے نبی پاک ﷺ پر نازل کی کہ ہمارے قرب کے جو درجے ہیں، اس سے اور قریب بن جائیں گے، ان صفات پر عمل کرنے لگ جائیں۔

کمبل اوڑھنے والے پیغمبر!

اللہ کو نبی پاک ﷺ کی یہ کمبل اوڑھنی والی ادا پسند آئی اور اللہ تعالیٰ نے نام رکھ دیا اے میرے کمبل اوڑھنے والے پیغمبر! آپ کو میں نے بتایا کئی دفعہ کہ اللہ رب العزت نے پورے قرآن میں رسول اللہ ﷺ کو یا محمد نہیں کہا، بلکہ صفات سے بلایا ہے

﴿یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾الاحزاب:۴۵.۴۶

﴿یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾المزمل: ۱

﴿یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾المدثر: ۱

Marfat.com

اس انداز میں پکارا، نام اگرلیا ہے تو یا محمد نہیں، بلکہ جملہ خبریہ کی شکل میں لیا ہے، ﴿محمد رسول اللہ﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جب پکارا، تو یا محمد نہیں کہا، یا رسول اللہ سے پکارا ہے، یہ ادب ہے، رسول اکرم ﷺ نے اپنے رفیقہ حیات کو یہ بات کہی مجھے چادر اوڑھا دو، طبیعت خراب ہے، تین سال تک تبلیغ ہوتی رہی، اسی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے، اسی عرصہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے، اسی عرصہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے، اسی میں اور ساتھی ایمان لائے، اب مقام ارفع دینے کے لئے اللہ نے آیت نازل کی تو رسول اللہ ﷺ سیفر مایا

﴿یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً نِّصْفَهٗۤ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً﴾ المزمل: ۱ تا ۴

اے میرے کمبل اوڑھنے والے پیغمبر! ہماری دوستی کے کچھ انداز اور بھی ہیں اور لوگوں کی دوستی کے انداز اور ہیں، ہماری دوستی کا رنگ یہ ہے، ہماری دوستی میں اضافے کا طریقہ یہ ہے:

﴿قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً﴾

کہ رات کی آخری گھڑیوں میں اٹھ جایا کرو

﴿نِصْفَهٗ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً﴾

آدھی رات قیام میں گزارا کرو

﴿اوزد علیہ﴾

یا اس میں تھوڑا سا اضافہ کرلو، رات کی گھڑیوں میں قیام کی حالت میں جب میں آپ کو دیکھوں گا، تو انعامات میں اضافہ کروں گا

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً﴾ المزمل: ۴

اور تہجد کی نماز میں آپ آسمانی کتاب کی تلاوت میں مصروف رہا کریں، پھر دوستی میں اضافہ ہوگا، درجات ملیں گے۔

آپ ﷺ کیلئے تہجد کی فرضیت:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عجیب بات لکھی ہے، کہ تہجد کی فرضیت والی آیت رسول اکرم

Marfat.com

ﷺ کے لئے ہے، سب سے پہلے تہجد نماز جناب نبی پاک ﷺ پر فرض کی گئی، آپ ﷺ کی پنڈلیاں سوج جاتی تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی تھی، حضرت! آپ امام الانبیاء ہیں، آپ خاتم النبیین ہیں، آپ سید دو جہاں ہیں، آپ جنت کے سردار ہیں، اللہ کے محبوب پیغمبر ہیں، آپ اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں، کہ آپ کی پنڈلیاں سوج جاتی ہیں، اس کے جواب میں آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات فرمائی

"أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا"

عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں، کہ جس نے یتیم کو امام الانبیاء بنا دیا، میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

مکہ کے پہلوان کیساتھ مقابلہ:

صحیح حدیث ہے اور مشہور حدیث ہے، مکہ کا ایک پہلوان جس کا نام رکانہ ہے، اس نے کہا ہے کہ میں اونٹ کی کھال کو پھیلا کر اپنے آپ کو اس پر کھڑا کرتا ہوں، اگر واقعتاً آپ اللہ کے رسول ہیں، تو مجھے یہاں سے گرا دیں، آپ ﷺ نے ہاتھ لگایا، تو وہ گر گیا، کہنے لگا کہ یہ ویسے ہی ہو گیا ہے، آپ دوبارہ گرائیں، آپ نے دوبارہ گرا دیا، پھر کہنے لگا میں صحیح کھڑا نہیں ہو سکا تھا، پھر گرائیں، آپ نے پھر گرا دیا، کہنے لگا آج تک تو حجاز میں اور حجاز کے باہر جتنے مقابلے ہوئے، مجھے کوئی نہیں گرا سکا تھا، جبکہ آپ نے گرا دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور میں آپ کی سچی رسالت کی گواہی دیتا ہوں، لیکن میری یہ ذلت والی بات کسی کو بتانا نہیں کہ آپ نے مجھے گرا دیا تھا، پھر وہ خود ہی بتاتا تھا۔

اب ایک بات یاد رکھنی ہے کہ سو پہلوانوں سے زیادہ طاقت تھی اور ادھر پنڈلیاں سوجھ جاتی تھی، یہ کیا بات ہوئی؟ یہاں ہمیں یہ پیغام دینا مقصود ہے کہ تہجد کی نماز اگر کوئی شخص کما حقہ پڑھنے والا ہے، تو اس میں سو پہلوانوں سے زیادہ طاقت خرچ ہوتی ہے، تب پنڈلیاں سوجھ جاتی ہیں، جب خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کی کتاب کی تلاوت ہو رہی ہو جسم فنا فی اللہ ہوتا ہے، جسم فنا فی اللہ ہوتا ہے جسم میں طاقت کیا رہتی ہے جو عاشق صادق اپنے محبوب حقیقی سے رابطہ کرتا ہے، اس عاشق صادق کے جسم میں طاقت ہوتی ہے، اس کا جسم تو فنا فی

Marfat.com

اللہ ہو چکا ہوتا ہے ، جو طاقت ختم ہو چکی ہوتی ہے، تہجد کی نماز سو پہلوانوں سے زیادہ وزنی نماز ہوتی ہے، ایسے ہی جنت کا مستحق تو نہیں بنا دیتی ،اس میں کچھ مشکلات ہیں، تب جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ تہجد کے پابند کو اللہ تعالی اس وقت تک وفات نہیں دیتا جب تک اس بندے کو اپنا محبوب نہ بنالیں۔

جب محبوب بنا لیتے ہیں تہجد کے پابند کو، تو پھر اس پر وفات آجاتی ہے، تو اب اس کو سکون ہی سکون ملے گا کہ اللہ کا محبوب جو بن چکا ہے۔

اعلانیہ تبلیغ کا اغاز:

اب آیت نازل ہوئی تین سال کے بعد

﴿وأندر عشیرتک الأقربین ﴾الشعراء: ۲۱۴

اے نبی! اب اپنے قبیلے والوں کو اپنے رشتہ داروں کو اپنے لوگوں کو اعلانیہ تبلیغ کریں اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی

﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾المدثر: ۱ تا ۵

اے کمبل اوڑھنے والے ہمارے محبوب پیغمبر! اب خفیہ تبلیغ کا وقت ختم ہو چکا ہے، اب لوگوں کو بتوں کی عبادت سے ڈرایئے ،اللہ کی توحید کی طرف بلایئے اور اللہ کی بڑائی بلند کریں، اور میری بڑائی بیان کرنا، ہر مشکل میں مجھ سے مانگنا، یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ، خود بگڑ جائیں گے، تباہ ہو جائیں گے، جل جائیں گے۔

نقش اسلام کبھی مٹا ہے مٹانے سے
مٹ گئے آپ جتنے تھے مٹانے والے

﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾المدثر: ۱ تا ۵

تم نے بتوں سے بچ کر رہنا ہے، یہ گندگی ہے یہ پلید ہیں، انہوں نے پریشانی بنائی ہوئی

Marfat.com

ہے، ان سے خود بھی بچ کر رہنا ہے اور منصب نبوت یہ ہے کہ لوگوں کو بتوں کی عبادت اور پوجنے سے بچانا ہے۔

﴿ والرجز فاھجر ﴾ اب یہ آیت نازل ہوگئی، رسول اکرم ﷺ نے سوچا کہ اب میں کیسے تبلیغ کروں، سب لوگوں کو توحید کا اعلان کیسے سناؤں، اب یہ وہ دور ہے اور اس سے پہلے والے دور بھی کہ آپ ﷺ کے والد صاحب اور دادا کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابوطالب آپ کی پرورش بھی کرتے رہے، پھر آپ کے ساتھ بھی رہے، خیال بھی کرتے رہے، یہی وجہ ہے کہ اعلانیہ تبلیغ کے بعد مشرکین مکہ کا ایک وفد آکر ابوطالب سے ملا تھا، کہ اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ، یہ جب توحید بیان کرتے ہیں، تو ہمارے بتوں کی تذلیل ہوتی ہے، یہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں، سب کچھ اللہ کرتا ہے، تو اپنی گفتگو اس انداز میں کریں کہ دونوں نظام چلتے رہیں، پالیسی ایسی طے ہونی چاہئے، کہ کوئی بھی ناراض نہ ہو، یہ بنیادی بات ہے، اگر توحید وسنت کی پالیسی ایسی طے ہو، کہ کوئی ناراض نہ ہو، ایسا نہیں ہوسکتا، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت تبلیغ سنئے، سورۂ مریم میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَالَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِىْ عَنْكَ شَيْئًا ﴾

ابراہیم علیہ السلام اپنے ابا کو تبلیغ کر رہے ہیں۔

سورج وچاند ہتھیلی پر:

ابوطالب نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بات رکھی کہ بھتیجے ذرا خیال کر کے چلو، رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا تھا، کہ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند کو لا کر رکھ دیں، اتنا بڑا کارنامہ بھی کر دیں، پھر بھی گول مول بات نہیں کروں گا، بات صاف کروں گا، آخر ایک دن بات صاف کرنی ہوگی، پھر ان کا بھی مجرم اللہ کا بھی مجرم، پہلے ہی دن سے بات صاف کرلو، کہ اللہ کی خوشنودی حاصل ہوجائے گی، انہوں نے ناراضگی تو کرنی ہے، چچا خاموش ہوگئے۔ (سیرت مصطفیٰ)

Marfat.com

شعب ابی طالب:

پھر شعب ابی طالب میں جانا پڑا، یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ کو تین سال اقتصادی پابندیوں کے ساتھ پابندار ہنا پڑا، رسول اللہ ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ جب کوئی اہم معاملہ ہوتا ہے، تو صفا پہاڑی کے اوپر چڑھ کر لوگ اعلان کرتے ہیں، چادر سے لہراتے ہیں، یہ ایک خاص طریقہ ہے عرب قبائل میں، کہ صفا پہاڑی پر چڑھ کر یوں چادر لہراتے ہیں، جن لوگوں نے صفا پہاڑی دیکھی ہے، جہاں شاہی محل ہے، تو سامنے علاقہ مکہ شہر آپ کی جائے ولادت ہے وغیرہ، یہ سب سامنے ہوتے تھے، خاص موقع پر اور پرخطر موقع پر ادچادر لہرائی جاتی تھی، تاکہ یکدم سارے حاضر ہو جائیں، اس سے زیادہ کون سا موقع خاص ہوسکتا ہے، جس میں اللہ کی توحید بیان ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ گئے۔ (صفا پہاڑی کا بیان)

رسول اکرم ﷺ صفاء پہاڑی کے اوپر چڑھ گئے، میں ابو طالب کی بات کی بات رہا تھا، کہ وہ رسول اکرم ﷺ کو بڑی محبت سے دیکھتے تھے فرق ہے چچا تو ابولہب بھی تھا جو بھتیجے کو غصے سے دیکھتا تھا ابو طالب ایک دن محبت میں دیکھ کر بے ساختہ اشعار پڑھنے لگے

أبيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتامى وعصمة للأرامل

اللہ نے مجھے کتنا خوبصورت بھتیجا عطا کیا ہے، شام کے سفر میں میرا بھتیجا میرے ساتھ تھا، بادل سایہ کرتے تھے، بادل برسنے سے پہلے اجازت لے کر برستے تھے کہ اللہ کے محبوب پیغمبر! اللہ نے آج مکہ میں بارش برسانے کا آرڈر دیا ہے، آپ کی اجازت ہے، اللہ نے بارش کو آپ کی اجازت کے ساتھ معلق کیا ہے، یہ چہرہ ایسا ہے نا بادل بھی اس چہرے کو دیکھنے کے لئے ترستے ہیں، آسمان بھی ترستے ہیں ا، یک مرتبہ آسمان نے عرض کیا اے اللہ کہ زمین ہم پر فخر کرتی ہے کہ میرے اوپر امام الانبیاء رہتا ہے، جنت نے درخواست کی اللہ رب العزت کے سامنے، تب اللہ نے رسول اللہ کو معراج کرائی۔ (معجزاتِ مصفطی)

Marfat.com

یتیموں اور غلاموں کا سہارا:

ثمال الیتامی وعصمۃ للارامل

کہتے ہیں یہ یتیموں کا پرورش کرنے والا بنے گا، یہ میرا بھتیجا بیواؤں کا سہارا بنے گا، غلاموں کا سہارا بنے گا، بے سہاروں کا سہارا بنے گا، پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو، یہ خزانچی ہیں اللہ کے رسول ﷺ کے، فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کہا او بلال! بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دو، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بیت اللہ کے ساتھ سیڑھی لگا دی گئی، جب سیڑھی پر چڑھنے لگے، تو چپل اتار دی، اللہ کے حبیب ﷺ نے کہا بلال! چپل نہ اتارو، آپ کی چپل کی آواز معراج کے سفر میں مجھ سے پہلے جنت میں سنائی دے رہی تھی، اس چپل کو نہ اتارو، چپل سمیت بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اللہ کی توحید اور سنت کا اعلان کردو اور رہتی دنیا تک کے لئے یہ بات رقم ہو جائے گی کہ اللہ کا آخری حبیب، اللہ کا آخری نبی الرحمۃ یہ غلاموں کو اتنا نوازتا ہے کہ فتح کے دن چھت کے اوپر غلاموں سے اذان دلوادی۔

اسامہ کو سواری پر بٹھانے کا واقعہ:

اور فتح مکہ کے دن جب اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ کی وادی میں داخل ہونے لگے، تو کہا کہ اسامہ بن زید کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا پیچھے ہیں، بچہ ہے، کہا بلاؤ، میرے ساتھ اونٹنی پر سوار کردو اور میں شکر گزاری کی شکل میں مکہ کی وادی میں داخل ہو کر رہتی دنیا کے لئے تاریخ لکھ دوں گا کہ میں فاتح بن کر غرور نہیں کر رہا ہوں۔ غلام کو سوار کے داخل ہو رہا ہوں۔

حضرت سلمان فارسی کی آزادی کا واقعہ:

اور ادھر مدینہ کے سفر میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت میں آئے، آپ نے پوچھا سلمان! کیا بات ہے؟ پریشان نظر آرہے ہو کہ اللہ کے رسول مجھ سے یہودی آقا خدمت زیادہ لیتا ہے اور مجھے مارتا ہے۔ کہا سلمان اپنے آقا سے پوچھ کر آنا مجھے

Marfat.com

آزاد کردو اور اس کا حرجانہ کتنا ہوگا؟ قیمت کتنی ہوگی؟ یہ پوچھ کر آنا یہ غلاموں کا سہارا بننے والا آخری رسول ﷺ ہے۔

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند دن بعد حضرت کے دیدار کے لئے حاضر خدمت ہوئے، فرمایا سلمان! اپنے آقا سے اپنی آزادی کی قیمت پوچھی تھی کہ کتنی ہے؟ کہا حضرت پوچھا تھا، لیکن اتنی قیمت میری لگائی ہے کہ ادا ہی کوئی نہیں کر سکے گا، سلمان بولو، تیرے آقا نے کتنی قیمت لگائی ہے؟

کہا حضور ۴۰ اوقیہ سونا میری آزادی کی قیمت لگائی ہے، تین سو کھجوروں کی گھٹلیاں لگانی ہیں، یا پودے لگانے ہیں، جب وہ پھل دینے لگیں گی، تو آزادی ملے گی، کھجور کے درخت تو بڑی مدت کے بعد بالغ ہوتے ہیں، میں سمجھ چکا ہوں کہ میری آزادی نہیں ہو سکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا سلمان! تیری قیمت تو اس سے بھی زیادہ ہے، تیری قیمت اس لئے کہ تو نے مجھے ڈھونڈنے میں کتنی صدیاں گزاریں، (سیرت مصطفیٰ) تین سو پچاس سال عمر ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، آتش پرستی کے عقیدے سے گزرتے ہوئے، پھر کئی راہبوں کے پاس کئی کئی سال رہے۔ پھر آخری عیسائی راہب نے نصیحت کی تھی یثرب کا علاقہ ہوگا، کھجوروں نے اس کو گھیرے میں لیا ہوگا، ایک آخری نبی ہجرت کر کے وہاں قیام پذیر ہوگا، اس کے شانے میں مہر نبوت ہوگی، وہ ہدیہ قبول کرے گا، صدقہ قبول نہیں کرے گا اور اس کے چہرے پر ہر وقت تبسم ہوگا۔ اللھم صل علی محمد.....

فرمایا سلمان! تیری قیمت تو اس سے بھی زیادہ آسمانوں والے کے نزدیک ہے اور نبی کے نزدیک بھی قیمت زیادہ ہے، جتنی قیمت ہے آج اللہ کا حبیب ادا کر دے گا، حال طاری ہو گیا حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی نے پوچھا تھا کہ جب یوسف کی قمیص کی خوشبو مصر سے آئی، تو سوال کیا، جب آپ کے گھر کے قریب تھے، خوشبو نہیں آئی، کنعان کے جنگل کے کنویں میں تھا یوسف، تو خوشبو نہیں آئی، دو کلومیٹر اور اتنے دور دوسرے ملک مصر سے آپ کو بیٹے کی قمیص کی خوشبو آ گئی، عجیب باتیں کرتے ہو، بیٹے کہنے لگے، بابا آپ بوڑھے ہو گئے ہو، یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام نے عجیب جواب دیا کہا، جس کو شیخ سعدی نے کچھ یوں

Marfat.com

بیان کیا

بگفتِ احوال ما برق جہاں است
دم پیدا و دیگر دم نہاں است
گہے برطارم اعلی نشینم
گہے برپشتِ پائے خود نہ بینم

جب اللہ کی مشیت ہوتی ہے ہمیں کچھ عطا کرن کی، تو پردے سب ہٹا دیئے جاتے ہیں، سب کچھ عطا کر دیا جاتا ہے، جب اس کی مرضی نہیں ہوتی، تو پھر ہمیں اپنے پاؤں کے نیچے کا بھی نہیں پتہ ہوتا ہے، اللہ کے نیک ولیوں کے بڑے واقعات ہیں۔

بعض دفعہ اپنی دعا میں یوں بات کر دیتے ہیں، حدیث ہے ''لواقسم علی اللہ لابرہ.....'' کہ ایک اللہ کا ولی قسم کھائے کہ اللہ یوں کرے گا تو اللہ فرماتے ہیں میں یوں کروں گا کہ اپنے محبوب بندوں کی قسم نہیں ٹوٹنے دوں گا، یہ تو اللہ کا حبیب ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کو بلایا صحابہ حاضر ہو گئے فرمایا ایک ہزار اشرفیوں کا بندوبست کرو، ہزار اشرفیوں کا اندازہ ۴۰ اوقیہ سونے سے کہا گیا ہے، ڈھیر لگ گیا، ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پاس سے ایک سونے کی ڈلیہ دی جس کا وزن 140 اوقیہ تھا قرضہ اس سے یعنی بدل آزادی اس سے ادا کیا۔ پھر ایک صحابی کو حکم دیا مدینہ کے باہر فلاں کو کہہ دو تین سو کھجوروں کی قلمیں اللہ کا حبیب مانگ رہا ہے، وہ دیدے گا، صحابی تین سو قلمیں کھجور کی لے کر آ گئے، بعض روایات میں ہے کہ کئی صحابہؓ نے کھجوریں پودوں کی صورت میں جمع کیں، آپ ﷺ نے فرمایا سلمان! اپنے آقا کو کہو جن جگہوں پر کھجور لگانا چاہتا ہے، وہ بتا دے اور کہا کہ عمر کہاں ہیں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے، عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! حاضر ہوں، اللہ کے رسول آرڈر کیا ہے؟ آرڈر یہ ہے مشکیزہ ساتھ لے لو، پانی کا لوٹا ساتھ لے لو، میں کھجور کی قلمیں لگاؤں گا، سلمان کی آزادی کے لئے اور آپ نے تھوڑا تھوڑا پانی لگانا ہے، پانی کا مشکیزہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھر کر لے آئے اور آپ نے پاس رکھ دیا کہا قریب لے آؤ، آپ نے اس میں پھونک ماری اس مشکیزہ

Marfat.com

پر ہاتھ پھیرا کہ محفوظ رکھنا۔

سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادھر سے اپنے آقا کو لے کر آ گئے، میں نے دیکھا ہے وہ باغ چند کھجور کے درخت اس وقت موجود تھے اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حجرہ بھی موجود تھا، میں نے اس عربی شخص سے کہا میں ان پتھروں کو مشکل کشا اور حاجت روا نہیں سمجھتا ہوں، لیکن مجھے اس حجرے کے پتھر کے ساتھ تاریخ اسلام کی یادیں تازہ ہو رہی ہیں، کہ جن پتھروں کے ساتھ اللہ کے حبیب کے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عرصے تک بسیرا کیا، کیوں نہ ان کی تقوی اور روحانی تعلیمات کی جھلک مجھ میں بھی منتقل ہو جائے، اس عربی نے پھر مجھے اجازت دی اور پھر کہنے لگا میں سلمان والے کنویں سے پانی نکال کر وضو بھی کراتا ہوں، بہر حال ادھر آقا بھی پہنچ گیا، ادھر رسول اللہ ﷺ آقائے دو جہاں پھر تشریف لے آئے، ایک طرف آقا ہے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور مقابلے میں دو جہاں کا آقا ہے، آپ نے کہا نشان لگاتے جاؤ اور آپ وہ پودے لگاتے گئے، فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی دیتے گئے، جب سو قلمیں لگ گئیں، آپ نے اللہ کے حضور دعا کی اللہ رب العزت سلمان کی آزادی کی بھیک مانگتا ہوں یا اللہ! جو میرے بس میں تھا میں نے کر دیا ہے، تین سو قلمیں لگانی تھی، وہ میں نے لگا دی ہیں، فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی لگا دیا ہے، اے اللہ! میں سلمان کی آزادی کی بھیک مانگتا ہوں، اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے حبیب! یہ تیرے قلموں کی برکت سے یہ درخت بن کر پھل دار ہو جائیں گے، معجزہ تیرے ہاتھ کا دکھا دوں گا، تقریباً ایک سال کے اندر درخت پھل آور ہو گئے، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشی کے مارے دوڑتا ہوا اپنے آقا یہودی کے پاس پہنچ گیا، کہنے لگا وہ شرط پوری ہو گئی ہے، یہ ہزار اشرفیاں بھی آپ لے لیں اور کھجوروں کے تین سو درخت پھل آور ہو گئے ہیں، آپ اپنی زمین میں جا کر دیکھ لیجئے، کہنے لگا سلمان پاگل ہو گئے ہو، کھجوریں بھی اتنی جلدی پھل آور ہوتی ہیں؟ آپ میں کیا صلاحیت ہے سلمان فوراً اس جملے کی اصلاح کر دی، اے آقا! مجھ میں کوئی صلاحیت اور کمال نہیں ہے، جس ہستی کا میں نے کلمہ پڑھا ہے، وہ بڑی کمال والی ہے، میں نے قلمیں نہیں لگائی، میرے حقیقی آقا نے

Marfat.com

قلمیں لگائی ہیں ،آقا ششدر رہ گیا، کھڑا ہو گیا، باغ کی طرف چل پڑھا، اللہ نے ھوا کو آرڈر دیا، وہ باغ ٹہلنے لگا، پکی ہوئی کھجوریں گرانے لگا۔

آقا قریب کھڑا ہو کر کہنے لگا سلمان! جا میں نے تمہیں آزاد کر دیا ہے، یہ اشرفیاں بھی واپس لے جاؤ یہ، وہی سونا تھا جو آپ ﷺ نے انڈے کی شکل والا دیا تھا، اس کا وزن ۴۰ اوقیہ تھا، جو ایک ہزار اشرفیوں کے برابر تھا، اس یہودی آقا نے وہ بھی واپس کر دیا اور جس ہستی نے قلمیں لگائی ہیں ،اس ہستی کے مذہب پر باغ کو بھی وقف کر دیا ہے، ذرا مجھے ساتھ لے جا، میں اس قابل نہیں ہوں کہ آپ کے سردار کے سامنے حاضر ہو سکوں، میری سفارش کرو میں بھی حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں آنا چاہتا ہوں، آقا بھی مسلمان ہو گیا۔

اللہ ہمیں صحیح سمجھ اور سچی عقیدت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

معجزات مصطفےٰ ﷺ .....اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴾بنی اسرائیل:۴۶

قال النبی ﷺ : ”بُعثت من خير قرونٍ بنی آدم قرنا مقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فيه“(بخاری جلد دوم: ۸۱۱)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کا مفہوم:

پندرھویں پارے کی دو آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس میں رسول پاک ﷺ کے مبعوث ہونے والے زمانے کو بہترین کہا گیا ہے، اور آپ ﷺ سے جو خرق عادت افعال اللہ پاک نے صادر کرائے ہیں ،ان افعال کا ذکر ہے، ان کو اسلامی اصطلاح میں ”معجزات“ کہتے ہیں۔ فرمایا

﴿جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

Marfat.com

مَّسْتُوْرًا﴾بنی اسرائیل:۴۶

﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴾بنی اسرئیل:۴۵

اے نبی! جب آپ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں،تو ہم آپ کے اوران لوگوں کے درمیان جوایمان نہیں لاتے ،ایک چیز درمیان میں پردے کےطور پرحائل کردیتے ہیں، جب آپ کے لئے وہ کوئی گندی اور خطرناک سوچ لے کرآتے ہیں، آپ ﷺ ان کونظر ہی نہیں آتے ،وہ اپنے مقصد میں ناکام واپس ہوجاتے ہیں۔

﴿وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴾بنی اسرئیل:۴۵

پس انہوں نے اپنے دل میں یہ بات بیٹھارکھی ہے کہ ہم نے بات نہیں سننی ،نہیں ماننی، سرکشی اورعنادکرتے رہنا ہے، توہم نے بھی ان کے دلوں پرمہرلگادی اوران کے کانوں میں ڈھکن لگادیئے ہیں، جب تم ہماری اس کتاب کی ناقدری کرتے ہو،تو اس بے قدری اوران کی ضد،عناداورسرکشی کی وجہ سے ہم نے بھی مہریں لگادی۔

﴿وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴾بنی اسرئیل:۴۵

جب آپ قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے ہیں اورخصوصاوہ آیتیں جس میں اللہ کی توحید کاذکرہے،تو پھر یہ پیٹھ پھیرکر بھاگتے ہیں،دور چلے جاتے ہیں۔

حدیث کامفہوم:

جناب نبی پاک ﷺ کے فرمان کامفہوم یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

"بعثت من خیرقرون بنی ادم "(بخاری جلد دوم: ۸۱۱)

بنی آدم پرجتنے دورآئے ہیں ان میں سے بہترین دورمیں مجھے بھیجا گیا ہے

کنت من القرون الذی فیه(بخاری جلد دوم: ۸۱۱)

Marfat.com

اور وہ زمانہ جس میں موجود ہوں، یہ سب سے زیادہ بہترین ہے۔

اس طرح کی حدیث ایک اور بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین وہ زمانہ ہے، جس میں میں ہوں، پھر وہ بہترین زمانہ ہے جو میرے بعد آئے گا یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ زمانہ ہے، جو اس کے بعد آئے گا وہ بہترین زمانہ ہے

"خیر القرون قرنی ، ثم الذین یلونهم ، ثم الذین یلونهم" خیر الناس قرنی/ خیر امتی قرنی/ خیر کم قرنی (بخاری جلداول: ۲۵۴۲)

یہ جو میرا زمانہ ہے، پھر اس کے ساتھ جو ملا ہوا ہے اور پھر اس کے ساتھ جو ملا ہوا ہے یعنی نبی کا زمانہ، صحابہ کا زمانہ، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ، جو زمانہ رسول اکرم ﷺ کے جتنا قریب ہے، وہ اتنا ہی زیادہ مبارک ہے۔

ام جمیل کو نہ نظر آنے کا معجزہ:

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کافر لوگوں کی طرف سے آپ کو یہ اندازہ ہوتا کہ یہ مجھے تکلیف دینے آئے ہیں، تو چند آیات آپ تلاوت کیا کرتے تھے، ان میں سے ایک آیت یہ ہے:

﴿ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴾

﴿ وَّ جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴾ بنی اسرائیل: ۴۶

مفسرین نے لکھا ہے کہ جب ابولہب کی بیوی ام جمیل رسول اکرم ﷺ کو پتھر مارنے کے لئے ڈھونڈ رہی تھی کہ آپ مکہ کے ایک چوراہے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے تھے اور یہ ڈھونڈتی ہوئی آ رہی ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کو یہ بتایا کہ حضور یہ غلط ارادے سے آ رہی ہے، آپ نے فرمایا کہ ابوبکر کوئی بات

Marfat.com

نہیں ہے، وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، وہ قریب آئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنے لگی، آپ نے فرمایا، ڈھونڈو، وہ چلی گئی، جیسے اس کی عادت تھی، باتیں کرتی ہوئی چلی گئی، آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا میں نے یہ آیتیں پڑھ لی تھی، اللہ نے مجھے یہ بتایا آپ کے اور آپ کے نہ ماننے والوں کے درمیان میں پردہ حائل کردوں گا، آپ ان کو نظر ہی نہیں آئیں گے، تو فرشتوں نے میرے درمیان اور اس کے درمیان ایک قطار باندھ لی تھی، میں اس کو دیکھ رہا تھا، لیکن وہ مجھے نہیں دیکھ رہی تھی، اللہ کا حکم ایسا ہی تھا۔ (مسند ابویعلی موصلی/تفسیر مظہری)

ہجرت کے موقع کا معجزہ:

جب آپ پر ہجرت کا حکم نازل ہوا اور آپ کو ہدایت دی گئی کہ آپ اس طریقے سے اپنے گھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ دیں اور رات کو آپ بمع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھ دو بندے اور تھے، ایک راستہ بتانے والا اور دوسرا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام تھا، یہ کچھ مشورہ مشرکین مکہ نے کیا تھا کہ جیسے گھر سے باہر نکلیں گے، یک بارگی آپ (ﷺ) پر نعوذ باللہ حملہ کریں گے اور آپ کو قتل کردیں گے، شہید کردیں گے، تو پھر قائد ختم ہو جائے گا، تو پھر ساری قیادت کا منشور کمزور ہو جاتا ہے، آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا تھا کہ جیسے آپ ﷺ نکلیں گے، تو آپ ﷺ پر حملہ کردیں اور یہ مشورہ ابوجہل کا تھا اور اس میں عرب قبائل کے نوجوان جمع کئے گئے تھے، حملہ کرنے کے لئے کہ کسی ایک پر مقدمہ نہیں بنے گا، ساروں پر مقدمہ بنے گا، جو کچھ بھی ہوگا، یکبارگی حملہ ہوگا، پتہ نہیں چلے گا کہ کس نے حملہ کیا ہے یعنی اہل دین کا محاصرہ کرنے والے کافر یہ پرانی نسل سے چلے آرہے ہیں اور اللہ بچاتا ہے، اس کا فیصلہ جیسا ہوا، آپ ﷺ پر سورۂ یاسین کی آیت نازل ہوئی اور ہدایت ہوئی اگر آپ اپنے گھر سے باہر ہجرت کے لئے نکلیں، تو باہر یہ کافر کھڑے ہوں گے، آپ مٹھی مٹی بھر کے اس پر سورۂ یاسین کی یہ آیت پڑھ لیں، شروع سے فھم لایبصرون تک پڑھ لیں اور پھونک مار کر ان کی طرف پھینک دیں، وہ نہیں دیکھ سکیں گے سب کی آنکھیں بند ہو جائیں گیں اور وہ آیت یہ ہے:

Marfat.com

﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾یسین: ۹. ۱۰

ان مشرکین کے سامنے بھی ایک دیوار بنادیں گے اوران کے پیچھے بھی ایک دیوار بنادیں گے ،وہ اپنی جگہ سے آگے پیچھے نہ دیکھ سکیں گے، نہ جاسکیں اوروہ اپنی آنکھوں کو ملتے رہے، وہ مٹی ہٹاتے رہے، مٹی کہاں سے آگئی ،آپ ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے، جیسے ہدایت تھی، یہ آپ کا معجزہ ہے۔

امام قرطبی کا واقعہ:

جب دشمن یا مخالف ناحق پر ہواوراس سے بچنا مقصود ہوتو پھران آیات کوتلاوت کرکے اپنے اوپر دم کرنا چاہئے۔امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر قرطبی کے اندر لکھا ہے کہ حکومت میرے خلاف ہوئی ،انہوں نے میرے ساتھ دشمنی شروع کردی اور مجھے اطلاع ہوگئی کہ آپ کوگرفتار کیا جائے ، میں نے اپنے دل سے رائے لی اور اندلس کو خیرآباد کہہ دیا اوروہاں سے باہر نکلا،لیکن ان کواطلاع ہوئی ، جب میں اندلس کے باہر ایک صحرا میں سفر کررہا تھا،تو پیچھے میں نے دیکھا،وہ لوگ گھوڑوں پر مجھے گرفتارکرنے کے لئے آرہے ہیں، اب کوئی ٹیلہ نہیں،کوئی نشیب وفراز نہیں،کوئی اس میں درخت نہیں،ایسا کوئی جنگل نہیں،جس میں اپنے آپ کو چھپاسکوں اورانہوں نے مجھے دیکھ لیا اورآواز بھی دی، یکدم میرے ذہن میں یہ آیت آئی

﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾یسین: ۹. ۱۰

اس وقت میرے ساتھ صرف میرا اللہ تھا اورکوئی نہیں تھا اور میں نے اللہ کے حضور یہ درخواست کی ،اے رب العالمین! میں صرف تیرے دین کی اشاعت کرنے والا ہوں اور جس کی وجہ سے میرے اوپر مشکلات ہیں، میری مدد فرما، جیسے رسول اللہ ﷺ کی آپ نے مدد فرمائی

Marfat.com

تھی ہجرت پر جاتے ہوئے ،بس میں بیٹھ گیا،اس آیت کو پڑھ کر، میں دیکھ رہا ہوں گھوڑے واپس جاتے ہوئے آتے ہوئے اور میرے پاس سے گذرتے ہوئے، یوں جارہے ہیں اور پھر یوں آرہے ہیں اور آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ ابھی یہاں تھا اور ہمیں نظر نہیں آرہا ہے ،میں ان کی باتیں بھی سن رہا ہوں،اس آیت کی برکت سے وہ مجھے نہ دیکھ سکے، یہ دو آیتیں رسول اکرم ﷺ کے پڑھنے کا معمول تھا،بعض حضرات نے سورۂ نحل کی ایک آیت بھی لکھی ہے۔

﴿ اَفَرَءَ یْتَ مَنِ التَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰئهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ﴾الجاثیه:۲۳

اے نبی! آپ نے دیکھا ہے جو اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو پکارتے ہیں، وہ گمراہ ہو گئے یہ بے قیمت بے حیثیت بے وزن بے وقعت لوگ ہیں، اللہ کے علاوہ جنہوں نے دوسروں کو معبود بنایا ہوا ہے، جب یہ آپ کا پیچھا کریں، یہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتے ہیں، ہم نے ان کی آنکھوں پر ان کے دلوں پر ان کے اعصاب پر مہریں لگادی ہیں، یہ آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے اور دیکھ نہیں سکیں گے اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے

﴿ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ﴾النحل:۱۰۸

تقریباً اس کا بھی مفہوم بھی یہی ہے کہ جنہوں نے ہمارے نبی کی قدر نہیں کی ،ہم نے ان کے دلوں اور نگاہوں پر مہریں لگادی ہیں کہ ظاہری اعتبار سے بھی نابینے ہو گئے ، جو اس ہستی کو نہ دیکھ سکے، نہ سمجھ سکے ،روحانی اعتبار سے بھی نابینے ہو گئے اور آپ کو تکلیف نہیں دے سکتے ، یہ چوتھی آیت آپ ﷺ کا معمول تھا پڑھنے گا، بعض حضرات نے سورۂ تکاثر بھی لکھی ہے الھاکم التکاثر.....آخری پارے کی سورت کہ آپ یہ بھی آیت پڑھتے تھے۔

دشمن سے بچاؤ کی کل پانچ آیات:

دشمن سے بچاؤ کی کل پانچ آیتیں ہو گئی:

۱).....سورہ یاسین کی۔

Marfat.com

۲).....سورۂ اسراء کی۔

۳).....سورہ نحل کی

۴).....سورہ جاثیہ کی

۵).....اور سورۂ تکاثر پوری۔

یہ پانچ آیات کے بارے میں لکھا ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے پڑھنی چاہئے، ان آیات کو یاد کریں اور پھر ان کا معمول بنالیں۔

آمدم برسر مطلب:

بات ہورہی تھی رسول اکرم ﷺ کی موجودگی جب آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے غلام کے ساتھ ہجرت کا سفر شروع کیا اور غار ثور میں آپ نے حکم خداوندی کے مطابق کچھ دن قیام کیا اور وہاں یہ پہنچ گئے اور پاؤں نظر آرہے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدشے کا اظہار بھی کیا کہ حضور یہ پہنچ چکے ہیں، تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا

﴿لَاتَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾(بخاری جلد دوم: ۸۶۶

آپ پریشان نہ ہوں، ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے اور یہ رسوا ہوکر واپس چلے جائیں گے ،معجزہ کیا ہو کہ ان کو یہ توفیق نہیں ہوئی ،ان کو کبوتر کا جالا نظر آ گیا، پرندے نظر آ گئے ،تو سوچنے لگے تین دن کے اندر جالا اور انڈے نہیں ہو سکتے ،اس غار کے اندر نہیں ہیں، کسی اور غار کے اندر ہیں، جبل ثور میں کئی غاریں ہیں، لیکن جو تاریخی کیفیت ہے، یوں وہ کھڑے ہوئے تھے اور پاؤں نظر آ رہے تھے، یہ ایک ہی غار اس تاریخ کی مطابقت منظر پیش کرتی ہے کہ جھک کر بندہ لیٹا ہو، تو باہر کھڑے ہوئے کے پاؤں نظر آ جاتے ہیں۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حیات الحیوان میں لکھا ہے کہ جانوروں اور پرندوں میں سے سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا کبوتر ہے، آج کل مقدس شہروں کو کبوتروں نے اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے ،صرف حرمین کے قریب نہیں رہتے ہیں، پورے مکہ شہر میں اور مدینہ شہر میں ہر بلڈنگ کے اوپر ان کا بسیرا ہے ،سب سے زیادہ

Marfat.com

ذکر کرنے والے کبوتر ہیں، یہی وہ ہوں گے انہی سے یہ نسل چلی آ رہی ہوگی۔ جب آپ نے سفر شروع کیا، پیچھے مشرکین مکہ کو پتہ چلا، جب صبح ہوئی ادھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہیں، پھر اعلانات کئے، چونکہ آپ ﷺ جا چکے ہیں کہ سو اونٹ مشرکین نے اس شخص کے لئے انعام رکھا، جو رسول اللہ ﷺ کی اطلاع دے دے، یا پکڑ کر لے آئے، پھر نعوذ باللہ قتل کر دے، سو اونٹ اس زمانے میں بہت بڑی رقم تھی، اب بھی یہاں پر بھی اسلامی لوگوں کو مارنے اور پکڑنے کی قیمت لگائی جاتی ہے اور اس میں جو مددگار بنتے ہیں اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں، ان کا اسلام ادھر یورپ سے آیا ہوگا، جو شخص علماء کو مجاہدین کو صلحاء کو پکڑوانے کے لئے اسلامی مملکت کے بادشاہ مدد کرے امریکہ کے اعلانیہ انعام حاصل کرنے کے لئے بندے پکڑواتے یہ پرانہ کافروں کا طریقہ کار ہے اور یہ ان کو نہیں پتہ کہ اسلامی کتنے کتنے لوگوں کو آپ پکڑوائیں گئے، ایک پکڑوا دیا اور کتنے اللہ پاک تیار کر دیں گے، اسلام تو قیامت تک رہنے کے لئے آیا ہے اور قرآن اور آپ ﷺ کے فرمان کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے اور حفاظت اللہ پاک نے ان امتیوں سے کرانی ہے۔

ایک کو شہید کرو گے، اللہ پاک اس کے بدلہ میں دوسرے اور پیدا کر دیں گے، وہی تو پیدا کرنے والا ہے اور قوت دیتا ہے، بات یہ ہے کہ کفار کا طریقہ کار یہ رہا ہے اسلامی لوگوں کو پکڑوانے کے لئے انعام کا اعلان کرنا اور اس میں اپنا خاندان سب سے آگے بڑھتا ہے، انعام حاصل کرنے کے لئے صدام کو رشتہ داروں نے پکڑوایا ہے اور بھی جدھر کوئی پکڑواتا ہے، تو رشتہ دار ہی پکڑواتے ہیں، یہاں بھی سراقہ بن مالک جو بعد میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گیا، کہنے لگا میں اس میں کامیاب ہو جاؤں گا، پکڑ لوں گا، اس کو کچھ اندازہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے ہیں، میں اس میں کامیاب ہوں گا، تو قریب آیا، تو اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں پھنس گئے، کہنے لگا میرا یقین ہے کہ آپ کی بددعا سے میرے گھوڑے کے پاؤں دھنس گئے ہیں، آپ اپنی بددعا واپس لے لو، تاکہ میرا گھوڑا واپس آ جائے، میں آپ کو نہیں پکڑتا ہوں، نہ آپ کی اطلاع کسی کو دیتا ہوں اور پیچھے جو لوگ آ رہے ہیں، میں ان کو کسی طریقہ سے واپس کروں گا، اے نبی! میں آپ پر ایمان کا اعلان

Marfat.com

کرتا ہوں، مجھے یقین ہے ایک دن مکہ فتح ہوجائے گا، یہ سارے آپ کے زیرنگیں ہوجائیں گے ، مجھے آپ کوئی کاغذلکھ دیں، وہ کاغذ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا، تو آپ مجھے چھوڑ دیں گے گرفتار نہیں کریں گے ، رہا کردیں گے ، آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا ابوبکر لکھ دو کاغذ، انھوں نے کہا کاغذ نہیں چمڑا ہے، اسی کے پاس تھا، لکھ دیا کہ جب کوئی ایسا موقع آیا، ہمارے ماتحت ہوگیا، پابند ہوگیا اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ سراقہ تم ہمیں پکڑنے آئے ہو، میں تو تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔

تو ہم اس کو رہا کردیں گے فتح مکہ کے دن ایسا ہی ہوا اور سراقہ وہ ٹکڑا لے کر آیا آپ نے فرمایا

"وَفَاءٌ لَاغَدَرٌ"

میں اس چیز کی پوری پاسداری رکھتا ہوں، دھوکہ نہیں کروں گا، چنانچہ سراقہ کو معاف کر دیا گیا، بہرحال! رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مقیم ہوگئے۔

درخت کی گواہی کا معجزہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں، کہتے کہ ایک سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ جارہے ہیں، ایک شخص آرہا ہے، آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی کہ آپ اللہ وحدہ لاشریک ذات کو مانو اور اللہ کے رسول محمد بن عبداللہ کی رسالت کا اقرار کرو کامیاب ہوجاؤ گے ، کہنے لگا رسول کون ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا آخری رسول ہوں، تو صحابہ کرام تو دور تھے ، وہ کہنے لگا آپ کی رسالت پر کوئی گواہ ہیں، آپ نے فرمایا وہ صحابہ تو دور ہیں ، یہ درخت قریب ہے، اگر یہ درخت میری رسالت پر گواہی دیدے، تو ایمان لے آؤ گے ، وہ کہنے لگا ضرور! یہ بہت بڑی دلیل ہے، بہت بڑی علامت ہے آپ کی نبوت کی، آپ نے اس درخت کو اشارہ کیا، وہ درخت قریب آیا اور آپ نے فرمایا کہ درخت اس کو یہ بتاؤ کہ میں کون ہوں؟ درخت کو اللہ نے زبان عطا کی اور اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا کہ آپ

Marfat.com

نے میرے اوپر ایمان لایا ہوا ہے، آپ مجھے جانتے ہیں، تو لکھتے ہیں اصحاب سیر کہ درخت کی ہر شاخ سے یہ آواز آنے لگی

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" (جامع ترمذی جلد دوم: ۱۵۹۴)

جب درخت کی شاخوں نے یہ شہادتین پڑھنی شروع کیں، تو یہ دیہاتی درخت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ بولنے لگا

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" (جامع ترمذی جلد دوم: ۱۵۹۴)

اذان کے کلمات خود جاری ہو گئے!

فتح مکہ کے دن جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ﷺ نے اذان دینے کا فرمایا، جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان شروع کی، تو کچھ بچے دارالندوہ کے قریب بیٹھے تھے، ان میں سے ایک بچہ بھی یوں بولنے لگا، جیسے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولتے ہیں

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"

اختتام پر آپ نے اس بچے کو قریب بلایا کہا ہمارے موذن کی اذان کی نقل کیوں کرتے ہو؟ وہ کہنے لگا نقل نہیں کر رہا ہوں، بلکہ میری زبان سے خود بخود جاری ہو رہی، ان جملوں کو بولنے پر رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا اب پڑھو

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ"

ہم تو چلے جائیں گے مدینہ اور تجھے میں مسجد حرام کا موذن مقرر کر کے جا رہا ہوں، وہ اللہ کے رسول کا صحابی ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جنہوں نے اپنی زندگی سر کے یہ بال نہیں کٹائے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا دستِ شفقت میرے سر کے اس حصہ پر پھرا ہے، اگر آخرت میں میرے پاس اعمال کی اور کوئی پونجی نہ ہوئی، تو میں اللہ کی بارگاہ میں اپنے بالوں کو پیش کر دوں گا، جہاں رسول اللہ ﷺ کا دستِ اقدس پھرا تھا۔

Marfat.com

قریب المرگ کو شہادتین کی تلقین:

تو خود بخود شہادتین ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ سے نکلنے شروع ہوئے ، جب درخت نے رسول اکرم ﷺ کی رسالت پر گواہی دی تو اس دیہاتی سے شہادتین خود جاری ہو گئے یہی وجہ ہے کہ تلقین کرنی چاہئے جو بندہ بیمار ہو مرنے والا ہو اس کے قریب یہ جملے خود پڑھنے چاہئے پہلا کلمہ دوسرا کلمہ پڑھنے چاہیے۔ اگر اسکا دل تسلیم والا ہے اس کا دل خود بخود جاری ہو جائے گا وہ خود بخود پڑھنے لگ جائے گا

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جس کی زندگی کا آخری کلمہ

" لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ "

یا

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

وہ جنت میں داخل ہو جائے گا

کھجوروں میں برکت کا معجزہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں، میں جناب نبی پاک ﷺ کی مجلس میں بیٹھا تھا، ایک مسافر جماعت رسول اللہ ﷺ کو ملنے آئی ، جناب کا ایک وقت تھا باہر کے وفود سے ملنے کا اور جس ستون کے ساتھ آپ بیٹھتے تھے ، اس ستون کا نام استوانہ وفود ہے ، اب بھی موجود ہے آپ کے حجرے کے ساتھ دیوار کے ساتھ ملا ہوا ہے استوانہ وفود یعنی جماعتیں جہاں آ کر ملتی تھیں ، اس ستون کے ساتھ جب آپ تشریف رکھتے تھے ، اس کا یہ مطلب ہوتا تھا جو باہر سے مسافر جماعتیں اسلامی سبق لینے آتی ہیں ، وہ حضرت کے ساتھ مل سکتی ہیں ، ایک جماعت آئی ملنے کے لئے ، جو چار سو کچھ افراد پر مشتمل تھی ، انہوں نے سبق لیا ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم دعائیں کرتے تھے ، کوئی مسافر آئے ، دیہاتی لوگ آئیں ، آپ سے دین کی بارے میں پوچھیں ، تو ہمیں بھی دین کی تعلیم میں

Marfat.com

اضافہ ہوگا، دعا کرتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ وفد آیا جو سینکڑوں پر مشتمل تھا، اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں عرض کرنے لگے کہ اللہ کے رسول مسافر ہیں، شدید بھوک لگی ہے، راستے میں جو راشن ساتھ لایا تھا، وہ ختم ہوگیا ہے، آپ نے فرمایا عمر! حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا لبیک یارسول اللہ حاضر ہوں فرمایا ان کو لے جاؤ اپنے گھر اور کھلاؤ پلاؤ (مسند احمد جلد ہفتم ۷۱۰۔۷۱۱۔ جلد نہم ۳۷۰۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوگیا میں نے کہا اللہ کے رسول یہ چارسو آدمی ہیں، چار نہیں دس نہیں، چالیس نہیں، میرے گھر میں جتنا کچھ ہے وہ تین چار مہینوں کے لئے ہے، آپ ﷺ نے فرمایا لے جاؤ، عمر ان کو اپنے گھر کھلاؤ پلاؤ پھر میں سمجھا کہ حضرت نے میری بات نہ سنی ہو، نہ سمجھی ہو، اپنے کام میں مصروف ہوں، پھر میں نے بات کی عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے گھر میں اتنا کھانا نہیں، یہ تو ساڑھے چار سو آدمی ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا عمر! ان کو اپنے گھر لے جاؤ کھلاؤ پلاؤ پھر میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی اور بات ہے، میں گیا کھجوریں ہوتی تھیں، ہم ہر روز چند چند دانے کھا لیتے تھے، ادھا کھانا سالن وہ کبھی کبھی مقدر میں ہوتا تھا، میں نے گھر کا دروازہ کھولا، کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا، میں نے یہ اعلان کیا آپ میں سے ہر شخص جتنی کھجوریں اٹھا سکتا ہے، اس کی ضرورت ہے، وہ لے جائے، اپنے کپڑوں میں باندھ لے، لوگ باہر سے آکر پھر اٹھا کر اسے لے جاتے، یہ سلسلہ لگا رہا اور وہ لے کر چلے گئے، میں نے اپنی کھجوروں کا اندازہ کیا، وہ اتنی ہی تھیں، جتنی پہلے تھیں، میں سمجھ چکا تھا جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے کہا عمر لے جاؤ ان کو کھلاؤ پلاؤ تو یہ کوئی اور بات ہے۔

غزوہ خندق کا معجزہ:

جب کئی ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھود رہے تھے اور دشمن قریب پہنچ چکا تھا، جس کو ''غزوۂ احزاب'' اور ''غزوۂ خندق'' کہتے ہیں، غزوہ احزاب اس لئے کہتے ہیں کہ دشمنوں نے بہت سارے مخالفین کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور آپ ﷺ نے حضرت سلمان

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے خندقیں کھودنے کا عمل شروع کیا، اس وجہ سے اس کو غزوہ خندق کہتے ہیں اور اس میں کئی باتیں سامنے آئی اور ایک اہم بات سامنے آئی کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول بھوک لگی ہوئی ہے اور پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں، تو آپ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک کو اٹھا کر دکھایا کہ تم نے ایک پتھر باندھا ہے، میں نے دو باندھے ہوئے ہیں اور یہی وہ جگہ ہے جہاں پر ایک چٹان نہیں ٹوٹ رہی تھی، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل کوشش کر رہے تھے اور تین ہزار کے قریب تھے آپ کو جب اطلاع آئی، تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، چلو مجھے چٹان دکھاؤ۔

آپ ﷺ نے جب پہلا بادان مارا وہ پتھر ٹوٹا اور آگ کا شعلہ نکلا، تو آپ نے فرمایا کسریٰ کا ایوان ٹوٹ چکا ہے، پھر جب دوسرا بادان مارا پتھر ٹوٹا اور شعلہ نکلا تو کہا آتش پرستوں کی آگ بھی بچ چکی ہے، ((سنن نسائی جلد دوم: ۱۰۸۹)

یہ فارس میں صدیوں سے بجھنے نہیں دیتے، آتش پرستوں نے اپنے ان معبودوں کو زندہ رکھنا ہے جس کی عبادت کرنی ہے، وہ آگ کو بجھنے نہیں دیتے یہ بات پھیلی اردگرد کے علاقوں میں اور دشمنان اسلام نے رسول اللہ ﷺ کے ان جملوں کی مزاق بنائی کہ جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں، پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں، وہ خواب قیصر و کسریٰ کے دیکھتے ہیں، اللہ نے پھر ایسا کر دکھایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب قیصر کسری کا علاقہ فتح ہوا، جو تخت سونے کا جس پر مصنوعی سجائی ہوئی اونٹنیاں اور گھوڑے مصنوعی بت بنائے ہوئے تھے، اور جو ہیرے اور جواہرات کے تھے، آپ نے اس تخت کے اوپر صحابہ کی دعوت کی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور اس میں خطاب کیا تھا، تو اس علاقے کے رہنے والو! میرے پیغمبر ﷺ نے ایک زمانہ پہلے ایک بشارت دی تھی کفار اور منافقین نے مذاق بنائی تھی، میں اس وقت ان چیزوں کو اپنے پاؤں کے ساتھ روندر ہا ہوں، ہماری نظر میں سونا چاندی کی کوئی حقیقت نہیں ہے، ٹکڑے ٹکڑے کرا کر مجاہدین اور تمام مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے، ایک حصہ بھی اپنے لئے نہیں رکھا کہ ہم سونا چاندی جمع کرنے کے لئے نہیں آئے، ہم اللہ کے سچے دین کی اشاعت کے لئے آئے ہیں اور اسی دین

Marfat.com

کی اشاعت میں اللہ نے ہمیں سب کچھ دیا۔

حضرت جابر کی دعوت کا معجزہ:

توبات کررہا ہوں، جب یہ پتھر آپ ﷺ نے دکھائے، تو حضرت جابرؓ گھر آئے، ان کا گھر اتفاق سے قریب تھا، گھر والی سے مشورہ کیا، یہ صورت حال ہے، تو کہا کہ ایک صاع جو ہیں یہ تقریباً دوکلو اور ایک بکری ہے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو فرمایا کہ آپ چکی پیسو جو کو پیسو بکری ذبح کی اور برتن میں آگ لگادی۔ (مسلم جلد سوم: ۸۱۸)

فرمایا آپ کھانا پکاؤ میں رسول اللہ ﷺ کو بلاتا ہوں، بیوی نے کہا جابر دیکھنا رسوانہ کرنا یہ دوکلو جو چند لوگوں کا کھانا ہے اور حضرات صحابہؓ ہزاروں میں ہیں، سب کو نہ لانا مجھے رسوانہ کرنا اور انہوں نے چپکے سے رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ حضرت چند آدمیوں کا کھانا ہے یوں دوکلو جو تھے ان کی روٹی پکارہے ہیں اور ایک بکری ذبح کی ہے یہ صورت حال ہے آپ نے خود اعلان فرمایا کہ سب خندق کھودنے والے جمع ہو جاؤ جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر جانا ہے، اس نے دعوت کی ہے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں خاموش ہوگیا میں نے اپنی بات تو اتمامِ حجت کے طور پر کردی تھی لیکن آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر جمع کررہے ہیں میں پہلے پہلے دوڑتا ہوا گھر پہنچا تا کہ اطلاع دے دوں اور آپ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ ہدایت دی کہ میرے آنے سے پہلے دیگ کا ڈھکن نہیں اٹھانا اور جس آٹے کی روٹی پکائی ہیں اس کے اوپر جو کپڑا ہے یا ڈھکن ہے اس کو بھی نہیں اٹھانا میرے آنے سے پہلے یہ آئے اور یہی بات کہی کہ ڈھکن نہیں اٹھانا ہے بات یہی ہوگئی جس کا ڈر تھا کہ آپ نے کہا تھا کہ چند بندوں کو بلانا سارا وفد ہے اس میں جناب نبی کریم ﷺ نے اعلان کردیا ہے سارے آرہے ہیں ایک صحابیہ ہے کہ ظاہر ہے کہ اللہ کے پیغمبر نے یوں فرمایا ہے پھر یوں ہی ہو جائے گا۔

یہ پورا ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں وفد آ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس دیگچی پر ہاتھ لگایا اور دعا کی اور پھر اس ٹوکرے پر جہاں آٹا تھا اس سے یوں تین دفعہ ہاتھ مارا اور دعا دی فرمایا لین لگاؤ کھانا کھلانا شروع کردیا اب وہ پکاتی جارہی ہیں وفد آتے جارہے ہیں کھاتے

Marfat.com

جارہے ہیں تین ہزار کے لگ کا وفد نے نبی پاک ﷺ کی دعا سے سب نے کھانا کھایا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یہ کھانا اسی طرح تھا جیسے تھا۔

حضرت جابر کی کھجوروں میں برکت کا معجزہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرا ابوغزوہ احد میں شہید ہوگیا تھا اور بہت قرض ہے تیس وسق یہ موجودہ چالیس پچاس من ہمارے حساب سے بنتے ہیں ان کو میں نے کہا ہوا تھا میری جو کھجور ہوں گی اس سے دوں گا لیکن کھجور بہت تھوڑی ہیں آپ نے فرمایا جابر جاؤ جتنے آپ کے قرض خواہ ہیں ان کو بلا کے لاؤ کہ تمہارے لئے آج قرضے کا انتظام ہوگیا ہے ان کو میں دے دوں گا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو بلانے کے لئے گئے آپ ﷺ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا یہ ہے وہ کھجوریں جو آپ نے قرض خواہ کو دینی ہیں عرض کیا حضرت یہ ہیں فرمایا ان کو بلاؤ نمبر وار جس کی جتنی کھجوریں ہیں وہ لیتے جائیں اور وہ لیتے گئے وہ تو چند کلو تھی اور منوں کے حساب سے قرض خواہوں کی کھجوریں تھیں ہر قرض خواہ اپنی ضرورت کے مطابق لیتا گیا جب وہ سارے قرض خواہ ختم ہو گئے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں وہ کھجوریں اتنی ہی رہیں جتنی پہلے تھیں۔ (مشکوۃ شریف جلد پنجم: ۴۹۴)

حضرت ابو ہریرہ کے توشہ دان کا معجزہ:

رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے اصحاب صفہ کے درویشوں میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں، سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں، کہتے ہیں بھوک لگ جاتی تھی، سبق بھی یاد نہیں ہوتا تھا، اٹھ کر ادھر ادھر جاتے بھی نہیں تھے کہ حضرت تشریف لائیں گے کہ کوئی سبق آپ ارشاد فرمائیں گے، ہم ادھر ادھر ہو جائیں، تو وہ سبق رہ نہ جائے ایک دفعہ برتن مجھے ملا، اس میں چند کھجوریں تھی، کئی دفعہ بھوک میں بے ہوش ہو چکا تھا کہ لوگ کہتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرگی ہوگئی ہے، مرگی نہیں ہوتی تھی، بھوک کی وجہ سے

Marfat.com

گر جاتا تھا،تو وہ توشہ دان مجھے ملا،جس میں چند کھجوریں مجھے کسی ساتھی نے دی، میں نے حضرت کے مزاج کو پڑھتے ہوئے سمجھتے ہوئے جب آپ بیٹھے تھے ریاض الجنۃ میں حاضر خدمت ہوا،حضرت اکثر ساتھیوں کو طلبہ کو بھوک لگتی ہے، ہمارے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہوتا، یہ تھیلا ہدیہ میں آیا ہے ،اس میں چند کھجوریں ہیں آپ دعا فرمادیں ان کھجوروں میں برکت ہوجائے ،جب ہمیں ضرورت ہو،تو ہم اس میں سے کھجوریں لے لیا کریں،آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دے دو،توشہ دان آپ نے اس میں دم کیا، دعا کی برکت کی اور فرمایا ابو ہریرہ سنبھال کر رکھنا قیامت تک اگر تم سے یہ توشہ دان گم نہ ہوا،تو یہ کھجوریں دیتا رہے گا،(مشکوۃ شریف جلد پنجم:۵۲۱) یہ ہدایت دی تو ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں بڑی پابندی کے ساتھ اس توشہ دان کو سنبھالا کرتا تھا،اور اس کے بعد پھر ایسی تو بت نہیں آئی کہ مرگی ہو جائے اور بے ہوش ہوجاوں تمام طلبہ کو بھی میں دیتا تھا اور سنبھال کر رکھتا تھا لیکن خالی بھی نہ رکھتا جو ہدایت تھی اس کے مطابق سنبھال کر رکھتا تھا جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مصر کے باغیوں نے حملہ کیا اور شہید کر دیا گیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو مدینہ طیبہ میں ایسی افراتفری ہوئی اس وقت مجھ سے وہ توشہ دان گم ہو گیا اتنا پریشانی کا عالم بنا تھا تو دنیا میں سب سے زیادہ تین غم مجھ پر آئے ہیں:

ایک جب رسول اللہ ﷺ کا فراق دیکھا تو بہت بڑا غم آیا

دوسرا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مظلومانہ شہادت کو دیکھ کر بڑا غم آیا۔

اور تیسرا اپنا توشہ دان گم ہونے کا غم آیا

انگلی سے متعلق معجزات:

تو رسول اللہ ﷺ کے معجزات بے شمار ہیں آپ کے معجزات کو استیعاب میں نہیں لایا جاسکتا، بعض انبیاء کو اللہ پاک نے لاٹھی عطا کی تھی ،اس سے چشمے جاری ہوتے تھے، دریا راستے دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی انگلی میں اللہ نے وہ مقام رکھا کہ اشارہ ہوتا تھا،تو چاند کے دو ٹکڑے ہوجاتا ،اشارہ ہوا معراج کے واپسی پر تو سورج رک گیا تھا،اشارہ ہوا غزوہ خیبر میں سورج واپس آیا،ور یہی انگلی ہے جس کو آپ نے پیالے

Marfat.com

میں ڈبویا، تو وہ پیالہ چشمے کی شکل بن کر سینکڑوں صحابہ کرام کو سیراب کرنے لگا۔ (مشکوۃ شریف جلد پنجم: ۵۱۴)

درخت سجدے میں گر گیا:

رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، اسی طرح ایک دیہاتی نے سوال کیا اور کہا حضرت یہ کھجور کا درخت اگر آپ پر سلام پیش کرے اور آپ کے پاس آئے، تو میں مسلمان ہو جاؤں گا، چنانچہ آپ نے اس کھجور کے درخت کو اشارہ کیا، وہ جڑوں سمیت زمین کو چیرتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے قریب آ کر تعظیماً سجدے میں گر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا اٹھ جاؤ، پھر درخت کھڑا ہو گیا، آپ کے سامنے آپ ﷺ نے فرمایا آپ کو معلوم ہے میں کون ہوں؟ اس درخت نے گواہی دی وہ دیہاتی

"أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

(مشکوۃ شریف جلد پنجم: ۵۱۴)

کہنے لگا اور اس درخت کا منظر پیش کرتے ہوئے قصیدہ بردہ والے بزرگ نے عجیب بات کہی: فرمایا

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِيْ إِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَاقَدَمِ

آپ کے بلانے پر درخت آ رہا ہے، زمین کو چیرتے ہوئے اور قریب آ کر سجدہ میں جھک رہے ہیں، چل کر آ رہے ہیں آپ کے حکم کی اتباع میں..... قدم نہیں ہے، لیکن پھر بھی حکم کی اتباع کر رہے ہیں۔

وہ بات نبی کی سمجھ رہے..... ان کے کان نہیں
وہ نبی کو دیکھ بھی رہے ہیں..... ان کی نگاہیں نہیں ہیں
وہ نبی کو آخری پیغمبر سمجھ رہے ہیں..... ان کا دماغ نہیں۔

آپ کے حکم کی اتباع میں چل کر قریب آ رہے ہیں، ان کے قدم بھی نہیں ہیں، یہ غیر مکلّف مخلوق ہیں، نبی کے اشاروں کو مان رہی ہے، اے میرے ساتھیوں ہم تو مکلّف ہیں، نبی کے

Marfat.com

فرمان کے تو پھر کیوں نہیں مان رہے ہیں؟

اللہ پاک ہمیں سچی عقیدت نبی پاک ﷺ کی محبت نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

معجزات مصطفیٰ ﷺ .....ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوْا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ المائدہ: ۱۱

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ”خُذْ هٰذَا يَا قَتَادَةُ فسيضى أَمَامَكَ عَشَرًا وَخَلْفَكَ عَشَرًا“. (مسند احمد جلد پنجم: ۶۳۸)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کا مفہوم:

سورۃ مائدۃ کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس میں اللہ رب العزت نے نبی پاک ﷺ پر جو احسانات کیے ہیں اور جو آپ کو صلاحیتیں دی ہیں، جو ملکہ عطاء کیا ہے، جو اوصاف اور خوبیاں دی ہیں، ان کا تذکرہ ہے۔

فرمایا اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو، جو اللہ نے تمہارے اوپر کی ہیں، کہ جب ایک قوم ایک جماعت تمہارے اوپر حملہ کرنا چاہ رہی تھی، تو اللہ رب العزت نے ان کے

Marfat.com

ہاتھوں کو روک لیا، جو تمہاری طرف اُٹھ رہے تھے، اس میں کامیاب نہیں ہوئے، ان نعمتوں کی قدر دانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اوامر کو بجالاؤ، نواہی سے بچو، اور ایمان والوں کا مقام یہی ہوتا ہے جو اللہ پر کامل بھروسہ کریں۔

حدیث کا مفہوم:

جناب نبی پاک ﷺ کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمانؓ کو آپ نے فرمایا اپنی طرف سے ایک لاٹھی دیکر

"خُذْ هٰذَا يَا قَتَادَةُ يُضِئُ لَكَأَمَامَكَ عَشَرًا وَخَلْفَكَ عَشَرًا".

اے قتادہ! یہ لاٹھی لے لو اور یہ لاٹھی دس گز آپ کے سامنے اور دس گز آپ کے پیچھے روشنی دے گی۔

آیت کا شان نزول:

جو آیت کریمہ تلاوت کی سورۃ مائدہ کی، یہ خاص موقع کے اوپر نازل ہوئی ہے، عمرو ابن امیہ ضمیری ایک صحابی ہیں، ایک جہادی سفر سے واپس آرہے تھے، راستے میں ان کو دو کافر ملے، جو قبیلہ بنو کلاب کے تھے اور یہ قبیلہ بنو کلاب وہ ہے سب سے زیادہ جس کے پاس بکریاں تھیں، آپ ﷺ بعض دفعہ ساتھیوں کو کسی چیز کے متعلق سمجھانا چاہتے، تو فرمایا کرتے تھے، قبیلہ بنو کلاب کی بکریوں سے بھی زیادہ ثواب ملے گا، اس قبیلے کے دو شخص عمر ابن امیہ ضمیری کو راستے میں ملے، یہ صحابی رسول جہادی سفر سے واپس آرہے تھے، بنو کلاب کے یہ دونوں شخص کافر تھے، عمر بن امیہؓ کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ آپ ﷺ کا جنگ بندی کا معاہدہ قبیلہ بنو کلاب کے ساتھ بھی ہے۔

بہر حال! عمر بن امیہ نے ان سے قتال کیا اور وہ دونوں قتل ہو گئے، جب یہ صحابی رسول ﷺ عمر بن امیہ مدینہ طیبہ میں پہنچے، تو قبیلہ بنو کلاب کے شخص بھی پہنچ گئے، شکایت کی کہ ہمارا آپ کے ساتھ جنگ بندی کا عہد تھا، آپ کے ایک صحابی نے ہمارے دو بندوں کو قتل کر دیا، آپ ﷺ نے ان کو بلایا، وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! میں چونکہ جہادی

Marfat.com

سفر سے آرہا تھا اور جہاد میرا مشن تھا، میں نے جب ان کو للکارا، تو یہ میرے مقابلے کے لئے تیار ہو گئے، ان کو چاہیے تھا کہ مجھے بتاتے کہ ہم قبیلہ بنو کلاب کے ہیں، ہمارا جناب کے ساتھ عہد ہے جنگ بندی کا، تو میں ان کو نہ مارتا، تو آپ نے فرمایا یہ قتل خطاء ہو گیا ہے، لہٰذا ہم آپ کو ان دونوں بندوں کی دیت دیں گے، وہ راضی ہو گے، لیکن دیت دو بندوں کی بہت بڑی چیز ہوتی ہے، سو اونٹ ایک بندے کی دیت ہے، مختلف عمر کے اونٹ ہوتے ہیں، بنت مخاص بنت لبون، جذعہ، حقہ، مختلف تعداد اور گنتی میں سو اونٹ ایک مقتول کی دیت ہوتی ہے، آپ ﷺ نے سوچا کہ قبیلہ بنو نظیر کے ساتھ ہمارا معاہدہ چلا آرہا ہے، ان پر کوئی مشکل آئی، تو ہم ساتھ دیں گے، ہم پر کوئی مشکل آئی، تو وہ ساتھ دیں گے، یہی معاہدہ ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے اپنے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ایک دو صحابہ اکرام کو لیا اور قبیلہ بنو نظیر کے پاس پہنچ گئے، یہ یہودیوں کا قبیلہ مدینہ میں آباد تھا، آپ کے ساتھ مدینے میں رہنے کے متعلق معاہدہ تھا کہ جو مشکل آئے گئی، سب شریک ہو کر اس مشکل کا مقابلہ کریں گے، ایک دوسرے کا تعاون کریں گے، آپ اسی معاہدے کے تحت بنو نظیر کے پاس گئے اور انہوں نے بہت استقبال کیا، خوش آمدید کہا، آپ کو ایک جگہ نشست بنا کر دی اور عرض کیا کہ آپ یہاں بیٹھیں، ہم آپ کی جو ڈیمانڈ ہے، اس کے بارے میں مشورہ کر کے پھر آپ کو بتاتے ہیں، آپ ﷺ بمع اپنے احباب کے قبیلہ بنو نظیر کے ایک قلعہ کی دیوار کے سائے میں تشریف فرما ہو گئے، کہ اسی دوران جبرئیلؑ آ گئے اور آپ کا ہاتھ پکڑا کہ چلو چلتے ہیں یہاں سے، یہ آپ کے بارے میں کچھ غلط نظریہ رکھتے ہیں، بس یہاں سے آپ تشریف لے جائیں، انہوں نے آپس میں جا کر یہ مشورہ کیا تھا کہ کوئی بڑی سی چٹان قلعہ کی دیوار کے اوپر لے جاتے ہیں اور پھر اس چٹان کو آپ ﷺ کے اوپر نعوذ باللہ پھینکتے ہیں، جس سے آپ شہید ہو جائیں گے، قتل ہو جائیں گے اور یہ نظام ہی ختم ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دے دی، پھر یہی وجہ ہے کہ قبیلہ بنو نظیر کو یہاں سے جلاوطن ہونا پڑا، دشمنوں کو اپنے نقض عہد بھول جاتے ہیں، جب مسلمان اپنی کوئی دفاعی ترتیب کرتے ہیں، تو پھر دشمن مسلمانوں کو دہشت گرد کہتے ہیں، جب عہد تھا ایک شہر میں رہنے کا، آپ

Marfat.com

تشریف لے گئے یہ کہتے کہ حضرت حالات کمزور ہیں، اتنا نہیں کر سکتے ،تھوڑا تعاون کر سکتے ہیں اور یہ اس قتل کے مشورے میں قبیلہ بنونظیر مشرکین مکہ کے ساتھ ملے ہوئے تھے فرمایا۔

﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوْا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ﴾

اے ایمان والو! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور ان نعمتوں کو یاد کر کے شکر بجالاؤ، جب ایک قوم تمہارے بارے مین یہ نظریہ کر چکی تھی کہ تم کو ختم کرنا ہے، ہم نے ان کے ہاتھوں کو روک لیا، وہ آپ لوگوں کا کچھ نہ کر سکے ،بس اس نعمت کی قدر دانی اور شکر گزاری یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، انسان کو جب اللہ عزت کی نعمت دے، دولت کی نعمت دے، رزق کی نعمت دے، تو اس نعمت کی قدر دانی یہ ہے کہ اس نعمت کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق خرچ کرے، یہ نعمت کی شکر گزاری ہے، جیسے کہ ظاہری جملوں کے ساتھ ہے ،ایسے ہی اعضاء جوارح کے ساتھ بھی ہے، نعمت کی قدر دانی اور نعمت کی شکر گزاری ہوتی ہے، یعنی انسان کی زبان بھی اپنے محسن کی قدر دان ہو، انسان کے اعضاء جوارح دل دماغ بھی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کے تابع ہوں، یہ نعمت کی قدر دانی ہے۔

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر کامل بھروسہ رکھیں، اپنے تمام نظام کو اللہ کے حوالے کر دیں۔

میمون بن زید بن ابی عبسہ کا واقعہ:

آپ کے سامنے حدیث رسول تلاوت کی اس طرح کئی واقعات ہیں، حضرت میمون بن زید بن ابی عبسہ صحابی ہیں اور آپ ﷺ کے زمانے میں نظر میں کمی ہوگی، جیسے نظر چلی جاتی ہے ،دھندلا دھندلا نظر آتا ہے، موتیہ آگیا، تو اس زمانے میں یوں علاج نہیں تھے، تو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ،عرض کیا کہ مجھے مشکل ہوتی ہے چلنے میں، تو آپ نے میمون بن زید بن ابی عبسہؓ عنہ کو ایک لاٹھی دی کہ آپ اس کو اپنے پاس رکھا کریں، جب آپ کو کم نظر آئے گا ،تو یہ لاٹھی آپ کو روشنی دے گی، ہمیشہ یہ لاٹھی اپنے پاس رکھتے تھے۔

Marfat.com

قتادہ بن نعمان کا واقعہ:

جو حدیث تلاوت کی اسکا واقعہ یہ ہے عشاء کی نماز ہوگی، آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حجرے میں تشریف لے گئے اور موسم ابر آلود ہوگیا گرج چمک کی آواز آنے لگی، جیسے سخت تیز بارش آنے لگی ہے، انتہائی تاریکی ہوگی، آپ ﷺ مسجد کو دیکھنے کیلے باہر تشریف لائے، کہ کوئی شخص ہے یا نہیں؟ جب آپ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے، تو حضرت قتادہ بن نعمانؓ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور سب صحابہؓ نماز سے فارغ ہوکر چلے گئے تھے، انتہائی تاریکی تھی، تو جیسے بجلی چمکی تو مسجد کے صحن میں حضرت قتادہ بن نعمان نظر آئے، تو آپ نے فرمایا قتادہ میرے آنے تک گھر نہ جانا، جب میں آؤں گا، تو پھر جانا، یہ جملہ کہہ کر اندر تشریف لے گئے، گھر سے اپنی لاٹھی لائی عصاء مبارک لائے اور پھر یہ جملہ ارشاد فرمایا:

"خُذْ هٰذَا يَا قَتَادَةُ يُضِئُ لَكَأَمَامَكَ عَشَرًا وَخَلْفَكَ عَشَرًا".

یہ لاٹھی لے لو، یہ لاٹھی آپ کو روشنی دے گی، آپ کے سامنے دس گز اور آپکے پیچھے دس گز یہ لاٹھی سنبھال کر رکھنا۔ (مسند احمد جلد پنجم: ۶۳۸) چنانچہ حضرت قتادہؓ عنہ عرض کرتے ہیں جب بھی انتہائی تاریکی میں مجھے روشنی کی ضرورت پیش آئی، اس نے روشنی کا کام دیا۔

انگلی سے روشنی نکلنے کا واقعہ:

ایک صحابی رسول ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں تھے اور اسی طرح انتہائی تاریکی کا سامنا ہوا، ہم نے عرض کیا کہ کچھ نظر نہیں آرہا ہے، تو آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی یوں اٹھائی تو فرمایا اب نظر آرہا ہے، آپ کی وہ شہادت کی انگلی پورے اس قافلے کو روشنی دینا شروع ہوگی، نظر آرہا ہے، اپنا سامان دیکھ لو، تو رسول اللہ ﷺ کی یہ برکات من جانب اللہ عنایات تھی، جن کو معجزہ کہا جاتا ہے۔

سونے کی دو اینٹوں کا واقعہ:

غزوہ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو آپ کے چچا ہیں، گرفتار ہوگئے اور بھی بہت

Marfat.com

سارے مشرکین مکہ کے بندے گرفتار ہو گئے تھے، تو آپ نے سب کے اوپر فدیہ مقرر کیا کہ تمام قیدیوں پر چالیس چالیس اوقیہ فدیہ مقرر ہوا کہ وہ جمع کرائیں، تو پھر ان کو رہائی مل جائے گی، لیکن اپنے چچا کو کہا کہ آپ نے فدیہ سو اوقیہ جمع کرانے ہیں، حضرت علیؓ عنہ کے بھائی حضرت عقیل کو کہا کہ آپ نے اسی اوقیہ جمع کرانے ہیں، بعد میں یہ حضرات مسلمان ہو گے، حضرت عباس جو آپ کے چچا ہیں کہ کہا کے میرے پاس کچھ بھی نہیں، میں فقیر ہوں، آپ نے فرمایا چچا جی جب جنگ کیلے آرہے تھے بھتیجے کے مقابلے میں، تو ام فضل کو دو سونے کی اینٹیں کس نے دی تھیں، یعنی اپنی بیوی کو اور یہ کہا تھا کہ اگر اس جنگ میں مر گیا، تو ان سے گزارا کرنا اور میں واپس آ گیا تو میں اور بھی خیال کروں گا، حضرت عباسؓ عنہ حیران ہو گے، کہنے لگے دل تو پہلے بھی یہ چاہتا تھا کہ اپنے بھتیجے کی بات مان لوں، لیکن آج آپ کی اس خبر سے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کے پاس وحی آتی ہے جبرئیلؑ آتے ہیں

ایک آیت رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوئی فرمایا

﴿ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِيْ أَيْدِيْكُمْ مِنَ الْأَسْرٰى ﴾ الانفال: ۷۰

کہ اے نبی آپ فرما دیجئے ان کو جو قیدی ہیں کہ تمہارے دل میں جو نیکی ہے جو کہہ رہے ہو یقینی بات ہے کہ اسلام میں داخل ہو جاو اس سے یہ نیکی اللہ پاک تمہیں عطاء کرینگے

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ. ﴾ ال عمران : ۳۱

اور اللہ تمہارے گناہوں کو بھی معاف کر دیں گے اور اللہ سب دیکھنے والا سننے والا ہے جاننے والا ہے تو حضرت عباسؓ عنہ یہاںؓ پر اسلام کا اعلان کیا، جو بعد میں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی آ گے۔

یوں کئی مقامات پر من جانب اللہ اطلاع رسول اللہ ﷺ کو عطاء کی گئی ہے غزوہ بدر میں جب رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کو تشکیل دے رہے تھے کہ آپ نے یہاں بیٹھنا ہے آپ نے یہاں بیٹھنا ہے آپ نے یہ کرنا ہے تشکیل کے بعد آپ دعا مانگتے رہے اور ایک جملہ بار بار دھراتے تھے۔ فرمایا

Marfat.com

"أَللّٰهُمَّ انْجِزْنِیْ مَاوَعَدْتَنِیْ ، أَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِکْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْأَرْضِ أَبَدًا "(جامع ترمذی جلد دوم: ۱۰۲۲)

اے اللہ جو آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے آج اس مقام پر اس وعدے کو پورا کردے ۔اے میرے معبود یہ میری مختصر سی پونجی اگر آپ نے اس معرکے میں ہلاک کردی میری سوچ یہ ہے، پھر روئے زمین پر صحیح معنوں میں آپ کا نام لینے والا آپ کی عبادت کرنے والا کوئی بھی نہیں رہے گا ادھر آیت نازل ہوگی۔

﴿إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴾الانفال: ۹

اے نبی پریشان ہم آپ کو نہیں ہونے دینگے اس یوم الفرقان مین مقام بدر میں اس پہلے معرکے میں ہم نے حق باطل کو جدا کردینا ہے، حق کو فتح عطاء کرنی ہے اور باطل کو مغلوب بنادینا ہے۔

﴿ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾

یونس: ۸۲

آج حق کا بول بالا ہو جائے گا، ظاہری اعتبار سے قومی قوت کے اعتبار سے بھی آج حق کا بول بالا ہو جائے گا، اگر چہ کافر بہت پریشان ہوتے رہیں گے، آپ کی دعا کو آپکے رونے کو آپکے آنسو بہانے کو آپکی گریہ زاری کو میدان بدر میں جو آپنے کی ہے آپکے رب نے قبول کرلی ہے اور اس قبولیت کا مظاہرہ اللہ رب العزت کرینگے کہا یک ہزار لشکر اپنے آخری نبی کیلئے نبی کی نصرت کیلئے فرشتوں کا بھیج رہا ہوں ایک ہزار لشکر کے دو قائد ہوگے ایک قائد جبرئیل ہوگا پانچ سو فرشتے اسکے زیر نگرانی جنگ کریں گے ایک جھنڈا جبرئیل کے ہاتھ میں ہوگا اور اسکے ماتحت پانچ سو فرشتے آپ کی مدد کیلئے لڑینگے اور ایک جھنڈا میکائیل کے ہاتھ میں ہوگا اور اسکے زیر قیادت پانچ سو فرشتے آپکی مدد کیلئے نکلے ہیں یہ میدان بدر میں رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے اور اسی میں 70 سردار گرفتار ہوئے اور فدیہ لے کر آپ نے چھوڑا۔

Marfat.com

ایک چرواہے کا واقعہ:

حضرت رسول اکرم ﷺ غزوہ خیبر میں تشریف فرما تھے اور اس غزوہ میں کافی وقت خرچ ہوا ہے، قلعہ ایک فتح ہوا، دوسرا فتح ہوا، تیسرا فتح ہوا، اس مین آپ کے احوال کو دیکھ کر کئی لوگ مسلمان بھی ہوئے رہے، اس میں ایک دیہاتی حاضر خدمت ہوا عرض کرنے لگا کہ اللہ کے رسول میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا طریقہ کار اپنے ساتھیوں کے ساتھ کتنا عجیب ہے، کتنے شفقت والے ہیں، آپ نے فرمایا اچھی بات ہے، دنیا میں کامیابی ہے، جو میرے ساتھ جڑ جائے اور آخرت میں بھی کامیابی ہے، آپ نے فرمایا آپ یہاں کیا کام کرتے تھے؟ عرض کیا حضرت میں بکریاں چراتا تھا، جو مال غنیمت کی بکریاں تھی آپ نے اس دیہاتی شخص کو فرمایا اُن بکریوں کا خیال رکھو اور چراؤ، چنانچہ چرانے لگ گئے ، فتح ہو گیا خیبر سارا، کچھ تھوڑا ہی حصہ رہتا تھا، آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور اس میں دیہاتی کا حصہ بھی رکھ لیا، جو بکریوں کی نگرانی کیلے آپ نے بھیجا تھا، وہ شخص آ گیا، اسکو فرمایا یہ تیرا حصہ ہے مال غنیمت کا، آپ بھی بیت المال کا کام کر رہے تھے، تو عرض کرنے لگا حضرت میں تو اسلام اس لئے لایا ہوں کہ دنیا میں آپکا دیدار نصیب ہو جائے اور آخرت میں آپکے ساتھ جنت مل جائے، میں ان بکریوں اور اس طرح کا مال غنیمت ذرہ برابر شوق نہیں رکھتا ہوں اور نہ ہی میری ضرورت ہے، میں جہاد میں شہید ہونا چاہتا ہوں، زندگی کی یہی تمنا ہے، ایک آپ کا دیدار تھا، وہ نصیب ہو گیا، اب آخرت میں آپکی معیت میں جنت چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا جہاد کرو شہید ہو جاؤ گے، تو یہ بھی مقام مل جائیگا، یہ شخص جہاد کیلئے نکلا تھوڑا سا علاقہ ابھی خیبر کا رہتا تھا اور اسی میں وہ سارے جمع ہو چکے تھے، جو پہلوان تھے، یہ شخص شہید ہو گیا، علاقہ فتح ہو گیا آپ ﷺ اس علاقے کی طرف تشریف لے گئے، تو اس دیہاتی صحابی کیلے میدان خیبر میں دعا کی فرمایا

"اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ ، خَرَجَ مُھَاجِرًا فِی سَبِیْلِکَ ، وَقُتِلَ شَھِیْدًا ، وَأَنَا عَلٰی ذٰلِکَ شَھِیْدٌ"

اے اللہ یہ آپ کا عبادت گزار بندہ ہے، آپ کے راستے میں ہجرت کر کے میرے پاس

Marfat.com

پہنچا ہے، اسی معرکے میں شہید ہوگیا ہے، اور میں اسکے ایمان اسکے اخلاص پر اسکی شہادت پر میں خود گواہ ہوں۔ پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

اسلام کی تلوار دفاع میں اٹھی:

تو بات رسول اللہ ﷺ کے اوصاف اور مناقب کی کر رہا ہوں یہ شخص آپ کی شفقت مہربانی تقسیم کو دیکھ کر فریفتہ ہوا ہے اور آپ کے اخلاق کی تلوار بڑی تیز تھی، لوہے کی تلوار تو مجبوراً چلائی گئی کہ جب دشمن اپنے گھروں میں بھی نہیں رہنے دیتے تھے، مدینہ طیبہ کو دشمن نے نیست نابود کرنے کا فیصلہ کیا تھا، آپ کو جب اطلاع ملی، تو پورے مدینے کا آپ نے احاطہ کیا اور یہ سست گھوڑا تھا، آپ کی برکت سے ایسا چست اور مضبوط ہوا کہ آپ مدینے کا چکر لگا کر صحابہ کو اطلاع دی کہ بے فکر ہو کر آرام کرو، کوئی دشمن مدینہ کے اردگرد میں نہیں ہے اور یہ گھوڑا سست نہیں ہے، یہ تو سمندر ہے، یہ گھوڑا سمندر کی موجوں کی طرح تیرتا ہوا چلا جا رہا ہے، یعنی آپ ﷺ کو صحابہ کرام کو مسلمانوں کو دشمن اپنے گھروں میں رہنے نہیں دیتا تھا، اگر کوئی دشمن گھر پر حملہ کرے اور اس کا دفاع نہ کیا جائے، یہ تو بے غیرتی ہے، بزدلی ہے، یہ تلوار جو چلی یہ مجبوراً چلی، اگر یہ تلوار چلنی ہوتی اس طرح تو مکہ مکرمہ میں تیرہ سال میں صحابہ اکرامؓ رسول اللہ ﷺ اجازت مانگتے رہے کہ حضرت ہم کب تک پستے رہیں گے، خدارا ہمیں اجازت دیں، ہم جہاد کرتے ہیں، اپنا دفاع کرتے ہیں، ہم کچھ تو کر سکیں گے، آپ نے فرمایا کہ اجازت نہیں ہے لیکن جب ہجرت کر کے آپ مدینے میں تشریف لائے، تو مدینہ میں نہیں رہنے دیتے تھے، یہ دشمن مسلمانوں کو تو اپنے ملک میں بھی رہنے نہیں دیتا، یہ دشمن ایک ہی چیز سے ٹھیک ہوتا ہے، آپ کا یہ لقب ہے ''جہاد والا نبی'' جب مسلمان جہاد کی کوشش کو چھوڑے گا، تو دشمن مسلمان کو اپنے گھر میں بھی اطمینان کے ساتھ نہیں بیٹھنے دے گا، سوئے رہو حکمرانوں! ہمارے سوئے ہوئے بادشاہوں! اور باشندو! فوجیو! پولیس والو! تمام نوجوانو! جب تک تم سر بکف میدان عمل میں جہاد کیلئے نہیں اتر و گے، اس وقت تک دشمن اطمینان سے اپنے گھروں میں نہیں بیٹھنے دے گا، یہ بیٹھتا ہی تب ہے، جب مسلمان قوت کے ساتھ میدان میں آئے۔

Marfat.com

زید بن شعثہ کا واقعہ:

میں بات کر رہا تھا کہ یہ شخص آپ کے اخلاق سے عاشق ہو کر اسلام قبول کر رہا ہے، آپ کے اخلاق کی تلوار بڑی غالب رہی ہے، یہ دوسری تلوار مجبوراً چلائی گئی ہے، زید بن شعثہ یہودی ہے، بعد میں مسلمان ہوا، کہتے ہیں کہ میں اپنی کتابوں میں رسول اللہ ﷺ کے مناقب اور اوصاف خوبیاں بشارتیں علامات پڑھی تھی، ساری علامتیں میں دیکھ چکا تھا، دو علامتیں رہ گئیں، میں ہر روز آتا بیٹھتا تھا، مجلس میں جاتا تھا، گفتگو سنتا تھا، میں کامیاب نہیں ہو سکا کہ آزما سکوں، دیکھ سکوں وہ علامتیں یہ تھیں کہ اس نبی کی حلم بردباری اس نبی کا حوصلہ اس کے غصے پر غالب رہے گا، لوگ بُرا بھلا بھی کہہ دیں گے، سختی بھی کر لیں گے، گلے شکوے بھی کر لیں گے، اس نبی کے چہرے پر تبسم ہی ہوگا، یہ ایک خوبی تھی اور دوسری یہ کہ جب آپ ﷺ پر کوئی زیادتی ہو رہی ہو، تو تب بھی یعنی بالفعل زیادتی ہو رہی ہو، تو تب بھی آپ کا حوصلہ غالب رہے گا، حوصلے میں کمی نہیں آئے گی، ایک تو عمومی فضاء میں آپکا حوصلہ غصے پر غالب رہے گا اور ایک جب کوئی زیادتی کر بھی رہا ہو، تب بھی آپ کے حوصلے میں کمی نہیں آئے گی، آپ تند خو ہو کر غضب والے جملے ارشاد نہیں فرمائیں گے، میں بیٹھا رہا آتا رہا جاتا رہا، لیکن ان دو باتوں کو نہ پہچان سکا، واقع سامنے نہیں ہوتا تھا، تبسم تو ہر وقت دیکھتے تھے، ایک موقع پر جماعت کو غلے کی ضرورت پیش آئی، آپ نے فرمایا کسی سے ادھار لے لو، تو میں نے کہا میں ادھار دے دیتا ہوں، دے دیا اور باقاعدہ طے ہو گیا، فلاں تاریخ اتنا غلہ یا اتنی جو اس کی رقم ہے، وہ آپ کو مل جائے گی، لیکن وہ ابھی دن نہیں آئے تھے، ایک جنازے پر آپ تشریف لے گئے اور واپس آ رہے تھے، تو میں نے آپ کی قمیض کو زور سے پکڑ لیا کہ بنو عبد المطلب! تمہارا کام ہی یہی ہے کہ لوگوں سے قرضے لو اور ان کو نہ ادا کرو، تمہارا طریقہ ہی یہی ہے، تم یوں ہی برے لوگ ہو۔

میری بے ادبی والی باتوں کی وجہ سے حضرت عمر فاروقؓ کی آنکھیں ایسے سرخ ہو کر گھومنے لگیں، زید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کبھی مجھے دیکھیں، کبھی آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھیں، لیکن آپ ﷺ کے چہرے پر تبسم ہے، فرمایا کوئی بات نہیں، دیدیں گے، حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی کی حضرت اس نے بے ادبی کی ہے، اس کا وقت بھی ابھی پورا نہیں ہوا، آپ کو تنگ کر رہا

Marfat.com

ہے، فرمایا کوئی بات نہیں ہے، اس کا حق ہے یہ سختی کرسکتا ہے، آپ یہ کر سکتے ہو کہ اس کو کہو کہ ادب سے بات کرو اور ادب کا خیال رکھو، آرام سے مانگو اور مجھے کہو ہم ادا کر دیتے ہیں کتنا ہے، سختی نہ کریں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے کہا میں ادا کر دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اتنا دینا ہے اور اس کو بیس صاع زائد دے دینا، جو اس کے ساتھ آپ نے سختی کی ہے، آنکھیں دکھائی ہیں، یہ شخص گئے، حضرت عمر کے ساتھ اپنا قرضہ وصول کرلیا اور وہ فالتو بھی وصول کرلیا اور حاضر خدمت رسول اللہ ﷺ ہو گئے، عرض کیا اے اللہ کے رسول! نہ میں نے قرضہ لینا تھا، نہ مانگنا تھا، ایک مدت سے آپ کی آزمائش کر رہا تھا، بس آپ کے حوصلے اور حلم کو غالب دیکھتا تھا، غصے پر آج وہ دیکھ لیا ہے، بس یہ غلہ بھی آپ کا ہے اور میں بھی آپ کا ہوں کہا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان بنایا

"أَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

یہ زید بن شعنہؓ ہیں۔

حضرت زید بن دثنہ کا واقعہ:

ایک زید بن دثنہ ہیں، جن کو مشرکین مکہ نے گرفتار کیا تھا، خبیب اور زید بن دثنہ کو وہ جو دس صحابہ کرامؓ تھے اور یہ وہ حضرت خبیب اور زید بن دثنہ ہیں کہ جب ان کو گرفتار کیا گیا مشرکین مکہ نے ان کے لئے پروگرام بنایا کہ ان کو سولی پہ لٹکائیں گے، تو انہوں نے کہا کہ مجھے استرا چاہیئے، تاکہ میں صفائی ستھرائی کرلوں، اللہ کا مہمان بنے والا ہوں، شہید تو اللہ کا مہمان ہے، قرآن مجید نے اعلان کیا ہے۔

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ﴾.

میرے راستے میں جان کے نظرانے دینے والے کو مردہ مت کہو، میرے راستے میں جان کے نذرانے دینے والوں کو مردہ نہ کہو، اللہ کے ہاں رزق کھاتے رزق پاتے ہیں، نعمتوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

Marfat.com

زید نے کہا مجھے استرہ چاہیے شہادت ہونے والی ہے، اللہ کا مہمان بننے والا ہوں استرا دے دیا اس مشرکہ خاتون حارث کی بیٹی نے اور اسی کا بیٹا دوران صفائی زیدؓ کی گود میں بیٹھا ہوا تھا، اس مشرکہ خاتون کی چیخ نکل گئی، دوستو انہوں نے اس صحابی کو ابھی سولی پر چڑھانا ہے اور اسی صحابی کی گود میں سولی پر چڑھانے والوں کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے، چھوٹا سا چوزا بیٹھا ہوا ہے، چیخ نکل گئی مشرکہ خاتون کی حضرت زید نے اس خاتون کو کہا گھبرانا نہیں، میں اس ہستی کا نام لینے والا ہوں کہ جس کو ہر طرح ستایا گیا اور اس سے عفو درگزر کے پیغام ہی نکلتے رہے، میں ہر گز اس بیٹے کو نقصان نہیں دوں گا، ایک ہاتھ میں ہمارا بیٹا بیٹھا ہوا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت زید کے استرہ ہے، دوسری طرف انگور رکھے ہوئے ہیں، اس دوسرے ہاتھ سے انگور بھی تناول کر رہے ہیں، میں نے کہا زید انگور کہاں سے آئے، موسم تو مکہ میں انگوروں کا نہیں ہے، کسی فروٹ کا نہیں ہے، تو یہ صحابی رسول ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جس کے نام لینے والے ہیں، وہ بے موسمے پھل کھلا سکتا ہے، اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے، میرا کوئی کمال نہیں ہے، اس نبی پر ایمان لایا، اسی کے نام کا کمال ہے کہ مجھے گرفتاری میں ہاتھ پاؤ جھکڑے ہوئے ہیں، گرفتاری کے حالت میں بھی اللہ بے موسم پھل کھلا رہا ہے۔

پھر اسکو حرم سے باہر نکالا گیا کہ سولی پر چڑھاتے ہیں، اس صحابی رسول نے مشرکین مکہ کو یہ خطاب کر کے کہا مجھے دو رکعتیں ادا کرنے دو کہ زندگی کا آخری کام میرے آقا نے یہ فرمایا ہوا ہے جسکا زندگی کا آخری کام اچھا ہوگا میدان حشر میں یہی حشر ہوگا دوگانہ جلدی ادا کیے، پھر اس کے بعد مشرکین کو خطاب کر کے فرمایا اس صحابی نے میں چاہتا تو لمبے دو نفل پڑھ سکتا تھا، لیکن میرے دل میں خیال آیا، تم لوگ یوں نہ سمجھنے لگ جاؤ یہ سولی سے ڈر رہا ہے، میں سولی سے شہادت سے ڈرنے والا نہیں ہوں، اس لئے جلدی سے دوگانہ پڑھ کر آ گیا۔ (سنن ابوداؤد جلد دوم: ۸۹۴/ بخاری جلد دوم: ۳۱۱/ بخاری جلد دوم: ۱۳۰۹)

مشرکین کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے اس رضا کار کے ایمان کو آزمانہ چاہا کہا ، زید یہ تو کہہ دو کہ میری جگہ سولی پر رسول اللہ ﷺ ہوتا تو آپ کو ممکن ہے ہم چھوڑ دیں حضرت زیدؓ نے اپنی گردن کو اوپر کر کے کہا او کم بختو! سن لو تم یہ کہتے ہو کہ سولی کی جگہ پر میرا آقا ہوتا

Marfat.com

،یادرکھوا گر راستے میں کہیں کانٹا ہواور ہم محسوس کریں کہ ہمارے نبی کوچھب جائے گا، میرے جیسے ہزاروں اور رضاء کار جان کا نذرانہ دے دیں گے، لیکن اپنے نبی کے پاؤں میں کانٹا بھی چھبنا گوارانہیں کریں گے، تم یہ کیسے کہتے ہو کہ میری جگہ پر میرا رسول ہو مجھے لگا دو سولی لیکن سن لو میری بات

فَلَسْتُ أُبَالِیْ حِیْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی أَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ یَشَأْ
یُبَارِکْ عَلٰی أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

مسند احمد جلد چہارم:۷۶۶

جس حالت میں چاہے میرا رب مجھے موت دیدے، مجھے میرے رب نے سولی کی شکل میں موت دینی ہے، میں اس میں خوش ہوں، اگر اللہ چاہے میرے جسم کے ٹکڑے ہوتے اور ان ٹکڑوں مین برکت رکھ دے، اسلام کی سربلندی میری شہادت کے ٹکڑوں میں رکھ دے، چنانچہ اس صحابیؓ کو شہید کر دیا گیا اور جس شخص نے سوال کیا تھا اس نے صحابی کی استقامت دیکھ کر وہ شخص بھی پھر مسلمان ہو گیا تھا کہ یہ کتنے عجیب لوگ ہیں۔

حضرت انس کا واقعہ:

حضرت انسؓ مشہور صحابی ہیں، آپ کے خادم ہیں، انس کے گھر کبھی کبھی آپ ﷺ تشریف لے جاتے تھے، گویا خادم کے گھر میں جانا ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، سنت سے ثابت ہے، دوستو! کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں ہے، اس کی نظر میں وہی اونچا ہے جس کی اندر کی پونجی اونچی ہے اور کون اللہ کے کتنے قریب ہے کسی کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، یہ حکم ہے شریعت کا۔

حضرت انسؓ عنہ فرماتے ہیں دن کو آپ ہمارے گھر میں تشریف لائے اور قیلولے کے لئے لیٹ گئے، تو میں نے دیکھا کہ پیشانی کے اوپر قطرے پسینے کے نمودار ہو رہے اور بازوں پر بھی تو امی میری شیشی لیکر آئی کہ حضرت کے ان قطروں کو شیشی کے اندر بند کر دو، میں نے کہا امی یہ کیا بات ہے، کہا پھر عطر کے طور پر خوشبو کیلے استعمال کروں گی، دیکھو نا پورا گھر

Marfat.com

خوشبو پتہ دیتی ہے کہ ابھی اسی راہ سے کوئی گیا ہے،

حدیث میں آتا ہے آپ جس راستے سے گزر جاتے تھے صحابہ اکرامؓ خود سمجھ جاتے تھے کہ یہاں سے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے ہیں، بعض اصحاب سیر نے یہ لکھا ہے گلاب آپ کی ذاتی خوشبو ہے، آپ کے جسم آپ کے کپڑے آپ سے ہر وقت گلاب کی خوشبو آتی تھی، اکثر آپ عود لگاتے تھے۔

اللہ رب العزت ہمیں صحیح معنوں میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کا تتبع بنائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

رحمت والے نبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﴾. الانبياء :۷

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يا ايها الناس انما أَنَا رَحمة مهداةٌ لِدَفْعِ قَوْمٍ وَحِفْظِ اٰخِرِيْنَ". (سنن دارمی جلد اول:۱۵)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کا مفہوم:

سورۃ الانبیاء کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کی ایک صفت کا ذکر ہے اور وہ صفت ہے کہ تمام جہانوں کیلے اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ فرمایا

﴿ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ﴾

اے نبی! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، تمام جہانوں سے مراد عالم دنیا، عالم برزخ، عالم حشر اور عالم آخرت ہے، تمام عالموں میں آپ امتیوں کیلئے رحمت ثابت ہوں گے۔

دوسری تفسیر کہ تمام عالموں کیلئے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، مراد الگ الگ مخلوق ہے، ایک مخلوق انسان ہے، ایک جن ہے، ایک فرشتے ہیں اور اسی طریقے سے جمادات، جانور

Marfat.com

مویشی سب کیلئے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

تیسری تفسیر یہ ہے کہ امتی کیلئے اس کی زندگی کے ہر عالم کیلئے نبی پاک ﷺ رحمت ہیں، یہ بچپن کا دور ہے کہ اس میں تعلیمات نبوت موجود ہیں، اس لحاظ سے اس دور کیلئے رحمت، پھر جوانی کیلئے رحمت، پھر بڑھاپے کیلئے رحمت۔

علماءِ تفسیر نے لکھا کہ جس طریقے سے نبی پاک ﷺ کی اور خصوصیات ہیں جو اور انبیاء علیہم السلام میں نہیں ہیں، انہی خصوصیات میں ایک خصوصیت نبی پاک ﷺ کی یہ بھی ہے کہ آپ کو اللہ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حدیث کا مفہوم:

جو حدیث آپ کے سامنے تلاوت کی، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں رحمت ہوں اللہ نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے، مجھ سے ہدایت ملے گی اور میری ہدایت پر جو عمل کریں گے، دنیا وآخرت میں محفوظ ہوں گے اور وہ قوم جو میری ھدایت پر عمل نہیں کرے گی وہ ذلیل ہو جائے گی، دنیا میں بھی اور آخرت میں۔

ربیع الاول کے مہینے کی مناسبت سے اس صفت کو بیان کیا جا رہا ہے کہ امت کیلئے نبی پاک ﷺ رحمت ہیں، ہر عالم کیلئے رحمت ہیں اور یہ نعمت ہے تو امتی کے ذمہ اس نعمت کی قدر کتنی ہے اور کس طریقے سے امتی اس نعمت کی قدر کر سکتا ہے اور اس پر یہ قدر لازم اور ضروری ہے۔

رحمت کا مفہوم:

رحمت کا لغوی معنی مہربان ہونا، شفیق ہونا نرم ہونا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا ہونا، مہربانی کا مطلب اپنے وجود کے ساتھ نہیں، کسی کے ساتھ معاملہ ہوگا، مہربانی ہوگی، نرمی ہوگی، تو تب یہ صفت ثابت ہوگی کہ اس شخص کے اندر شفقت ہے، حلم ہے، بردباری ہے، ہمدردی ہے، نبی پاک ﷺ میں یہ صفت اتم درجے کی تھی، بردباری عفو درگزر فائدہ پہنچانا معاف کرنا یہ بہت اونچے درجے کی تھی، رسول اللہ ﷺ کو جب ہجرت کا اذن ہوا، آپ بمع ساتھیوں کے مدینہ تشریف لائے، تو مکہ کے مشرکوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اپنے علاقے سے نکالدینا یہ

Marfat.com

کافی نہیں ہے، یہ پھر وہاں جا کر قوت اجتماعیہ حاصل کر کے تمہارے اوپر حملہ کر دیں گے، پھر وہ جیت جائیں گے، ہم پھر مغلوب ہو جائیں گے، اس موضوع میں ہر بندہ اپنی اپنی رائے دے، ابوجہل کی نگرانی میں یہ مشورہ ہوا، کسی نے کہا چھوڑ دو کیا کرتے ہو، ادھر چلے گئے ہیں، تم اپنا کام کرو، وہ اپنا کام کریں گے، ایک دوسرے سردار نے کہا نہیں آپ کو پتہ ہے وہ کن صفات کے حامل ہیں، وہ تو جو بھی دیکھتا جائے گا، قریب آتا جائے گا، سنتا جائے گا، بس سمجھتا جائے گا، آپکا ہوتا جائے گا، تو وہ غالب آجائیں گے، چھوڑ دینا کافی نہیں ہے، ایک نے کہا میرے پاس بہت طاقت ہے، اسلحہ ہے، مزید بھی جمع کر دیں گے، مدینہ میں گھس کر سب کو ختم کر دیں گے، اس پر اتفاق ہو گیا بعض صحابہ کرام مکہ مکرمہ میں اس وجہ سے رہ گئے تھے، کہ ان کے پاس سامان سفر نہیں تھا، وہ سفر نہیں کر سکے تھے، اس میں بھی اللہ کی طرف سے حکمت ہے۔

بہر حال! اس مشورے کے بارے میں مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کو پتہ چل گیا، آپ نے صحابہ کرامؓ کو جمع فرمایا اور فرمایا کے یہ مشورہ ہوا ہے اور مجھے پتہ چل گیا ہے، لیکن یاد رکھو، وہ لڑائی کے لئے آگئے، لڑائی ہوگی، وہ مغلوب ہوں گے، میں ان کے سرداروں کو گرفتار کروں گا پھر رحمۃ اللعالمین ہونے کا ثبوت دے کر ان کو چھوڑ دوں گا، معاف کر دوں گا کہ اللہ نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ہر مرحلہ میں صفت رحمت کارفرما ہے:

نبی پاک ﷺ کی یہ صفت رحمت کی ہر مرحلے پر سمجھ آئی رہی ہے اور اس صفت کو بہت سے لوگ دیکھ کر سمجھ کر مسلمان ہوئے ہیں، جو دشمنی کرتے رہے، جب دیکھا کہ اتنا مہربان ہے، یوں معاف کر دیتے ہیں، تو پھر آپ کے ہو کر رہ گئے، بہت بڑی نعمت ہے، رسول اللہ ﷺ کا وجود باسعود علماء نے لکھا کہ دنیا کی تمام نعمتیں دو قسموں پر ہیں، یا وہ نعمتیں ظاہری ہیں، نظر آتی ہیں، یا وہ نعمتیں باطنی ہیں، وہ نظر نہیں آتی، نعمت ظاہری تو یہ ساری دنیا کے اسباب ہیں، یہ لباس یہ کھانا، یہ درخت ہیں، یہ پھل ہیں، یہ چلنا پھرنا، یہ سب کچھ سورج چاند ستارے یہ سب ظاہری نعمتیں ہیں، انسان کی صحت کا دخل اس میں ہے اور باطنی نعمت یہ ہے کہ انسان اللہ کو پہچانے، دل میں اللہ کے رسول ﷺ کی محبت ہو، جذبہ خیر ہو، جذبہ معافی ہو، جذبہ سخا ہو، یہ جو

Marfat.com

نہ نظر آنے والی چیزیں علم ہے، عرفان ہے، محبت الہیہ، محبت رسول ہے، یہ باطنی نعمت ہیں، یہ باطنی نعمت اور ظاہری نعمت دونوں نعمتیں اللہ رب العزت نے دنیا کو بواسطہ رسول ﷺ عطاء کیے ہیں۔

کائنات کی روح:

فرمایا کہ یہ پوری کائنات ایک جسم ہے، اس میں روح وہ ذکر اللہ ہے، اللہ کے یاد کرنا ہے، حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ میں جو بھیجا گیا ہوں قیامت بالکل قریب ہے:

"اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ" (بخاری جلد سوم: ۱۴۵۱)

ان دو انگلیوں سے اشارہ کر کے سمجھایا، اتنا سا فرق ہے، میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا، اب میری ہی امت ہوگی، میری ہی شریعت ہوگی، پھر اس کے بعد قیامت ہے فرمایا کہ توحید رسالت کے اقرار کے ساتھ جب تک اللہ اللہ کوئی کہنے والا ہوگا، اس وقت تک قیامت نہیں آئی گی، تو لوگوں کو صحیح معنیٰ میں اللہ اللہ کہنا، اللہ اور اللہ کے رسول کو ماننا، توحید رسالت کو ماننا، حشر کو ماننا، حساب کو ماننا، آخرت کو ماننا، یہ رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے ملا ہے، تب دنیا صحیح معنوں میں اللہ اللہ کر رہی ہے، ورنہ آپ سے پہلے جو مذاہب آسمانیہ والے بھی تھے، انہون نے بھی اسکی صحیح صورت حال کو باقی نہیں رکھا تھا، صحیح اللہ اور اللہ کے رسول کے نام لینے والے پھر کیسے لوگ بن سکتے تھے، توحید کا درس ہو، دنیا میں رہنے سہنے کے درس ہوں، رسالت کا درس ہو، فکر آخرت کا درس ہو، انسان کو انسانیت سکھانے کا درس ہو، خوف خدا حساب کتاب یہ تمام علوم بواسطہ نبی پاک ﷺ اللہ نے عطاء کیے ہیں، تو کائنات ساری جسد ہے، اس کی روح ذکر اللہ ہے اور روح عطاء کی ہے رسول اللہ ﷺ نے، کہ صحیح نام لینے والے اللہ اور اللہ کے رسول کے بن جائیں، ورنہ تو مشرکین مکہ نے اپنے نام بھی عبدالعزیٰ، عبداللات، عبدالمنات رکھے ہوئے تھے کہ بتوں کے بندے بتوں کے بچے۔

نبی کے درس توحید سے اللہ کا عرفان حاصل ہوا، نبی کی پہچان ملی، انہیں انسانیت کا بھی اندازہ ہوا کہ انسان کیا ہوتا ہے۔

Marfat.com

انسانیت سکھانے والے نبی:

دوستو! انسان بمنزل بہائم (درندے) کے ماند یا اس سے بھی آگے گزارا ہوا تھا، قرآن نے یہ بات کہی

﴿ أُولٰئِکَ کَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ الاعراف: ۱۷۹

یہ لوگ جانوروں کی طرح تھے، بلکہ جانوروں سے بھی بدتر، جانور بھی کچھ زیادتی کر کے کچھ آرام کرتے ہیں، انسان تو جانوروں سے بھی زیادہ گیا گزارا تھا، اس انسان کو انسانیت سکھانے والے رسول اللہ ﷺ ہیں۔

﴿ وَمَا أَرْسَلْنٰکَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ ﴾ الانبیاء: ۱۰۷

اے نبی! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، علماء نے لکھا ہے عالم اسلام کیلئے رحمت تو ہیں ہی، لیکن عالم کفر کیلئے بھی رحمت ہیں، ایک تو یہ رحمت ہیں کہ وہ مان جائیں، دنیا آخرت بن جائے گی اور دوسری رحمت یہ ہے وہ کفر بھی رہے، تو امتی تو ہیں ہی، ایک ماننے والی امت، ایک نہ ماننے والی امت ہے، تو نبی کی برکت سے وہ عذاب اس قوم پر نہیں آئے گا، جو امم سابقہ پر آیا، کوئی خنزیر بنا دیئے گئے، کوئی بندر بنا دیئے گئے، کسی کے چہرے مسخ کر دیئے گئے، یہ عذاب کفار پر بھی نبی اکرم ﷺ کے برکت سے نہیں آئے، تو بات یہ ہے کہ نعمتیں خواہ ظاہری ہوں، یا باطنی ہوں، رسول اللہ ﷺ کی برکت سے نصیب ہوئی ہیں۔

اللہ کی معرفت کرانے والے نبی:

اللہ کی پہچان رسول اللہ ﷺ نے کرائی، لوگوں نے پتھروں کو اپنا معبود بنایا، لوگ کیا سمجھتے تھے معاشرت کو، وہ تو فخر سمجھتے تھے لوٹنے کو، ڈاکہ ڈالنے کو، رسول اللہ ﷺ کے بعثت سے پہلے والے زمانے میں بھی وہ کہنے لگے، یہ تو صادق امین ہے، اُن سے بڑھ کر کوئی اونچا انسان نہیں۔

Marfat.com

فتح مکہ کو عام معافی کا اعلان:

سیرت مصطفیٰ میں ہے: عمر بن عبسہؓ صحابی ہیں، پہلے نہیں تھے، کہتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان نشیبی علاقے پانی کی قلت تھی، ہم بھی وہاں آباد ہوئے، لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلانے آتے تھے، ہجرت کے بعد تو باتیں کرتے تھے کہ مکہ فتح ہو جائے گا اور جب مکہ فتح ہوگا، تو ہم بھی مسلمان ہو جائیں گے، تو ان سے دوسرے ساتھی کہتے تھے، سوچ بولو، مکہ نے فتح ہو ہی جانا ہے، وہ یہ بھی کہتے مکہ اس لئے فتح ہو جائے گا کہ آپ سے بہتر اخلاق والا کوئی نہیں ہے، ہمدردی کرنے والا نہیں ہے، شفقت نرمی کرنے والا نہیں ہے، آپ کے کلام میں تاثیر ہے کہ تمام صفتیں آپ ﷺ میں موجود ہیں اور انہیں صفات سے انسان کامیاب ہوتا ہے کہ یہ سوچ کر کہو مکہ نے تو فتح ہو جانا ہے۔ صلح حدیبیہ ہوئی اور نقض عہد مشرکین سے ہوا، آپ نے اعلان کر دیا، پھر آپ جب مکہ میں پہنچے تھوڑی سی جنگ ہوئی کوئی گرفتار ہو گئے، کوئی مسلمان ہو گے، مکہ میں جو گرفتار ہوئے آپ نے فرمایا معاف ہے، معاف ہے۔

دنیا میں کوئی بادشاہ اس طرح کی مثال پیش نہیں کر سکتا کہ جنہوں نے اتنے ظلم کئے ہوں، آپ کے ساتھیوں کو شہید کیا، انگاروں پہ لٹایا، دولخت کیا سمیہؓ کو اور حتی کے آپ کو اس علاقے سے نکلنے پر مجبور کیا، ظلم ستم کی یہ حد ہوئی کہ ابو جہل کی یہ نگرانی میں یہ مشورہ ہوا کہ بنو ہاشم اگر اس کا ساتھ نہ نہیں چھوڑتے، تو پھر ہم بنو ہاشم سمیت سب کو ختم کر دیں گے، ابو طالب کو یہ بات پتہ چلی، تو کہا مقابلہ تو ہو جائے گا ابو جہل سے، لیکن یہ بڑی بدقسمتی ہوگی، اگر یہ میرا بھتیجا مارا گیا، تو پھر کیا بنے گا، میرا بھتیجا اگر ختم ہو گیا مقابلہ میں، بعض گرفتار بھی ہوں گے، اگر غالب بھی آئے، تو اس کا کیا مقصد ہے، خود ابو طالب نے مشورہ کیا تھا، جب انہوں نے اقتصادی پابندیاں لگا دی ہیں تو شعب ابی طالب میں منتقل ہو جاتے ہیں، یہاں رہے رات کو تین مرتبہ ابو طالب رسول اللہ ﷺ کا بستر بدلتے تھے، اب ادھر آ کر آرام فرمائیں، پھر ادھر کسی اور کو سلاتے کہ ممکن ہے کوئی دشمن رات کو قتل کرنے کا پروگرام بنائے، تو اس کو رسول اللہ ﷺ کا صحیح بستر نہ مل سکے اور کوئی ساتھی مارا بھی جائے، تو کوئی بات نہیں میرا بھتیجا نہ مارا جائے، یہ تو ابو طالب تھے اور ابولہب یہ عجیب چچا تھا کہ ابو جہل کے ساتھ مشورہ میں پروگرام بناتے تھے، کہ

Marfat.com

آپ کو قتل کرنا ہے، یعنی یہ ظلم ستم تھا اب مکہ فتح ہوگیا، یہ قریب آ گئے، گرفتار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ تو ایک نے عرض کی ہم آپ سے ایک عظیم انسان جیسی توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ بہتری کا معاملہ کریں گے تو فرمایا ہم نے آپ کے ساتھ یہی سوچا ہوا ہے اور پھر حضرت یوسفؑ والی آیت پڑھ کر فرمایا۔

"﴿قَالَ لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُاللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ﴾یوسف: ۹۲

أَنْتُمْ عُتَقَاءُ"

مکہ والو سنو! یہ دنیا کا کوئی آدم خور انسان نہیں، یہ اللہ کا بھیجا ہوا رحمۃ اللعالمین ہے، مارنے سے خوش نہیں، معاف کرنے سے خوش ہوتا ہے، پرانی باتیں گلے شکوے میں دھراؤں گا بھی نہیں، جیسے تم نے میرے ساتھ مکہ کے زمانے میں کئے تھے۔ میں نے تو معاف کیا ہے، بھی معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، وہ بڑا مہربان ہے، اس سے معافی چاہو، مجھے ماننے والے بن جاؤ، وہ معاف کر دے گا، میں چاہوں تو تمہیں غلام بنا سکتا ہوں، لیکن میں انسانیت کو غلامی سے چھوڑانے کیلئے آیا ہوں، آزادوں کو غلام بنانے نہیں آیا، آج میری گرفتاری میں ہو، اسیر ہو، جاؤ تم آزاد ہو، یہ ہے رحمت اللعالمین۔

ابوسفیان پر رحم وکرم کا مظاہرہ:

ادھر طائف کی طرف لڑائی شروع ہے، صحابہ کرام رسول اللہ کے گرد جمع ہو گے، کہ مکہ والے تو مان گئے، سمجھ گئے اور ابوسفیانؓ اپنے گھر میں ہتھیار ڈال کر چھپ گئے، اللہ کے نبی کا رعب ہے، اللہ کا امر ہے، ایمان نہیں لائے تھے لڑائی سے دیکھا کہ سب بھاگ رہے، یہ بھی اپنے گھر چھپ گئے، حالانکہ میں کہتا ہوں دنیا کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی کہ اتنے سال جن ظالموں نے ظلم کیا ہو، جب وہ گرفتار ہو جائیں، بغیر کسی بات کے معافی کا اعلان ہو جائے، کوئی دنیا کا بادشاہ نہیں ہے، وہ تو کسی قیدی نے اتنا جرم نہیں کیا ہوتا، اس کے اوپر اتنا ظلم ستم گراتے ہیں کہ وہ ظالم بننے کی مثال بن جاتے ہیں، یہ دنیا کا عظیم واحد انسان ہے، جب سر لینے والے ماتحت آ گئے، گرفتار ہو گئے، تو اعلان کر دیا کہ معاف ہے۔

Marfat.com

ابوسفیان نے دیکھا کہ جب منظر بنا تو دوڑ کر گھر گئے، ایمان نہیں لائے، تو رسول اللہ ﷺ کو ایک صحابی نے بتایا کہ وہ سردار جو بدر میں آگے آگے، احد میں آگے آگے، احزاب میں آگے آگے آپ کے مقابلے میں تھا، آج وہ ڈر کر اپنے گھر میں چلا گیا ہے، اجازت ہو، تو اس کو قتل کر کے کام تمام کر لیں، فرمایا نہیں، رک جاؤ، آپ نے اعلان فرمایا

"مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَانَ اٰمِنًا" (مسلم جلد سوم: ۱۲۵)

جیسے ابوسفیان لڑائی سے بچتے ہوئے اپنے گھر میں گھس گئے، اگر کوئی بھی نہ لڑتے ہوئے ہتھیار ڈال کر سفیان کے گھر چلا جائے، اس کو بھی معاف کر دوں گا۔ جب بات پتہ چلی ابو سفیان کو کہ میں نے کیا کیا اور اس رحم و کرم کے مالک نے میرے ساتھ کیا کیا، کہا کوئی مجھے پناہ دے سکتا ہے، تو میں عقیدت محبت کی نظر سے دیکھنا چاہتا ہوں، نبی اکرم ﷺ کو نبوت کا کوئی رضا کار، کوئی باڈی گارڈ پرانا دشمن سمجھ کر مجھے مار نہ دے اور جا رہے ہیں دار ارقم کو صفا کے اوپر رسول اللہ ﷺ اپنے شان شوکت کے ساتھ جلوا افروز ہیں، آج بھی اس صفاء پہاڑی کی وہ شان موجود ہے، صفاء پہاڑی کے اوپر اللہ کا سراج منیر جلوا افروز ہے، رحم کرم کی بارش برس رہی ہیں، نورانیت کی بارش برس رہی ہے، عفو درگزر کے فیصلے ہو رہے ہیں اور ادھر ابوسفیان عقیدت محبت کی نظر کے ساتھ اپنی آنکھوں سے آنسو ٹپکاتے ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ گئے اور عرض کرتے ہیں، اللہ کے رسول اگر میری دشمنیاں معاف ہو سکتی ہیں، تو میں بھی آپکا غلام بننے آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ رب العزت نے رحمۃ اللعالمین بنایا، آپ ابوسفیان میرے قریب آ جاؤ، میرے گلے ملو اور مبارک دیتا ہوں۔

اہل طائف پر رحم و کرم کا مظاہرہ:

طائف والے بگڑے ہوئے ہیں، لڑائی کرنا چاہ رہے ہیں، آپ نے جعرانہ کا علاقہ دیکھا ہوگا، غزوہ حنین اور طائف والا غزوا ہوا، آپ نے شکرانے کے طور پر احرام باندھا اور عمرہ ادا کیا، جعرانہ مقام وہ حنین کی طرف طائف کی طرف ادھر سے کافر جو بھاگے، وہاں جمع ہو کر لڑائی کر رہے ہیں، آپ نے ایک وفد تشکیل دیا، طائف کی طرف منجنیق سے گولے برسائے جا رہے ہیں، جو اس وقت کافروں کے پاس تھا، وہ برسا رہے ہیں اور سخت قسم کی لڑائی ہو رہی

Marfat.com

ہے، ادھر صحابہ کرامؓ بھی جو مقابلہ ہوسکتا ہے کررہے ہیں، وہ پہاڑوں پر ہیں، یہ نیچے تھے ،صحابہ کرامؓ میں سے چند حاضر خدمت ہوئے ،عرض کیا اللہ کے رسول! طائف والوں کیلے بد دعا کیجئے کہ یہ ہلاک ہوجائیں، برباد ہوجائیں کہ انہیں اندازہ نہیں کہ مکہ فتح ہوگیا اور ابھی تک وہ راہ راست پر نہیں آرہے، گولہ باری کررہے ہیں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، قریب آجاؤ، آپ نے فرمایا

"رَب اغفر لقومی فَإِنَّهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ" (مسند احمد جلد دوم: ۲۱۵۸)

اے اللہ! ان طائف والوں کو میری قوم کو بنی ثقیف جو طائف میں آباد تھے، ہدایت کی دولت عطاء کر، یہ مجھے جانتے نہیں ہیں، جب جان لین گے تو مان جائیں گے۔

صحابہ کرام حیران ہوگئے، ہم نے تو آپ سے ہلاکت اور بربادی کی دعا کا کہا تھا، آپ نے فرمایا او میرے ساتھیوں سمجھتے نہیں کہ اللہ رب العزت مجھے تمام جہانوں کیلئے تمام عالم کے لئے جن وانس کے لئے مسلمانوں اور کفار کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ میں اپنے رب سے دعا کررہا ہوں کہ اے میرے رب طائف والوں کو ہدایت دیدے، بنوثقیف کو ہدایت دے دے اور میں آجکل مدینہ میں رہتا ہوں، ان کو مدینہ میں پہنچادے کہ مجھ سے ملنے آجائیں، یہ دعا قبول ہوگی اور یہ دعا قبول ہونے کا نتیجہ یہ ہوا ۹ھ میں طائف والے رسول اللہ ﷺ کو ملنے کے لئے مدینہ طیبہ میں آئے، معذرت کررہے ہیں، اسلام لارہے ہیں، تو آپ نے فرمایا صحابہؓ کو دیکھا ہے کہ میں نے ان کے لئے دعا کی تھی کہ مدینہ میں بھیج دیں، ملاقات کے لئے وہ یہاں پہنچ گئے، آپ کیا سمجھتے تھے کہ میں ان کے لئے بددعا کروں۔

ثمامہ کے واقعہ میں رحم وکرم کا مظاہرہ:

یہ نبی اکرم ﷺ کی خوبی ہے کہ دشمن کو بھی معاف کررہے ہیں، ثمامہ بن آثالؓ بہت بڑے تاجر تھے مکہ مکرمہ کے، اور سب سے زیادہ باہر کے ملکوں سے غلہ منگوانے والے یہ تھے، بہرحال مدینہ جاسوسی میں آئے پکڑے گئے، مسلمان ہوگئے، لمبی بات ہے، مختصر یہ کہ مسلمان ہوکر واپس گئے اور مکہ میں آکر اپنا اسلام کا اعلان کیا اور یہ سب سے زیادہ ڈیلر تھے گندم جو

Marfat.com

غلے کے، جو باہر سے منگواتے تھے، فرمایا کفار کو غلہ نہیں دوں گا، بیچوں گا بھی نہیں، الا یہ کہ میرا نبی حضرت محمد ﷺ مجھے حکم دیں، تو پھر تم کو بھی دوں گا، وہاں سے کافروں کا وفد آیا، حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب آپ ﷺ شعب ابی طالب میں موجود تھے، حضرت خدیجہؓ کا ایک رشتہ دار تھوڑا تھوڑا آٹا لانے کی کوشش کرتا تھا، اس کو بھی روکتے تھے، بالکل کوئی چیز نہیں لانے دیتے تھے، یہ مسلمان حکومتیں اقتصادی پابندیوں سے ڈرتی ہیں، اقتصادی پابندیوں کے بعد تو کام بنتا ہے، اس سے پہلے تو بنتا ہی نہیں، بات یہ ہے اتنا غلہ بھی نہیں لے جانے دیتے تھے، ثمامہ بن اثال کو یہ بات پتہ تھی، تو ادھر وفد بھیجا مشرکین مکہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں، انہوں نے بات کی کہ حضرت اس کے پاس غلہ ہے اور وہ مسلمان ہو چکا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے جب تک رسول اللہ ﷺ حکم نہ دیں، میں اس وقت تک غلہ نہیں دوں گا، آپ نے فوراً خط لکھوا کر بھیجا کہ ثمامہ! ایسا نہیں کرو، غلہ دو، کوئی غریب ہے، تو اس کو تقسیم کرو، جو پیسے دے سکتا ہے اس کو بیچو، میں اس طرح نہیں کروں گا، جیسا انہوں نے میرے ساتھ کیا۔ (بخاری جلد دوم: ۱۵۶۱)

اجتماعی وانفرادی سکون سنت میں ہی ہے:

دوستو! حضرت رسول اللہ ﷺ ہر موقع پر رحمت ہی رحمت ہیں، بات یہ ہے کہ ایسے نبی کا امتی اللہ رب العزت نے ہمیں بنایا ہمارے ذمہ کچھ کام ہے، نہیں کامیابی ملے گی اغیار کے طرز طریقے پر، ذلت ہی ذلت ملے گی، کوئی حکومت کامیابی چاہتی ہے، تو تب بھی نبی کی اقتداء میں ہے، کوئی شخص شخصی طور پر فرداً فرداً اپنے گھر کی حالت کو سکون میں دیکھنا چاہتا ہے، تو نبی اکرم ﷺ کی تابعداری میں ہے، ناممکن ہے اس کے علاوہ، چنانچہ اس پاکیزہ ہستی کے سنتوں پر عمل کرنے میں اللہ نے برکت رکھی ہے، جو ناپاک پھرتے ہیں، جن کا نسب ہی محفوظ نہیں ہے، جن کا کوئی کردار اور طریقہ ٹھیک نہیں ہے، ان کے طریقے میں کیسے راحت سکون ملے گی؟

جب جنگ عظیم میں جرمنی لڑ لڑ کر تنگ ہو گیا اور کئی جگہوں میں فتح دیکھ کر بہت سی جگہ میں شکست کا سامنا ہوا، تو جرمنی کے اس وقت کے جرنیل نے یہ بات کہی کہ کوئی ایسا بھی قانون ہونا چاہیے کہ جنگ بندی ہو، کوئی صلح کا نظام بھی ہوتا ہے، اس نے اپنے دانشوروں کو کہا

Marfat.com

،گھومو، پھرو، کوئی ایسا قانون دنیا میں ملتا ہے تو اس کو لیکر آؤ، جو جنگ بندی کے اصول بھی بتائے ،صلح کے اصول بھی بتائے ،کوئی دنیا میں امن کے ساتھ رہنے کے قانون بھی ہوں، دانشور گھومے، پھرے، تحقیق کی ،تو امام محمد جو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں ،ان کی ایک کتاب ''سیر کبیر'' ملی، سیرۃ کی باتیں انہوں نے اس میں جمع کی ہیں، انہوں نے تمام باتیں اس میں لکھیں کہ آپ نے فلانے دشمن کو یوں معاف کیا، فلانی جگہ یوں صلح کی ،فلاں غزوہ میں گئے ،لوگ یوں مان گئے ،آپ نے فرمایا معاف کردو، چھوڑ دو ان کو، پھر وہ کتاب پڑھنے کے بعد صلح کی طرف آئے کہ لڑ لڑ کر کیا کرنا ہے۔

دوستو نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے صلح ملی ، دنیا میں رہنے کا ڈھنگ ملا، بغیر جنگ آپ تو مدینہ میں آگئے تھے، جنگ نہیں کرنا چاہتے تھے ،لیکن لوگ مدینہ میں بھی امن سے رہنے نہیں دیتے۔

نبی کے امت پر حقوق:

اس نبی کا بھی ہمارے اوپر حق ہے اور پانچ حق ہیں، اس نعمت کی قدر کے پانچ طریقے ہیں محبت کے:

۱)..... نبی کو عظیم سمجھنا۔

۲).....متابعت

۳)..... نبی پاک ﷺ پر درود کثرت سے پڑھنا۔

۴)..... نبی ﷺ سے محبت کرنا۔

۵).....روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کرنا۔

دیار حبیب کی زیارت کی حسرت:

اگر اللہ توفیق دے روضہ رسول کی زیارت کرنا، نبی کے شہر کی زیارت کرنا بڑی اونچی چیز ہے، یہ بھی محبت کی ایک ادا ہے کہ اس کو دیکھنے کا دل چاہتا ہے اور اتنی محبت تو کم از کم پیدا کرلو کہ جتنی مجنوں کو لیلیٰ کے ساتھ تھی، کسی نے دیکھا کہ یہ ایٹوں کو چوم رہا تھا، راستے کی مٹی کو چوم

Marfat.com

رہا ہے، تو کسی نے کہا کیا کر رہا ہے، ویسے بھی تیرا نام مجنوں پاگل ہے، تو پھر اس نے اشعار میں جواب دیا تھا کہتا ہے۔

أُحِبُّ عَلٰی الدِّیَار دیار لیلی
وأقبل ھذا لجدار وذالجداری
وما حب دیار شغفن قلبی
ولیکن حب من سکن الدیاری

او مجھے مجنوں کہنے والو! میں ان اینٹوں کو نہیں چوم رہا، اس کے در و دیوار کو نہیں چوم رہا، ان اینٹوں سے مجھے کوئی عقیدت محبت نہیں، مگر اس لئے ان اینٹوں سے محبت ہو گئی، اس کے در و دیواروں سے محبت ہو گئی کہ جس سے میں محبت کرتا ہوں، وہ اس میں رہتی ہے۔

او جس شہر میں رہنے والا ہو اللہ کا پیغمبر، اس شہر سے کیوں نہ عقیدت و محبت ہو؟

میرے ربّ میری آنکھوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے، میں صحابی ہوتا، اپنے ان آنکھوں سے اپنے نبی کے چہرہ انور کو دیکھتا، لیکن میں صحابی تو نہ بن سکا، آپکا امتی تو ہوں، اس پر یا رب میں لاکھ شکر ادا کرتا ہوں، کہ آپ نے مجھے اپنے حبیب کا امتی بنایا ہے۔

یہ آنکھیں جو عطاء کی ہیں تو مدینہ بھی دیکھا دے
یا رب میری آنکھوں کی یہ پیاس بجھا دے
روضہ جنت میں نہیں جنت ہے روضے میں
وہ جنت کی جو جنت ہے وہ اک بار دیکھا دے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے گھر سے اور میرے منبر کے قریب جو جگہ ہے یہ

"روضة من ریاض الجنة" (بخاری جلد اول: ۱۱۴۰)

ہے، جو عقیدت احترام میں اس ریاض الجنۃ میں آکر دو رکعت پڑھ لیتا ہے استوانہ توبہ کے قریب آکر استوانہ عائشہ کے قریب آکر استوانہ حرس کے قریب آکر استوانہ ابولبابہ کے قریب آکر تو میں اس کی توبہ قبول کرلوں گا اور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت بھی نصیب کرادوں گا، دنیا کی جنت میں جب نفل پڑھوا دیئے، تو آخرت میں نبی کا قرب بھی دے دوں گا۔

Marfat.com

پانچ حقوق بجالاؤ!

تو پانچ چیزیں عرض کر رہا تھا، نبی پاک ﷺ سے کوئی بھی اونچا نہیں اللہ کے علاوہ، سب انبیاء آپ کے مقتدی ہیں، آپ امام الانبیاء ہیں، صرف نبی نہیں آپ خاتم النبیین ہیں، کوئی خلیل اللہ، کوئی نبی کلیم اللہ، جناب نے فرمایا میں حبیب اللہ ہوں، اللہ نے مجھے اپنا محبوب بنا کر بھیجا ہے:

(۱).....ایک تو ہے محبت آپ کے ساتھ

(۲).....دوسرا ہے آپ کو اونچا سمجھنا عظمت والا سمجھنا۔

(۳).....تیسرا ہے تابعداری رسول اللہ ﷺ کی۔

دوستو! آپ کی اتباع میں اللہ نے سب کچھ رکھا ہے، سب خیر اسی میں رکھی ہے، خوش قسمت ہے، بس وہ جیسے جلدی یہ بات سمجھ میں آجائے۔

(۴)..... چوتھی چیز رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام ہو، آپ صوفیاء کے قریب جاؤ تو وہ ذکروں میں پابندی لگائیں گے ''لا الہ اللہ'' اتنی دفعہ پڑھنا ہے، ''سبحان اللہ'' اتنی دفعہ پڑھنا ہے، زیادہ پڑھنے سے کچھ خشکی آجاتی ہے بعض ذکروں سے، لیکن درود ایسا ذکر ہے اس میں کوئی پابندی نہیں ہے، جتنا کوئی زیادہ سے زیادہ پڑھتا ہے، اتنا قریب ہوتا جائے گا، اس ذکر میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ جتنا زیادہ پڑھ سکتے ہو، تو فرمایا درود پڑھنا یہ امتی کے ذمہ حق ہے، حضرات صحابہ کرامؓ کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔

(۵)..... نبی پاک ﷺ کے روضے کی حاضری عقیدت محبت کے ساتھ دینا، لوگوں نے دوستو بڑی عقیدت محبت کی ہے اور کرامت کی شکل میں کی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے بہت حج کیے، ایک حج کے بعد جب مدینہ طیبہ میں حاضری دی، تین چار دنوں کے بعد جب باہر جارہے ہیں، لوگ سارے آگے حضرت آپ نہ جائیں، آپ سال بعد آتے ہیں، کچھ عرصہ یہاں رہیں، پھر واپس چلے گئے، پھر جانے کا ارادہ کیا، پھر ساتھیوں نے اصرار کیا کہ حضرت ہمیں سمجھائیں اور سبق پڑھا دیں، فرمایا مجھے مدینہ شہر سے باہر جانے دو، میں پھر آجاتا ہوں، لوگوں نے جب اصرار کیا، تو بات بتائی جتنے دن میں مدینہ میں رہ چکا ہوں، میں نے اپنا وضوء

Marfat.com

نہیں توڑا ہے، نہ پیشاب کیا ہے، نبی اکرم ﷺ کے شہر کی عقیدت میں مجھے مدینہ سے باہر جانے دو، پھر میں تازہ وضوء کر کے آؤں گا، مدینہ طیبہ کے اندر میں استنجاء کرنا بھی بے ادبی سمجھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ اور عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

محبت والے نبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰه وَالرَّسُوْلَ فَأُلٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُوْلٰئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴾ النساء: ۶۹. ۷۰

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : " اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ". انت مع من احببت: (مسلم جلدسوم: ۲۲۰۹)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت کا مفہوم:

پانچویں پارے کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جس کے اندر محبت رسول کا ذکر ہے۔ ایک ہے امتیوں کی محبت اللہ اور رسول کے ساتھ، امتی کا محبت کرنا اپنے نبی کے ساتھ، آج کی گزارشات میں یہ عرض کرنا ہے نبی کی محبت اپنے امتیوں کے ساتھ کس درجے میں ہے؟ کہاں کہاں تک ہے؟ کن کن مشکلات میں نبی پاک ﷺ نے اپنی زندگی گزاری، لیکن جو فکر اور غم سوار رہا ہے، وہ یہ ہے کہ میری امت کسی نہ کسی طرح ہدایت

Marfat.com

پر آجائے، اللہ کے عذاب سے بچ جائے، نبی پاک ﷺ کی اپنے ماننے والوں کے ساتھ محبت کیسی ہے، فرمایا:

﴿و مَنْ يُطِعِ الله والرَّسُوْلَ فَأُلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُوْلٰئِکَ رَفِيْقًا﴾

جس شخص نے اطاعت کی اللہ کی اور اللہ کے رسول کی، یعنی شریعت کے مطابق اس نے اپنی زندگی کو بنایا اور کوشش کی کہ کامل شریعت کا متبع بن کر رہوں، جہاں غلطی ہوئی، معافی مانگی، توبہ کر لی، یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی، تو یہ جماعت ان لوگوں کے ساتھ ہوگی، جن پر اللہ کے انعامات ہوئے، جن سے اللہ راضی ہے، انبیاء علیہ السلام پر اللہ کے انعام ہوئے، پھر صدیقین ہیں، شھداء ہین، پھر اللہ والے صلحاء ہیں، ان کے ساتھ یہ ہوں گے ﴿وحسن اولئک رفیقا﴾ یہ دوستی کے اعتبار سے یہ جماعت بہت اونچی ہے، بہت اچھی ہے، ایک نیک آدمی کو انبیاء کی رفاقت مل گئی، یہ رفاقت بہت اونچی ہے، فرمایا ﴿ذالک الفضل من اللہ وکفیٰ باللہ علیما﴾ جس کو یہ توفیق مل جائے، نیکی کی اطاعت کی، بندگی کی، یہ اللہ کا بڑا فضل ہے، اللہ کی طرف سے اس پر رضاء کے فیصلے ہوں گے، اس کو نیکی کی توفیق مل گئی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ کونسا شخص نیکی بجالانے میں کتنا سچا ہے، اس کو اس طلب میں اس محنت میں کہ میں نیک بن جاؤں، میں نیکی بجالاؤں، وہ شخص اس چیز کو حاصل کرنے میں کتنا سچا ہے اسکو یہ انعام مل جاتا ہے، نیکی کی توفیق مل جاتی ہے، یہ چیز اللہ جانتا ہے کہ کون کتنا سچا ہے، اس چیز کو حاصل کرنے میں، تو پھر اسکو طاعت اور بندگی حاصل ہو جاتی ہے۔

آیت کا شان نزول:

حضرت ثوبان مشہور صحابی ہیں عرض کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، تو باتوں باتوں میں آپ ﷺ یہ دعا کرنے لگے کہ یا اللہ مجھے احباب سے بھائیوں سے ملنے کا شوق ہے، مجھے اپنے بھائیوں سے احباب سے ملاقات کرا دینا، یہ دعا کر رہے ہیں۔

صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت ہم آپ کے ساتھی ہیں، ہم آپ کے احباب ہیں، ہم تو

Marfat.com

ملاقات کررہے ہیں، اس کا مطلب ہے آپ ہماری ملاقات کی دعا نہیں کررہے ہیں، وہ کوئی اورلوگ ہیں کہ جن کے ساتھ آپ ملاقات کی تمنا کررہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ اورلوگ ہیں اور وہ میرے امتی ہیں، جنہوں نے میرے بارے میں کسی سے سنا ہے، نبی آخر الزمان ﷺ تھے، دنیا سے چلے گئے ہیں، وہی خاتم النبین ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ، یہ ان کی حدیثیں ہیں، یہ ان کے فرمان ہیں، انہوں نے یہ بات قرآن حدیث میں پڑھی ، میری حدیث میں سنی، مجھے دیکھا نہیں ہے، لیکن وہ میری باتوں پر عمل کررہے ہیں، میرے ساتھ ملاقات کا شوق رکھتے ہیں، درود بھیجتے ہیں، یہ وہ بھائی ہیں جن سے ملنے کا شوق کررہا ہوں، مجھے دیکھا نہیں، مجھے چاہتے ہیں، میری اتباع کرتے ہیں، آپ لوگوں نے مجھے دیکھا ہے، وحی کے نزول کو دیکھا ہے، میرے معجزات کو دیکھا ہے، بیشک آپ لوگ اللہ کے ہاں مقرب ہو، مکرم ہو، لیکن وہ ساتھی بھی مکرم ہیں، جنہوں مجھے نہیں دیکھا، میرے معجزات کو نہیں دیکھا، وحی کے نزول کو نہیں، پھر بھی مجھے اسی طرح مانتے ہیں، جیسے آپ لوگ مانتے ہو، ایسے بندوں کو دیکھنے کا مجھے شوق ہورہا ہے۔

پھر ایک صحابیؓ نے سوال کیا کہ حضرت ایک بات ہے، جب ہم آپ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں، تو طبعیت میں بہت خوشی آتی ہے، سرور آتا ہے اور دنیا بے حقیقت نظر آتی ہے، جب آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں، تو پھر پریشانی آجاتی ہے، دنیاوی اعتبار سے کبھی ویسے دل بند ہوگیا، ہزار مسائل انسان کے ساتھ متعلق ہیں، پھر پریشانیاں اپنے ماحول میں گھروں میں آجاتی ہیں، تو ہم نے اس کا حل یہی سمجھا ہوا ہے اور تجربہ کرچکے ہیں کہ آپ کی مجلس میں حاضر ہوجاتے ہیں، آپ کی زیارت کے برکت سے وہ ہماری ساری پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔ (مسلم جلد سوم: ۲۴۶۵)

حضرت ثوبانؓ عرض کرتے ہیں حضرت ایک پریشانی مسلسل دل میں کھٹکتی رہتی ہے۔ وہ یہ کہ دنیا میں جب ہم پریشان ہوتے ہیں۔ تو آپ کی زیارت کرکے پریشانی دور کرلیتے ہیں، دل میں یہ پریشانی ہے کہ آخرت میں جائیں گے، جب حساب کتاب ہوجائے گا، اللہ کی رحمت سے اتنی تو امید ضرور ہے، آپ کے صحابی ہیں، آپ کی زیارت کی ہے، اس کی برکت

Marfat.com

سے اللہ جنت تو دے گا، اتنی تو امید ہے، لیکن ساتھ یہ ہے آپ نبیوں میں بھی سب سے اونچے ہیں، آپ کا مقام جنت میں بہت اونچا ہوگا، ہم بھی کسی جنت میں ہوں گے، لیکن ملاقات کی یہ آسانیاں نہیں ہوں گی، جیسے اب زندگی میں مل رہی ہیں، وہی مدینہ شہر ہمارا ہے، آپ کا ہے، جب دل چاہتا ہے، آپ کے پاس آکر مل لیتے ہیں، پریشانیاں ساری دور ہوجاتی ہیں، میرے دل میں یہ پریشانیاں مسلسل رہتی ہیں کہ کہ ایسا نہ ہو کہ جنت میں آپ سے ملاقات نہ ہو کہ جنت میں آپ کی زیارت نہ ہو، تو یہ سوچ آتی ہے کہ جنت میں کوئی مزہ ہی نہیں ہوگا کہ جب آپ کی زیارت نصیب نہیں ہوگی، بیشک سب نعمتیں مل جائیں، جب آپ کی زیارت نہیں ہوگی، تو پھر جنت کیا جنت ہے؟ تو آپ نے یہ آیت حضرت ثوبانؓ کے سامنے تلاوت کی،

﴿ مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَأُلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُوْلٰئِکَ رَفِيْقًا ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴾

جو اللہ اور اللہ کے رسول کی کامل اطاعت کرتے ہیں، اس کو انبیاء کی معیت حاصل ہوگی، صلحاء نیک لوگوں کی دیدار معیت اور صحبت حاصل ہوگی، آپ پریشان نہ ہو

حدیث کا مفہوم:

جو حدیث تلاوت کی

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ "مشکوۃ جلد چہارم: ۹۳۸

ہر شخص آخرت میں اس کے ساتھ ہوگا، جس کے ساتھ اس کی محبت ہے۔ محبت ظاہری بھی ہو، باطنی بھی ہو، اس کے ساتھ ہوگا، جس کے ساتھ اس کی محبت ہے۔ اب نبی کے ساتھ محبت ہے، تو نبی کے ساتھ ہوگا، ایک دیہاتی صحابیؓ خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا ما اعدت الساعۃ قیامت کا سوال کرتے ہوئے بتاؤ قیامت کی تیاری کتنی کی ہے کہ اس کے انتظار میں ہو پوچھ رہے ہو؟ قیامت کب آئے گی؟ تو قیامت کی تیاری کتنی کی ہے؟ وہ دیہاتی صحابی عرض کرنے لگا کہ اللہ کے رسول! فرض نماز تو پڑھتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، دیگر بھی کام کرتا رہتا ہوں، لیکن میں یہ سمجھتا ہوں یہ کوئی

Marfat.com

تیاری نہیں ہے، یہ تو ساری دنیا کرتی ہے، کوئی خاص تیاری میں نہیں کرتا ہوں، نہ تیاری کی ہے، بس ایک چیز دل میں محسوس کرتا ہوں، اس سے خوشی ہوتی ہے ممکن ہے وہ میرے لئے نجات کا ذریعہ بنے آپ نے فرمایا کیا چیز ہے؟ تو عرض کیا حضرت آپ کے ساتھ سچی عقیدت محبت ہے، بس یہ ایک پونجی ہے میرے پاس، آپ کے ساتھ سچی محبت ہے، تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ"

کہ جس کے ساتھ محبت ہو، اسی کے ساتھ رہو گئے، یہ بڑی تیاری ہے، جو اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ محبت ہوگی، یہ بڑی تیاری ہے۔

اللہ ورسول کی طرف سے محبت:

دوستوں یہ جو محبت ہے نا اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے ساتھ یہی جو محبت کرنے والا شخص ہے، اس سے کہی زیادہ جواب میں اللہ اور اللہ کے رسول کے طرف سے محبت نصیب ہو جاتی ہے، جب اس منزل کا مسافر بنے نا، تو پھر اس کو اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ کہیں زیادہ محبت نصیب ہو جاتی ہے اور ایمانیات پر عمل کرنے کا دل چاہتا ہے، نور آتا ہے، سکون ملتا ہے۔

حلاوتِ ایمانی کے تین اسباب:

ایک حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو حلاوت ایمانی کا ذریعہ بنتی ہیں:

۱).....ایک ہے اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت، صحیح محبت، الفاظ کی نہیں، رسمی نہیں، حقیقی محبت، جو انسان میں ظاہر باطن کے لحاظ سے انقلاب کا سبب بنے، تبدیلی کا سبب، وہ محبت جو حلاوت ایمانی پیدا کر دے۔

۲).....آپس میں ساتھیوں کی محبت اللہ اور اللہ کے رسول کی خاطر ہو۔

۳).....اور تیسری چیز کفر کی طرف یا کافروں کی طرف یا انکے کردار کی طرف ان کے طریقہ کار کی طرف جانا اتنا مشکل لگتا ہے، جیسے آگ میں اپنے آپ کو ڈالنا مشکل لگتا ہے، کفر

Marfat.com

کی طرف جانا اتنا ناگوار ہے، اسلام پر یہ اتنا خوش ہے کفر کی طرف جانا اس شخص کو اتنا ناگوار ہے کہ جیسے کوئی شخص زیادہ آگ جلا کر اسکو اندر پھینکنا چاہے، تو یہ ناگواری محسوس کرے گا ۔ظاہر ہے کہ وہ جل جائے گا، یہ تین چیزیں اگر نصیب ہیں، تو اس کو حلاوت ایمانی محسوس ہوگی۔

حلاوتِ ایمانی کو محسوس کرنے کا طریقہ:

حضرت جنید بغدادیؒ سے کسی نے پوچھا کہ انسان کو معلوم ہے ایمان مضبوط ہے، لیکن یہ محسوس کیسے ہو کہ میرے اندر حلاوت ایمانی ہے؟ صوفیاء بات کو آسان کر دیتے ہیں، فرمایا جب عبادت میں سرور آئے، سنت پر عمل کرنے میں لذت محسوس ہو اور گناہ کرنے سے دل گھبرائے، ندامت وشرمندگی ہو، تو یہ دلیل ہے کہ ایمانی حلاوت موجود ہے، کسی صحابی کا تیر نہیں نکل رہا تھا، زخم سے تو کہا میں نماز شروع کر دیتا ہوں، یہ پھر نکال لینا، چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

یہ اللہ سے ملاقات کر رہا ہے، تو یہ حلاوت ایمانی اس کو محسوس ہو رہی ہے، اس میں محبت الفاظ کی محبت یہ کافی نہیں ہے، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے، جب تک عمل میں نہ آئے، ایک صحابی بھی صرف محبت رسول اور عشق رسول کا نعرے والا نہیں تھا، بس ہر سنت پہ جان قربان کرنا یہ آسان سمجھتے تھے، نبی کی ہر سنت کو اونچا سمجھتے تھے۔

رسمی محبت کا ایک واقعہ:

ایک بادشاہ نے شعراء کو بلایا، اس میں ایک شاعر نے بادشاہ کی تعریف میں بہت قصیدے پڑھے، تعریف کرتے ہیں ستارے چاند وغیرہ کیا، یہ اپنے محبوب کو اس سے بھی اونچا پہنچا دیتے ہیں اور وہ اول نمبر آیا، تعریف میں بادشاہ نے کہا آٹھ دس دن بعد آنا انعام دیا جائے گا، اس وقت کچھ بھی انعام نہیں دیا، یہ خوش ہو گیا، کچھ دن بعد آیا، اس دوران قرضہ لیکر مرغیاں بھی کھاتا رہا انڈے بھی کھاتا رہا اور بھی چیزیں کرتا رہا کہ انعام تو مل ہی جائے گا، تو قرضہ اتارہی دیں گے، سات آٹھ دنوں کے بعد بادشاہ کے پاس انعام لینے لئے آیا، بادشاہ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، وہ کہتا السلام علیکم حضور میں وہی ہوں جن کے بارے میں آپ نے

Marfat.com

وعدہ کیا ہے، آپ بعد میں آنا کہ انعام دیں گے، بادشاہ نے کہا بھائی تم نے جو میری خوبیاں بیان کی تھیں، وہ ویسے اوپر اوپر سے الفاظ کر رہے تھے، تو میں نے بھی آپ کو الفاظ کے ساتھ خوش کر دیا

اللہ ورسول کیساتھ رسمی محبت کافی نہیں:

بات یہ ہے، کہ اس شاعر کی جیسی رسمی محبت نہ ہو، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سچی محبت ہو، عقیدت کی محبت ہو، عمل کے ساتھ محبت ہو، مشہور بات ہے جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے تشریف لے گئے، قباء میں ٹھہرے، (بخاری جلد دوم: ۱۱۳۹) جب قباء میں آپ پہنچے، لوگ کئی دنوں سے استقبال کیلئے گھر سے باہر آتے تھے، شام کو اداسی والا منہ لیکر واپس چلے جاتے تھے، جب آپ بمع اپنے رفیق غار کے قباء مقام پر پہنچے، میں کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ نبی کا پہچاننا کیا مشکل ہوتا ہے، بھری مجلس ہو، عالم کا چہرہ خود بتاتا ہے کہ یہ عالم ہے، اس کو وراثتِ نبوت ملی ہوئی ہے، عالم پہچانا جاتا ہے بغیر کسی کے تعارف کے، نبی کی پہچان کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ پھر امام الانبیاء کی پہچان کی ضرورت! بات سوچنے کی ہے، سمجھنے کی ہے، کیا کہہ رہا ہوں، لوگ سارے ابوبکر صدیق کو مل رہے ہیں، سمجھ رہے ہیں یہ امام الانبیاء ہے، تو جب ابوبکر صدیق سمجھ گئے کہ یہ بات ہے، فوراً اپنی چادر اتاری اور رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ڈالدی، چھتری بنادی، تو ملنے والے سمجھ گئے کہ یہ محبوب کا خادم ہے، بات جو سمجھانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ دیکھنے والوں کو مغالطہ کیوں لگ گیا؟ ابوبکر کو کیوں نبی سمجھنے لگے؟ اگر امتی کو یہ بات سمجھ میں آجائے، تو نبی کی محبت قرب رقابت ہر لحاظ سے نصیب ہوگی، نبی کی ظاہری سنت میں یہ اتنے ڈھلے ہوئے تھے، دیکھنے والے کو یہ امتیاز کرنا مشکل تھا کہ یہ نبی ہے یا صدیق ہے؟ پگڑی میں بھی، داڑھی میں بھی، چادر میں بھی، نگاہ میں بھی، ہر ادا میں ہر صحابی کا یہ مقام تھا اور پھر دوستو یہ بڑے اونچے ایمان کی بات ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو کہا تھا کہ روضہ رسول کے دروازے کے باہر میری لاش کو رکھ دینا، اگر دروازہ خود کھل گیا، تو مجھے اندر دفن کر دینا، دروازہ خود نہ کھلا، تو مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا، یہ تو ایک بات ہے، تو جب لاش سامنے رکھی، حضرت علیؓ نے ایک جملہ ادا کیا اونچی آواز کے ساتھ فرمایا:

Marfat.com

"اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی بَابِکَ صَدِیْقٌ صَاحِبُ الْغَارِ یَسْتَأْذِنُ". (حضرت علیؓ کا مقولہ)

اے نبی آپ پر درود سلام ہو، آپ کے دروازے پر آپ کے رفیق غار کی لاش رکھی ہوئی ہے، یہ آپ سے اجازت چاہتے ہیں اندر دفن ہونے کیلئے، دروازہ کھل گیا، روضہ رسول اللہ کے درودیوار سے ایک آواز آنے لگی:

"أُدْخُلُوْا الْحَبِیْبَ إِلٰی حَبِیْبِہٖ فَإِنَّ الْحَبِیْبَ إِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ". (شانِ محمد ﷺ)

اوجلدی داخل کرو حبیب کو حبیب کے پاس جلدی لے آؤ میرے محبوب صحابی کو اپنے محبوب پیغمبر کے پاس اس لئے کہ مجھے بھی اپنے محبوب دوست کی کافی دنوں سے انتظار تھی، جب سب طرف نظر دوڑائی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی چارپائی کو اٹھانے والے سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہیں، یہ تو سب اشکبار ہیں، دیمی دیمی آواز سے رسول اللہ ﷺ پر نظرانہ عقیدت پیش کررہے ہیں اور آواز روضہ رسول قبر رسول کے اندر سے آرہی ہے

"أُدْخُلُوْا الْحَبِیْبَ إِلٰی حَبِیْبِہٖ فَإِنَّ الْحَبِیْبَ إِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاقٌ".

اوجلدی لے آؤ، اس کو یہ میرا محبوب ہے، یہ میرا قریشی ساتھی غار کا بھی تھا، آج مزار کا بھی ہوگیا کہ محبت رسول میں جب اس انداز میں ظاہر کو اپنایا، یہ نبی کے قریب رہ کر صرف دل نہیں بنا سکتے تھے، ظاہر ان کو بنانے کی کیا ضرورت تھی، اگر دل ہی بنانا تھا او عاشقو! بات کو دل کے کان سے سنو اگر دل یہی بنانا تھا نبی کے عشق میں، پھر ظاہر کیوں بنایا تھا؟ ظاہر ضروری ہے میدان حشر میں ہوں، یا حوض کوثر کی حاضری ہو، نبی اپنے امتیوں کو پہچانے گے اور چہروں سے پہچانے گے۔

اللہ والوں کی خدمت کیجئے

حضرت ربیعہ بن کعب سلمہؓ عنہ مدینہ کے صحابی ہیں اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے تھے کہ حضرت اکثر آپ کی خدمت حضرت انسؓ کرتے ہیں، مجھے بھی موقع ملنا چاہیے، آپ نے

Marfat.com

فرمایا دن کو اکثر ساتھی خدمت کیا کرتے ہیں، تو آپ بھی خدمت کیا کریں۔

کہنے لگا میرا دل چاہتا ہے رات کو آپ کے جوتے سیدھے کروں، جب آپ تہجد کے لئے اٹھیں، تو پانی لیکر آؤں، مسواک حاضر کرو، تو رات کی خدمت کا بھی آپ مجھے موقع دے دیں، آپ نے فرمایا انس چند دن آپ اپنی امی سے مل کر آو، یہ میری خدمت کریں گے اور چند دن اللہ والوں کی خدمت کرو، تو دل میں جلا (تازگی) پیدا ہوتا ہے، اللہ والے کی خدمت کر کے دیکھونا، پھر نصیب ہوگا، کتابوں میں لکھا ہے فلاں اللہ کے ولی نے فلاں کیلے یوں دعا کی اور ایسا ہوا، یہ سب جھوٹ نہیں ہوتا، اس میں صداقتیں بھی ہوتی ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ عبادت اور اطاعت بندگی اور اللہ کے رسول ﷺ کی کامل تابعداری ذکر اذکار تلاوت عبادت میں جو مقام اللہ والے کو ملتا ہے، اگر یہ دنیا کے بادشاہوں کو علم ہو جائے، وہ ہمارے ساتھ جنگ کریں اور لڑ پڑیں، چھیننے کی کوشش کریں، یہ اتنا اونچا مقام ہے۔

حضرت جنید بغدادی کا مقولہ ہے کہ اللہ کی یاد میں جو مزہ ہے، نبی پر سلام کرنے کی جو لذت ہے، یہ دنیا کے تمام گناہ کوئی کرلیں، عیاشی میں لہولعب میں اس کو اس لذت کا ایک حصہ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے، جو اللہ والوں کو اللہ اللہ کرنے میں مقام ملتا ہے، جس لذت میں جس سرور میں جس منزل میں وہ سفر کر رہے ہوتے ہیں، وہ انہیں کہاں نصیب ہے۔

تو بات کر رہا ہوں حضرت ربیعہ بن کعبؓ کی حضرت مجھے بھی آپ کی خدمت کا موقع مل جائے، شروع ہو گئے، رات کی خدمت میں جہاں لوٹا رکھنا ہے، جہاں مصلی بچھانا ہے، آپ کے تہجد کا مصلیٰ خاص جگہ میں بچھانا ہے، عبادت کے لئے گھر میں خاص کوئی کمرہ خاص کوئی کونہ بنانا، یہ سنت ہے، اس میں خیر برکت زیادہ ہوتی ہے، پھر آپ لوگوں کو نہ جانے کیا مجبوری ہے، نہ جانے کیا کیا تصویریں کیا کچھ رکھا ہوا ہے، جو سارا خلاف شرع ہے، کم از کم اس کمرے کو محفوظ اور پاک رکھو کہ جس میں نماز پڑھتے ہیں، ایک دن ربیعہ کو صبح کے وقت جو اس نے چیزیں حاضر کی، موسم ایسا تھا کہ بچے کیلئے اٹھنا مشکل تھا، اب تو کوئی نہیں اٹھتا الا ماشاء اللہ تو فرمایا ربیعہ مانگو کیا مانگتے ہو، آپ کو کیا شوق ہے مانگو کہنے لگا

Marfat.com

"یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! أَسْئَلُکَ مرافِقَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ"

جس طرح اللہ نے دنیا میں آپ کی محبت اور آپ کا دیدار نصیب کیا ہے، اسی طرح آپ کا قرب جنت میں بھی مانگتا ہوں، او بچہ کیا سوال کررہا ہے اور وزیروں اور مشیروں کے پاس بیٹھنے والے علماء پلاٹ مانگنے لگ جاتے ہیں، دوستو اس بچے کو بھی معلوم تھا کہ اس ہستی سے کیا مانگنا ہے مانگ رہا ہے

" أَسْئَلُکَ مرافِقَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ"

اے نبی ! جنت میں آپ کی دوستی، آپ کی رفاقت، آپ کی معیت چاہتا ہوں، جیسے اللہ نے دنیا میں آپ کی خدمت کا موقع دیا، آخرت میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا، آپ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

دوستو ! یہ بچہ بہت بڑی چیز مانگ رہا ہے، نبی کی رفاقت بھی مانگ رہا ہے اور جنت بھی مانگ رہا ہے، جنت ملے گی، تو تب نبی کی رفاقت بھی ملے گی، جب جنت نہیں ہوگی، تو نبی کا قرب کیسے ملے گا، دونوں چیزیں دنیا و مافیھا سے اونچی اور قیمتی اس نے مانگ لی، آپ نے فرمایا ربیعہ سوچ کے کہو، بڑے مشکل سوال میں ڈالدیا ہے، سوچ کر بولو، کیا مجھ سے مانگ رہے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا

"عَلَیْکَ بِکَثْرَتِ السُّجُوْدِ" فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود. (سنن ابی داؤد جلد اول: ۱۳۱۶)

میری آخرت میں بھی دوستی چاہتے ہو، میری رفاقت چاہتے ہو، میرا قرب چاہتے ہو، تو پھر خوب اللہ اللہ کیا کرو، اپنا اکثر وقت سجدوں میں گزارو، تو نبی کی رفاقت مل جائے گی۔

رسول اکرم ﷺ کی محبت امتی پر ہر وقت ہر جگہ میں ہے، کہیں پر انگلی سے چشمہ جاری کررہے ہیں، خود کو ضرورت نہیں، محبت ہے اپنے ساتھیوں پر پانی پلا رہے ہیں۔ (مشکوۃ شریف جلد پنجم: ۴۶۴)

حضرت جابرؓ نے جو دعوت کی تھوڑا سا کھانا پورے غزوہ احزاب والوں کیلئے خندق کھودنے والوں کیلئے پورا ہوگیا، آپ کی محبت کی بات کررہا ہوں، دیکھو سلمان فارسیؓ ایک بندہ

Marfat.com

ہے، اس کو آپ نے غلامی سے چھڑوایا اور اس کے آقا کی تمام شرائط پوری کیں، بات کروں پھر تکلیف ہوتی ہے، پورا امریکہ ہلا ہوا ہے، ایک بندے کو چھوڑانے کیلئے اور پاکستان کے کتنے کتنے بندے یوں غائب ہو گئے، کوئی فکر کی بات نہیں، خیر ہے آبادی ویسے ہی تو پاکستان کی زیادہ ہے، میں کہتا ہوں یہ عجیب ان کی گمراہی ہے، پھر ہسپتال کیوں بنائے ہیں؟ اگر مارنا ہے غریب کو اور سب مرتے جائیں گے، نوکریوں میں بھی آسانیاں ہو جائیں گی، بجٹ بھی بچا رہے گا، اپنے ملک کے ایک باشندے کو بچانے کیلئے کفر نے اتنی طاقت لگائی ہوئی ہے، کیا اسلامی ملکوں کو یہ غیرت نہیں آتی، ملک کے کتنے باشندے ہر ملک کے جیلوں کے اندر بلاوجہ پڑے ہوئے ہیں اور کوئی چھڑانے کی فکر نہیں۔

ایک سلمان فارسیؓ ہے، ایک بندہ اور شرط اس کے آقا نے کتنی کڑی لگائی کہ تین سو پودے کھجور کے لگاؤ گے، پھر وہ پھل دیں گے، پھر آزاد کروں گا، نبی پاک ﷺ نے فرمایا کوئی بات نہیں، لاؤ پودے لگاتے ہیں، عمر لوٹا بھر کر لاؤ، ایک ساتھی ہے اور کیسے بچایا، یہ محبت ہے رسول اللہ ﷺ کی اپنے ساتھیوں کے ساتھ، چنانچہ لمبا واقعہ ہے آپ ﷺ نے سلمانؓ کو آزاد کروا لیا، یہ محبت کی بات ہے، اپنے ساتھیوں کی فکر کی بات ہے۔

حضرت جابر کی دعوت اور انکے بچوں کا واقعہ:

(مشکوۃ شریف جلد پنجم: ۴۶۴) حضرت جابرؓ مشہور صحابی ہیں، کبھی کبھی آپ کی دعوت کرتے تھے اور دعوت بھی ان کی بہت سادہ ہوتی تھی، دعوت میں اتنا تکلف ہو جتنی گنجائش میں ہے، یہ تو سنت ہے، حضرت جابرؓ نے رسول اللہ کی خندق کھودتے وقت دعوت کی، آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، یہ انتظار میں ہیں اور بکرا ذبح کیا ہے، سالن بنوا رہے ہیں، روٹیاں پکوا رہے ہیں، جناب تشریف لے آئے، دو چھوٹے بچے تھے، وہ ادھر مصروف ہیں، کھانے پکانے میں اور بچے کھیل رہے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپکو پتہ ہے کہ ابو نے بکرا کیسے ذبح کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں کہا لیٹو پھر میں بتاتا ہوں، وہ بھائی لیٹ گیا، دوسرے بھائی نے چھری چلا دی اور وہ ذبح ہو گیا، امی نے دیکھا اور یہ ڈر کر بھاگا اور چھت پر چڑھا اور گر کر مر گیا، دونوں مر گئے، امی نے ہوشیاری کر دی، دونوں بچوں کو ایک جگہ کر دیا اور دونوں کے

Marfat.com

اوپر چادر کردی، تا کہ کھانا پکانے میں کھلانے میں کوئی پریشانی نہ بنے اور اپنی اسی ترتیب پر کھانا پکا رہی ہے اور پیش کر دیا، سج گیا کھانا، جبرائیلؑ آئے کہ اے نبی! اللہ پاک فرما رہے ہیں کہ جابر کے دونوں بیٹوں کو دعوت میں شریک کریں، اب یہ اپنے بچوں کو بھلانے کیلئے گئے، گھر والوں نے کہا ادھر اُدھر ہوں گے، وہ ڈھونڈ کر واپس آ گئے، کہنے لگے کہیں کھیلنے نکل گئے ہوں گے، کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے، آپ تناول فرمالیں، اب کیا خبر کہ کیا ہو رہا ہے جبرئیلؑ فرما رہے ہیں حکم ہے کہ بچوں کو کھانے میں شریک کرنا ہے، پھر چلے گئے، پھر تفتیش کی، تو گھر والی نے بتایا کہ یہ قصہ ہوا ہے، رونے لگ گئی، عجیب کیفت ہوگی رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ بات آ گئی، جبرئیلؑ نے فرمایا اے اللہ کے رسول اللہ فرما رہے ان بچوں کے زندہ کرنے کی دعا فرمادیں، فرمایا مجھے ان بچوں کے پاس لے جاؤ، بچوں کے پاس لے آئے، تو چادر اٹھائی اور ہاتھ اٹھائے، کہنے لگے یارب العالمین آپ نے آدم کو اپنا خلیفہ اور نبی بنایا، ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا، موسیٰ کو اپنا کلیم بنایا، سب انبیاء کو یارب آپ نے خاص خاص صفات سے نوازا ہے، مجھے آپ نے اپنا محبوب بنایا، میں خاتم النبین ہوں، میں اپنی پیغمبری کا اور آپ کے محبوب ہونے کا آپ کو واسطہ دیتا ہوں، میرے اس صحابی کے ان دونوں بچوں کو زندہ کر دے، بچے دونوں اٹھ کھڑے ہو گئے اور اپنے پہلے والے حسن سے بھی زیادہ نمایاں پھول بن کر کھلنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے دسترخوان میں ان کو شریک کیا اور لقمے توڑ توڑ کر سامنے رکھ رہے ہیں، بچو کھاؤ، تمہاری دعوت تو اتنی قیمتی ہے کہ اللہ کے عرش کو بھی ہلا دیا، تم نے جبرئیلؑ کو بھی حاضری پر مجبور کر دیا، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی، وہ سنتوں پر عمل کرتے ہوئے پوری طرح محمدی نظر آتے تھے اور رسول پاک ﷺ کی امتیوں پر بہت محبتیں ہیں۔

تیری چاہت کو چاہا دل سے ہم نے
اپنی چاہت کی ہر چیز جلا دی ہم نے
تیری داستان عشق کو سن کر
یاد اغیار کی سینوں سے مٹادی ہم نے

اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کے ساتھ سچی عقیدت محبت نصیب فرمائے

Marfat.com

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

گواہی والے نبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴾الاحزاب: ۴۶

قال النبی ﷺ :"انتم شُهَدَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْأَرْضِ ".مشكوة شريف جلد دوم: ۱۴۸

"اَلْمُؤْمِنُون شُهَدَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْأَرْضِ ".بخارى جلد اول ۲۵۳۳

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیت وحدیث کا مفہوم:

بائیسواں پارے کی ایک آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے، جن میں رسول اللہ ﷺ کی چند صفات کا ذکر ہے فرمایا: اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے.....اور بات نہ ماننے والوں کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے.....اور اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دینے والا بنا کر بھیجا ہے.....اور روشنی والا چراغ بنا کر بھیجا ہے سورج بنا کر بھیجا ہے۔

جناب نبی پاک ﷺ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے جناب نے صحابہ کرام کو خطاب کر کے فرمایا

Marfat.com

کہ تم اللہ کے گواہ ہو زمین پر کہ اللہ وحدہ لاشریک ذات ہے اور اللہ کی وحدانیت الوھیت ربوبیت پر میں نے تبلیغ کی ہے، تم کو سمجھا دیا ہے، اب تم گواہ ہو۔

آپ ﷺ کا نام لیکر پکارنا بے ادبی ہے:

یہاں پر آیت کریمہ میں قرآن مجید نے عنوان اختیار کیا ہے:

﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا﴾

قرآن مجید نے کسی جگہ پر بھی رسول اللہ ﷺ کو یا محمد کہہ کر نہیں پکارا ہے، جملہ خبریہ میں آپ کا نام نامی ذکر ہوا

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ﴾ الفتح: ۲۹

لیکن ندا اور منادی کے انداز میں اللہ رب العزت نے جو وحی بھیجی ہے، جناب نبی پاک ﷺ کو خطاب کیا ہے، پورے قرآن مجید میں کسی بھی جگہ یا محمد کہہ کر رسول اللہ ﷺ کو نہیں پکارا، یہی سبق دینا تھا امتی کو کہ نبی کو اوصاف کے ساتھ پکارنا ہے، علم (نام) کے ساتھ پکارنا بے ادبی ہے، جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو مخاطب کیا ہے، تو اوصاف کے ساتھ

﴿یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ﴾ المومنون ۵۱

﴿یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ المزمل: ۱

﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ المدثر: ۱

﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴾ الاحزاب: ۴۶

مقام اور مرتبہ بتانا مقصد ہے، ورنہ نبی تو اللہ سے چھوٹے ہیں، اللہ نے ہی بنایا ہے خاتم النبیین سرکار دو جہاں ﷺ یہ سکھایا جا رہا ہے امتیوں کو کہ جب اس ہستی کا ادب کے لحاظ کرتے ہوئے اللہ رب العزت یا محمد کہہ کر نہیں پکار رہے، اوصاف کے ساتھ پکار رہے ہیں، تم نے بھی یوں ہی پکارا کرو اور انبیاء کا مقام اپنی جگہ پر ہے، نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

Marfat.com

" فضلت علی الأنبیاء "مسلم جلد اول: ۱۱۶۲

مجھے سب نبیوں پر فضیلت عطاء کی گئی ہے، بہت ساری چیزوں میں فضلیت دی گئی ہے، سید دو جہاں ہونے میں .....امام الانبیاء ہونے میں .....خاتم النبیین ہونے میں ..... یہ سب فضیلتیں ہیں اور انبیاء پر اسی طرح یہ بھی فضیلت ہے قرآن مجید نے دیگر انبیاء کا جہاں ذکر کیا ،تو اللہ رب العزت نے ان نبیوں کو ندا اور علم ذاتی منادی کے ساتھ پکارا ہے

﴿ویا آدم اسکن انت وزوجک الجنة ﴾الاعراف: ۱۹

﴿یا نوح اهبط بسلام منا﴾هود: ۴۸

﴿یا ابراهیم ﴾هود: ۷۶

انبیاء علیہم السلام کو یا حرف ندا اور منادی انبیاء کے علم مبارک کو بنایا ہے، لیکن نبی پاک ﷺ کیلئے یا محمد کے لفظ کا استعمال پورے قرآن مجید میں نہیں ہوا۔

صحابہ کرام کا انداز تخاطب:

صحابہ کرامؓ جب آپ کے سامنے کوئی بات کرتے کوئی مسئلہ پوچھتے کوئی ایسا پیغام دینا چاہتے ہو تو یا رسول اللہ! کہہ کر متوجہ کرتے تھے، گویا جناب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا کے پھر بات کرتے تھے، سورۃ حجرات میں جن لوگوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ باہر سے آئے تھے اور نبی پاک ﷺ حجرے میں موجود تھے، ایک تو انہوں نے اونچے آواز سے بات کی، یہ منع کیا اور دوسرا آپ جب آپ اندر آرام فرما رہے، تو باہر سے نہ پکارو، جب آپ باہر تشریف لائیں، تو پھر بات پوچھنا یہ دوسری بے ادبی تھی، تیسری بے ادبی انہوں نے یا محمد کہا تھا ۔یا محمد اخرج علینا ۔اے محمد ہماری طرف باہر تشریف لے آئے تو اللہ تعالیٰ نے سخت ناراضگی کے جملے ان دیہاتی صحابہ کرامؓ کیلئے سورہ حجرات میں نازل کئے کہ ایسا نہ کہو

﴿ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا﴾النور: ۶۳

نبی کو اس طرح نہ پکارا کرو، جیسے تم اپنے ایک دوسرے ساتھیوں کو پکارتے رہتے ہو، ایسا نہیں پکارنا ادب احترام کا لحاظ رکھو، سخت ناراضگی فرمائی

Marfat.com

﴿ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون﴾ الحجرات: ۲

ایسا بے ادبی کا لفظ نہ کہنا تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

گواہی کی دو صورتیں:

تو قرآن مجید نے اوصاف کے ساتھ نبی پاک ﷺ کو خطاب کیا ہے

﴿یٰأَیُّهَاالنَّبِیُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا﴾

اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے پھر گواہی دو طرح کی ہے:

- ایک گواہی ہے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کی، وجود باری تعالیٰ کی، ربوبیت کی، الوھیت کی، اللہ ایک ہے، واجب الوجود، اس کا وجود بھی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ ایک گواہی یہ ہے۔

دوسری گواہی نبی پاک ﷺ وہ تمام امت کے سابقہ انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ پر ہوگی کہ سابقہ سب انبیاء نے اپنے اپنے دور میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کا حق ادا کیا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ آپ کو لوگ میرا بیٹا کہنے لگ گئے تھے، آپ نے یوں سکھایا تھا، حالانکہ اللہ کو معلوم ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایسا نہیں کہا تھا، جواب میں عرض کریں گے:

﴿کنت علیهم شهیدا مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت أنت الرقیب﴾ المائدہ: ۱۱۷

اے اللہ! جب تک میں ان میں موجود تھا، تو یہ بات میں نے نہیں کہی ہے، نہ ایسا ہونے دیا ہے، جب آپ نے مجھے اٹھالیا، تو پھر اس کے بعد آپ خود نگران تھے، آپ جانتے ہیں انہوں نے کیا کیا

سرکار دو عالم اللہ کے عینی گواہ ہیں:

اور گواہ وہ ہوتا ہے جو مشہود علیہ سے بالکل باخبر ہو، تمام لحاظ سے واقف ہو، اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

عرش کے اوپر نبی پاک ﷺ کو دیدار کرایا گیا اور بار بار دیدار کرایا گیا ہے، اللہ کے علم میں تھا پانچ نمازیں اس امت کیلئے فرض کرنی ہیں، پچاس کا ثواب ملے گا، یہ بھی فضلیت نبی پاک ﷺ کے برکت سے امت کو حاصل ہوئی، لیکن پہلے پچاس دیکر پھر واپس بار بار ہوتے رہے، اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوتا رہا۔

﴿فاوحی الی عبدہ مااوحیٰ ماکذب الفوائد ماریٰ مازاغ البصر وماطغی لقد ریٰ من آیة ربه الکبر﴾

سورۃنجم:۱۷.۱۸

ہم کلام ہوئے .....دیدار ہوا.....قریب بلایا اور یہ بار بار دیدار ہوتا رہا کیوں اللہ کے واجب الوجود ہونے پر، معبود ہونے پر، الوہیت پر، وحدانیت پر نبی پاک ﷺ کو اللہ نے گواہ بنانا ہے اور سب انبیاء بھی گواہ ہیں اللہ کی وحدانیت پر، الوہیت پر، ربوبیت پر اور نبی پاک ﷺ بھی اللہ کی وحدانیت پر الوہیت پر گواہ ہیں، لیکن دونوں گواہوں کی گواہی میں فرق ہے، تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کی نشانیاں دیکھ کر اللہ کی وحدانیت الوہیت پر گواہ ہیں، نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے موقع کے گواہ ہیں، عینی شاھد ہیں کہ ذات باری تعالیٰ کا دیدار کر کے پھر گواہی دی ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ کے موقع کے گواہ عینی گواہ دیگر انبیاء اللہ کے نشانیوں کو دیکھ کر گواہ ہیں، کسی اور نبی کو یہ خصوصیت نہیں ہے کہ اللہ رب العزت کا دیدار کیا ہو، موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی اللہ تعالیٰ نے فریاما

﴿انظر الی الجبل﴾الاعراف:۱۴۳

کہ پہلے آپ پہاڑ کو دیکھیں، اس کو دیکھ سکتے ہیں، میں اس میں اپنی تجلی ڈالتا ہوں، تو پھر مجھے بھی دیکھ سکو گے، پھر فرمایا

﴿ فلماتجلی ربه للجبل﴾ الاعراف:۱۴۳.

جب اللہ رب العزت نے تجلی ڈالی پہاڑ پر، تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا، جل گیا، موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوئے اور جب بے ہوش اور عنودگی سے صحت یاب ہوئے، تو معذرت کی کہ اے اللہ! میرے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے کہ میں آپ کو دیکھ سکوں

Marfat.com

﴿لاتدرکه الأبصار وهو یدرک الأبصار وهو اللطیف الخبیر﴾ الانعام: ۱۰۳

اس دنیا آب وگل میں صرف ایک ایسی ہستی ہے کہ جس نے اللہ رب العزت کا دیدار کیا ہے اور وہ نبی آخر الزمان ﷺ ہیں اسی وجہ سے قرآن مجید نے یہ بات کہی ہے

﴿یأیها النبی إنا أرسلنک شاهدا ومبشرا ونذیرا﴾ الانعام: ۴۶

اے نبی! ہم نے آپ کو اپنی الوہیت کا وحدانیت کا گواہ بنا کر بھیجا ہے، صحابہ کرام نبی کے موقع کے عینی گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عینی گواہ نبی پاک ﷺ ہیں:

خوشخبری دینے والا نبی:

إنا أرسلنک شاهدا ومبشرا

اے نبی! ہم نے آپ کو خوش خبری دینے والا نبی بنا کر بھیجا ہے، حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:

﴿یسروا ولا تعسروا، بشروا ولاتنفروا،﴾

خوش خبریاں سناؤ، اللہ کا خوف نہ دلاؤ کہ لوگ نفرت نہ کرنے لگیں۔ میں بشارت دینے والا پیغمبر ہوں، کبھی بشارت دی جارہی ہے، صحابہ کرام میں عشرہ مبشرہ کی، کبھی خلفاء راشدین کی، کبھی تمام صحابہ کرام کی اور کبھی ناجی امت کی کہ جو امتی ماننے والے ہیں عملا کبھی ان کے لئے خوشخبری ہورہی بشارت سنائی جارہی ہے۔

پھر فرمایا آسانی پیدا کرو، جو نیا نیا اسلام میں آیا ہے، اسے تھوڑا تھوڑا سبق دو، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں کہ جن کو علوم نبوت سے ایک خاص حصہ ملا ہے، ہفتے میں وعظ نصیحت فرماتے تھے، لوگ جمع ہوتے، بظاہر یہ صحابی رسول ہے، پھر خاندانِ رسول سے ہیں، مفسر قرآن بھی ہے، اور نبی کی خاص دعا حاصل ہے، رات کو تہجد کے وقت آنجناب ﷺ جب اٹھے، تو چھوٹے سے تھے، لوٹا بھی پیش کیا، مسواک بھی پیش کیا، تو آپ خوش ہو گئے اور فرمایا۔

Marfat.com

اللھم فقھه فی الدین وعلمه التاویل(بخاری جلداول:۱۴۷)

اے اللہ! اس بچے کو دین کی سمجھ دیدے، قرآن کا مفسر بنادے، نبی کی دعا ہے، کوئی اللہ کا ولی کسی سے خوش ہوکر اس کو دعا دیدے، تو وہ نوازا جاتا ہے، تو پھر امام الانبیا ﷺ کا کیا مقام ہے یہی وجہ ہوئی آپ نبوت کے علوم کے خاص حصہ دار تھے، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ تو ہفتے میں وعظ کرتے تھے، صحابہ کرام تابعین یا جو شاگرد تھے عرض کرتے تھے حضرت دل چاہتا ہے کہ بیان اور بھی ہو، ابھی شوق باقی رہتا ہے، دین کے عاشق صادق کا قرآن حدیث کے محبّ کا یہ شوق تو رہتا ہے، آج کل کے نمازی مرغی کی طرح ٹکر لگانے والے نمازی وہ تو بالکل آخری وقت میں آکر جلدی سے نماز پڑھتا ہے حدیث میں آتا ہے، کنقرک دیک، جیسے مرغ ایسے ٹکریں لگاتا رہتا ہے کہ ممکن ہے کہ دانا ہے کیا اسکو دانا ملے گا جو دین کے سچے محبّ ہوتے ہیں وہ دین کی بات سننے میں وہ پیاسے رہتے ہیں۔ اور بھی ہو یہ عرض کیا ساتھیوں نے حضرت اور بیان ہو اور بیان ہو تو فرمایا نہیں کہیں زیادہ بیان سن کر متنفر نہ ہو جاؤ شوق باقی رہے شوق باقی رہے اور بیان کم ہو تو یہ اچھا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں مبتلا کردوں اس لئے کم کم کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی سنت یہی ہے۔

فرمایا اے نبی ہم نے آپ کو خوشخبری دینے والا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ جو لوگ اعمال میں آجائیں، اطاعت میں آجائیں، بات ماننے میں آجائیں، بندگی میں آجائیں، انہیں خوشخبری سنادے اس کا صلہ اتنا ہے، اس کا انعام اتنا ہے بات ماننے میں، دوستو ہر انسان پر دو مرحلے ہوتے ہیں یا اچھی حالت یا کمزور حالت، صحت کی حالت یا بیماری کی حالت، یا غربت کی حالت، عیش وعشرت کی حالت، یا مصائب کی، یا راحتوں کی حالت میں ہو، تو اتنا کوئی کمال نہیں ہے، راحتوں کی حالت میں بندگی کا اعلان ہو، اطاعت کا اعلان ہو، اتنا کمال نہیں ہے، یہ بھی ضروری ہے، لیکن طاعت بندگی محبت فرمابرداری کا عملی اعلان مصائب میں الجھ کر ہو، تو پھر فرشتوں کو رشک آجاتا ہے کہ یہ انسان کیسا ہے، جس کے بارے میں ہم نے کہا تھا کہ یہ فساد کردے گا اور یہ انگاروں پہ لیٹا ہوا ہے اور پھر بھی کہہ رہا ہے

لا اله الا الله محمد رسول الله

Marfat.com

یہ کیسا انسان ہے یہ مصائب میں الجھ کر نبی کی محبت کی ٹھنڈک سے انگارے خود بجھتے رہے۔

دوستوں کی تین اقسام:

دوستو! اطاعت والا امتی ہو نبی کی سنتوں میں اس کو برکت ملے، خیر نظر آئے، خوبی ملے، سکون نظر آئے اور عملا اپنایا جائے، تو پھر کمال ہے۔ علامہ رومی فرماتے ہیں

دلا اندر جہاں یاراں سہ قسم است
نانی اند وزبانی اند و جانی اند
نانی را بدہ نان و در بدر کن
تلطف کن یارانِ زبانی را
لیکن بیاراں جانی را
بدست آتش بگیری تا توانی

دنیا میں دوست تین طرح کے ہوتے ہیں کوئی نان والے ہوتے ہیں..... کوئی زبان والے ہوتے ہیں..... کوئی جان والے ہوتے ہیں۔

جو روٹی کے دوست ہیں، ان کو روٹی کھلا کر اور باہر نکال دے، روٹی جب تک نہیں کھلائے گا، وہ بیٹھا رہے گا، یہ دوستی ہی روٹی کی ہے، نذرانوں کی ہے، کھانے کی ہے، حلوے، کی پلیٹوں کی ہے، میٹھی میٹھی سویوں اور فرنیوں کی ہے۔ یہ صرف روٹی کا یار ہے اسکو روٹی دے اور جان چھڑا۔

جو زبانی دوست ہیں سبحان اللہ واہ واہ کیا شان ہے نبی کا کیا مقام ہے نبی کا اور کہا جائے کہ نبی کی طرح تہجد کی نماز والی سنت اپنالو سخاوت والی سنت اپنالو حق کو اپنالو غم میں نبی والی سنت اپنالو خوشی میں نبی والی سنت اپنالو کہتے ہیں نبی کی شان اونچی ہے یہ زبانی دوست ہیں، یہ زبانی عشق ہے، گپ شب ہو جائے گی۔

جو تیسرا جانی دوست ہے، اس کا خاص خیال رکھ اور پھر جب تک ہو سکے اس کو مشکل سے بچانا ہے، جان کا نذرانہ دینے والے دوست کی یہ بات ہے، تو نبی پاک ﷺ کے ساتھ محبت عقیدت صحابہ کرامؓ کی دوستی عملی تھی حقیقی۔

Marfat.com

ورنہ عذاب کے مستحق بن جاؤ گے:

اللہ پاک عرش پر (کما ھو شانہ) جلوا افروز ہے، ہر جگہ حاضر ناظر ہے، انسانیت کا صحیح معنوں میں عرش کے ساتھ تعلق قائم کرنے والے نبی پاک ﷺ ہیں، آخری نبی ہیں، انسانیت کا عرش کے ساتھ تعلق ہے، حدیث میں آتا ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں کہ جو انسان سجدے میں ہوتا ہے، یہ یوں ہوتا ہے کہ جیسے اللہ کے پاؤں میں ہے، اللہ کے گود میں ہے، یہ تعلق ہے، خالق کے ساتھ مخلوق کا تعلق ضروری ہے، وہ ہی معبود برحق ہے اور اس کی پہچان نبی پاک ﷺ نے کرائی ہے، ہر صفت کے ساتھ کرائی ہے، اور پھر بھی لوگ نہ مانیں تو فرمایا کہ انکو ڈر سنا دے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو، میری سنت کے مخالفت کرنے سے ڈرو، اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے ڈرو، ورنہ عذاب کے مستحق بن جاؤ گے اور اس سے پہلے بتا دینا کہ یہ غلطی ہوگی، تو یہ سزا ہوگی، یہ بھی نعمت ہے، یہ بھی کرم ہے اور فضل ہے کہ اس جرم کی یہ سزا ہے، ابھی جرم کیا نہیں ہے اور بتایا جا رہا ہے توبہ کرو، مرنے سے پہلے باز آجاؤ، تو سزا نہیں ہوگی، یہ بھی اللہ کی طرف سے خصوصی عنایت اور رحمت ہے، تو نذیر جو بات نہیں مان رہا ہے اے نبی انکو ڈر سنائیں۔

اے نبی! آپ اللہ کی واحدانیت پر گواہ ہیں، ذاتی اور موقع کے گواہ ہیں اور دوسری گواہی رسول اللہ ﷺ کی اس وقت ہوگی جب آخرت میں سابقہ انبیاء کے بگڑے ہوئے امتی اپنے انبیاء علیہم السلام کے سامنے ہوں گے اور انبیاء بتائیں گے ہم نے ان کو سمجھایا تھا، لیکن بعد میں اس طرح ہو گئے، فرمایا گواہ کون ہے؟ قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا کہ نبی پاک ﷺ اور آپ کے امتی گواہ ہوں گے۔ فرمایا:

﴿فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيدا وجئنا بك على هؤلاء شهيدا﴾ النساء: ۴۱

اس عالم کا کیا منظر ہوگا جب ہر کسی کا آپس کے بارے میں گواہی دینے والا نمائندہ کھڑا ہو جائے گا، ہر امتی کیلئے اس وقت کے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام گواہ بننے والے ہونگے، اور ہم نے آپ کو ان پر گواہ بنایا، انبیاء کی دعوت تبلیغ پر آپ گواہ ہوں گے۔

Marfat.com

ذات کے ماننے والے اور بات کے ماننے والے:

﴿داعیا إلی اللہ باذنہ﴾ نبی بنا کر بھیجا ہے کہ لوگوں کو توحید کی طرف دعوت دے اور نبوت اعلانیہ کا حکم ہو گیا آپ کے عملی نمونہ بننے والے ہیں، میں صرف یہ فرق بتاؤں گا نعروں والی محبت کا اور عملی محبت کا، داعیا الی اللہ باذنہ کہ اے نبی! ہم نے آپ کی یہ صفت رکھی ہے کہ آپ اللہ کی توحید کی دعوت دینے والے ہو، دعوت اعلانیہ کا حکم ہو رہا ہے، صفاء پہاڑی کے اوپر سوچا آپ نے کہ ایک ہی دفعہ ساروں کو توحید کی دعوت دی جائے، یہ سب امانت صداقت کا لقب دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کو آپ کی حیاء کی، آپ کی شرافت کی، آپ کی صداقت اور امانت کی، رسول اللہ ﷺ صفاء پہاڑی کے اوپر کھڑے ہو گئے اور چادر لہرائی، (بخاری جلد دوم: ۱۹۷۱) تاجدار دو عالم ﷺ نے، اسلامی دنیا کی پہلی کانفرنس منعقد کی ہے، صفاء پہاڑی کے اوپر اللہ کی توحید بیان کرنے والے سرکار دو جہاں رحمت دو عالم ﷺ نے اپنی چادر کو لہرایا، مکہ کی ساری آبادی سمٹ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے جمع ہو گی، یہ سب وہ تھے جو آپ کو صداقت و امانت کا لقب دینے والے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی پیغام دوں، تو مانو گے؟ کہنے لگے اے صداقت امانت کے تاجدار! آپ کی زبان سے کوئی خبر پتہ چلے، اور وہ ہمیں نظر نہ آئے، تو ہم اپنی آنکھوں کو قصور وار قرار دیں گے، لیکن آپ کی زبان سے نکلنے والے جملوں کو غلط نہیں کہہ سکتے، رسول اللہ ﷺ نے جب اپنے اعتماد میں لے لیا، یہ خطیب بھی تاجدار دو عالم ﷺ ہیں اور مکہ کی مقدس بستی میں بیت اللہ سامنے ہے صفاء کی پہاڑی کے اوپر کھڑے ہو کر بیان کر رہے ہیں، جب مجمع کو اعتماد میں لیا، صداقت و امانت کی آوازیں آنے لگیں، تو آپ نے اعلان کیا:

"یأیها الناس قولوا لا إله إلا الله تفلحون" مسند احمد جلد ششم: ۱۸۵۳

اے مکہ والو! سرزمین مقدس میں رہنے والو! بیت اللہ کو دیکھنے والو! نجات صرف بیت اللہ کو دیکھنے سے نہیں ہو گی، حاجیوں کو ستو پلانے سے نہیں ہو گی، دیدار بیت اللہ سے نہیں ہو گی، نجات ہو گی میرے اس جملے پر عمل کرنے میں کہ اللہ ہی کو ایک وحدہ لاشریک ماننے والے بن

Marfat.com

جاؤ اور مجھے اللہ کا آخری رسول ماننے والے بن جاؤ۔

چراغ چلانے والے! بلیوایرا والو! نبی کی ولادت پر خوشی میں چراغ لائٹین جلانے والو! رسول اللہ ﷺ کی توحید کی بات سنی، تو پتھر برسنے لگے، جب پیغمبروں کی ذات کی بات تھی، تو یہ آگے آگے جھنڈیاں لہرانے میں، موم بتیاں جلانے میں آگے آگے، گھی کے چراغ جلانے میں آگے آگے، نعرے لگانے میں آگے آگے، جب توحید کی بات تاجدار دو عالم ﷺ نے کی، تو پتھر برسنے لگے اور ایک چچا کم بخت کیا کہنے لگا،

"تبا لک یا محمد ألهذا جمعتنا"

"تبا تبا لک سائر الیوم جمعتنا" مشکوۃ شریف جلد

چہارم: ۱۳۰۴، بخاری جلد دوم: ۱۷۹۱

ھلاک بربادی ہو (العیاذ باللہ) اے محمد! کیا اس لئے جمع کیا، توحید کی دعوت دیتے ہو، رسالت کی دعوت دیتے ہو، بتوں کی عبادت سے منع کرتے ہو، اس لئے جمع کیا ہے، برباد ہو جاؤ، ہلاک ہو جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ اپنی صفت رحمت عفو و درگزر سے کام لیا اور کوئی توجہ نہیں دی، عفو و درگزر کیا رحمت عالم نے، لیکن اللہ رب العزت کی غیرت کو جوش آ گیا، فورا جبرئیل کو بھیجا اور میرے محبوب پیغمبر کی کون ہے جو گستاخی کرنے والا ہے؟ بے ادبی کر رہا ہے؟ بد دعائیں کر رہا ہے اسکی بد دعاء کیسے لگ سکتی ہے جاؤ بد دعا اس کو سنا دو۔

﴿تبت یدا أبی لهب وّ تب ، ما أغنی عنه ماله وما کسب ،
سیصلی نارا ذات لهب وّ امرأته حمالة الحطب ، فی جیدها
حبل من مسد﴾ لهب: ۱ تا ۵

او میرے محبوب اور آخری پیغمبر کو برا کہنے والے! تیری بد عا کیسے لگے گی، قبول تو میں کرتا ہوں، اللہ رب العزت وحدہ لاشریک تمام کائنات کا خالق خود بد عا دے رہا ہے، تباہ برباد ہو جاؤ، میرے نبی کی گستاخی کرنے والے تو ہلاک ہو جا اور تیری بیوی جو تجھے کانٹے چن چن کر دیتی تھی، وہ بھی تباہ برباد ہو جائے، یہ پہلی توحید کانفرنس دوستو ابولھب نے گھی کے چراغ

Marfat.com

جلائے تھے ابو جہل نے بھی گھی کے چراغ جلائے تھے لیکن جب عملی شکل سامنے آئی کہ بات اس شخص کی یوں مانی ہیں تو ابو جہل نے پتھر برسائے اور ابولہب نے بدعا یہ جملے کہے۔

روشنی کا چراغ:

وسراجا منیرا اور اے نبی ہم نے آپ کو روشنی کا سورج بنا کر بھیجا ہے، چراغ بن کر دنیا کی رہبری کریں گے۔

خود نہ تھے راہ پر وہ عالم کے ھادی بن گئے
وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

اے نبی! ہم نے آپکو روشنی کا چراغ بنا کر بھیجا ہے، آپ دعوت تبلیغ پر جا رہے ہیں، کبھی اس علاقے میں، کبھی اس گلی میں اور جب تاثر کم نظر آ رہا ہے، آپ کی تڑپ یہ ہے دل یہ چاہتا ہے کہ سارے ہدایت پر جائیں، لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے، پریشانی ہو رہی ہے، پریشان ہو گئے جبرئیل علیہ السلام نازل ہو گئے۔

"فقال إن الرب يقرئک السلام، وهو يقول مالی أراک مغموما حزينا وهو أعلم به"

جبرئیل نے فرمایا اے اللہ کے رسول! اللہ رب العزت کا سلام لیکر حاضر خدمت ہوا ہوں اور اللہ فرما رہے کہ کیا بات ہے کہ میں پریشان دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ اے میرے رب آپ جانتے ہیں کہ میں پریشان کیوں ہوں اور پھر فرمایا اے جبرئیل،

لقد تفكری فی امر امتی يوم القيامة

اے جبرئیل میرے دل دماغ میں اپنی امتیوں کا غم ہے کہ میدان حشر میں یہ کہیں ہلاک نہ ہو جائیں، مجھے اپنی امت کا غم ہے، یہ میری بات جب مان جائیں گے، تو پھر امت کا غم نہیں ہوگا، جب میری امت میری اطاعت میں نہیں ہوگی، رسمی مجھے ماننے والی ہوگی، حقیقی ماننے والی نہیں ہوگی، تو مجھے پریشانی ہوگی، کہیں میدان قیامت میں اپنے حساب کتاب میں کہیں پھنس نہ جائے۔

Marfat.com

حوض کوثر سے محروم لوگ:

رسول اللہ ﷺ میدان حشر میں حوض کوثر کے اوپر کما ھو شانہ جلوا افروز ہوں گے، ساری دنیا پیاس میں ڈوبی ہوگی، وہاں گرمی کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے، سائے کیلئے کوئی بادل اور درخت نہیں ہیں، ساری کائنات درہم برہم ہے، دنیائے انسانیت غم وحزن میں مبتلاء ہے اور سخت پیاس میں سب دنیا پریشان ہے، تاجدار دوعالم ساقی کوثر حوض کے اوپر کما ھو شانہ جلوا افروز ہوں گے اور پانی کے پیالے تقسیم کررہے ہوں گے، خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ آپ سے پیالے لے لے کر اپنے امتیوں کو اپنے ماننے والوں کو پلا رہے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ پلا رہے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ دوستو اونچے مقام پر کھڑے ہوں گے اپنی امت کو پہچان رہے ہوں گے، کچھ جماعتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف آرہی ہیں حوض کوثر سے پانی نوش کرنے کیلئے اپنی باری لگا رہی ہیں درمیان میں فرشتوں کی جماعت حائل ہوجائے گی کہ تم اس محبوب پیغمبر کے ہاتھوں سے پانی پینے کے مستحق نہیں ہو، رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے ہوں گے، فرمائیں گے اوفرشتوں! آنے دو، یہ میرے امتی ہیں، میں نے ان کو پانی پلانا ہے اور شفاعت کی بھی دعا کرنی ہے، یہ میرے امتی ہیں، ان کو آنے دو، فرشتے عرض کریں گے، اللہ کے رسول ضرور آپکے امتی ہیں، لیکن

لاتدری ما احدثوا بعدک (بخاری شریف جلد دوم: ۱۸۰۷)

آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے دنیا سے پردہ کرنے کے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات ایجاد کردی تھیں، آپ کے امتی تھے، لیکن من گھڑت باتیں بیان کرنے والے تھے، آپ کی سنت پر عمل کرنے والے نہیں تھے، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوجائے گا اور اعلان فرمائیں گے

سحقا سحقا لمن غیر بعدی (بخاری جلد سوم: ۱۵۲۶)

دور کردو، دور کردو اس کو جس نے میرے بعد میری شریعت اور سنت میں تغیر پیدا کردیا تھا مجھ سے دور کردو میرے قریب نہ آنے دو

نبی کی تعلیم پوری ہدایت ہے، نبی کی سنتیں روشنی کا مینار ہیں اور اسی میں سکون اور راحت

Marfat.com

ہے، امتی کی اگر اس کے خلاف رسوم پر بدعات پر خلاف سنت کے راستوں پر چلایا جائے گا، تو پھر نبی کا قرب نہیں ہوگا، تو بات ہے رسول اللہ ﷺ کی گواہی کی دوستوں کتنے ربیع الاول آئے، ایک ایک ربیع الاول پر ایک ایک سنت اگر امتی زندہ کرنے لگے جاتے، تو اللہ اور اللہ کے رسول کی محبتوں کے مستحق بن جاتے، تمہیں مانع کیا ہے؟ رکاوٹ کیا ہے؟ نفس شیطان کو پھر مارنا ہی ہے، تب ہی تو یہ انسان راہ راست پر آتا ہے، ایک ایک ربیع الاول پر ایک ایک سنت پر جب عمل کرنے والے بن جائیں گے، تو نبی کی شفاعت بھی نصیب ہوگی، زیارت بھی نصیب ہوگی، حضرت بلالؓ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے پردہ کر گئے، تو غم میں نہ برداشت کرتے ہوئے دوستو ہمیں کیا پتہ ہے یہ الفاظ کی کہانی ہے، میں پڑھ رہا ہوں، آپ سن رہے ہیں، یہ غم تو ان پر ہے اور وہ جب کہتے تھے

اشهد ان محمد رسول الله

آنکھیں برسی اپنی ان آنکھوں نے نبی پاک ﷺ کے چہرے کو جب یہ نصیب سے نکل گئی بات، تو پھر شام چلے گئے، کئی مہینے کا عرصہ ہو گیا کہ واپس نہیں آئے رسول اللہ ﷺ خواب میں تشریف لائے کہا بلالؓ بڑی دیر ہوگی ہے، ملاقات کیلئے نہیں آ گئے ہو، میں آ گیا ہوں، ملاقات کیلئے اٹھ گئے، فوراً خواب سے صحابی رسول کی وہ حدیث سنی ہوئی تھی کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کہ میری صورت میں شیطان نہیں آ سکتا۔ (بخاری جلد اول: ۱۱۳) فوراً اٹھے سواری کا بندوبست کیا پہنچے اور پھر مدینہ میں سب نے درخواست کی کہ آج آذان بلالی ہونی چاہیے ہم نے بڑے عرصے سے وہ آذان نہیں سنی ہے آپ آذان سنا دیں۔ اقبال مرحوم نے عجیب بات کہی فرمایا

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
آذان ازل سے تیری عشق کا ترانہ تھی
نماز اس کے نظارے کا ایک بہانہ بنی

واہ بلال تیری عشق کی آذان اور تیری محبت رسول کی ادا کتنی قبول ہوئی کہ معراج کے سفر

Marfat.com

میں جنت کی سیر میں جب رسول اللہ ﷺ مصروف ہیں تو پاؤں کی چلنے کی آواز آرہی ہیں ، مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا بلال آپ کی شادی کراتے ہیں عرض کیا اللہ کے رسول حبشی ظاہری سیاہ کوکون رشتہ دیتا ہے بات ختم ہوگی سرکار دو جہاں ﷺ کے یہ جملے بجلی بن کر پورے مدینہ کے گھروں میں گونج گئے پیغامات آنے لگے رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ کرام کے ہم اپنی بیٹوں کا رشتہ حضرت بلالؓ کو دینے کیلے تیار ہیں آپ نے فرمایا بلال بتاؤ آپ کہتے ہواس سیاہ فام کوکون رشتہ دیتا ہے اب رشتہ آگیا ہے بتاؤ قبول کرنا ہے کہ نہیں عرض کرنے لگے اللہ کے رسول بلال رشتہ کرنے کا خواہشمند نہیں ہے اس لئے نہیں کہ میں آپکے دروازے کے سامنے بیٹھا رہتا ہوں جب آپ باہر تشریف لاتے ہیں تو میں آپکا دیدار کرتا ہوں جب میرا رشتہ ہو جائیگا تو میں اس نعمت سے محروم ہو جاؤنگا مجھے رشتہ نہ کرائیں اور اپنے دیدار سے مجھے مستفید ہوتے رہنا دیجئے یہ عالم ہے رسول اللہ ﷺ سے محبت کا

پھر رسول اللہ ﷺ اب میں آرہے ہیں بلال کیا بات ہوگی اتنا عرصہ ہوگیا ہے ملاقات کیلے مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی میں روضہ رسول ﷺ میں ملاقات کیلے حاضری کیلے نہیں آئے ہو آگئے بلال مدینہ والوں نے درخواست کردی اور حضرت بلالؓ نے آذان شروع کردی خود بھی غشی میں بے ہوش ہوگئے اور سچی صداقت والے عشق محبت والے جملے سن کر پورا مدینہ رونے لگ گیا۔

اللہ ہمیں صحیح معنوں میں سچی عقیدت محبت نبی پاک ﷺ سے اور عملی زندگی نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

اخلاق والے نبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ، مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ، وَّإِنَّكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ، وَّإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ، فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ، بِأَيِّ كُمُ الْمَفْتُوْنُ ، إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾القلم: ۱ تا ۷

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :"بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" .البانی الصحیحه

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

آیتِ قرآنی کا مفہوم:

انتیسویں پارے کی دوسری سورت سورۂ نون کی چند آیت کریمہ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے، جس کے اندر رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کا تذکرہ ہے فرمایا، ن یہ حروف مقطعات میں سے ہے، بعض حضرات نے مچھلی کا معنی لیا ہے وَالْقَلَمِ اور قسم ہے قلم کی

﴿وَمَا يَسْطُرُوْنَ﴾

اور جو لکھتے ہیں اس قسم سے

Marfat.com

﴿ مَاأَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ﴾

نبی پاک ﷺ کو خطاب ہے کہ آپ اپنے رب کے فضل کی وجہ سے مجنون نہیں ہیں، جیسے یہ لوگ کہتے ہیں

﴿وَإِنَّ لَکَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ﴾

اور آپ کو اللہ پاک اتنا اجر عطا کریں گے جو ختم ہونے والا نہیں ہے

﴿وَإِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾

اور بلاشبہ آپ بہت اونچے اخلاق پر فائز ہیں۔

﴿فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ﴾

عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے

﴿ بِأَيِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴾

تم میں سے کون ہے دیوانہ اور مجنون۔

﴿ إِنَّ رَبَّکَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾

اور آپ کا رب خوب جانتا ہے اس کو بھی جو سیدھے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور گمراہ ہے اور آپ کا رب ہدایت حاصل کرنے والے، ہدایت پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے

حدیث کا مفہوم:

جناب نبی پاک ﷺ کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے، فرمایا:

"بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

مجھے اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ میں لوگوں کو اچھے اخلاق سکھاؤں۔

اس لئے مجھے بھیجا ہے کہ دنیاء میں لوگوں نے کس طرح رہنا ہے؟

کس کے سامنے جھکنا ہے؟

کس طریقے سے انسانوں کے ساتھ پیش آنا ہے؟ اللہ نے مجھے اچھے اخلاق عطاء کر کے بھیجا ہے، تا کہ میں دنیا کو اچھے اخلاق سکھاؤں۔

Marfat.com

حروف مقطعات:

فرمایا ''ن'' نون یہ حروف مقطعات میں سے ہے، جیسے

الم، کھیعص،

مفسرین کا کہنا یہ ہے، جو حروف مقطعات ہوتے ہیں، یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کے اوپر دلالت کرتے ہیں۔ ہم تو اس سے خاص اللہ کے صفاتی نام ہیں اور بعض مقام میں جناب نبی پاک ﷺ کے صفاتی نام پر دلالت ہوتی ہے، بعض جگہوں میں ان کا ترجمہ بھی کر دیا جاتا ہے، لیکن کرنے والے بھی پھر آخر میں یہ کہہ دیتے ہیں واللہ اعلم بالصواب

ن سے کیا مراد ہے؟

اس مقام پر فرمایا ﴿ن﴾ اس سے مراد حروف مقطعات کے علاوہ مچھلی کا معنی بھی کیا جاتا ہے۔ اب جس مچھلی کا ذکر یہاں پر کیا، وہ خاص مچھلی ہے یا عام مچھلی ہے؟ اور خاص مچھلیوں میں دو مچھلیاں پھر خاص ہیں، ایک خاص مچھلی تو وہ ہے جس نے حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے پیٹ میں امانتاً رکھا تھا، انہوں نے مچھلی کے پیٹ کے اندر اللہ کی تسبیح کی

﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ﴾

تو اللہ نے مچھلی کے پیٹ سے واپس باہر نکال دیا اور قوم کے پاس پھر پہنچا دیا، یہ مچھلی بھی خاص ہے۔

عبداللہ بن سلام کے تین سوال:

حضرت عبداللہ بن سلام مشہور صحابی ہیں اور اس سے پہلے یہودی مذہب پر تھے، جب آپ مدینہ تشریف لائے، تو یہ کچھ سوال لیکر آئے تھے۔

اور یہ کئی دفعہ سوال لیکر آئے ہیں، سب سے پہلے سوال لیکر آئے تھے اور جیب میں پرچی لیکر آئے تھے، اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ وہ تقریباً ستر سوال تھے، جب پہلی نظر رسول اللہ ﷺ پر پڑی، جب انہوں نے سرکار دو جہان ﷺ کو دیکھا، تو وہ سوالات باہر نکالے ہی نہیں، وہ

Marfat.com

سارے سوالوں کا جواب مل گیا اور اسلام لے آئے۔

پھر ایک مرتبہ سوال کرنے کیلئے آئے اور تین سوال کئے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول قیامت کی سب سے بڑی علامت کیا ظاہر ہوگی کہ اس کے بعد قیامت مزید قریب ہو جائے گی؟

اور دوسرا سوال یہ ہے کہ جنتیوں کو اللہ پاک سب سے پہلے مہمان نوازی کے طور پر کیا کھلائیں گے؟

اور تیسرا سوال یہ کیا کہ لڑکا کبھی پیدا ہوتا ہے، کبھی لڑکی پیدا ہوتی ہے، یہ کیا وجہ ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ان سوالوں کا جواب دے دیا ہے قیامت کی سب سے بڑی علامت جب ظاہر ہو جائے گی، اس کے بعد قیامت مزید قریب ہو جائے گی، وہ مشرق سے ایک آگ نکلے گی، وہ لپیٹ میں لیتی ہوئی مغرب تک کو لے لے گی۔

اور جو دوسرا سوال سب سے پہلی مہمان نوازی اللہ رب العزت کس چیز سے کریں گے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ مچھلی کی کلیجی سے سب سے پہلی مہمان نوازی کریں گے، مچھلی کتنی بڑی ہے، پھر عرض کرتا ہوں۔

اور تیسرا سوال کہ کبھی لڑکا پیدا ہوتا ہے کبھی لڑکی پیدا ہوتی ہے یہ کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا امر ہے جیسے وہ چاہیں، اگر اختلاطی نسبت سے مرد کا وہ مخصوص پانی غالب ہو، تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا وہ پانی غالب ہو، تو لڑکی پیدا ہوتی ہے، ویسے تو اللہ کا امر ہے، جیسے چاہے، یہ ایک طبی لحاظ سے بات ہے، ضمناً درمیان میں ایک بات کرتا ہوں ماحول معاشرے کے اندر لوگ دوسری شادی کر رہے ہوتے ہیں، فکر کر رہے ہوتے ہیں، وہ اچھی بات ہے، کوئی حرج کی بات نہیں ہے، لیکن عذر کیا کرتے ہیں کہ جی ہماری جو پہلی بیوی ہے، اس سے ساری لڑکیاں پیدا ہو رہی ہیں، اس میں یہ نقص ہے، میں کہتا ہوں عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس حدیث کی روشنی میں آپ سوچیں دوسری شادی اس لئے کر رہے ہیں، ویسے کریں، بیشک کریں، مرد کو اللہ نے چار تک کا اختیار دیا ہے، لیکن عورت کے اوپر جو عیب لگایا جا رہا ہے کہ اس سے ساری لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں، تو جناب نے فرمایا اگر عورت کا پانی غالب ہوگا، تو

Marfat.com

لڑکی پیدا ہوگی، (بخاری جلد دوم: ۵۸۴) آپ اس میں خود غور کرلیں۔

کون سی مچھلی؟

رہی بات مچھلی کی، حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے سب سے پہلے دنیا میں پانی کو پھلایا ہے اور پانی کے اوپر ایک بہت بڑی مچھلی کو پیدا کیا ہے، اس مچھلی کے اوپر اس خشک زمین کے ٹکڑے کو رکھا ہے، تو زمین پھر ہل رہی تھی، اوپر پہاڑوں کو رکھا، مختلف جگہوں میں کہ یہ زمین ہلے نہیں، یہ وہ مچھلی ہے، جو اتنی بڑی ہے، کہ اس کی کلیجی سے جنتیوں کی مہمان نوازی کی جائے گی، سب سے پہلے واللہ اعلم بالصواب

وہ مچھلی کونسی تھی جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساری دعوت کھالی تھی اور وہ ساری دعوت جو جن وانس کیلئے کی تھی، وہ ایک مچھلی کھا کر یہ کہنے لگی تھی اور لاؤ کھانا چنانچہ سلیمان علیہ السلام سجدے میں گر گئے کہ یا رب! میری توبہ اور معذرت کرتا ہوں، اپنی مخلوق کو آپ ہی رزق دے سکتے ہیں، میں نہیں کھلا سکتا ہوں، دعوت میں مچھلی نے یہ شکوہ کیا سلیمان اس سے کئی گنا زیادہ اللہ رب العزت مجھے ہر روز دیتے ہیں، آپ نے یہ دعوت کی ہے، یہ بھی ممکن ہے یہ وہی مچھلی ہو۔ واللہ اعلم

اس سورت کے اندر مچھلی اور مچھلی والے پیغمبر علیہ السلام کا ذکر ہے فرمایا،

﴿ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ إِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴾

کہ اے نبی کبھی پریشان ہوکر کہ قوم بات نہیں مان رہی تو آپ ایسا کام کبھی نہ کرنا جیسے حضرت یونس علیہ السلام نے کیا تھا قوم سے ناراض ہوکر ہماری اجازت کے بغیر علاقہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

﴿ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ﴾

ممکن ہے کہ اس نون سے مراد وہ مچھلی ہو جس کا ذکر آگے اس سورت میں مچھلی کا ذکر آرہا ہے۔

حضرت عبداللہ کی تفسیر میں نون عربی زبان میں دوات کو بھی کہتے ہیں

والقلم ومایسطرون

Marfat.com

قسم ہے قلم کی اور وہ جو لکھتے ہیں تو ممکن ہے قلم اور دوات کی مناسبت کے ساتھ نون سے مراد دوات ہی ہو اس پر حضرت بصریؒ کا ایک جملہ ذکر کیا ہے کہ وہ محبت میں یہ فرمایا کرتے تھے

اذا مشیت بدخلی القت نون بدمع السجود

جب میں اللہ کی ملاقات کے شوق میں موجذن ہوتا ہوں تو پھر میرے چہرے کی دوات سے آنسو برسنا شروع ہو جاتے ہیں تو آنکھوں کو دوات سے تعبیر کیا اور دوات کیلے لفظ والقت النون نون کیلئے دوات کا معنیٰ مراد لیا ہے ممکن ہے کہ نون سے مراد دوات ہو کہ جس سے سیاہی لی جائیگی نون والقلم اور قلم سے لکھا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ میں صلح ہوئی قلم سے لکھی گئی حضرت علیؓ نہیں مٹا رہے تھے کہ بے ادبی ہے آپکے نام سے رسول اللہ ﷺ کا لفظ مٹا دوں آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں یہ تو مانتے نہیں ہے جب مجھے مان جائیں گے تو پھر یہ خود بھی لکھتے جائیں گے تو وہ بھی قلم سے لکھی گئی کتنے دنیا کے دستور اور قانون قلم سے لکھے جاتے ہیں۔

ایک مقولہ ہے: ''قلم لکھتی ہے، تلوار عمل کرتی ہے''، قلم لکھتی ہے فیصلے پھر آگے تلوار عمل کرتی تو ممکن عام قلم بعضوں نے لکھا ہے خاص قلم مراد ہے اور اللہ رب العزت نے سب پہلے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ لکھو قلم نے عرض کیا کہ کیا لکھو؟ آپ نے فرمایا مخلوق جو میں پیدا کرنے والا ہوں اسکی تمام تقدیر لکھ دے تو پھر قلم نے لکھنا شروع کر دیا تو گویا من جانب اللہ القاء کر دی گئی اسنے لکھ دیا جہاں سے خاص قلم مراد ہے اور عام قلم،

﴿ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ، إِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْأَکْرَمِ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ﴾ العلق: ۱ تا ۵

سب سے پہلے یہ پانچ آیتیں نازل ہوئی اور اس پانچ کے ہندسے میں خوبی ہے یہ پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئی اور کس کس طرف اشارا ہو گیا علم بالقلم سورۃ علق میں جو لفظ قلم کا ذکر ہے یہ قلم عام مراد ہے نون والقلم سے وہ خاص قلم مراد ہے جو تقدیر لکھتی ہے ﴿ن وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ﴾ اور جو لکھتے ہیں ﴿وَمَا یَسْطُرُوْنَ﴾ میں عام لکھنے والے مراد ہیں

Marfat.com

صحابہ کرام احادیث بھی لکھتے تھے قرآن مجید نازل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کاتبین وحی کو بلا کر لکھوا تے تھے ایک صحابی فرمان رسول اللہ ﷺ کو بڑی پابندی کے ساتھ لکھتے تھے کچھ دن کے بعد دیکھا کہ وہ صحابی نہیں لکھ رہے آپ نے اس سے پوچھا کہ پہلے آپ میری باتیں لکھتے تھے اب لکھتے کیوں نہیں ہو تو اس نے عرض کیا کہ مجھے فلانے ساتھی نے کہا کبھی جناب غصے میں ہوتے ہیں تو ہوسکتا ہے غصے میں کوئی بات فرمادیں آپ تو ہر بات لکھ لیتے اس لئے میں نے لکھنا بند کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو بات میری ہر بات لکھو اور کوئی بات بھی میری خلاف شرع نہیں ہر بات من جانب اللہ ہے ایسے غصے کی حالت میں بھی ہو خواہ مذاق کی حالت میں بھی ہو (ابوداؤد کتاب العلم، مسند احمد جلد سوم: ۲۵۰۹)

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾

بھلے مذاح کی بات ہو تب بھی لکھو غصے کی حالت میں تب بھی لکھو عام حالت میں بھی ہو تب بھی لکھو حضرات صحابہؓ لکھنے والے بھی ہو سکتے ہیں۔

مافعل النغیر والی بات:

مذاح کی بات پر بات یاد آئی ایک صحابی چھوٹی عمر کے تھے جنکی کنیت ابوعمیر تھی انہوں نے ایک بلبل پالی ہوئی تھی اور وہ ایسی عادی ہوگئی تھی کہ وہ ساتھ ہی آ بھی جاتی تھی پھر واپس چلے جاتے وہ واپس چلی جاتی تھی ایک دفعہ کی بات ہے کہ وہ بلبل اس صحابی کے ساتھ نہیں تھی آپ نے شگفتگی کی طور پر فرمایا

"يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَافَعَلَ النُّغَيْرُ" (مشکوۃ شریف جلد چھارم: ۸۱۷، بخاری جلد سوم: ۱۰۸۲)

اے ابوعمیر تمہاری اس بلبل کا کیا ہوا اس نے عرض کیا کہ حضرت وہ فوت ہوگئی ہے مرگئی ہے یہ جملہ اس چھوٹے صحابی کے دل لگی کیلئے تھا لیکن نبی ہے خاتم النبین ہے امام الانبیاء ہے انکی ہر ادا حجت ہے قابل اتباع ہے اس فرمان رسول ﷺ سے محدثین نے کئی مسائل اخذ کئے ہیں جو بات تو مذاق کی صورت میں ہوئی گویا پرندے جنگلی وہ پالنا بھی جائز ہے یوں مذاق بھی جائز ہے فلاں بھی جائز علماء نے بہت بڑے مسائل اس سے اخذ کئے مولانا شیخ الحدیث زکریاؒ

Marfat.com

نے جوشمائل ترمذی کا ترجمہ کیا ہے اسکے اندر حوالہ دیا ہے۔

توبات یہ ہے تو اس صحابی کو فرمایا کہ ہر بات لکھو میری کسی وقت بھی کوئی بات خلاف شرع نہیں ہوتی

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى﴾ النجم: ۳

ن والقلم و مایسطرون سے مراد ممکن ہے یہ کراما کاتبین ہوں۔

﴿كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾ الانفطار: ۱۱. ۱۲

کراما کاتبین ہیں جو ہر وقت بیٹھے ہیں يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ جو انسان کر رہا ہے وہ جانتے ہیں ﴿وَمَا يَسْطُرُوْنَ﴾ اور پھر وہ یہ سارے اعمال لکھتے جا رہے ہیں یہ دفاتر کی شکل میں میدان حشر میں حساب کے وقت اعمال نامے پیش کر دے جائیں گے۔

﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾

الحاقة: ۱۹

جس کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملا وہ بڑا خوش نصیب ہوگا پھر خوشی کے ساتھ لوگوں کو کہتا پھریگا

﴿هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ﴾

یہ میرا اعمالنامہ پڑھو اس میں کیا لکھا ہوا ہے دنیا میں سنا تو تھا کہ نیکوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا تو وہ خوش ہوگا اور جسکو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا تو موت کو پکارنے لگ جائیگا اگر اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ہے اسکا مطلب ہے اعمال بد زیادہ ہیں اور نیکیاں کم ہیں

﴿وَمَا يَسْطُرُوْنَ﴾

کہ کراما کاتبین بھی مراد ہو سکتے ہیں نبی کی حدیث لکھنے والے بھی مراد ہو سکتے ہیں اور وحی کو لکھنے والے بھی مراد ہو سکتے ہیں اور عام لکھنا بھی سارا لکھنے کے ساتھ نظام ہے قرآن مجید نے یہاں تک بات معاملات کی کہ اگر کسی سے قرضہ بھی لو فاکتبوہ اسکو بھی لکھ لو انسان ہے بھول جاتا ہے پھر بھول ہی تو اس کے سارے نظام کو خراب کر دیتی ہے بھول اسکی اصل ہے علم حاصل کیا جاتا ہے یہ جملہ یاد رکھنا جہالت اصل ہے تاریکی اصل ہے روشنی بعد میں آئی اور جس نے

Marfat.com

نظام ہستی کو بدل دیا۔ فرمایا۔

کہیں مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ
بدلتا ہے جو بگڑا ہو ادستور میخانہ

دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے اللہ نے اپنی ربوبیت کی گواہی دینے کیلے اپنی وحدانیت کو سمجھانے کیلے اپنے سامنے سجدہ ریز ہو جانے کیلے لوگوں کو اپنے اپنے والدین اپنے پڑوسیوں اپنے اللہ کے حقوق پہنچانے کیلے ایک نمائندہ بھیجا جس نے نظام ہستی کو بدلدیا۔

جو خود نہ تھے راہ پر وہ عالم کے ہادی بن گئے
وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

وہ بچیوں کو زندہ دفن کرنے والے آج قرآن کی تعلیم دلا رہے ہیں اپنا داماد اچھا پسند کر رہے ہیں اور تعلیم دلا کر تربیت کر کے اس حدیث کے عنوان پر عمل پیرا ہو رہے ہیں جس میں جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ نے بیٹیاں دی ہوں اور اس نے اچھی تربیت کی ہو ان کو حیا سکھایا ہو اسلامی تعلیم دی ہو پھر ان کے لئے نیک اچھا داماد منتخب کیا ہو اس کے لئے جنت جانے کے لئے یہی بات کافی ہے فرمایا، (مشکوۃ شریف جلد چہارم: ۹۰۶)

آپ ﷺ کے اخلاق کی بات:

دوستو رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی بات آپ پر علوم نبوت کی بات کر رہا ہوں تاریکی اور جہالت اصل ہے، روشنی ہدایت سے آتی ہے کوشش کی جاتی ہے، حاصل کیا جاتا ہے، محنت مجاہدہ کیا جاتا ہے، خوشبو لگائی جاتی ہے، پھر آتی ہے، بدبو خود آتی رہتی ہے، وہ لگائی نہیں جاتی ہے اور ذرہ سی بدبو سے عمدہ خوشبو ماند پڑھ جاتی ہے، یہ نیکی خوشبو ہے، اس کو بچانا ہے، حفاظت کرنا ہے، جہالت کی بدبو سے اس کو بچانا ہے، تب یہ خوشبو بچ کر رہتی ہے۔

﴿ ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ﴾

لوگ آپ کو اے نبی مجنون کہتے ہیں کوئی ساحر کہتے ہیں کوئی کیا کہتے ہیں آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہے سب سے اونچے عاقل بالغ بزرگ محترم مکرم مقدس وہ آپ ہیں۔

لایمکن الثناء کما کان حقہٗ

Marfat.com

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ اللہ کے بعد سب سے اونچے انسان ہیں اللہ کی ذات اونچی انبیاء اونچے انبیاء علیہم السلام میں سب سے اونچے آپ ہیں تو یہ لوگ جو آپ کو مجنون کہتے ہیں تو آنجناب کی عمر جب پینتیس (۳۵) سال تھی، نبوت نہیں ملی تھی، مکہ میں رہتے تھے، آنا جانا ان گلیوں میں تھا، یہ خود کہتے تھے کہ اس قریشی شخص کی آنکھ میں جو حیاء ہے، یہ حیا تو مکہ کی دوشیزگی میں نہیں ہے ،صداقت امانت کا لقب دیا تھا، بیت اللہ بنایا، پھر حجر اسود رکھنا ہے، حجر اسود رکھنے کیلے تنازعہ ہوگیا، جھگڑا ہوگیا، ایک سردار کہتا تھا میں رکھوں، دوسرا کہتا تھا میں رکھوں اور آپ ابھی نبی نہیں ۳۵ سال کی عمر ہے، نبوت چالیس سال کی عمر میں ملی ہے، فیصلہ یہ ہوا، کل جو سب سے پہلے حرم میں آئے گا، بس اس سے فیصلہ کرائیں گے، کہ حجر اسود کون رکھے گا؟ اتفاق ایسا ہوا کہ دوسرے دن صبح سب سے پہلے حرم میں تشریف لانے والے جناب نبی پاک ﷺ تھے، سب متفق ہوگئے، ان پہ کسی کو اختلاف نہیں ہے، ٹھیک ہے، آپ فیصلہ کریں، حجر اسود رکھنا ہے، حجر اسود چھوٹا سا پتھر ہے اور اس کو اٹھانا یا رکھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر بچھائی، چادر بچھانے کے بعد حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے اوپر رکھا اور فرمایا ہر قبیلے کا سردار آجائے، میری چادر کے کونے سے ہر طرف سے پکڑ لو، چادر کو پکڑ کر سارے اٹھا کر جہاں حجر اسود فٹ ہے اب وہاں قریب جا کر چادر کو رکھوا دیا اور اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو وہاں لگا دیا، یہ تنازعہ دور ہو رہا ہے، وہ مسئلہ جو حل نہیں ہو رہا تھا، وہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ نے حل کیا۔ (مسند احمد جلد ششم: ۱۳۶۲)

آپ ﷺ کو دیوانہ کیوں کہا گیا؟

علماء نے لکھا ہے کہ یہ دیوانہ آپ کو کیوں کہنے لگے تھے؟ کیا بات دیکھ کر دیوانہ کہنے لگے تھے؟ کیا خوب کہ امتی کو بھی یہ دیوانگی اگر حاصل ہو جائے، جب نبی بنا دیئے گئے، نفلی نماز کی ہدایت آپ کو شروع سے کر دی گئی تھی، معراج میں نماز کی جو بات ہے، وہ فرض نماز ہے ،معراج کے سفر میں ہوئی ہے، لیکن نفلی نماز تہجد یہ آپ ادا کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی تہجد کی نماز سکھاتے تھے کہ اس میں بہت مقام ہے، یوں آپ نے وضوء کرنا ہے اور منہ دھونا ہے، ہاتھ

Marfat.com

دھونا ہے، پاؤں دھونے ہیں، پھراس کے بعد نماز پڑھنی ہے، کبھی نماز میں خشیت بھی طاری ہوگی، کبھی سجدے میں بھی طاری ہوگی، یہ لوگ جو دیکھنے والے تھے، یہ مشرکین مکہ کہنے لگے، پاگل تو نہیں ہوئے، کبھی یہ ہاتھ دھوتے ہیں، کبھی منہ دھوتے ہیں، کبھی یوں کرتے ہیں، کبھی کھڑے ہوتے ہیں، کبھی رکوع میں ہوتے ہیں، کبھی سجدے میں ہوتے ہیں، یہ کیا کرتے ہیں، تو لگتا یہ ہے یہ پاگل ہوگئے ہیں، نماز کی حالت کو دیکھ اور کاروباروں میں مصروف ہونے والو! دفتروں میں گھس کر بیٹھنے والو! اپنے نبی کی شان کو سن کر چلے جانے والو! کفار نے نبی کو لقب مجنون کا دیا، تو نماز کی حالت کو دیکھ کر دیا، بعض حدیث میں جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اللہ کرنے والے بن جاؤ، مجھ پر درود بھیجنے والے بن جاؤ، ذکر اذکار اس انداز میں کرنے والے بن جاؤ، لوگ تمہیں دیکھ کر دیوانہ کہنے لگ جائیں کہ یہ اسکو کیا ہوگیا، تو بات یہ ہے نماز یہ ادا ہے رسول اللہ ﷺ کی، تو یوں کہنے لگے کہ آپ مجنون ہیں، وہ پاگل ہیں قرآن نے کہا

﴿اولٰئک کالأنعام بل ھم اضل﴾ الاعراف: ۱۷۹

اس میرے نمائندہ کو خاتم النبین امام الانبیا ﷺ کو جو نہیں پہچانتے، یہ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

اشارہ کر دیا اس اونٹنی کی طرف جس کو اصحاب سیر نے لکھا ہے کئی دائیاں آئیں، مکہ خطہ حجاز میں اور نومولودوں کو تلاش کرنے لگی اجرت کے طور پر دودھ پلانے کے لئے، لیکن عبداللہ کے گھرانے میں جو اللہ نے سراج منیر پیدا کیا ہے، اس گھرانے سے دور ہو رہی ہیں، کہ اس نومولود کا تو والد بھی نہیں ہے، والدہ ہے یہاں سے کیا اجرت ملی گی؟ جاؤ یہاں سے چلی جاؤ، آخر میں ایک ضعیف خاتون آئی، ظاہری طور پر دوستو ضعیف ہے، لیکن جس کی دل کی دنیا اتنی اونچی ہے، کہ جس کی اونٹنی سراج منیر کو اٹھاتی ہے یہ بنوسعد کی خاتون حضرت حلیمہ سعدیہؓ جب رسول اللہ ﷺ کے گھر کے قریب آگئی اور دائیاں تو روانہ ہوگئیں کہ پیسا نہیں ملے گا اس نے کہا کوئی بات نہیں اس جیسا بچہ آج تک میں نے نہیں دیکھا، اس بچے کو میں سنبھالوں گی، میں دودھ پلاؤں گی، ممکن ہے اس کی برکت سے ہماری غربت دور ہو جائے، اونٹنی پر سوار کرلیا، میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں

Marfat.com

﴿أُولٰئِکَ کَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

یہ نبی کو نہ ماننے والے یہ جانور ہیں، بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں، جب اونٹنی پر سوار کرلیا اونٹنی نے جانا ہے طائف کی طرف، قبیلہ سعد طائف کی طرف آباد تھا، لیکن اونٹنی حرم میں آرہی ہے، نبی پاک ﷺ کی معصوم ہستی کو اٹھا کر بغیر جھجک کے زور سے حرم میں آرہی ہے، حرم میں اتر رہی ہے، شکرانہ کے سجدے ادا کررہی ہے اور شکر اس بات کے میرے اوپر اللہ کا سراج منیر سوار ہوا ہے، اس اونٹنی کو کس نے تبلیغ کی تھی، اس ہرنی کو کس نے تبلیغ کی تھی، کبوتر کو کس نے تبلیغ کی تھی، ان جانوروں کو کس نے تبلیغ کی تھی جب رسول اللہ ﷺ گزرتے تھے، تو جانور خود نیچے ہوجاتے تھے، اللہ کا آخری پیغمبر ہمارے سامنے سے گزر رہا ہے، تو قرآن نے کہا

﴿أُولٰئِکَ کَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

میرے پیغمبر کو جنہوں نے نہیں سمجھا، نہیں مانا، وہ جانور ہیں، وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں

نہ ختم ہونے والا اجر:

﴿مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ القلم: ۲

اے نبی اپنے رب کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں،

﴿وَإِنَّ لَکَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ﴾ القلم: ۳

اے نبی آپ کو اللہ اتنا اجر دے گا جو نہ ختم ہونے والا ہے

دوستو! مفسرین نے عظیم بات کی ہے کہ نبی پاک ﷺ کو تبلیغ پر جو اللہ اجر عطاء کررہے ہیں، یہ قیامت تک نہ ختم ہونے والا ہے، سمجھو بات کو کہ نبی ﷺ کی تبلیغ سے نصیحت سے نبی کی فکر سے نبی کی لگن سے نبی کے رونے سے جن لوگوں کو ہدایت ملی، پھر ان کو بھی اللہ نے ہدایت کا چراغ بنادیا، پھر اس کے بعد تابعین کو ہدایت ملی، ہم تک یہ ہدایت پہنچی، یہ ساری ہدایت جو ہمیں ملی، اللہ کی پہچان ملی، آخرت کی پہچان ہوئی، یہ سارا کچھ جو ملا نبی پاک ﷺ کے واسطے سے ملا، تو سارے امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے جارہے ہیں یہ سب کو ثواب ہے، لیکن عظیم ثواب موجد اول ﷺ کو ہے، تو فرمایا

Marfat.com

﴿ وَإِنَّکَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴾

آپ کو اللہ اتنا اجر دے گا جو نہ ختم ہونے والا ہے، لوگ ختم کرنے کی کوشش بھی کرتے رہیں گے، وہ خود ختم بھی ہوتے جائیں گے، نبی کے ماننے والے ہر دور میں بے لوث نبی کی سنتوں کو زندہ کرتے جائیں گے اور بڑھتے جائیں گے۔

سنت پر عمل کرنے کے فضائل:

جناب کے فرمان میں کتنی فضیلت کی بات ہے:

"مَنْ أَحْیٰ سُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِیْ فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ" (عن ابوھریرۃ: طبرانی)

کہ جس نے اس وقت میری ایک سنت کو زندہ کیا، جب زمانہ سنتوں سے دور ہو رہا تھا، تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔

شہید کی ایک فضیلت یہ ہے منکر نکیر سوال جواب نہیں کریں گے..... جنت کی کھڑکی کھول دی جائے گی..... میدان حشر میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا..... جنت کی مشک وعنبر اور دیگر کستوری سے بھی زیادہ خوشبو شہید کے خون سے آرہی ہوگی..... یہ شہید کی فضیلت ہے اور یہاں ایک سنت کو زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

خندہ پیشانی سے ملنے کی سنت:

نبی پاک ﷺ کی شان حضرت علی بیان کر رہے ہیں، فرمایا ہم جب بھی ملے، اس اللہ کے سراج منیر کو خندہ پیشانی میں ہی پایا ہے، ہنس مکھ ہی پایا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کرتا ہوں کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم کا مقام عطاء فرمایا تھا کہ جب اللہ سے بات کرنا چاہیے، یہ کر سکتے تھے کہ یہ کلیم اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ میرے لئے کونسی نیکی کرتے ہو؟ کہا یا اللہ نماز پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، تبلیغ کرتا ہوں، یہ سب آپ کیلئے ہے، تو صرف اپنی قوم کو سمجھانے ہدایت کیلئے کرتے ہو، اپنی آخرت بناتے ہو، خالص میرے لئے کیا نیکی کرتے ہو؟ عرض کیا یا رب! فرما دیجئے میں نہ سمجھ سکا، تو اللہ نے فرمایا

Marfat.com

"اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ" (ابو ذر غفاری، سنن داود جلد سوم:۱۱۹۵)

اللہ کیلئے انسانیت کے ساتھ محبت کرنا اور جو دور ہے شریعت سے نبی سے اس سے خطرہ ہے کہ میں بھی کہیں بے دین نہ ہو جاؤں، اس لئے اس سے دوری رکھنا۔ یہ خالص میرے لئے ہے، تو بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کر رہے ہیں۔ بچے نے پوچھا اے ابو جی ہمارے نانو کی خوبیاں بیان کریں، اپنے نانو کی خوبیان سن کر دل خوش ہو جاتا ہے، ایمان میں تازگی آتی ہے اور ایمان والے کو اللہ نے یہ مقام عطاء کیا ہے کہ نبی کی شان سن کر دلوں میں تازگی آتی ہے، وہ بہاریں آتی ہیں روشنی کی جو سراج منیر رسول اللہ ﷺ لیکر آئے ہیں، تو فرمایا حضرت علی نے کہ آپ کو جب بھی دیکھا خندہ پیشانی میں ہنس مکھ میں دیکھا، نرم مزاج والا نہ سخت دل تھے اور نہ سخت گوہ تھے، نہ بازاروں میں اونچی اونچی آوازے کسنے والے تھے، نہ کنجوس تھے، نہ عیب تلاش کرنے والے تھے۔

ہاں! تین چیزوں سے دور رہتے تھے جھگڑا کرنے سے اور تکبر سے اور فضول بات کرنے سے اور لوگوں کے عیب نہ تلاش کرتے تھے، نہ عیب بیان کرتے تھے، اور نہ لوگوں کو تکلیف دینے کا سبب بنتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک سنت خندہ پیشانی والی ہی اگر زندہ کرو گے، تو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا، کوئی دوسری سنت پر عمل کرنا اگر مشکل نظر آتا ہے، پتہ نہیں کس کی بات کو لئے پھرتے ہو؟ ایمان کس پر لائے ہو؟ سنت پر عمل کرنے پر کس کی اجازت ضروری ہوتی ہے؟

آپ ﷺ نے کبھی ڈانٹا نہیں:

حضرت انسؓ کی بات کر رہا تھا کہ دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہے، خود عرض کرتے ہیں کہ کبھی آپ نے مجھے ڈانٹا نہیں، کئی دفعہ مجھ سے بات نہ سمجھتے ہوئے کام غلط بھی ہو جاتا تھا، کبھی ناراض نہیں ہوئے، کبھی ڈانٹا نہیں، آپ بڑے ہنس مکھ تھے، بڑے نرم مزاج تھے۔ (ترمذی جلد اول:۲۱۰۴)

Marfat.com

خود سے ہاتھ نہیں کھینچتے:

اور فرماتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ مبارک اتنے نرم تھے، اور خود آپ بعض دفعہ ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور اس طرح بات فرماتے اور جب کوئی ساتھی مصافحہ کرتا تھا، جب تک وہ ہاتھ کو جدا نہ کر لیتا، آپ ہاتھ جدا نہیں کرتے تھے، جب تک وہ بات کر رہا ہوتا، آپ اس کو نہیں ٹوکتے تھے کہ ٹھیک ہے، اب جاؤ، بات ختم کر دو۔

نبی کی خوشبو کا ذکر:

اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ کی پسینے کی خوشبو تھی، میں نے دیگر عطر بھی چیک کئے، کوئی عمدہ عطر رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے اعلیٰ نہیں تھا، پسینے کی خوشبو اتنی عمدہ اور اعلیٰ تھی، ایک دفعہ گھر والے حضرت انس کو لینے آئے کہا حضرت اس بچے کو گھر بھیج دیں، آپ نے فرمایا ہم نے کوئی پابندی نہیں لگائی، اس کی مرضی ہے، جدھر جاتا ہے، اس کو اختیار ہے، حضرت انسؓ عرض کرتے ہیں اللہ کے رسول اگر اختیار ہے، تو مجھے آپ کا قرب ہی پسند ہے، میں گھر نہیں جاتا، ادھر تو چاچو بھی ڈانٹتے ہیں، امی بھی ڈانٹتی ہے اور یہاں تو محبت اور پیار ہی ہے، پھر ان کے والدہ نے یوں کہا کہ حضرت میرے اس بیٹے کیلئے دعا فرما دیجئے، یہ مائیں بھی کتنی اونچی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ہاتھ اٹھائے فرمایا

"أَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ عُمْرَهُ وَمَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ مَاأَعْطَيْتَ

"(بخاری جلد سوم: ۱۲۹۴)

اے اللہ! میرے صحابی خادم انس کو عمر بھی خوب عطاء کر، مال و دولت بھی خوب عطاء کر اور مال میں برکت بھی خوب عطاء کر اور اولاد کی فراوانی بھی عطاء کر۔

دوستو! آپ ﷺ کے احوال لکھنے والے لکھتے ہیں یہ ان صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جن کی سب سے آخر میں وفات ہوئی اور فرمایا کرتے تھے حضرت انسؓ کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے اللہ نے انس کو اتنے باغات اور مال و دولت دی، انس کو حساب کرنا نہیں آتا اور حضرت انسؓ نے اپنے سو پوتے تو خود گنے ہیں اور پوتوں کے ملنے سے آنکھوں سے آنسو

Marfat.com

آجاتے تھے ،فورا اپنے حبیب ﷺ پر درود شریف کا نذرانہ پیش کر کے فرمایا کرتے یہ بھی میرے پیغمبر کی دعا ہے کہ میرے اللہ نے اولاد بھی اتنی عطاء کی ، مال و دولت بھی اتنی عطاء کی ، یہ وہ برگزیدہ صحابی ہے ، جن کو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے دیکھا ہے ، جس وجہ سے امام اعظم کو تابعین کا مقام حاصل ہے۔

قرب کا معیار:

ایک مقام پہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا قرب چاہتے ہو ، تو میرے اچھے اخلاق اپناؤ ، قیامت کے دن سب سے قریب وہ ہوں گے۔ (مسند احمد جلد ہفتم: ۸۷۰)

ایک مقام پہ فرمایا وزنی چیز میزان کے اوپر وہ اچھے اخلاق ہیں۔

ایک مقام پہ فرمایا تقویٰ اور اچھے اخلاق ہیں۔ کثرت کے ساتھ جنت میں تقویٰ اور حسن اخلاق لے کر جائیں گے۔ (مسند احمد جلد چہارم: ۱۹۱۳)

گناہوں سے بچنا اور اچھے اخلاق کے ساتھ رہنا

اور ایک مقام پر جناب نبی پاک ﷺ نے فرمایا اچھے اخلاق والے شخص نفلی عبادت والے عابد شخص سے زیادہ ثواب حاصل کرتا ہے۔

مدینہ طیبہ میں سورج گرہن ہو گیا ، صحابہ کرامؓ حاضر خدمت ہوئے عرض کیا حضرت! سورج بے نور ہو گیا ہے ، اعلان ہوا سارے جمع ہو جاؤ ، نماز کسوف ادا کی جا رہی ہے ، قرأت میں اور رکوع میں رو رہے ہیں ، لمبے لمبے رکوع ہوتے ہیں صلاۃ کسوف میں اور سجدے میں رو رہے ہیں ، نماز سے فارغ ہوئے ، تو دعا کی

"اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ لم تعدى بِمَا اَنْ لَّاتُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنَ نَسْتَغْفِرُکَ".

اے میرے رب! آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ جب تک میں اپنی امت میں موجود ہوں ، آپ کی طرف سے عذاب نہیں ہوگا ، میں موجود ہوں سورج کو آپ نے بے نور کر دیا ، آثارِ عذاب آ گئے اور آپ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

Marfat.com

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾. الانفال: ۳۳

فرمایا عذاب نازل نہیں کروں گا جب تک آپ موجود ہونگے اور اس وقت بھی عذاب نہیں آئے گا، جب لوگ توبہ استغفار میں مصروف ہونگے۔

یا میرے رب! اس سورج کو جو بڑی نشانی ہے آپ کی اور اس کا بے نور ہو جانا قیامت کی نشانی ہے، اس کا ٹوٹ جانا بھی قیامت کی نشانی ہے، میرے ہوتے ہوئے آپ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ عذاب نہیں بھیجوں گا، یا رب! سورج کو روشنی عطاء کردے، دوبارہ روانہ کر دے۔ (مشکوۃ جلد چہارم: ۱۱۲۰)

حضرت جنید بغدادی نے فرمایا سب سے اونچا اخلاق

"لَمْ تَكُنْ هَمُّهُ سِوَاكَ"

جب انسان کو یہ مقام حاصل ہو جائے کہ ہر وقت دل میں اللہ اللہ بستا ہے، تو اس کو اونچے اخلاق مل جائیں گے۔ جناب نے فرمایا منافق کو میرے اخلاق نہیں ملیں گے، اس کو دین داری نصیب نہیں ہوگی، دین سیکھنے والا نہیں بنے گا، ہر امت کیلئے فتنہ ہے میری امت کیلئے فتنہ مال ہے، امت کیلئے اسوۂ حسنہ اونچا اخلاق ہے۔

بھری مجلس میں رہ کر نہ ہوں آشنا کسی سے
جو دلوں کو جگمگا دے یا رب وہی روشنی بھی عطاء کر

اللہ رب العزت دین کی سمجھ اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

ذکر رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ(۱) وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ(۲) الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ(۳) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ(۴) فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا(۶) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ(۷) وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ(۸) ﴾پارہ: ۳۰.الم نشرح

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''لن يغلب عسر يسرين ''.(الحاكم: 528/2)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

آخری پارے کی ایک سورۃ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک ارشاد تلاوت کیا ہے جسکے اندر رسول ﷺ کے مقام کو اور فضیلت کو بیان کیا ہے اس سورت کا نام سورت الم نشرح ہے۔ انشراح کے معنی ہوتے ہیں کھول دینا یہ سورۃ الم نشرح جسکی فضیلت یہ ہے کہ جو شخص سورۃ الم نشرح کا جتنا زیادہ ورد کرے اور تلاوت کرے گا اللہ پاک اس کی مشکلوں کو دور فرماتے ہیں اور آسانیاں نصیب فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے۔

سورۃ کی تشریح

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

Marfat.com

اے نبی کیا ہم نے آپکے سینہ کو نہیں کھولدیا

وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ

اور کیا آپکے بوجھ کو نہیں ہٹادیا

الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ

کہ جس بوجھ نے آپکی کمر کو جھکا دیا تھا بوجھل بنا دیا تھا

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اور کیا ہم نے آپکے تذکرے کو آپکے ذکر کو بلند نہیں کیا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

بیشک تکلیفوں کے بعد آسانیاں ہیں بیشک تکلیفوں کے بعد آسانی ہے

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ

جب آپ فارغ ہو جائیں تو خوب اللہ کی عبادت کریں

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ

اور اپنے رب کی طرف خوب توجہ کریں۔

حدیث پاک کی تشریح

جو آپ کے سامنے حدیث تلاوت کی اس کا مفہوم یہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تکلیف ہرگز غالب نہیں اسکے گی آسانیوں پر اس سورۃ میں ایک تکلیف کو ذکر کیا ہے اور آسانیوں کو مقرر دو مرتبہ ذکر کیا ہے تو فرمایا کہ تکلیف اور مشقت یہ دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔

عربی گرائمر کا مطلب

عربی زبان کا ایک قاعدہ ہے کہ اسم معرفہ کو جب بار بار ذکر کیا جائے تو اس سے مراد ایک ہی چیز ہوتی ہے اور اگر اسم نکرہ کو بار بار ذکر کیا جائے تو ہر بار اس اسم سے الگ الگ مراد ہوتی ہے

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

میں العسر کو دو مرتبہ الف لام معرفہ کی صورت میں لایا ہے یعنی مشکل دو ہیں اور آسانیاں بھی دو ہیں

Marfat.com

لیکن لفظ العسر معرفہ ہے لھذا اس سے ایک ہی تکلیف مراد ہے اور یسرا کا لفظ نکرہ ہے اور دومرتبہ لایا ہے ہر دفعہ کی مراد الگ الگ ہے یعنی آسانیاں دو ہیں۔

تو فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

ہم نے آپکے سینہ کو نہیں کھولدیا یعنی یہاں پر اللہ رب العزت نبی پاک ﷺ کو مقام بتارہے ہیں کہ آپ کو ہم نے ان ان اعزازات سے نوازا ہے اس صورت میں نبی پاک ﷺ کی تین نعمتوں کا ذکر ہے ایک نعمت کہ ہم نے آپکا شرح صدر کیا سینہ کھولدیا دوسرے یہ کہ آپکے بوجھ کو ہلکا کردیا اور تیسرا آپکے ذکر کو بلند کیا اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر آذان میں کلمہ میں نماز میں کردیا

اللہ کی سنت

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ(۱) وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ(۲) الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ(۳) وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ(۴) فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا(۵)

ہر کام میں اللہ کی سنت ہے کہ شروع میں مشقت ہوتی ہے پھر اس کے بعد آسانی ہوتی ہے یہ بھی ایک امتحان ہوتا ہے اور اس سنت سے کوئی بھی مستثنی نہیں ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ

جب آپ فارغ ہو جائیں تو اللہ کی عبادت میں اور مصروف ہو جائیں جہاد کے کام سے تبلیغ کے کام سے اور دیگر کاموں سے جیسے فرصت مل جائے تو خلوت نشینی میں اللہ کو خوب یاد کرو۔

وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ

اور اللہ کی طرف خوب توجہ کریں

شرح صدر کیا ہوتا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کیا ہم نے آپکو شرح صدر نہیں عطاء کیا شرح صدر جو ہے یہ بہت بڑی نعمت ہے سینے کا

Marfat.com

کشادہ ہونا ظاہری طور پھر بھی سینہ کا کشادہ ہونا یہ اچھی بات ہوتی ہے بڑے سینے والا بہادر ہوتا ہے سخی ہوتا ہے خوبصورت ہوتا ہے اور ہم نے آپکو شرح صدر عطاء کیا یعنی آپکے قلب میں وہ وسعت عطاء کی کہ آپ علوم ربانی کو اپنے اندر محفوظ کرتے جاتے ہیں وہ پیغام ہم سناتے جا رہے ہیں اور آپ سینے میں محفوظ کرتے جا رہے ہیں شرح صدر ہر انسان کیلئے ضروری ہے لیکن ایک مبلغ اور پیغمبر کیلئے سب سے اہم چیز ہے شرح صدر ہر بات اس انداز سے ہو کہ لوگوں کو سمجھ میں آتی جائے انکے دلوں میں اترتی جائے یہ شرح صدر ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا شرح صدر مانگنا

حضرت موسیٰؑ نے فریضہ نبوت کو ادا کرنے کیلئے اللہ تعالی سے شرح صدر مانگا کہ

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ(۲۵) وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ(۲۶) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ(۲۷) یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ(۲۸)

اے اللہ میرا سینہ کھولدے میری زبان کی لکنت کو دور کردے تا کہ میں آپکی بات لوگوں کے سامنے کروں تو لوگوں کے دلوں میں اترتی جائے

یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

مانگنے اور عطا میں فرق

حضرت موسیٰؑ شرح صدر مانگ رہے ہیں اور اللہ رب العزت فرما رہے ہیں اے نبی ہم نے آپکو کیا شرح صدر نہیں عطاء کر دیا خود عطاء کر دیا ہے۔ یہ اعزاز ہے اللہ سے مانگنے کے بغیر اللہ پاک نے نعمت عطاء کر دی۔ قرآن مجید نے شرح صدر کو اہل ایمان کیلئے تعریف کے انداز میں بیان فرمایا

مومن کے لئے شرح صدر

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ.

کیا بھلا وہ شخص جسکے سینے کو ہم نے اسلام کیلئے کھول دیا ہے وہ اللہ کی طرف سے ایک روشنی پر ہے ہدایت پر ہے سینہ جب کھل جائے گا دین کی بات سمجھ میں آجائیگی پھر اس پر عمل کرنا آسان ہوگا سورہ انعام آٹھویں پارے آیت نمبر ۱۲۵ میں اس ہی بات کو بیان کیا۔

Marfat.com

شرح صدر نصیب ہونا

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَه' يَشْرَحْ صَدْرَه' لِلْاِسْلَامِ. وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّه' يَجْعَلْ صَدْرَه' ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ.

جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس کا سینہ اسلام کیلئے کھولدیتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ ناراض ہوتے ہیں ہٹ دھرمی کی وجہ سے سرکشی کی وجہ سے جب اللہ ناراض ہوجاتے ہیں

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّه' يَجْعَلْ صَدْرَه' ضَيِّقًا حَرَجًا

اسکے سینے کو تنگ کردیتے ہیں اس کو اسلام کی بات سمجھ میں نہیں آتی ہے دین کی بات سمجھ نہیں آتی خیر کی بات سمجھ میں نہیں آتی بات یہ ہے دوستوں ہر اچھا کام یہ اللہ رب العزت کی عطاء ہے اللہ کی توفیق ہے اللہ کی نعمت ہے اور اس پر انسان اللہ کا شکر ادا کرے اللہ کا اصول ہے کہ جس نعمت پر بھی آپ شکر ادا کریں گے وہ نعمت اور ملے گی آپکو پتہ ہے تنخواہ میں اضافہ ہو جائے اللہ کا بڑا شکر ہے۔ آج کاروبار اچھا ہوا ہے تو اللہ کا شکر ہے۔ مال کی فروانی کو تو نعمت سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ تو فانی ہے بیشک نعمت ہے۔ ادھر ہی ختم ہو جائیگی پھر حساب بھی دینا ہے۔ نیکی کی جو نعمت ہے سنت کی اتباع ہے خیر کا کام ہے اسلام کی پیروی ہے یہ بھی اللہ کا فضل ہے یہ بھی نعمت ہے اس پر بھی شکر ادا کرنا چاہئے پھر اور اضافہ ہوگا نیکی کی توفیق اور ملے گی۔

نیکی کی قبولیت کی علامت

علماء نے لکھا ہے کہ ایک نیکی ایک شخص نے ادا کی تو اسے کیسے پتہ چلے اس کی نیکی قبول ہو گئی یا نہیں تو فرمایا اس کی علامت یہ ہے اسی نیکی کی دوبارہ بجالانے کی توفیق مل گئی تو اس کی نیکی قبول ہے تب ہی اللہ رب العزت نے اس کو دوبارہ نیکی کی توفیق عطاء فرمائی تو فرمایا

افمن شرح الله صدره للاسلام

کہ اللہ پاک کی طرف سے عطاء ہے کہ جس کا اللہ سینا اسلام کے واسطے کھولدے اسلام کی بات اسکو سمجھ میں آجائے شرح صدر اسکو نصیب ہو جائے ایمان پر اعمال پر جنت دوزخ ان تمام چیزوں کو سمجھ لے گا فرمایا

Marfat.com

شق صدر کیا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کیا ہم نے آپکے سینے کو نہیں کھولدیا علماء نے اس جگہ میں آپکے شق صدر کو ذکر کیا ہے کہ آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا گیا اور پھر آپکے قلب اطہر کو نکال کر آب زمزم کے ساتھ دھویا گیا اس چیز کو بھی یہاں ذکر کیا گیا ہے صحابہ کرامؓ اونچی جماعت ہے نبی پاک ﷺ کے قول فعل کی ترجمان ہے اسلام کو پھیلانے میں سب سے اونچا انکا کردار ہے اسلئے قرآن وحدیث میں انکی تعریف آئی ہے اور یہ ایمان کا حصہ ہے صحابہ میں بھی پھر درجات ہیں کوئی خلفاء راشدین ہیں کوئی عشرہ مبشرہ ہیں کوئی اصحاب بدر ہیں کوئی زیادہ روایت کرنے والے ہیں کوئی زیادہ سبق پڑھنے والے ہیں زیادہ اچھے قاری ہیں زیادہ محدث ہیں جہاد میں زیادہ تجربہ رکھتے ہیں ہر صحابی میں اللہ نے خوبیاں رکھی ہیں حضرت ابو ہریرہؓ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ روایت نقل کی ہیں آپ ہر وقت مسجد نبوی کے چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوجاتے تھے برداشت کرلیتے لیکن نبی کا فراق برداشت نہیں کرتے ادھر ہی بیٹھنا ہے حدیثیں جمع کرتے تھے اتنا قرب نصیب تھا ہر شاگرد کو اپنے استاد کا کامل قرب نہیں ملتا کوئی کوئی شاگرد ایسا ہے جسمیں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ استاد کے فیض کو حاصل کرتا ہے کچھ صحابہ کرامؓ ایسے ہیں جو ایسے بے تکلفی سے بات پوچھ لیتے تھے جنہوں نے شاگردی میں وقت زیادہ گزارا تو یہ مزاج نبوت شناس ہوگئے۔

حضرت ابوھریرہؓ کا سوال

آپ سے ایک بار پوچھنے لگے حضرت آپکو نبوت ملنے کے زمانے میں سب سے پہلی نشانی کونسی دی گئی جسکو آپ یہ سمجھنے لگے کہ اللہ کی طرف سے خصوصی انعام ملنے والا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ نے کمال کا سوال کیا ہے جواب یہ کہ سب سے پہلی وہ بات جس سے میں سمجھا کہ اللہ رب العزت مجھ پر انعام کرنا چاہتے ہیں وہ میری جوانی کا زمانہ شروع ہونے والا تھا میں ایک دن کسی کام کیلئے مکہ میں اکیلا تھا کہ دو خوبصورت نوجوان آئے ان جیسا میں نے کوئی خوبصورت نہیں دیکھا انکا اس قدر خوبصورت لباس تھا ایسا خوبصورت لباس بھی میں نے پہلے کبھی

Marfat.com

نہیں دیکھا تھا انہوں نے ایسی عمدہ خوشبو لگائی تھی ایسی عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگی میرے قریب آکر ایک کہنے لگا ھذا ھو دوسرا کہنے لگا نعم ھو وہ دونوں آپس میں میرے قریب آکر سوال کرنے لگے ایک کہنے لگا یہی وہ شخص ہے سوالیہ انداز میں دوسرا کہنے لگا ہاں یہی ہے بس مجھے پکڑ کر لٹا دیا اب مجھے اس چیز کا اندازہ ہو رہا ہے کہ میری قمیص کو اتار رہے ہیں مجھے پتہ ہے میری ان ہنسیوں کو جو گردن کے قریب ہڈی ہے اسکو بھی پکڑا ہے اسکا بھی مجھے معلوم ہے پھر اسکے بعد ایک سونے کا طشت میرے قریب رکھا وہ بھی میں دیکھ رہا ہوں اور ایک پانی کی چیز رکھی وہ بھی دیکھ رہا ہوں اسکے بعد مجھے معلوم نہیں کیا ہوا مجھے تکلیف بھی نہیں ہوئی کہ میرے سینے کو چاک کیا گیا میرے دل کو باہر نکالا گیا اور اسکو دھویا گیا دل سے کوئی چیز نکلی ہے اسکو چیر دیا اور پھر میرے دل کو حکمت سے تدبر سے معرفت سے نیکی سے خیر سے بھر لیا اور دوبارہ میرے دل کو جوڑ دیا البتہ میرے جسم کے اوپر زخم کے جوڑنے بھرنے کے نشان اب بھی موجود ہیں تو فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کہ اے نبی کیا ہم نے آپکے سینے کو نہیں کھولدیا تو حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنے جواب دیا کہ اس بات سے میں سمجھا تھا کہ اللہ پاک کوئی خاص چیز مجھے عطاء کرنیوالے ہیں کہ اتنا پروگرام جو ہو رہا ہے

شق صدر کل چار مرتبہ ہوا

آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کر کے دل کو دھونے والی بات چار مرتبہ پیش آتی ہے تو آپ ﷺ نے ابو ہریرہؓ کو بتایا کہ میں شق صدر سے سمجھا تھا کہ اللہ تعالی مجھے کچھ دینے لگے ہیں

ایک فعہ بچپنی کے زمانے میں جب میں حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے پاس تھا دودھ پینے کے زمانے میں اسوقت آپکے سینے کو چاک کر کے دل کو دھویا تھا تو بچے دھوڑتے ہوئے حضرت حلیمہ کے سامنے بتانے کیلئے آئے کہ ہمارے بھائی کے پاس کچھ لوگ آئے تھے اور یوں کر کے گئے ہیں علماء نے لکھا ہے بچپنی میں کچھ تخیلات ہوتے ہیں کھیلنے کودنے کا زمانہ ہوتا ہے ان کو دور کر دیا۔

دوسری مرتبہ

جوانی کے زمانے میں بھی شق صدر کیا گیا انسان کے کچھ ایسے خیالات ہوتے ہیں اس زمانے میں شق صدر ہوا وہ کھیلنے کودنے کے ملکہ کو نکال دیا گیا اور تیسری شق صدر آپکو جب

Marfat.com

نبوت عطاء ہونے والی تھی چالیس سال کے زمانے میں تا کہ آپ نبوت کے بوجھ کو اٹھا سکیں

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا(۵) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا(٦) المزمل

یہ بوجھ تبلیغ کا ہے اور بہت بڑا بوجھ ہے یہ قرآن کا بوجھ یہ وحی کا بوجھ یہ بڑا بوجھ ہے ۔اور ایک ہی دفعہ نازل ہو جائے کتاب تو ایک دن ہی کی تکلیف ہے تمام انبیاءؑ پر کتابیں یوں نازل ہو گئیں تختیوں کی صورت میں پیغمبر کو دیدی گئیں اور انکے دل میں یہ القاء کر دیا اور وہ تختیاں انکو سمجھ میں آ گئیں تو ایک ہی دفعہ کی تکلیف ہے تو یہاں پر تکلیف بار بار ہے ہر روز نازل ہو رہا ہے اسکو قرآن نے کہا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں جو ظاہری طور پر بڑی جسم والی مخلوق تھی ہم نے یہ امانت ان کو پیش کی وہ معذرت کرنے لگیں اے رب العالمین یہ اگر اختیاری بات ہے جو امانت آپ ہمارے اوپر ڈال رہے ہیں اور اختیار دیا جا رہا ہے تو ہم معذرت کرتے ہیں اس مانت کے اٹھانے کا ہم اپنے آپ کو قابل نہیں سمجھتے ہیں پھر یہ امانت

نبی پاک ﷺ کو عطاء کی گئی

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا

کہ اے نبی ہم آپ پر ایک بہت بڑا وزنی قرآن کا بوجھ ڈالنے لگے ہیں تو بات یہ ہے کہ اس بوجھ کو عطاء کرنے سے پہلے آپکا شق صدر کیا گیا

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ.

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑوں پہ نازل کرتے تو یہ ڈر کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو جاتے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ. اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا(۷۲) الاحزاب

اور ہم نے جب یہ امانت پیش کی پہاڑوں پر زمینوں پر آسمانوں پر

فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا

معذرت کرنے لگے کہ اس امانت کا بوجھ اٹھانے کے ہم قابل نہیں

Marfat.com

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ.

اس قیمتی انسان نے نبی آخرالزمان ﷺ نے اس امانت کو اٹھالیا

ارض سماں کہاں تیری وسعت کو پاسکیں
میرا ہی دل وہ ہے جہاں تو سما سکے

ارض سماں کہاں قرآن کی عظمت کو اٹھانے کے قابل اللہ نے نبی آخرالزمان ﷺ کو وہ دل عطاء کیا کہ ایک سو چودہ سورتوں پر مشتمل تیس پاروں والی کتاب قرآن مجید اللہ کو آخری نبی نے اپنے دل میں محفوظ کرلیا ہے

تو یہ تیسری مرتبہ شقِ صدر ہوا کہ جس کیلئے آپکو یہ قوت عطاء کی گئی کہ جسکی وجہ سے کہ آپ نبوت کا بوجھ اٹھاسکیں جبرئیلؑ آئے غار حرا میں اور دبوچ رہے ہیں اور بتا رہے ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

چوتھی مرتبہ آپ کا شق صدر ہوا معراج سے پہلے ان تمام شق صدر میں آپکے سینہ مبارک کو چاک کر کے آپ زمزم سے دھویا گیا ہے کہ یہ ام ہانی کا گھر ہے کہ آپ کے پاس فرشتے آئے آپکا سینہ چاک کیا یہ چار مرتبہ شق صدر ہوا جسکو قرآن نے کہا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کہ اے نبی ہم نے آپ کو شرح صدر نہیں عطاء کیا بہت اونچی چیز ہے شرح صدر اس سے بات بڑی آسانی سے سمجھ میں آتی ہے۔

یہ اللہ کا دین ہے اللہ کی نعمت ہے جسکو اسلام سمجھ میں آجائے قرآن سمجھ میں آجائے اپنا نبی سمجھ میں آجائے سنت نبوی کی بہاریں اسکی انوار برکات سمجھ میں آجائیں یہ بہت بڑی عطا ہے

نبی پاک ﷺ کا اللہ سے سوال

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اللہ پاک سے ایک سوال کیا کہ

اللہ پاک آپ نے مجھ سے پہلے بہت انبیاءؑ بھیجے ہیں ان میں سے کسی کو آپ نے کہا کہ یہ خلیفہ اللہ ہے کسی کے تابع آپ نے ہوا کردی جنات کردیئے کسی کے ہاتھ میں آپ نے لوہے کو موم کردیا کسی کو ایسی لاٹھی عطاء کردی کہ جدھر جاتے ہیں جو بھی ضرورت پڑتی ہیں وہ

Marfat.com

لاٹھی کام کرتی ہے وہ پانی کو پھتر بناتی ہے پتھر سے چشمے جاری کرتی ہے کبھی سانپ بن جاتی ہے کسی پیغمبر کو ایسا دم عطاء کیا کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا تھا کسی کو آپ نے کلیم کا لقب دیا کسی کو خلیل کا لقب دیا کسی کو ذبیح کا لقب دیا یہ سارے پیغمبر جو گزرے ہیں ان میں سے آپ نے ہر کسی کو کسی نہ کسی خاص اعزاز سے نوازا ہے رب العالمین میں آپکا آخری پیغمبر ہوں آپ نے مجھے کیا عطاء کیا کہتے ہیں کہ میں نے یہ سوال تو کیا جب جواب ملا تو اسکے بعد مجھے اپنے سوال سے یہ اندازہ ہوا کہ سوال نہیں کرنا چاہئے تھا اللہ پاک نے یہ دو سورتیں نازل کیں پھر فرمایا کہ اے نبی میں نے آپکو یہ مقام عطاء کیا ہے فرمایا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

اے میرے آخری حبیب سوال کرتے ہو کہ میں نے آپ کو کیا دیا کیا میں نے آپ یتیم کو امام الانبیاء نہیں بنایا

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی

اور آپ بے راہ تھے آپکو امام الھدیٰ نہیں بنایا

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی

پھر بے سروسامانی کے زمانے میں اتنی غربت کے زمانے میں آپ تھے اور آپ کو ہر لحاظ سے غنی بنا دیا

وَالضُّحٰی(۱) وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی(۲) مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی(۳) وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی(۴) وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی(۵) اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی(۶) وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی(۷) وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی(۸) فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ(۹) وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ(۱۰) وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ(۱۱)

کیا آپکو پیغمبر امام الانبیاء خاتم النبین نہیں بنایا آپ یتیم کو امام الانبیاء نہیں بنایا کیا آپ

Marfat.com

غریب کو میں نے سب سے زیادہ غنی نہیں بنایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ(۱) وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ(۲)

کیا آپکو شرح صدر نہیں عطاء کیا کیا آپکے بوجھ کو ہلکا نہیں کیا آپکو عمدہ جماعت عطاء نہیں کی آپکے اوپر جان کے نظرانے پیش کرنے والی ایسی جماعت عطاء کی کہ آپکے اشاروں پر جان قربان کردیتی ہے

وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ(۲) الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ(۳) وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ(۴)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبی ﷺ کا ذکر

اے میرے محبوب پیغمبر آپ کو یہ اعزاز عطاء کیا جو پہلے کسی پیغمبر کو نہیں عطاء کیا جدھر میرا ذکر ہوگا ادھر تیرا ذکر ہوگا

آذان میں نماز میں ہر جگہ میں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر لازمی ہے صرف مجھے ماننے کوئی آپ کے آخری حبیب ہونے کو کوئی نہ ماننے میں اسے مسلم تصور نہیں کروں گا میری توحید کا اقرار کرنے والا بنے اور پھر تیری رسالت کو ماننے والا بنے تب اسکو مسلمان شمار کروں گا حضرت حسان بن ثابتؓ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

اغر علیه للنبوة خاتم

من الله من روح یلوح ویشهد

اللہ پاک نے آخری اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبین کی مہر نبوت شانوں کے درمیان میں لگادی اور اس مہر نبوت میں اللہ پاک نے اپنے نور کو بھر دیا جہاں جاتے ہیں ہدایت دیتے جاتے ہیں اللہ کا نور لیکر چل رہے ہیں فرمایا

اغر علیه للنبوة خاتم

من الله من روح یلوح ویشهد

ضم الله اسم النبی الی اسمه

إذا قال فی الخمس المؤذن اشهد

Marfat.com

اللہ پاک نے اپنے آخری حبیب کو یہ اعزاز عطاء کیا کہ ہر آذان میں پانچ مرتبہ یومیہ مؤذن کہتا ہے

اشهدان لا اله الا الله

تو اسکی آذان مکمل نہیں جب تک کہ میرے حبیب کا تذکرہ نہ کرے

واشهدان محمدرسول الله

اللہ پاک نے اپنے نام کے ساتھ آپکے نام کو جوڑ دیا

وشق لـــه مـن اسـمـــه ليـجـلـــه

فـذوالـعـرش مـحـمود وهذا محمد

اللہ پاک نے اپنے قرآن کو بھر دیا نبی آخرالزمان ﷺ کی صفات سے

وہ بشیر بھی وہ نذیر بھی وہ رؤف بھی رحیم بھی وہ زمین پر شاہ بھی فقیر بھی وہ عرش پر میسر بھی

وہی ارفع الدرجات بھی وہی اکمل الحسنات بھی

اسی کا فیض ہے جہاں میں نماز میں آذان میں

تو نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ پاک سے یہ سوال کیا کہ مجھے کیا دیا تو دوسورتیں اللہ پاک نے نازل کیں کہ آپکو شرح صدر عطاء کیا آپکے بوجھ کو ہلکا کرنے والی ایک عمدہ جماعت عطاء کی ہے سب پیغمبروں کے صحابہ کرامؓ ہیں لیکن اتنی اونچی جماعت اتنی جان دینے والی جماعت سنتوں کو زندہ کرنے والی جماعت اور کسی پیغمبر کو نصیب نہیں ہوئی

نبی پاک ﷺ کی جماعت کی تعریف

اسی کو قرآن مجید نے بہت مقام پہ فرمایا

رضی الله عنهم ورضو عنه

اور آپکے تذکرے کو بلند بالا کیا نبی کا تذکرہ کرنا سننا عبادت ہے پھر ان پر عمل کرنا ثواب ہے ان سنتوں کو زندہ کرنا ثواب ہے ایک سنت کو زندہ کرنا سو شہیدوں کا ثواب ہے معمولی بات نہیں

مشکوۃ شریف کی حدیث ہے

سو شہیدوں کا ثواب

Marfat.com

من احیا سنتی عند فسا د امتی فله ماته اجر شهید

جس نے میری ایک سنت کوزندہ کیا

جب امت کا یہ زمانہ ہوگا کہ وہ سنتوں کے جنازے اٹھا رہی ہوگی لوگ سنت کو برباد کر رہے ہونگے اس وقت کوئی شخص میری ایک سنت کوزندہ کرے تو اسکو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا

سنت پر عمل کرنا بہت مشکل ہے اعزاز بھی بہت ہے ثواب بھی بہت ہے فضیلت بھی بہت ہے مقام بھی بہت ہے لیکن ظاہر ہے کہ جس چیز پہ انعام زیادہ ہو تو اسمیں مشقت بھی زیادہ ہوتی ہے اب دیکھو نا لوگ فرائض ادا کر رہے کوئی مشکل نہیں ہے حج عمرہ کر رہے ہیں کوئی مشکل نہیں سنت پر عمل کرنے سے انسان کی کوالٹی کا اندازہ ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے نبی کے ساتھ کتنی محبت ہے کتنا عشق ہے کتنا لگاؤ ہے کتنا قرب ہے اور کس کو ترجیح دے رہا ہے اپنی زندگی کے روز مرہ اعمال میں کس کو ترجیح دے رہا ہے اس سے پہنچانا جاتا ہے تو فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (۱) وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ (۲)

اے نبی ہم نے آپکے بوجھ کو ہلکا کیا آپکو ایسی جماعت عطاء کی کہ جب صلح حدیبیہ میں مشہور بات ہے کہ بات کرنے سے پہلے کافروں کی طرف سے ایک کافر آیا اسنے واپسی میں جا کر کہا بات سنو۔

بات یہ ہے کہ اس شخص سے غلبہ حاصل نہیں کر سکتے ہو بس بھلے آج صلح کر رہے ہو انکو واپس بھیج رہے ہو عمرہ نہیں ادا کرنے دے رہے ہو یاد رکھو یہ شخص کامیاب ہو جائے گا یہ قائد کامیاب ہو جائے گا وہ لوگ کہنے لگے یہ بھی بک گیا ہے یہ بھی انکا ہو گیا ہے اس پر بھی اثر ہو گیا ہے یہی اسوقت کا ماحول تھا اس نے کہا کہ بات یہ ہے میں نے بڑے بڑے علاقوں کو دیکھا ہے بڑے بادشاہوں کے چیلے چمچوں کو بھی دیکھا ہے لیکن اس طرح وفادار جماعت میں نے نہیں دیکھی جیسے حضرات صحابہؓ ہیں آپ دیکھتے رہتے ہونا۔ یاد رکھنا ایک بات میرا موضوع نہ سیاست ہے نہ میرا شعبہ سیاست ہے نہ میں جانتا ہوں نہ آپکو دعوت دیتا ہوں کے فلانے کو ووٹ دیں، لیکن دوستیاں وہاں ٹوٹتی ہیں جہاں غرض دنیاوی ہو جہاں دینی غرض ہو وہاں دوستیاں کبھی نہیں ٹوٹتی۔ وہاں دوستیوں کو نبھانے کیلئے جان کے نذرانوں کے ڈھیر لگ جاتے

Marfat.com

ہیں نبی پاک ﷺ کے ساتھ صحابہ کامؓ کی دوستی محبت وعشق اور لگاؤ وہ دنیاوی نہیں تھا دینی تھا ایسا رشتہ کہ جو نہ دنیا میں ٹوٹا نہ آخرت میں ٹوٹے گا

حوض کوثر پر رسول اللہ ﷺ کیساتھ مددگار جن کے ہاتھوں میں پیالے ہونگے جو پیش کریگے اپنے امتیوں کو وہ صحابہ کرامؓ کی جماعت ہوگی۔

تو بات کر رہا ہوں دوست مشرکین کے سردار نے واپس جا کر کہا اس شخص سے نہیں جیت سکتے ہو میں نے ایسی اتباع اور فرمانبرداری کسی قوم میں نہیں دیکھی جیسے اس شخص کی جماعت میں فرمانبرداری دیکھی ہے

بتا رہا ہوں کہ آپکے بوجھ کو ہلکا کیا آپکو ساتھی اچھے عطاء کئے ساتھی اچھے مل جانا یہ بہت بڑی چیز ہے دوستو

دنیا میں پڑوسی اچھا بہت بڑی نعمت ہے آخرت میں بھی اچھے پڑوسی اللہ پاک عطاء کرتا ہے تو اچھے ساتھی دنیا میں مل جائیں بڑی قوت ہے ایمانی بھی ظاہری بھی ہر لحاظ سے اور نہی عن المنکر کیلئے بہت آسانیاں ہیں قوت اجتماعیہ یہ شرط ہے نہی عن المنکر کیلئے اللہ پاک ایسی جماعت عطاء کی کہ آپ کا بوجھ ہلکا ہوتا گیا جہاد میں، تبلیغ میں ہر کام میں مصروف ہوگی اور انکا مش ہی دین کو پھیلانا تھا رسول اللہ ﷺ کا حضرت طلحہؓ ڈھال بنے ہوئے ہیں غزوہ احد میں جب دھوکے کے ساتھ آپ کو زخمی کیا گیا غزوہ احد میں اب یہ ڈھال بنے ہوئے ہیں آپ ﷺ پیچھے ہیں مشرکین نے کھڑا کھودوایا تھا تاکہ آپ اس میں گریں اور ہلاک ہو جائیں

حضرت طلحہ کی قربانی

دشمن کے طرف سے تیر آرہے ہیں اور یہ شخص تیر اپنے اوپر کھا رہا ہے کہ میرے محبوب کو تیر نہ لگیں اور خوش کتنا ہے کہ اللہ نے یہ سعادت بخشی کہ اپنے محبوب پیغمبر کا محافظ بنا دیا اس پر خوش ہے اور جب انسان خوش ہوتا ہے تو اس وقت اشعار کا ورود ہوتا ہے جب شرح صدر ہوتا ہے پھر شعر پڑھنے کو دل کرتا ہے

جب انسان غمگین ہو اور پریشر کا شکار ہو ہر طرح کے مسائل ہوں تو اسوقت اشعار نہیں نکلتے اور تیروں کی بارش ہو رہی ہے لیکن یہ خوش ہے مشکل تو ہمیں نظر آرہی ہے مشکل تو اسکو نظر

Marfat.com

آئیگی جنکی ایمان کی کوالٹی کمزور ہے یہاں تو ایمان بہت اعلی ہے

دل پر جب انکا کرم دیکھتا ہوں دل کو باز جام جم دیکھتا ہوں

یہ تو وہ جماعت ہے جو ایمانی کوالٹی سے بھری ہوئی ہے خوش ہے محافظ بنا ہوں اور اشعار پڑھ رہا ہے خوش ہے ادھر تیر آرہے ہیں فرماتے ہیں

نفس الفداء لنفسک یا محمدی

بوجه الفداء بوجهک الوفای

اے میرے آخر حبیب محمد عربی ﷺ میری جان آپ پر قربان ہو جب کوئی تیر ایسا آنے والا ہو جو آپ کے جسم کو لگنا چاہے میرا دل چاہتا ہے میرے جسم کو لگ جائے

نفس الفداء لنفسک یا محمدی

بوجه الفداء بوجهک الوفای

اور آپ کے چہرے کی طرف جو بد بخت تیر پھینک رہے ہیں آپکا چہرہ اللہ محفوظ رکھے میرے چہرے یہ وہ تیر لگ جائیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ(۱) وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ(۲)

الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ(۳) وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ(۴)

تمام انبیاء علیہم السلام کا ایمان لانا

اے نبی میں نے آپکا ذکر اتنا بلند کیا آپ نہیں آئے دنیا میں تمام انبیاءؑ کی روحوں کا اجتماع بلا لیا اور انبیاءؑ کی روحوں سے یہ عہد لیا آپکی سیرت میں نے بیان کی آپکی صورت بیان کی انبیاءؑ بلائے ایک کانفرنس منعقد ہوئی سیرۃ النبی کی جسمیں سننے والے سارے انبیاءؑ ہیں اور سیرت بیان کرنے والے اللہ پاک ہیں سب انبیاءؑ کو بلایا انکی روحوں کو جمع کیا اور آپکا تذکرہ کیا آپ کا تعارف کروایا آپ پر ایمان لانے کا نبیوں سے عہد لیا۔ تیسرا پارہ آخری رکوع ہے قرآن کہتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّه‘. قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ. قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا. قَالَ فَاشْهَدُوْا

Marfat.com

وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ(اٰل عمران: ۸۱)

تمام انبیاءؑ کو بلوایا اور اللہ پاک نے فرمایا کہ تمہیں میں اپنے اپنے دور میں بھیجوں گا کتاب دوں گا حکمت دوں گا نبوت دوں گا فراست دوں گا تبلیغ کے منصب عطاء کروں گا لیکن تم سب کے بعد امام الانبیاء آئے گا

میرا محبوب پیغمبر آئے گا خاتم النبیٰن آئے گا آپ اس اجتماع میں میرے ساتھ عہد کرو کہ میرے آخری حبیب پر تم ایمان لاتے ہوا سکی مدد کرو گئے اقرار کرو گے کہنے لگے

اقررنا

اے اللہ پاک ہم اقرار کرتے ہیں آپکے آخری حبیب پر ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور اپنی اپنی جماعت کو سمجھا کر جائیگے جب اسکا زمانہ آئے تو اسکی مدد کرنا اللہ پاک نے فرمایا

فاشهدو

اب گواہ بن جاؤ سیرۃ النبی کی کانفرنس منعقد ہوگی ہے اب گواہ بن جاؤ

وانا معكم من الشاهدين

اللہ پاک دین کی سمجھ اور توفیق نصیب فرمائیں

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

سیرۃ رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ أَوْفَوْا عَهْدَهٗ ، اَلَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ ، وَخَيْرُ الْخَلَائِقِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ(۴)﴾پارہ: ۲۹ .القلم

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:"بعثت لأتمم مكارم الاخلاق ".(رواه البيهقى)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

تمہید

انتیسواں پارا سورۃ قلم کی ایک آیت تلاوت کی ہے اور جناب نبی پاک ﷺ کا ایک فرمان تلاوت کیا ہے جس میں آپ ﷺ کی فضیلت اور منقبت آپ کی شان اور آپکے اچھے اخلاق کا ذکر کیا گیا ہے ربیع الاول کے مہینے کے مناسبت سے جناب نبی پاک ﷺ کے فضیلت کے اوپر آپکے مقام پر آپکے اخلاق پر آپکے کارناموں پر ہر جگہ اھل الاسلام کے ہاں بات کی جاتی ہے تا کہ مسلمانوں کے اندر اسلامی جذبہ بیدار ہو نبی پاک ﷺ کی سنتوں کے اوپر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو اور انہیں یہ سمجھ آئے کہ نبی پاک ﷺ کا مقام کیا ہے اور امتی کیلئے نجات کی ترتیب کیا ہے تو اللہ پاک نے ان انسانوں کی اور مسلمانوں کی نجات کا کیا طریقہ اور کیا ضابطہ دیا ہے ہر بات ہی اسلام کی وہ نبی پاک ﷺ کے واسطے سے ہی ملی ہے

بھلے توحید کی بات ہو جنت دوزخ کی بات ہو کوئی اور معاملے کی بات ہو پوری شریعت

Marfat.com

بواسطہ رسول ﷺ امت کونصیب ہوئی ہے تو اسی مناسبت سے آج کا موضوع نبی پاک ﷺ کی فضیلت وسیرت پر بیان کرنا ہے اور ہم سب کی یہ نیت ہو اللہ پاک ہمیں صحیح معنی میں نبی پاک ﷺ کی سنتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں فرمایا

آیت کا مفہوم

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ(۱) مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ(۲)
وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ (۳) وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ(۴)

قسم ہے نون والقلم اور قسم ہے قلم کی وہ وما یسطرون اور اسکی جو یہ قلم لکھتی ہے

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ

ان قسموں کے بعد اللہ پاک فرماتے ہیں کہ آپکے مخالف آپکو مجنون کہتے ہیں آپ مجنوں نہیں ہیں

وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ

آپکو اللہ تعالیٰ خوب اجر عظیم نصیب فرماتا رہے گا جو نہ ختم ہونے والا

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ

آپکو اللہ نے اونچے اخلاق پر فائز کیا ہے

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ(۵) بِاَيِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ(۶)

آپ بھی دیکھ لیں گے وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے کہ یہ دیوانہ کون ہے وہ کس کو دیوانہ کہہ رہے ہیں اور دیوانہ کون ہے

اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

آپکا رب جانتا ہے کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ ہے

فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِيْنَ

بس جھوٹوں کی پیروی نہیں کرنی سچے لوگوں کی اتباع کرنی ہے جناب نبی پاک ﷺ کا جو فرمان تلاوت کیا ہے آپ نے تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اللہ نے اچھے اخلاق پھیلانے کیلئے سمجھانے کیلئے تکمیل کیلئے بھیجا ہے اسمیں عقیدہ داخل ہے عبادات بھی داخل ہیں

Marfat.com

معاشرت بھی داخل ہے اٹھنا بیٹھنا سب نظام زندگی داخل ہے اسی کو خلق عظیم کہتے ہیں

یہ مچھلی کون سی ہے

نون عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں اسمیں مچھلی کا ذکر بھی آئے گا حضرت یونسؑ

وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْه

سورۃ ن میں فرمایا

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ م اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ

لیکن یہاں سے وہ مچھلی مراد نہیں ہے جس نے حضرت یونسؑ کو اپنے اندر حکم خداوندی سے لے لیا تھا یہاں نون سے وہ مچھلی مراد ہے جو اللہ پاک نے سب سے پہلے پیدا کی جسکے اوپر پوری کائنات ہے جب آپ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو اس وقت عبداللہ ابن سلام یہود کے بڑے عالم تھے انکو سب یہودیوں نے کہا آپ چک کریں آپ صاحب علم ہیں واقعتاً یہ اللہ کا آخری نبی ہے تو انہوں نے بہت سارے سوال جمع کئے جب یہ مجلس رسول ﷺ میں حاضر ہوئے تو اونچی آواز کے ساتھ کلمہ پڑھنے لگے

کہنے لگے اللہ کی قسم یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا لیکن آخر میں تین سوال کئے کہتے ہیں کہ باقی سب سوالوں کا جواب مل گیا ہے آپ کو دیکھ کر سوالوں کا جواب مل گیا ہے طلب صحیح ہو ہدایت کیلئے بہت راستے ہیں نیت ٹھیک نہ ہو تو پھر نبی کے نصیحت نبی کا بیان نبی کی تقریر اور قرآن کی تلاوت بھی اثر نہیں کرتی طلب صحیح نہ ہوا

تین سوال کئے

ایک سوال یہ ہے کہ قیامت جب قریب آئیگی تو سب پہلی علامت بڑی کونسی ہوگی ظاہر ہوگی

دوسرا سوال یہ ہے کہ جب جنتی کو جنت میں داخل کردیا جائے گا اعزاز احترام کے ساتھ لے جایا جائے گا تو جنتیوں کی سب سے پہلے کس کھانے سے دعوت کی جائیگی

تیسرا سوال یہ ہے کہ بچی اور بچہ پیدا کیوں ہوتا ہے اسمیں رنگ روپ کس کا غالب ہوتا ہے کیوں باپ کا کبھی ماں کا رنگ غالب ہوتا ہے۔

Marfat.com

سوالوں کا جواب

آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے بڑی علامتوں میں سے سب سے پہلی علامت جو ظاہر ہوگی وہ نار عدن ہے یمن کے علاقے سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب مغرب سے مشرق کی طرف ہنکاتی جائیگی لوگ آگے بھاگتے جائیگے اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ ابھی اس فرشتے نے آکر مجھے آپ کے سوالوں کا جواب دیا ہے جس فرشتے کو یہودی اپنا دشمن سمجھتے ہیں

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّه' نَزَّلَه' عَلٰى قَلْبِک

اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جنت میں سب سے پہلے جنتیوں کو مہمانی کے طور پر کونسا کھانا کھلایا جائے گا فرمایا مچھلی کے کلیجہ بھون کر اھل جنت کو دیا جائے گا اور یہ مچھلی بہت بڑی ہوگی جس نے پوری کائنات کو اٹھایا ہوا ہے اور تیسرے سوال کا جواب دیا ہے ازدواجی زندگی میں ملاپ کے بعد جسکا مادہ غالب ہوتا ہے تو اس کا رنگ روپ نمایاں ہوتا ہے۔

قلم کی حقیقت

وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ

قسم ہے قلم کی جو لکھتا ہے قلم کو سب سے پہلے اللہ نے پیدا کیا ہے

روز محشر کے وقت جن چیزوں کو فنا کیا جائے گا اٹھایا جائے گا ان میں فنا ہونے والی چیزیں نہیں ہیں ان میں ایک قلم بھی ہے قلم نے پوچھا کیا لکھوں اللہ نے فرمایا

تقدیر لکھو

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ

آپ مجنون نہیں ہیں آپکو نہ ختم ہونے والا اجر عظیم ملے گا

وَاِنَّکَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

آپ اونچے اخلاق والے ہیں زندگی کا کوئی زاویہ بھی دیکھا جائے تو سنت سے رہبری ملے گی رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے اٹھنے بیٹھنے ملنے جلنے عدل انصاف سخاوت وغیرہ تمام امور میں نبی پاک ﷺ کے اخلاق کی جھلک محسوس ہوتی ہے

Marfat.com

اخلاق حسنہ کیا ہیں

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

صحابہ کرامؓ نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا آپ ﷺ کے اخلاق کیسے ہیں آپ تو گھر والی ہیں آپ کے اخلاق بیان فرمائیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا

کان خلقه القرآن

قرآن کی جتنی تعلیمات ہیں یہ نبی پاک ﷺ کے اخلاق ہیں جو اللہ نے حکم دیا جو اچھے کام بتائے وہ نبی ﷺ نے اپنائے اور دوسروں کو بتایا جن چیزوں سے آپ تو منع کیا اس سے آپ رک گئے اور دوسروں کو آپ نے اس سے روکا یہی آپ ﷺ کے اخلاق ہیں بات یہ ہے دوستوں ایک زبر زیر پیش کا فرق ہے ایک نظام اللہ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور ایک نظام اللہ نے انسان کے سپرد کیا ہے انسان کے سپرد جو کیا اسکو بتایا کہ آپ کے حوالے جو کام کیا اسکو درست کرنے کا طریقہ بھی بتایا۔

خلق بمعنی تخلیق بھی ہے

ایک خلق ہے خلق مادہ ایک ہی ہے خ، ل، ق خلق معنی تخلیق پیدائش یہ اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

قرآن مجید نے بیان کیا

الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ(۷) فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ(۸) الانفطار

اللہ نے کتنا پیارا اس انسان کو بنایا اور اس سے عمدہ تخلیق انسان کی نہیں ہو سکتی تھی بس انتہا ہے انسان کے عمدہ ہونے کی

کیونکہ اسی تخلیق میں سے اللہ پاک نے اپنے آخری نبی کو بنانا تھا اس سے اونچی حسن کی ترتیب ظاہری پیدائش کے لحاظ سے اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی اقبال کا کہنا ہے

روخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

Marfat.com

نہ ہماری بذم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

اللہ پاک کے نظام میں بھی اس سے اونچا حسین کوئی نقش نہیں تھا جس نقش میں اللہ پاک نے حبیب مصطفیٰ ﷺ کو پیدا کیا ہے۔

خلق بمعنی اخلاق بھی ہے

لیکن یہ کام انسان کے ذمے ڈالدے کہ آپ نے اپنے اخلاق خود بنانے ہیں میں نے آپکو ظاہری اچھا بنادیا آپ نے باطن اچھا خود بنانا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ حضرات نے آئینہ دیکھنے کی دعا پڑھی ہوگی

اَللّٰھُمَّ أَنتَ حسنتَ خَلقِی فَحَسِّن خُلُقِی

اے اللہ پاک آپ نے جیسے میری شکل کو خوبصورت بنایا ہے ایسے ہی میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے اس انسان کو اخلاق پیارے بنانے چاہئے پھر یہ پیارا ہے دونوں چیزیں کی اجتماعیت سے یہ پیارا بنے گا تو اخلاق اے انسان آپ نے خود پیارے بنانے ہیں اور اس کے لئے اسکو بے واہ نہیں چھوڑ دیا کہ بس خود پیارے بناتے رہو کہ کوئی کس کو اپنا آڈیل قرار دیگا کوئی کس کو اپنا آڈیل قرار دیگا کوئی کس کو اپنا بڑا سمجھے گا کوئی کس کو اپنا مقتدا سمجھے گا تو ہر کوئی الگ الگ ایک لائن لیکر بیٹھ جائیگا اخلاق کو اچھا بنانے کیلئے اللہ پاک نے انسان کو بے لگام نہیں چھوڑ دیا اللہ پاک نے فرمایا

تمہارے لئے اسوہ حسنہ کیا ہے؟

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

تمہارے اچھے اخلاق مطلوب ہیں اسلئے تمہیں دنیا میں بھیجا ہے لیکن اپنے اچھے اخلاق اچھا عقیدہ اچھی عبادات اچھے معاملات کیلئے تمہارے درمیان میں نبی آخر الزماں ﷺ بطور نمونہ کے بھیج رہا ہوں آپ لوگوں کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا وضع قطع لباس عبادت گفتگو تمام زندگی کے پہلو میں آپ لوگوں کا رہبر رہنما نبی پاک ﷺ کو اللہ نے بنایا ہے فرمایا

Marfat.com

آپ ﷺ کے اونچے اخلاق

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

اے نبی آپ کو اللہ نے اونچے اخلاق کے ساتھ فیض کیا ہے کوئی کسی شق میں سرکار دو جہاں ﷺ پر اخلاقی نقطہ سے اعتراض نہیں کرسکتا سخاوت کے اعتبار سے عدل انصاف کے اعتبار سے تحمل کے اعتبار سے کسی اعتبار سے آپکی کوئی سیرت صورت میں اللہ نے کمی نہیں چھوڑی ہر لحاظ سے اللہ نے آپکو اونچا بنایا ہے معصوم بنایا ہے امام الانبیاء بنایا ہے خاتم النبین بنایا ہے نبی پاک ﷺ کی شان پہلے انبیاءؑ بھی بیان کرتے رہے تعارف کرواتے رہے کہ ایسا نبی آئے گا ایسی شان والا ایسے مقام والا اللہ پاک اپنے آخری حبیب کو بھیجے گا پہلی کتابوں میں پہلے لوگوں میں بھی آپکا تعارف ہوا اور آپ جب دنیا میں آئے تو دنیا کو ایک نظام دیا ایک رہنے کا ڈھنگ دیا انسانیت دی ہے۔

قصرِ نبوت

جناب نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ انبیاءؑ آئے تخلیق انسانیت اللہ نے کردی ہے روحانیت کی تعمیر کا ایک قصر نبوت تیار ہوتا رہا پہلی اینٹ اسکی حضرت آدمؑ ہیں قصر نبوت نبوت کی محل کی پہلی اینٹ وہ حضرت آدمؑ ہیں اور یہ محل تیار ہوتا رہا اسکی تکمیل کی آخری اینٹ مجھے بنا کر بھیجا ہے اب یہ قصر نبوت مکمل ہوگیا ہے اس قصر نبوت کو توڑنے کیلئے ہر دور میں شیاطین سرکش فرقہ ضالہ اسلام دشمن طاقتیں کوشش کرتی رہی ہیں آپکے زمانے میں بھی آپ کے مخالف رہے لیکن ایک بات سمجھنے کی ضرورت ہے اور میں امید رکھتا ہوں آپ لوگ میری بات سمجھ جاؤ گئے۔ اس دور میں سرکار دو جہاں ﷺ کی شان میں گستاخی بے ادبی یا کوئی ایسی ترتیب ہوئی تو فرد و واحد سے ہوئی کسی علاقے میں کسی بندے نے بے ادبی کردی اس وقت کے لحاظ سے حکمرانوں نے اہل اسلام نے اس کا تعاقب کیا اور وہ شرارت پھر بند ہو جاتی تھی منہدم ہو جاتی تھی یہ شرارت ہوتی رہی آپ کی شان میں بے ادبی کی گئی فرد واحد سے۔

ہمارے دور کی بات

لیکن جس دور سے ہم گزر رہے ہیں دوستوں اس دور میں آپکی مخالفت گستاخی آپکی بے

Marfat.com

ادبی فرد واحد سے نہیں ملکوں کی طاقت سے اہل کفر کی اجتماعیت سے سامنے آتی ہے بڑی بڑی کھوپڑیوں سے ہوتی ہے اور انہیں اور کوئی بے ادبی کیلئے نہیں ملا جسکے لئے اس کائنات کو پیدا کیا اس کی بے ادبی کیلئے انکی زبانیں چلتی ہیں انکے نقشے اور خاکہ بناتے ہیں کیا سے کیا ہوتا ہے یہ سوچنے کی بات ہے جو میں سمجھانا چاہتا ہوں یہ کیوں ہوتا ہے اس وقت فرد واحد سے ہوا اور اہل اسلام نے اسکا ایسا تعاقب کیا کہ صدیوں تک یہ شرارت بند ہوتی تھی اور اہل اسلام کے بادشاہ اس چیز کے مقابلے میں آتے تھے بھلے ان میں کتنے نقص ہوتے تھے لیکن اس چیز کیلئے وہ میدان میں اٹھ کر آتے تھے اور تعاقب کیا ہے اس وقت کے بادشاہ بھی بڑے اونچے تھے جنکو خواب میں زیارت آپکی نصیب ہوتی تھی دل کی کوالٹی جب اونچی ہوتو خواب میں بھی نبی کی زیارت ہوتی ہے جب دل کی کوالٹی منور ہو اونچی تو خوابوں میں اچھی اچھی چیزیں آتی ہیں ہاں نورالدین زنگی کو آپ نے فرمایا بچاؤ کچھ لوگ میری قبر کے اردگرد پہنچ رہے ہیں خواب بادشاہ کو آیا۔ میں بات یہ کہہ رہا تھا اس وقت تعاقب اہل اسلام کے بادشاہوں نے کیا ان کی غیرت ایمانی نے کیا اور مسلمان دور سے پہچانے جاتے تھے کہ مسلم آرہا ہے ان کا ایک رعب تھا دبدبہ تھا اہل اسلام کی شان شوکت تھی اسلام کا ایک لباس تھا وضع قطع تھی شناخت تھی آج اسلام کیا مسلمان اپنی شناخت کو بھول گیا غیرت کو بھول کیا اپنے اخلاق کو بھول گیا اپنے عقیدہ کو بھول گیا اپنے نبی کو اپنے قرآن حدیث کو بھول گیا ہے اس لئے انکی غیرت اسلامی کو چیلنج کرنے کیلئے اہل کفر قوت اجتماعیہ کی صورت میں مسلمانوں کو للکارتا ہے تو اہل اسلام کے حکمران کیا جواب دے رہے ہیں یہ ہماری بے حسی ہے یہ کمزوری ہے اور یہ خاموشی ان مسلمانوں کو لے ڈوبے گی جس ہستی کی وجہ سے اللہ نے کائنات کو وجود بخشا اس کے خلاف تمام کفر ایک ہے ہمارا پھر بھی انکے ساتھ لین دین ہے تعلقات ہیں اور حسن اخلاق ہیں۔

ہر کسی کی ذمہ داری

یہ بات سمجھنے کی ہے کہ اہل اسلام نبی پاک ﷺ کی شان اور منقبت میں کیسے کردار ادا کر سکتا ہے کہ وہ اہل کفر اپنی اس یلغار سے پیچھے کیسے ہٹیں گے اس میں کچھ ہماری ذمہ داریاں بھی ہیں اس میں عوام کی ذمہ داریاں ہیں اور کچھ حکمرانوں کی ذمہ داریاں ہیں حکمران اپنی ذمہ

Marfat.com

داریوں سے بے فکر ہو کر بیٹھے ہیں اور مسلمان اپنی زمہ داریوں سے بے فکر ہو کر بیٹھے ہیں۔ مسلمان کی ذمہ داری کیا تھی کہ نبی پاک ﷺ کے اخلاق کو اپنانا آپکے طریقہ کار کو اپنانا آپکی وضع قطع کو اپنانا آپکے لباس کو اختیار کرنا تو یہ خود تبلیغ ہے جب محمدی جارہا ہو یہ خود تبلیغ ہے دنیا جو کچھ مرضی کہتی رہی رسول پاک ﷺ کی شان میں بات کر رہا ہوں دوستوں مسلمان نے اسلام کو اختیار کیا ہے نام کی حد تک آپکی محبت کو اختیار کیا ہے آپکی عقیدت کو اختیار کیا ہے نام کی حد تک آپکے ساتھ محبت نعروں کے طور پر آپکے ساتھ لگاؤ رکھا ہے جراغاں کے طور پر جھنڈیوں کے طور پر نعروں کے طور پر لیکن اگر عملی صورت کے اندر اسکو لایا جائے تو یہ مسلمان بہت پیچھے رہ گیا ہے جسکی وجہ سے کفر یلغار کرتا ہے یہ کہتا ہے کہ یہ اپنے اسلام سے مسلمان دورہ گیا ہے سنت رسول سے دور ہو گیا ہے غیرت اسلام سے دور ہو گیا ہے مسلمانوں اپنی زندگیوں کے بارے میں سوچو کہ ہم نے نبی پاک ﷺ کو کتنا اپنایا ہے یہ اہل کفر کے مقابلے میں ایک تبلیغ ہے وہ کفر ہے انہوں نے اپنی تہذیب میں رہنا ہے ہم مسلم ہیں ہم نے اپنی تہذیب میں رہنا ہے ہماری بھی کوئی شناخت ہے نبی پاک ﷺ نے ہمیں بھی کوئی ہدایت دی ہیں ان ہدایات پر ہم جب چلیں گے تو خود اہل کفر کے خلاف تبلیغ ہوتی رہے گی رہی بات جنگ کی صورتیں مقابلے کی صورت وہ ہم سے پوچھ ہی نہیں ہوگی وہ حکمرانوں سے ہوگی کہ آپ اہل اسلام کے حکمران تھے اور کیا کام کیا ہے تو بات یہ کر رہا تھا۔

نبی ﷺ کی شان

اللہ تعالی نے فرمایا

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ(۱۲۸)التوبه

اے لوگوں تمہاری طرف میں نے تم ہی میں سے اپنا آخری رسول بھیجا ہے۔ اس پیغمبر کو تکلیف ہوتی ہے جب تمہیں تکلیف میں دیکھتا ہے دنیاوی اعتبار سے ہو اعمال کے اعتبار سے ہو عقیدہ کے اعتبار سے ہو آخرت بگڑ رہی ہو اس نبی کو پریشانی ہوتی ہے۔ سرکار دو جہاں ﷺ کا فرمان ہے کہ تم جہنم کی طرف دوڑتے جا رہے ہو میں تمہیں پکڑ پکڑ کر پیچھے لا رہا ہوں تم جہنم

Marfat.com

کی طرف دوڑتے جارہے ہو کیوں کیا مطلب ہے؟ شیطانی راستے کی طرف جارہے ہو کفر کے راستے کی طرف جارہے ہو بدعت کے راستے کی طرف جارہے ہو شرک کی راستے کی طرف جارہے ہو ظلم ستم کے راستے کی طرف جارہے ہو یہ جہنم کی طرف لیکر جانے والے راستے ہیں اور میں تمہیں پکڑ پکڑ کر نورانی ہدایات کی طرف لیکر آرہا ہوں

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

اس نبی آخرالزماں ﷺ کو تمہاری ہدایت کے بارے میں تمہاری فلاح کے بارے میں ہماری کامیابی کے بارے میں تمہاری عزت کے باری میں اس نبی کو بڑی لالچ ہے کہ تم نیک بن جاؤ تم اللہ والے بن جاؤ تم دنیا آخرت کی کامیابی لینے والے بن جاؤ گے اس نبی کو یہ حرص ہے یہ لالچ ہے تم سے

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

یہ بڑے مہربان ہیں رحمدل ہیں شفیق ہیں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ

اگر یہ لوگ اب بھی آپ کو نہیں سمجھے تو کہدو

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ

تو میرے لئے میرا اللہ کافی ہے

فَاِنْ تَوَلَّوْا

میرے لئے میرا رب ہی کافی ہے

لوگ پھر بھی نہیں پہچان سکے نبی کی شان کو عظمت کو آپکے اسوہ حسنہ کو آپکے اخلاق کو آپکی سیرت کو صورتکو نہیں پہچان سکے اپنانے کی طرف نہیں آئے تو آپ بتاؤ کہ میرے لئے میرا رب کافی ہے میں اسکا کام کررہا ہوں جو مجھے حکم دیا جارہا ہے وہ میں کررہا ہوں

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

Marfat.com

نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بڑے پانچ نام ہیں ایک میرا نام محمد ہے جو میرے دادا نے رکھا ایک میرا نام احمد ہے جو میرے رب نے رکھا پہلی کتابوں میں ایک میرا نام حاشر ہے ماحی عاقب ہے۔ حاشر ہے کہ میدان حشر میں پوری دنیا جب مایوس ہوگی انہیں ماوی ملجا اللہ کے سامنے سفارش کرنے والا صرف نبی آخر الزماں ہی نظر آئے گا اور میں سفارش کروں گا میں حاشر ہوں عاقب ہوں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے مقتدر لوگ میرے پیغام کو لیکر دنیا میں چلتے رہیں گے پھیلاتے رہیں گے وعظ نصیحت ہوتی رہیگی میں عاقب ہوں آخری پیغمبر ہوں حاشر ہوں روز محشر کا اور میں ماحی ہوں میں فساد کو شرک کو بدعت کو رسم رواج کو ان چیزوں کو مٹانے آیا ہوں مٹا کر جا رہا ہوں میرا نام اللہ نے اپنی پہلی کتابوں میں احمد رکھا جسکو حضرت عیسیٰؑ اپنے وعظ نصیحت میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کرتے تھے کہ لوگوں میں اس آخری نبی کی خوشخبری دینے کیلئے میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد ایک ہی نبی آئے گا اور اسکا تعارف کروانے کیلئے میں آیا ہوں

حضرت عیسیٰ نے آپ ﷺ کا تعارف کروایا

ومبشر برسولی یاتی من بعدہ اسمہ احمد

میرے بعد ایک اللہ کا آخری نبی آئے گا جسکی میں خوشخبری دینے کیلئے آیا ہوں اور آسمانی کتابوں میں اس آخری حبیب کا نام احمد ہے دادا نے عبدالمطلب نے سرکار دو جہاں ﷺ کا نام رکھنے کیلئے مشورہ کیا اللہ نے مجھے پوتا عطاء کیا میں اس کا نام رکھنا چاہتا ہوں مشورہ ہو رہا ہے اور مشورہ میں یہ طے پا رہا ہے نام ایسا رکھنا ہے دنیا نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے ہونٹوں کو ملا لے نام نامی اسم گرامی سرکار دو جہاں ﷺ کا میں بولوں گا اے اہل اسلام آپ نے اس آخری حبیب پر سلام بھیجنا ہے نام رکھا ہے محمد ﷺ نہ چاہتے ہوئے بھی ہونٹ بوسو کنار میں لگ جاتے ہیں۔

حسان بن ثابتؓ

اس ہی کو تو حسان بن ثابتؓ کہتے ہیں جسکے بارے میں سرکار دو جہان ﷺ اپنے زمانہ حیات میں حسان کو کہا کرتے تھے حسان پڑھو نا میری تعریف کو۔ ادھر تم پڑھتے ہو ادھر مشرکین کے دلوں

Marfat.com

میں تلواریں چلتی ہیں معلوم ہوا نبی کی شان بیان کرنا بھی عبادت ہے سننا بھی عبادت ہے۔

شق لہ من اسمہ لیجلہ

فذوالعرس محمود وھذا محمد

اللہ پاک نے الہامی طور پر سرکار دو جہاں ﷺ کے دادا کے دل کے اوپر یہ بات ڈالی کہ میرا نام محمود ہے اسی محمود نام کو کاٹ چھانٹ کر میں آخری حبیب کا نام احمد اور محمد رکھ رہا ہوں محمود کا مادہ بھی وہی ہے اور احمد کا مادہ بھی وہی ہے اور محمد کا مادہ بھی وہی ہے فرمایا

اللہ نے جب اپنے آخری حبیب کا نام رکھنا چاہا تو اپنے ناموں میں سے نام رکھا یعنی اسی مادہ سے اپنے حبیب کا نام رکھ دیا پہلے آئے پیغمبر کسی کا نام آدمؑ رکھا کسی کا نام ادریسؑ رکھا کسی کا نام عیسیٰؑ رکھا کسی کا نام زکریاؑ رکھا کسی کا نام ابراہیمؑ رکھا موسیٰؑ رکھا کسی کا نام یحییٰؑ رکھا ہر نام پیغمبر کا الہ کی طرف سے القاء ہوا لیکن ایسا کوئی نام نہیں آیا جیسے اللہ نے اپنے اسم گرامی کو کاٹ چھاٹ کر اپنے آخری حبیب کا نام رکھ دیا فرمایا

تو بات یہ ہے نبی پاک ﷺ کو جس انداز میں سمجھنا چاہیئے تھا نا اہل اسلام نے ایسا نہیں سمجھا سمجھا ہے صحابہ کرام نے ایک ایک ادا پر ایک ایک سنت کو اس انداز میں اختیار کیا کہ پورا کفر بیشک ناراض ہوتا ہے تو ناراض ہو جائے لیکن نبی کی سنت کو نہیں چھوڑنا لقمہ گرا تھا صحابی کا دسترخوان پر وہ جب اٹھا کے کھانے لگا تو دوسرے نے کہا کہ یہ لوگ اچھا نہیں سمجھتے ہیں لقمہ چھوڑ دو تو اس صحابی نے کیا کہا دوستوں

حذیفہ بن یمان کا قیمتی جملہ

اتترک سنة حبیبی لھولاء الحمقاء

کیا میں اپنے محبوب پیغمبر کی سنت کو چھوڑ دوں ان احمقوں کو خوش کرنے کیلئے اپنے اسلام کو اس انداز میں اپنائے کہ دنیا خوش رہے یا نہ رہے اللہ اور اللہ کا رسول خوش ہو اسلام کو چھوڑنے والے لیڈر وہ علماء وہ قائدین وہ مسلمان بڑے یا چھوٹے اسلام کو یا اسلام کی سنتوں کو اس لئے چھوڑ رہے ہیں کہ اھل کفر کے ہم قریب ہو جائیں مل جل کر بیٹھ جائیں یہ ہمیں برا نہ سمجھیں کہ کتنی بری بات ہے کیا آپ کو اپنے نبی کی سنتوں میں برائی نظر آتی ہے کہ انکے سامنے آپ

Marfat.com

سنتوں پر عمل کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں ایمان اندر نہیں آیا اوپر اوپر ہے وہ محبت اندر نہیں گئی پینٹ شرٹ نمائش میں ہم برابر ہیں ان میں اور ہم میں فرق کیا ہے دوستوں ہماری دنیا کی کامیابی ہماری آخرت کی کامیابی اللہ پاک نے نبی کی سنتوں میں رکھی ہے ہاں آپ ایسی جگہوں میں جائیں جہاں آپ نبی کی سنتوں کو پورا کرسکیں دنیا آپکو دیکھ کر جب سنت پر عمل کریگی وہ ثواب آپکو ملتا رہے گا

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا. (النساء: ۸۵)

اور اگر آپ انکو خوش کرنے کیلئے نبی کے سنتوں کے جنازے اٹھائیں اور یہ سمجھیں کہ کفر کی نظر میں ہمارا مقام بنے گا دوستوں کفر سمجھنا ہے جو اپنے نہیں وہ ہمارے کیسے ہوسکتے ہیں اپنی کوالٹی میں مقام ہے اللہ اور اللہ کے رسول خوش ہوجائے ہم نے سنت کو نبی کے طریقے کو اپنانا ہے اللہ اور اللہ کے رسول تو راضی ہوجائے گا اور جب آپ مجلس میں جائیں تو اسلام کا سبق لیکر جائیں آپ اھل کفر کے ہواؤں میں بیٹھ کر انکی ہواؤں جھونکوں میں اپنے صراط مستقیم سے نہ ڈھمگائیں سنت یہ ہے مبلغ اور مسلم کی پہچان ہے

میرا کمال عشق بس اتنا ہے اے جگر
کہ وہ مجھ پہ میں زمانے پہ چھا گیا

اس انداز میں آئے کہ پھر دنیا کہے کہ بھائی مسلمان دیکھا ہے تو اس کو دیکھا ہے کسی صورت میں یہ اپنے اسلام کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں ہم نے اپنے ماں اور باپ اپنی فلاح و بہبود اپنا راستہ اپنی شریعت اپنا طریقہ اپنی نجات جمہوریت میں رکھی ہے اور جمہوریت ظلم وستم کا نام ہے

گریز از طرز جمہوری غلام یک مقام شو
کہ د صدخر فکر انسانی نمی آید

نظام انصاف کیا ہے

نظام خلافت میں فلاح بہبود کے کام ہیں امن ہے سلامتی ہے نبی کے طریقوں میں عدل انصاف ہے خلفاء راشدین کے نظام میں سکون ہے

جمہوریت ظلم وستم کا نام ہے جمہوریت جنازوں کے ڈھیروں کا نام ہے جمہوریت

Marfat.com

وڈیروں کو پالنے کا نام ہے جمہوریت غم خواروں غریبوں پر ظلم وستم ڈالنے کا نام ہے اسلام سے نبی پاک ﷺ کے اسوۃ حسنۃ سے تعلیم ملتی ہے اسکو اپنانے میں دوستوں خیر ہے

اللہ اور اللہ کے رسول کے غلام ہو جاؤ خلافت کے نام لو اسلامی نظام کا نام لو اس میں تمہاری نجات ہے اور اگر اسلامی نظام نہیں آئیگا تو نام لینے میں بھی ثواب ملتا رہے گا اسلام کا نام لو خلافت اسلامیہ کا نام لو قرآن حدیث کے نفاذ کا تو نام لو اپھر آئے گا اسلام اللہ کی مدد اور سب کچھ ہوگا بات یہ ہے دوستوں افسوس کی کفر نے اسلام کو نہیں سمجھا تو کوئی دکھ نہیں ہے

پاکستان کا مطلب کیا

فمنکم کافر ومنکم مئومن

یہ نظریاتی اختلاف ہے ایک نظریہ کے طور پر دو متضاد مملکت وجود میں آئیں اسکا نظریہ اسلام تھا ہندوستان کا نظریہ کفر تھا پاکستان کا مطلب کیا

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تھا جمہوریت کے نام پر کلمہ پڑھ کر وجود میں نہیں آیا اسلام کا کلمہ پڑھ کر پاکستان وجود میں آیا جسکے بیرونی گیڈوں پر بھی یہی کلمہ لکھا ہوا ہے

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

دنیا کہ کسی اور ملک کے گیڈوں کے اوپر یہ نام نہیں لکھے ہوئے ہیں باڈروں کے اوپر جا کہ دیکھو تو بات کر رہا ہوں کفر نے نہیں سمجھا ہمارے نبی کو کوئی گلا نہیں نظریاتی اختلاف ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے بھی اپنے نبی کی سنت اور طریقہ کار کو نہیں سمجھا اللہ نے اپنی محبت اللہ نے اپنی مدد اللہ نے اپنی رضا اللہ نے اپنی نعمت اللہ نے اپنے طرف سے فلاح بہبودی کا سب کچھ پیغام نبی پاک ﷺ کی کامل اتباع میں رکھے ہیں قرآن کی نص قطعی ہے یہ آیت ہے فرمایا

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ. (اٰل عمران: ۳۱)

اے لوگوں تم اللہ وحدہ لاشریک ذات کو چاہنے والے ہو تو میرے آخری حبیب کی کامل اتباع کرو جب میرے اس حبیب کی کامل اتباع میں آؤ گے تو اس خوشی میں خوش آمدید کہہ کر تمہارے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔

Marfat.com

یہود کی دعا

یہود نصاری دوستوں دعائیں مانگتے تھے

اللھم انا نسئلک بحق محمدی نبی الذی ابعثت فی آخر الزمان انت نصر

اے اللہ ہماری دعا کو قبول کر اس آخری حبیب کے صدقہ ہماری دعا کو قبول کر جو بعد میں آئے گا بعد میں آپ اسکو امام الانبیاء بنا کہ بھیجیں گئے جو آئے گا بعد میں اسکو نبی آخر الزمان بنا کے بھیجیں گئے جو آئے گا بعد میں خاتم النبین بنا کے بھیجیں گئے اس آخری حبیب کا واسطہ ہے ہمارے رب ہمیں ان ظالموں سے نجات دلا دین قرآن کہتا ہے

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (البقرة: ۸۹)

نبی آ گیا یہ وہ نبی ہے جسکے واسطے سے یہ دعا کرتے تھے

جب آ گیا تو انکار کر دیا کہ اسکو ہم پہچانتے نہیں انکار کرنے لگے یہ تو وہی نہیں ہے قرآن کہتا ہے

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَه' كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ.

انہوں نے ہمارے نبی کو اس طرح پہنچانا جیسے اپنی اولاد کو پہنچانتے ہیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا مسلمانو نبی کی عظمت کو پہنچانو اسوہ حسنہ کو پہنچانو شان کو پہنچانو اور اس کو اپناؤ سنت میں خیر ہے آپ کا زمانہ بچپن چل رہا ہے۔

﴿.....وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .....﴾

Marfat.com

تکلیف کے بعد آسانیاں

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا هلا ۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا هط ۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ هلا۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾

(سورة الم نشرح، آیت نمبر ۵، ۶، ۷، ۸)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لن يغلب عسر يسرين.

(اخرجه الحاكم، جلد نمبر ۲، صفحه نمبر ۵۲۸)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

سورۃ الم نشرح کی آخری تین آیات تلاوت کی ہیں۔ اور جناب نبی پاک ﷺ کا ارشاد تلاوت کیا ہے جس کے اندر رسول اللہ کے فضائل مناقب کا ذکر ہے سورۃ الم نشرح کی ابتدائی آیات میں جناب نبی پاک ﷺ کے تین اوصاف کا ذکر ہے جس کا گذشتہ جمعہ پر عرض کر چکا ہوں ایک شرح صدر اور دوسرا وضع وزر بوجھ کا اٹھانا ہلکا کرنا اور تیسرا ہے رفع ذکر کہ آپ کے تذکرے کو ہم بلند کریگے آپ کے سینے کو کھولا آپ کے بوجھ کو ہلکا کیا اور آپ کے تذکرے کو عام کیا۔ یہ تین اوصاف بیان ہوئے۔ آج جن تین خوبیوں کا ذکر کرنا مقصود ہے ایک ہے کہ تکلیف کے بعد آسانیوں کا۔ دوسرا ہے جو رسول ﷺ کو اس سورت میں حکم ہوا کہ عبادت میں خوب محنت کریں اور تیسرا جو حکم رسول اللہ ﷺ کو ہوا کہ انابت الی اللہ رجوع الی اللہ یعنی خالصتاً اللہ رب العزت کی طرف متوجہ ہو کر رہیں۔ فرمایا۔

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا هلا ۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا هط ۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ هلا۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾

Marfat.com

کے تکلیف کے ساتھ آسانی بھی ہے۔اس کو دو مرتبہ ذکر کیا

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾

جب آپ فارغ ہو جائیں تو خوب عبادت کریں

﴿وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ﴾

اور اللہ کی طرف ہر وقت متوجہ ہو کر رہیں یہ ان آیات کا ترجمہ ہے جناب نبی پاک ﷺ کا جو فرمان تلاوت کیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

﴿لن یغلب عسر یسرین﴾

ہرگز ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی اس سورت کی تشریح میں جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔فرمایا۔

﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا﴾

ہم نے تکلیف کے ساتھ آسانی رکھی ہے۔عربی زبان میں جب کوئی اسم معرفہ بار بار ذکر ہو تو اسم معرفہ سے ایک ہی اسم مراد ہوتا ہے اور اگر اسم نکرہ دو مرتبہ استعمال ہو تو ہر دفعہ کے استعمال سے الگ معنی مراد ہوتا ہے یہاں پر العسر دونوں آیتوں میں معرفہ استعمال ہوا گویا تنگی ایک ہے مشکل ایک ہے اور یسرا کے لفظ کو نکرہ استعمال کیا کہ آسانیاں زیادہ ہیں راحتیں زیادہ ہیں یسرا دو مرتبہ آیا۔ ہر آسانی الگ الگ ہے۔العسر دو مرتبہ آیا ہے چونکہ یہ معرفہ ہے تو تنگی ایک ہی ہے۔

آسانیاں زیادہ ہوتی ہیں

یہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان میں کہ جب کسی پر کوئی مشکل آجائے تو مشکل آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی آسانیاں زیادہ ہیں مشکل ایک ہے زندگی کے کسی شعبے میں کوئی شخص کسی معاملے میں غور کرلیں تو اللہ کی طرف سے اس پر جو مصیبت آئی ہے جو پریشانی آئی ہے یا تنگی آئی ہے وہ تھوڑی ہے اور اللہ رب العزت کی طرف سے جو آسانیاں آئی ہیں وہ زیادہ ہیں۔ ہر شخص کے ساتھ اللہ رب العزت کا یہی معاملہ ہے مشقتیں اور پریشانیاں آتی ضرور ہیں لیکن وہ آسانیوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہیں زندگی کے گزران میں آپ دیکھ لیں بیماری کم ہوگئی صحت کا زمانہ زیادہ ہوگا پریشانی کم ہوگئی سکون کا زمانہ زیادہ ہوگا۔ یہ اللہ کا ایک

Marfat.com

نظام ہے پھراس میں دو درجے ہو جاتے ہیں

۱۔ایک اللہ کی نیک بندوں کی جماعت ہے۔

۲۔اورایک عام لوگوں کی جماعت ہے۔

نیک بندوں کی جماعت پر جومشکل آتی ہے وہ مشکل بھی دین ہی ہوتی ہے۔اوراس کے بعد بھی ان کے لیے آسانی ہے۔عام لوگوں پر جومشکل آتی ہے وہ عموماً دنیاوی مشکل ہوتی ہے اور پھراس کے بعد آسانیاں ہیں نیک بندوں پر مشکل ان کے رفع درجات کا سبب بنتی ہے۔عام بندوں پر مشکل اگرآجائے اوروہ صبر کے ساتھ رہیں تو گناہوں کی معافی کا سبب بنتی ہے اور اللہ کے اونچے بندوں پر رفع درجات کا سبب بنتی ہے اور مصیبتیں ہوتی سب پر ہیں۔آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک سب انبیاء آئے ہر نبی پر مشکل آئی ہے ایک بھی اللہ کا پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس پر مشکل نہ آئی ہواور حدیث ہے جناب نبی پاک ﷺ کی کہ جس کا مقام جتنا اس پر امتحان اتنا جس کا ایمان جتنا اس پر امتحان اتنا آزمائش اتنی اس کا پرچہ اتنا مشکل ہے۔وہ قرب چاہتا ہےاورقرب قربانیاں مانگتا ہے۔ایک صحابی نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کہ حضرت جیسے دنیا میں آپ کا قرب حاصل ہے درخواست یہ ہے کہ آخرت میں بھی آپ کا قرب حاصل ہواس کے لئے کیا کرنا چاہیے۔اور یہ سوال بھی اصل میں اس صحابی نے کوئی خدمت انجام دی تھی تو آپ نے ان سے کہا کہ مانگو کیا مانگتے ہوتو اس نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول درخواست یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ کا قرب حاصل ہے۔آخرت میں بھی آپ کا قرب حاصل ہو یہ مانگتا ہوں۔

﴿قرب نبی کیسے ملے گا﴾

آپ نے فرمایا اس جملے میں سچے ہو کہا حضرت سچا ہوں کہا۔

﴿اعدللفقرتجفاماً﴾ (تو رواہ الحاکم،جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۳۳۱)

فقر فاقہ کو اپنا دوست بنالو آخرت میں میرا قرب مل جائے گا توبات یہ عرض کررہا ہوں ابتلا یہ ہر کسی پر آتی ہے لیکن اللہ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں سورہ الم نشرح نازل کی ہے جو

Marfat.com

چھوٹی سورۃ ہے اگر کوئی حافظ نہ بھی ہو ان کو بھی چھوٹی سورتیں آتی ہیں۔ وہ پڑھتا رہے اور ہمارا یہ پیغام یاد کرتا رہے تکلیف تھوڑی دیتے ہیں آسانیاں زیادہ۔ ایک حدیث من جناب نبی پک ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر مشکلوں میں اللہ کو مددگار بنانا چاہیے تو راحتوں میں اللہ کو یاد کیا کرو مشکلوں میں تو ہر کوئی یاد کرتا ہے۔ کمال یہ ہے کہ راحتوں میں بھی اللہ کو یاد کیا جائے۔ راحتوں میں بھی رقص نہ کریں شکر کریں صحت آ گئی، عہدہ آ گیا، پیسہ آ گیا اس میں بھی تکبر غرور اور سرکشی اور گناہ نہ کریں شاکر بنیں اور اگر مشقت آ جائے تو صابر بنیں تو اللہ اس کی مشکل کو جلدی دور کر دے گا۔ تو ہر کسی پر آزمائش آتی ہے فرمایا

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴾

ہم تکلیف کے ساتھ آسانی دیتے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کا ترجمہ یوں کر دیا۔ تکلیف کے بعد آسانی ہوتی ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ ترجمہ۔ لیکن اصل لفظی ترجمہ ہے تکلیف کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔ دونوں میں فرق کیا ہے۔ تکلیف کے بعد آسانی کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تکلیف کا زمانہ ہے۔ اس کو گزارو جب تکلیف ختم ہو جائے گی اس کے بعد آسانی شروع ہو گئی۔ لیکن جو لفظی ترجمہ ہے وہ یہ ہے کہ تکلیف کے ساتھ آسانی ہے۔

﴿ تکلیف کے ساتھ آسانی کا کیا مطلب ہے ﴾

علماء تصوف نے عجیب بات کہی ہے۔ دوستو کیا یہ دونوں ترجمہ ٹھیک ہے اللہ والوں کے لیے تکلیف کے ساتھ آسانی ہے۔ اور عوام کے لیے تکلیف کے بعد آسانی ہے۔ جو اللہ کا نیک بندہ ہے اس کے لیے سر میں درد ہے تو اس سے حال پوچھو آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ وہ کہے گا الحمد اللہ جسم اچھا ہے اعضاء اچھے ہیں کھانا کھا لیتے ہیں الحمد اللہ نیند آتی ہے۔ یہ تکلیف کے ساتھ آسانیاں یاد آتی ہیں اور جو ہماری طرح کمزور ایمان والا ہو گا وہ کہے گا سر میں ایسا درد ہے مصیبت ہے بس یہ جاتا ہی نہیں سب کو دکھایا ہے جب درد ختم ہو جائے گا پھر اس کو آسانی محسوس ہو گئی اب درد نہیں ہے۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہے دوسرا تکلیف کے ساتھ آسانی ہے کہ ادھر تکلیف ہے اور ادھر یہ شخص کہہ رہا ہے رب تیرے فیصلے پر راضی ہوں تو آخرت کے لیے اپنی آسانیوں کی منزلیں ابھی طے کر رہا ہے۔ تکلیف کے ساتھ آسانیاں ہیں اور وہ اس تکلیف میں

Marfat.com

بھی خوش ہے معاملہ اللہ کے حوالے کر چکا ہے۔۔رضا بالقضاء، یہ بہت اونچا مقام ہے۔اللہ کے ہر فیصلے پر راضی ہے وہ جان مانگے تو جان دینے پر راضی وہ مال مانگے تو سب گھر کا سامان حاضر کرنے پر راضی ہے یہ مقامِ رضا اللہ پاک نے صحابہ اکرامؓ کو عطا کیا ہے تو تکلیف ہے اس پر بھی یہ اللہ کے فیصلے پر راضی ہے اسی کے ساتھ اس کے لئے آسانیاں ہو رہی ہیں اور دوسری تفسیر یہ ہے گلہ شکوہ نہیں کیا صبر کر رہا ہے۔مجبوراً صبر کر رہا ہے کہ حکم ہے صبر کرنے کا دل نہیں چاہتا ہے۔صبر کرنے پر یہ کمزور ایمان کا مقام ہے لیکن یہ بھی ضائع نہیں ہے اس ترتیب پر بھی رہنے میں اس کو آسانی حاصل ہوگئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی مراد رسول اللہ ﷺ ہیں آپ ﷺ نے اللہ سے مانگا ہے اور روم کے علاقے میں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت میں مجاہدین کی جماعت کو بھیجا اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا حضرت فاروق اعظمؓ کو کہ حضرت رومی بہت زیادہ ہیں ہم تھوڑے ہیں۔کمک چاہیے فوجی نصرت چاہیے مزید افراد آپ بھیجیں آپ نے خط پڑھا۔

﴿حضرت عمرؓ کا ابوعبیدہ کو خط کا جواب﴾

اور خط کا جواب لکھا اور یہ تو ایسا خط لکھنے والا ہے کہ اس کے خط تو انسان کیا جمادات بھی سمجھتے ہیں غیر مکلّف مخلوق بھی اس عادل بادشاہ کا خط سمجھتی ہے خط لکھا ہے کہ سنو تو اللہ کے نام لے کر نکلے ہو اور یاد رکھو اللہ کا نام لے کر جو مجاہدین کی جماعت نکلتی ہے وہ کبھی کم نہیں ہوتی اللہ کا نام بہت بڑا ہے۔(سیدصحابہ حالات حضرت عمر فاروقؓ) اور دوسری بات

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾

کے تحت جو جناب نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے وہ لکھا ہے دیکھو کوئی مشکل غالب نہیں آسکتی آسانیوں پر ثابت قدمی کے ساتھ جہاد کرو اور یہ ذہن سے نکال دو کہ عمر فوجی دستے اور روانہ کرے گا اللہ کا نام لے کر میرے خط کو پڑھ کر میدان جنگ میں گھس جانا اور پھر دیکھنا کہ اللہ کی مدد کیسے آتی ہے۔ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود راوی ہیں کہ ہم نے اس شخص کے ایمان کو واضع دیکھا ہے کہ جب خط پڑھا اور فوجی دستے نہیں بھیجوں گا اور اللہ کا نام بڑا ہوتا ہے مجاہدین کی کم تعداد سے کسی کو پریشانی نہیں ہونی چاہیے اور یہ خط پڑھ کر میدان جنگ میں گھس

Marfat.com

جاؤ پھر دیکھو اللہ کی مدد کیسے آتی ہے۔ ہم نے اس پر عمل کیا ہے وہ لاکھوں رومی ہمارے ہزاروں فوجیوں کے سامنے نہ ٹک سکے اور بھاگ گئے ہمیں اللہ نے فتح سے نوازا۔

﴿لن یغلب عسر یسرین﴾

والی حدیث جناب عمر فاروق نے لکھی تو فرمایا۔

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ھلا ۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴾

فرمایا تکلیف کے ساتھ آسانی ہے اور کوئی مرحلہ، کوئی درجہ، کوئی مقام خواہ دنیوی ہو یا اخروی ہو ہمت کے بغیر طے نہیں ہوسکتا مشقت ومحنت ہوگئی تب ہی اس کے بعد کامیابی آئے گئی اور یہی بات ہے جناب نبی پاک ﷺ کی پہلی زندگی مجاہدے میں اور پھر مدنی زندگی گویا کہ ایک اسلامی سلطنت کے ساتھ صحابہ اکرام کی جماعت کی کثرت ہونے کے ساتھ سامنے آئی تو یہ آسانیاں شروع ہوگئیں پہلا دور تکلیف کا تھا اور یہ انبیاء کا مقام ہے اونچے لوگوں کا مقام ہے کہ ان پر تکلیف آتی ہے دین کے راستے میں اور اس میں ان کے درجات اونچے ہوتے ہیں۔ اور ایک عام شخص ہے جس پر تکلیف وآزمائش آتی ہے ایمان والا اس میں صبر سے رہے تو کامیاب ہے ایک عربی شاعر ہے اس نے عام شخص کو خطاب کر کے کہا کہ جب کوئی پریشانی آجائے تو دل نہ توڑا کر ہار نہ جایا کر بلکہ سورۃ الم نشرح لک پڑھا کر

﴿پریشانی دور کرنے کا وظیفہ﴾

بعض حضرات نے لکھا ہے اس سورت کی فضلیت ہے کہ جب کسی پر مشکل ہو تو کثرت سے سورۃ الم نشرح لک پڑھے اللہ پاک اس مشکل کو دور کردے گا اور عرب شاعر کیا کہتا ہے۔ فرمایا۔

اذا شتدت بک البلوی ا ففکر فیه الم نشرح .

فعسر بین یسرین اذا فکر ته فافرح.

جب تجھے کوئی مصیبت آجائے تو سورۃ الم نشرح کی تلاوت کر اور جب تو اس کی تلاوت کرے گا جب ان آیات میں پہنچے گا۔

﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ھلا ۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴾

تو پھر تو خود سمجھ جائے گا کہ مشقتوں کے بعد ہی آسانیاں آتی ہیں۔ بددل نہ ہونا یہ چند دن ہیں نہ

Marfat.com

خوشیوں کے دن ہمیشہ دنیا میں ہوتے ہیں اور نہ پریشانیوں کے دن ہمیشہ دنیا میں رہتے ہیں یہ تقسیم ہوکر آتے ہیں ہاں خوشیاں آخرت کی اللہ رب العزت ہم سب کو نصیب فرمائے وہ دائمی ہیں اور اللہ محفوظ فرمائے پریشانیاں آخرت کی وہ دائمی ہیں چوتھے پارے میں قرآن مجید نے بیان فرمایا۔

﴿ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَا وِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ﴾ (سورة آلعمران، آیت نمبر ۱۴۰)

ہم لیل نہار کو انسانوں پر پھرا پھرا کر لاتے ہیں کبھی عنفوانِ شباب دے کر جوانی کے خون کو رگوں میں دوڑاتے ہیں اور کبھی بڑھاپا دے کر بستر علالت پر لٹا دیتے ہیں اور کبھی مال کی فراوانی دے کر ایک اونچے درجے کا صاحب ثروت بنا دیتے ہیں اور کبھی اس مالدار کو کنگال بنا دیتے ہیں کبھی تو یہ لمحات لاتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر امام الانبیاء کو مشرکین نکال دیتے ہیں اپنی اس جائے ولادت والے شہر سے مکہ سے نکال دیتے ہیں اور ہم کبھی ایام کو یوں پھیر کر لاتے ہیں یہ کالی کملی والا فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوتا ہے۔ کہتا ہے۔

یہ عمامہ کی سجاوٹ یہ جبین روشن
یہ قباء عربی یہ نیچا دامن

مردہ بھی دیکھے تو اٹھ چلے قبر سے بے تاب اور زبان پر یہ سخن۔

اے مکی و مدنی اے ہاشمی مطلبی دل، جاں باد فدایب کہ عجب خوش لقبی

کہ ہم نے اپنے امام الانبیاء کو رحمتہ اللعمین کو سرکار دو جہاں کو مکہ کا فاتح بنا کر بھیجا ہے اور یہ غرور والے بادشاہوں کی طرح اکڑ کر مکہ میں داخل نہیں ہوا۔ یہ اونٹنی پر بیٹھے ہیں پیچھے غلام سوار ہے اور اللہ کا شاکر بن کر عاجزی سے سر نیچے کرتا ہوا مکہ میں داخل ہو رہا ہے۔ فرمایا۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس۔ صرف شرط یہ ہے اے ایمان والوں اپنا ایمان کسی اور کے حوالے نہ کرنا اپنے دل دماغ میں ایمان اسلام کی صداقت وسچائی کو پیوست رکھنا تو ہم کچھ عرصہ مدینہ میں ٹھہرانے کے بعد پھر مکہ بھی آپ کے حوالے کرینگے۔ اللہ کی طرف سے نعمت کا اضافہ اور نعمت کی حفاظت یہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ شرط لازم ہے۔ فرمایا

فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا

Marfat.com

تکلیف کے ساتھ آسانی ہے اواسی تکلیف میں راحت ہے میں نے پڑھا ہے۔

﴿پریشانی اور بیماری نعمت ہے﴾

بعض بزرگوں کے احوال میں ہے کہ اگر چند دن ان پر بیماری نہ آئے تو وہ پریشان ہو جاتے تھے کہیں اللہ کی ناراضگی تو نہیں متوجہ ہوگئی ہے کہ بخار اور پریشانی اور بیماری نہیں آرہی ہے اللہ اپنے نیک بندوں پر پریشانی بیماری لاتا ہے۔ پھر اس میں دیکھتا ہے کہ پہلے یہ اپنے دنیا وی امور میں مصروف ہوتا ہوگا اس کو بیمار بنا کر بستر پر بیٹھا دوتا کہ یہ خوب ہما وقت ہمیں ہی یاد کرتا رہے۔ یہ دیکھنا چاہتے ہیں تو جب کبھی بیماری میں تاخیر ہو جائے تو اللہ کے نیک بندے پریشان ہو جاتے تھے کہ بیماری نہیں آرہی کہیں اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو گئے ہیں یہ بھی ایک نعمت ہے۔ اور ہم کمزور ہیں اللہ ہمیں صحت کی نعمت عطاء کریں لیکن اگر بیماری والی نعمت کے فیصلے آجائیں تو اس کو بچشم قبول کرنا چاہیے۔ اس دنیا میں کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا نہ کوئی صحت مند رہے گا نہ کوئی طویل عمر والا رہے گا نہ کوئی بڑے عہدوں والا رہے گا جانا تو سب نے ہے اس کی رضا کے مطابق اگر جانا ہو تو یہ قیمتی موت ہے۔

اس کے لیے آسانیاں ہونگی جس نے اللہ کو ناراض کیا ہو تو پھر موت کے بعد آسانیاں تو نہیں ہونگی۔ تو فرمایا۔

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا هلا ۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا هط ۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾

اے نبی جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو آخر میں خوب دعا میں مصروف ہو جائیں۔

﴿دعا کرنا عبادت ہے﴾

﴿الدعاء مُخُ العبادة﴾ (رواه الترمذی)

ہمارے پاکستان میں عجیب فرقہ پرستیاں ہیں ایک گروہ نے تو یوں دعا کو کیا کہ فرضوں کے بعد بھی دعا اب سنتوں کے بعد بھی دعا پھر دعائے خیر جی اجتماعی دعاؤں کا اہتمام اور ایک گروہ نے دعا کو ختم ہی کر دیا جیسے ہی امام نے فرضوں کا سلام پھیرا تو فوراً اٹھ کر بھاگتے ہیں معلوم نہیں کہ ان قالینوں میں کوئی سویاں ہیں جو مشکل سے انہوں نے برداشت کی تھیں جیسے سلام پھیرا!

Marfat.com

تو بھاگنا شروع ہو جاتے میں ۔غلط سمجھ ہے دوستو رسول اللہ کی سیرت کو ایک نماز مجھے دکھاؤ پیغمبر ﷺ کی کہ نماز فرض پڑھ کر یوں بھاگے ہوں آپ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ ایک مرتبہ سبحان اللہ ، اللہ اکبر لا الہ اللہ کہتے میں مانتا ہوں کہ فرضوں کے بعد اجتماعی ضروری نہیں سنت ہے۔کسی کی کوئی مجبوری ہے جا سکتا ہے لیکن اتنا لازمی جانا نہیں کہ تم ہمیں یہ بتانا چاہتے ہو ہماری مسجدوں سے اٹھ کر جا کے ہم تمھیں نہیں مانتے ہیں ہم کوئی اور گروپ والے ہیں ہم جا رہے ہیں تمہارے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں تو ویسے ہی تم سمجھ آ رہے ہو۔تو فرض نماز کے بعد مختصر ذکر اذکار تسبیح استغفار اور مختصر دعا مانگنا یہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا اکثر معمول تھا۔تو یہاں میں نے تفسیر نہیں لکھی میں تو تفسیر بیان کرنے والا ہوں سب اسلاف نے جو تفاسیر لکھی ہیں جو دیوبندی ، بریلوی ، اہل حدیث ، جماعت اسلامی سے پہلے کے لوگ ہیں انہوں نے جو تفاسیر لکھی ہیں میں ان کا مطالعہ کر کے آتا ہوں۔انہوں نے یہ تفاسیر لکھی ہے۔

﴿فاذا فرغت فانصب کی تشریح﴾

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾

۱۔ پہلی تفسیر۔اے نبی جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو دعا میں خوب مصروف ہو جائیں نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۔ دوسری تفسیر اے نبی جب فرائض سے فارغ ہو جائیں دن کے پانچ وقت کی نماز سے تو پھر فانصب پھر رات کی تنہائی میں عبادت کریں ۔

﴿یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ . قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً . نِّصْفَهٗۤ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلاً . اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً .﴾ (سورۃ مزمل ،آیت نمبر ۴)

ایک تفسیر میں یہ ہے۔اے ہمارے پیغمبر ہمارے سامنے رات کو قیام میں گزارا کر تھوڑی دیر رات میں سویا کر کبھی اپنے معمول سے ہٹ کر جتنا ہر روز رات کا قیام کرتے ہو زیادہ بھی بیداری میں گزارا کرو اور بیدار رہ کر کرنا یہ ہے۔لوح محفوظ میں لکھی جانے والی کتاب قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو۔

Marfat.com

﴿اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلاً﴾ (سورۃ مزمل ،آیت نمبر ۵)

ہم یہ سمجھتے ہیں اے ہمارے پیغمبر کہ قرآن کا یاد کرنا وحی کا برداشت کرنا پھر لوگوں کے اجتماع میں بیان کرنا اور پھر ابی ابن کعبؓ کو قاری بنانا اور اصحاب صفہ والی جماعت کو قرآن کا درس دینا اور پھر رات کی تنہائی میں اس کتاب کی تلاوت کرنا ہم سب سمجھتے ہیں یہ مشکل کام ہے۔

ہم نے آپ کو اے پیغمبر جو کتاب دی ہے ساری کائنات نے اس کے لینے سے معذرت کی ہے۔اور آپ نے تو قبول کی ہے۔اب اس کا حق یہ ہے کہ اس کی کثرت سے تلاوت کیا کرو۔

﴿وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً﴾ (سورۃ مزمل ،آیت نمبر ۸)

کچھ لوگوں کے اجتماع میں اس کتاب کی رونقیں بیان کیا کرو لیکن رات کی تنہائی میں خلوت میں گوشہ نشین ہو کر الگ کونے میں بیٹھ کر مجھے یاد کیا کرو دنیا سے ہٹ کر تمام مشاغل سے تمام مصروفیات سے جدا ہو کر ایک کونے میں بیٹھ کر مجھے یاد کیا کرو تو یہ فرمایا۔

﴿فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾

کہ نماز سے فارغ ہو کر خوب دعا کیا کرو فرائض سے فارغ ہو کر رات کی نماز میں خوب ہمیں یاد کرو۔

۳۔ تیسری تفسیر۔ ﴿فَاِذَا فَرَغْتَ . ای من التبلیغ الیومیہ﴾

دن کی تبلیغ سے فارغ ہو کر یہ بھی نیک کام ہے یہ بھی اللہ کے لیے ہوتا ہے۔تو پھر استغفار کیا کریں خوب مجھے یاد کریں کہ اس تبلیغ میں یا اللہ اثر رکھ دیں جو کل اور کرنے والا ہوں اس میں بھی شرح صدر رکھ دیں۔

۴۔ چوتھی تفسیر۔ کہ جب آپ جہاد سے فارغ ہو جائیں یہ بھی مجبوری ہے۔مسلمانوں کو دوستو جہاد کرنا پڑتا ہے دشمن ویسے نہیں رہنے دیتا کہ پوری دنیا مل کر کافر بادشاہ بھی اور ہمارے مسلمان بادشاہ بھی دہشت گرد کہہ رہے ہیں مجاہدین کو ایک وقت آئے گا میری بات یاد رکھنا بادشاہ مجاہدین کو یہ کہیں گئے خدا کے لیے ہم دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے آپ لوگ کوئی ترغیب دو مجاہدین تیار کرو جہاد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ہر دشمن کو اندر داخل کر رہے ہیں

Marfat.com

ان سے یہ دشمن نہیں نکلے گا باہر جب خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے اسلامی پرچم کو لے کر مرد قلندر مجاہدین اٹھیں گئے تو یہ دشمن دور بھاگ جائے گا پھر مدارس مساجد اور اسلامی جماعتوں اور مجاہدین کی یہ منتیں کرنے پر مجبور ہونگے جہاد کر کے اس دشمن کو پاکستان سے نکالو آج اسلامی لوگوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے آج ہمیں طعنے دے کر بدنام کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں۔

﴿مسلمان کو کیوں بدنام کرتے ہو﴾

ظلم یہ ہے کہ ہماری دہشت گردی یہ کہ ہم نے چہرے پر رسول اللہ ﷺ کے نور کو سجایا ہوا ہے۔ اور ہمارے دہشت گردی یہ ہے کہ ہم نے مسجد نبوی کے مصلے پر کھڑے ہونے والے امام الانبیاء کی سنت کو زندہ کیا ہوا ہے آپ ﷺ منبر پر بیان کیا کرتے تھے ہم اسی منبر پر آج حق اور صداقت کی باتیں کرتے ہیں۔ یہی ہماری دہشت گردی ہے۔ اس بدقسمت زمانہ دور میں ہم نے ایمان کو اپنا زیور سمجھا ہوا ہے اور کسی حال میں ہم دل دماغ سے اور اپنے لباسوں سے ایمان واسلام کو دور کرنے لے لیے تیار نہیں ہیں یہی ہماری دہشت گردی ہے تو ہمیں سر بچشم یہ دہشت گردی قبول ہے تمہارے اس یورپ اور امریکی ڈالر پر لعنت بھیجتے ہیں یہ ہمیں قبول نہیں ہے یہ دہشت گردی ہے کہ اپنے ملک کو دشمنوں کے حوالے کر دو اخباروں میں بیان دینے سے دشمن باز نہیں آتا حکمرانوں یہ تو مدنی تلوار جب آئے تو پھر دشمن دور جاتا ہے۔ واذا فرغت فانصب۔ کہ اے نبی جب جہاد سے فارغ ہو جائیں جہاد بھی ضروری ہے اسلام کی شوکت ہے مسلمانوں کی عزت ہے ہم کسی کے سر پر کلہاڑی نہیں مارنا چاہتے جو ہمارے گھروں میں گھس کر ہم پر وار کریں تو دفاع تو ضروری ہے اسی کو دہشت گردی کہتے ہیں کہ ہم دفاع بھی نہ کریں۔

﴿جہاد اکبر اور جہاد اصغر کا تعارف﴾

یہ جہاد اصغر ہے۔ ایک مقام پر فرمایا ہم اس جہاد اصغر سے فارغ ہو کر آئے جہاد اکبر کی طرف نفس کی طرف آئے نفس کے خلاف جہاد اکبر ہے نفس بغیر پڑھا لکھا ہو کر بہت بڑا معلم بڑا استاد بڑا سمجھدار پڑھا لکھا شیطان ہوتا ہے۔

جب جہاد سے فارغ ہو جائیں تو جہاد اکبر میں مصروف ہو جائیں اور یہ چوتھی تفسیر

Marfat.com

ہے۔ جب دنیاوی ضروریات کبھی دال کبھی لسن کبھی کھجوریں کبھی کوئی چیز خریدنی پڑھتی ہے۔

﴿مجمد بشر لیس کالبشر، یا قوته حجر لیس کالحجر﴾

دنیاوی ضروریات تو ہیں جب اس سے فارغ ہوں تو فانصب تو اب ضروری عبادات میں مصروف ہو جائیں علماء نے فانصب کا ترجمہ لکھا ہے۔ ایسی عبادت کرو کہ جسم ٹوٹنے لگ جائے تھک جاؤ نصب تھکنے کو کہتے ہیں محنت کو کہتے ہیں فانصب ایسا اللہ کو یاد کرو قیام میں رکوع میں سجود میں تلاوت میں ذکر میں کہ جسم ٹوٹنے لگ جائے تھک جاؤ تو پھر یہ فانصب پر عمل ہوا ہے کبھی اس سنت پر عمل کرنا چاہے ارادہ ہے نا ان شاء اللہ وِالیٰ ربک فارغب اور اپنے رب کی طرف خوب انابت کریں خوب متوجہ ہو جائیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ اکرام میں ایک عجیب غریب قسم کا واقعہ بیان کیا اس حدیث کے راوی ہیں حاتم طائی کے بیٹے عدی حاتم طائی مشہور ہے عربی سخی ان کے بیٹے کو اللہ پاک نے اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ عرض کر رہے ہیں اے اللہ پاک آپ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے۔

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ط وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلاً﴾

(سورۃ نساء، آیت نمبر ۱۲۵)

آپ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ وکلم اللہ موسیٰ تکلیماً حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلیم بنایا ہے۔

﴿وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْکَ﴾ (سورۃ نساء، آیت نمبر ۱۶۴)

حضرت موسیٰ کو اپنا کلیم بنایا حضرت داود علیہ السلام کو اللہ نے آواز ایسی عطا کی کہ پرندے اور پہاڑ ان کے ساتھ گن گنا رہے ہیں۔

﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلاً ط یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ج وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ﴾ (سورۃ سبا، آیت نمبر ۱۰)

Marfat.com

ہم نے اپنے پیغمبر داود علیہ السلام کو وہ مقام عطا کیا ہے کہ وہ زبور کی تلاوت کرے تو ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ داود کے ساتھ تم بھی گنگنا شروع کردو یہ داود کو آپ نے مقام دیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپ نے مقام دیا۔ کہ اے اللہ آپ نے سلیمان علیہ السلام کو ایسی حکومت عطا کی کہ مہینوں کا سفر ایک صبح میں کر لیتے تھے ہر چیز تابع کردی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے نوازا ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں باذن اللہ۔ بیماروں کو ہاتھ پھیرنے سے شفا دے رہے ہیں یہ معجزہ عطا کیا ہے۔ یا اللہ مجھے کیا عطا کیا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت سے ہمکلام ہو کر درخواست کر رہے ہیں کہ ان انبیا کو آپ نے یوں یوں نوازا ہے۔ اور مجھے کیا دیا ہے۔ اللہ نے فرمایا اے پیغمبر ہم نے آپ کو اپنا آخری رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (بحوالہ الخصائص الکبری)

کسی کو ہم نے خاتم الانبیاء نہیں بنایا۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (سورۃ احزاب، آیت نمبر ۴۰)

ہم نے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا ہے اے نبی ہم نے آپ کو امام الانبیاء بنایا اے نبی ہم نے آپ کو اپنے عرش کے خزانے میں سے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ قیمتی خزانہ آپ کو اور آپ کی امت کو عطاء کیا ہے۔ اور اے نبی ہم نے آپ کے کندھا مبارک پر ختم النبین کی مہر آپ کے جسم پر مضبوطی سے جوڑ دی ہے کسی اور پیغمبر کو ہم نے یہ اعزاز عطاء نہیں کیا۔

اللہ رب العزت ہمیں صحیح معنی میں رسول اللہ ﷺ کی عقیدت محبت اور سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

Marfat.com

خطباتِ سُورۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس کتاب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا ذکر ہے مثلاً سخی ہونا، شفیق ہونا، فصیح، بلیغ ہونا، خیر خواہ ہمدرد ہونا مہربان اور رحمت والا ہونا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ خوبیاں عطا فرمائے۔

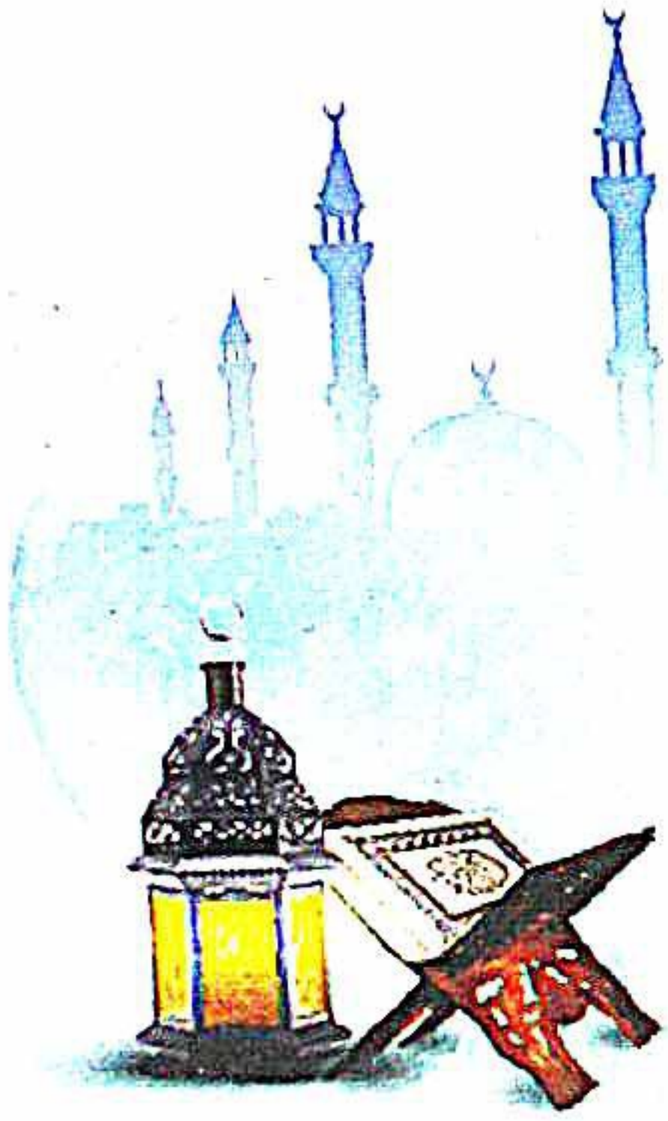

از

حضرت مولانا محمد طیب صاحب

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

امام و خطیب جامع مسجد الرحمن، بلیو ایریا اسلام آباد

ناشر

مکتبہ طیبہ

جامع مسجد الرحمن، بلیو ایریا، اسلام آباد

Marfat.com